

بسم الله الرحمن الرحيم



خُذْ لَكَ وَصَلِيَّ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ آمَنَ بِهِ أَحَقُّ غُيَاثٍ عِيدُ الْعَزِيزِ مُحَمَّدٍ عِيدُ الرَّشِيدِ ابْنِ صَالِحِ الدِّينِ  
 وَالْقَتْمِينِ سُلْطَانِ مَسْلُومِي مُحَمَّدٍ عِيدُ الْعَزِيزِ نُوْرٍ أَسْمَرٍ مَقْدَحٍ وَجَلَّ الْجَنَّةُ مَشْوَاهُ تَاجِرِ كُتُبِ شَيْخِي بَابِزَادِ الْمَاهِي  
 بَرٍّ أَدْرَانِ أَهْلِ السَّلَامِ كِي خَدِست مِیْنِ عَرَضِ بَرْدِ اَنْدِزِیْ كِه بَرٍّ اَوْرِ غَزِیْ عَیْدِ اَلْثَّانِارِ غَفَرِ السَّلَامُ عَصَهْ  
 اِسْ بَاتِ كَا مُتَجَمِّعِیْ تَسَا كِه كُتُبِ اَلْثَّانِارِ اِمَامِ مُحَمَّدٍ رَحْمَةُ السَّلَامِ تَعَالٰی كَا تَرْجُمَهْ اَرْدُو نِیْ شَرْحِ اَرْدُو  
 تِیَارِ كِرْ كِه شَائِعِ كِیْجِیْے۔ تَا كِه عَوَامِ اَحْفَافِ اِسْ سَے سَتَفِیْضِ ہوں مگر بِیَاعُوثِ عَدَمِ فَرْصَتِیْ غَزِیْ نَذَرِ  
 كِیْ خُجَاشِ پُورِیْ نَذَرِ سَكَا اَوْرِ اِسْ عَصَهْ مِیْنِ غَزِیْ نَذَرِ كُو مَرَضِ المَوْتِ لَاحِقِ ہوا اَوْرِ بِحَالَتِ مَرَضِ بَارِ  
 مَابِ مُتَجَمِّعِیْ پِیَّارِ چُو كِه غَزِیْ نَذَرِ كَا مَرَضِ بڑھتا گیا جوں جوں دوا كِیْ اَحَالَتِ ہو گئی اَوْرِ سَا تَهْ ہِیْ اِسْ كِه  
 تَرْجُمَهْ شَرْحِ كُتُبِ كِیْ اِسْطِ غَزِیْ مَرْحُومِ كَا اَصْرِ اَرْحَدِ سَے بڑھا مَجْبُورِ اَوْرِ اِسیْ اَحَالَتِ كَمِ فَرْصَتِیْ اَوْرِ بِلَا دَرَا كِیْ  
 شَفِ بَحَالَتِ اَضْطَرَّ تَرْجُمَهْ شَرْحِ لَكُتَا شَرْعِ كِیَا اَوْرِ تَتَوَرَّعِ عَصَهْ مِیْنِ غَزِیْ مَرْحُومِ كِیْ حَیَاتِ مِیْنِ ہِیْ خْتَمِ كِیَا  
 اَوْرِ غَزِیْ نَذَرِ كُو كِبُضْ بَعْضِ مَوْقِعِ سَمَادِیْ اِلَیْہِ اَكْبَرِ اِتْفَاقِ كِه اَدِہَرِ مِیْنِ سَے لَفْظِ مَرْتِ لَكُتَا  
 اَوْرِ اَدِہَرِ غَزِیْ مَرْحُومِ سَے دَاعِیْ اَهْلِ (سَمَرِ اِثْنَا عِشْرَ سَالِ عِیْنِ عَالَمِ شَبَابِ مِیْنِ) كُو لَبِیْكِ كِیَا

اِنَّكَ لَیُّدْرَا جُحُوْكَ چوںکہ اس کتاب کے شرح و ترجمہ عزیز مرحوم کی غرض سے کیا گیا تھا اس واسطے نام ہی اسکا اسی عزیز کے نام پر فیض الاستار فی شرح کتاب الآثار رکھا گیا ہے۔ عرصہ تک افکار زمانہ نے فرصت نظر ثانی کی نہ ہو اس واسطے محذوم مکرم بندہ جناب مولانا مولوی محمد ابوالحسن صاحب محدث کی خدمت میں سودہ واسطے نظر و اصلاح کی بھیجا گیا مولانا مدد کی عنایت کا شکر یہ ہے کہ انہوں نے آخر کی گزارش پر محنت شاقہ کو افرار نہایت جانفشانی سے کی ہے۔ فوائد و جہتہ قبلت جلدی کو دسویں جگہ تقریر فرمادے اب ناظرین کی خدمت میں گزارش ہے کہ اگرچہ یہ خطا ترجمہ شرح میں پائی تو اطلاع دین تاکہ طبع ثانی میں درست کر لی جائے اور جو اصحاب مطالعہ کتاب ہذا سے مستفیع ہوں وہ عزیز مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت فرما دیں اور شرح و ترجمہ

کو ہمارے خیر سے یاد فرما دیں و اللہ کے التوفیق حسن الرقیق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَاَلَمْ یُحَمَّدِنْ حَسَنَ الشَّیْخِ ابْنِ

بَابُ الْوُضُوْءِ

ارمیا امام محمد بن حسن شیبانی

باب ہے وضو کے بیان میں **ف** نماز کے لئے وضو کرنا فرض ہے بدون وضو کے نماز درست نہیں اور فرض وضو کے چار میں منہ کا دھونا اور دلوں کا دھونا کہیں سمیت اور دونوں باؤں کا دھونا ٹخنوں سمیت اور چوتھائی سر کا مسح کرنا قال مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِرَاهِيْمَ عَنْ اَلْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَلْحَكَاثِ اَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَغْنًى وَمَغْنًى وَاسْتَنْشَقَ مَغْنًى وَغَسَلَ وَجْهَهُ مَغْنًى وَغَسَلَ رَاْعِيَةً مَغْنًى مَقْبِلًا وَمَدْبِرًا وَسَمِعَ رَاْسَهُ مَغْنًى وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَغْنًى وَقَالَ حَمَّادُ الْاَوَاحِلِ لَا يُجْزِئُ اِذَا اُسْبِغَتْ قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا اَقْوَلُ اَيَّ حَقِيْقَةٍ وَبِهِ نَاخُلُ ترجمہ امام محمد نے کہا کہ خبر دی کہ ابو امام ابو حنیفہ نے اوس نے رویت کی حماد سے اوس نے ابراہیم نخعی سے اوس نے اسود بن یزید سے کہ حضرت عمر بن خطاب نے وضو کیا سو اپنے ہاتھ دو بار اور کُلِّی الثَّابِر اور ناک میں باپنی ڈال دو بار اور اپنا منہ دوا دو بار ہر اپنے بازو دو بار اس حال میں کہ انگوٹھے سے دھوتے تو اور پیچھے سے پہر اپنے سر کا مسح کیا

امام محمد بن حسن شیبانی

دو بار اور اپنے پاؤں دھو دیا اور دعا دے گا کہ وضو میں اعضا کو ایک ایک بار دھونا ہی کافی ہے جبکہ  
 کامل کری تو وضو کو امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں **ف** احمدی  
 معلوم ہوا کہ وضو میں اعضا کو دو بار دھونا ہی درست ہے اور ایک ایک بار دھونا ہی درست ہے بشرطیکہ  
 کوئی جگہ خشک نہ رہے امام طحاوی نے کہا کہ فرض وضو میں اعضا کا ایک ایک بار دھونا ہے اور تین بار دھونا  
 افضل ہے فرض نہیں اتنے محدثین کو یہی معلوم ہوا کہ سر کا مسح دو بار کرنا ہی درست ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ**  
**لَحْدَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَتَّابٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اغْسِلْ مَقْلَمَ أُذُنِكَ مَعَ الْوُجْهِ وَأَمْسَحْ بِخَدِّكَ**  
**أُذُنَكَ مَعَ الرَّاسِ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ كَبَلْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**وَسَلَّمَ قَالَ لَا ذُكَّانَ مِنَ الرَّاسِ قَالَ مُحَمَّدٌ يُعْجِبُنَا أَنَّ نَحْنُ مَقْلَمَ مَعَادٍ وَخَدَّاهَا مَعَ الرَّاسِ**  
 ویدہ ناکھن ترجمہ امام محمد نے کہا کہ خبر دی کہ امام ابو حنیفہ نے اوس روایت کی حماد بن اوس ابراہیم بن ابی  
 نے کہا کہ دو اگلی طرف اپنے کانوں کی ساتھ منہ کے اوس سر کرانکی پچھلی طرف کا ساتھ سر کے امام محمد نے  
 کہا کہ امام ابو حنیفہ نے کہا کہ سونچو یہ حدیث کہ حضرت نے فرمایا کہ کان سر میں سے ہیں امام محمد نے کہا  
 کہ خوش گستا ہے کہ یہ کہ مسح کرین ہم کانوں کی اگلی طرف اور پچھلی طرف کا ساتھ سر کے اور اسی کو ہم لیتے  
 ہیں **ف** احمدی و معلوم ہوا کہ کانوں کی اگلی طرف منہ کے ساتھ نہ ہو بلکہ اگلی اگلی اور پچھلی دونوں طرف  
 کا سر کے ساتھ مسح کرے پس بت ہوا کہ ابراہیم کا قول ضعیف ہے اور امام طحاوی نے کہا کہ ایک قوم کا یہ  
 مذہب ہے کہ کانوں کی اگلی طرف کا حکم نہ کہ ہے کہ اوسکو منہ کے ساتھ نہ دیا جاوے اور انکی پچھلی طرف کا  
 حکم نہ کہ ہے کہ اسکو سر کے ساتھ مسح کیا جاوے اور مخالفت کی انکی اس میں اور لوگوں نے اور کہا کہ کان سر میں  
 ہیں ہم کہ کیا جاوے اگلی طرف اور پچھلی طرف انکی کا ساتھ سر کے اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ حضرت عثمان  
 روایت ہے کہ اوٹھو نہ وضو کیا سو ہم کیا اپنے سر کا اور اپنے دونوں کانوں کا اندر سے اور باہر سے اور کہا میں نے  
 حضرت کو اس طرح وضو کرتے دیکھا ہے اور یہی قول امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا اور یہی قول ہے ایک  
 جماعت اصحاب کا **اَسْتَبْهَرَ مُحَمَّدٌ قَالَ لَحْدَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ عَنْ ابْنِ**  
**كَثْرَةَ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ الْحَدَّثِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُضُوءُ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ وَ**  
**الْحَكِيمُ لَا يَخْرُجُ بِهَا وَالتَّائِبُ لَا يَدْخُلُ بِهَا وَكَانَ يَخْرُجُ صَلَوةً إِلَّا بِهَا فَاتِحَةُ الْكِتَابِ مَعَ غَيْرِهَا وَفِي كُلِّ**  
**وَقْعَتَيْنِ قَسَمَةٌ لَهَا فَلَسَّهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَإِنْ قَرَأَ بِأَمِّ الْكِتَابِ خَدَّاهَا فَقَدْ اسْتَأْذَنَ**



ہو نہیکامیان یعنی انکے جو بیٹے ہو جنکو نادر سے محمد بن الحسن قال أخبرنا أبو حنیفہ عن  
 حکماء عن ابن ابراہیم فی السنن شریف میں لکھا کہ قال ہی من اهل البيت لا بأس بصلواتہ  
 ابیطہما بصلواتہما للصلوة فقال ان الله قد انقص الامم وکمیا مریا وکمیتہا قال محمد  
 قال ابو حنیفہ غیرہا احب الی منہ وان توصی منہ اجزا کہ وان تیریکہ فلا بأس بہ قال  
 محمد بن یحییٰ ابی حنیفہ ناخذ ترجمہ امام محمد نے کہا کہ خبری ہو کہ امام ابو حنیفہ نے حاد سے اسکو  
 روایت کی اس پر ہم سے بلی کے حکم میں کہ باسن میں سے پانی پیو اس پر اسیم نے کہا کہ گہرا لون میں سے  
 اسکو جو بیٹے کے پیئے کا کچھ ڈرنہیں حاد نے کہا کہ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا اس کے جو بیٹے سے ناز کے  
 لئے جنکو نادر سے اس پر ہم نے کہا کہ مقرر خدا نے پانکی اجازت دی اور نہ ہم کا حکم کیا اور نہ اس سے منع کیا امام  
 محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اسکی جو بیٹے کو سوا اور پانی بھیجو بہت پانی اس سے اور اگر اسکو وضو  
 کری تو اسکو کافی ہو اور اگر اسکو پیو تو اس سے بھی کچھ ڈرنہیں امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ کے قولی  
 کو ہم ہی لیتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ بلی کے جو بیٹے کو پیا اور اسکو ساتھ وضو کرنا درست ہے اور یہی  
 قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور امام حاد نے کہا کہ کیا میں تم کا یہ مذہب کہ بلی کے جو بیٹے کا کچھ ڈرنہیں پتو  
 ابو یوسف اور محمد کا ہے اور اور لوگ دن کے مخالف ہیں کہتے ہیں کہ بلی کا جو بیٹا مکروہ ہے اور کہتے  
 ہیں کہ جس حد میں کیا ہے بلی ناپاک نہیں ہے اور اس میں پانی کے باسن میں نہ ڈالنے کا  
 کہ جو نادر سے اس سے گہرا اور کچھ ناپاک نہیں ہوتے اور اس میں پانی کے باسن میں نہ ڈالنے کا  
 ذکر نہیں کہ وہ موجب نجاست ہے یا نہیں پس باوجود اس احتمال کے احمدیٹ و دلیل بکری لائق نہیں  
 ہے کہ اس سے ثابت ہوا کہ بلی کا جو بیٹا مکروہ ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا انتہی شخص محمد  
 قال أخبرنا ابو حنیفہ عن حکماء عن ابن ابراہیم قال لا تخیر فی سور البغل ولا حکماری ولا  
 سور البغل ولا حکماری ولا یوصی من سور الفرس ولا الذنون ولا الشاة ولا البعیر  
 قال محمد وهو قول ابی حنیفہ وید ناخذ ترجمہ امام محمد نے کہا کہ خبری ہو کہ امام ابو حنیفہ  
 نے حاد سے اسکو روایت کی اس پر ہم سے اس نے کہا کہ نہیں ہے بہتری خیر اور گدھے کے جو بیٹے میں اور  
 نہ وضو کر کوئی ساتھ جو بیٹے خیر اور گدھے کے اور وضو کر کے گدھے کے جو بیٹے سے اور ترکی گدھے کو  
 جو بیٹے اور بکری اور اونٹ کو جو بیٹے سے اور امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اس پر ہم نے

**باب المسح على الخفين** موزو پیر سر کرنا بیان محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا  
 أبو بكر بن عبد الله بن أبي جهم عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال قلت لعمركم جالساً  
 قد ألبس سعد بن أبي وقاص خفين فمسح عليهما فقال ما هذا يا سعد قال إذا لبست الخفين  
 المؤمنتين عمر فمسح عليهما قال فقلت عمر رضي الله عنهما ما صنع سعد قال همزة من ذلك سعد  
 وأما رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنعها فمسحها قال محمد وهو قول أبي حنيفة  
 وذكرنا أخذنا ترجمه عبد الله بن عمر بن مسعود روایت ہو کہ میں جلو لار ایک جگہ کا نام ہے بغداد میں اس جگہ  
 کے لئے کیا سو میں نے سعد بن ابی وقاص کو موزوں پر مسح کرنے دیکھا سو میں نے کہا کیسے ہے یا سعد  
 موزو پیر سر کرنے پر تعجب کیا سعد نے کہا کہ جب تیرے امیر المؤمنین عمر سے ملاقات کرے تو اس پر حکم چڑھو  
 میں عمر سے ملائیئے انکو سعد کے فعل سے خبر دی عمر نے کہا کہ سعد صحابہ ہم نے حضرت کو دیکھا کہ آپ موزوں پر  
 مسح کرتے تھے سو ہم نے بھی موزو پیر سر کیا امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اس کی ہم لیتے  
 ہیں و اما حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو میں موزو پیر سر کرنا درست ہے یعنی جب کہ اونکو پورا وضو کر کے  
 پہنا سو محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا حماد عن إبراهيم عن حفص بن  
 بكار عن أبي جهم عن عبد الله بن عمر بن الخطاب قال المسح على الخفين يومئذٍ وليكفركم  
 تلكه أيام وليكفركم إذا كنت جالساً قال محمد وهو قول أبي حنيفة ویر  
 ناخذنا ترجمہ خطہ سر روایت ہو کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ جائز ہے مسح کرنا موزو پیر تعظیم کو اکیلے دن رات  
 اور سفر کو میں دن رات جبکہ تیرے اونکو وضو کر کے پہنا ہو امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا  
 اور اس کی ہم لیتے ہیں محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا حماد عن سالم بن عبد الله  
 بن عمر قال سألت عبد الله بن عمر وسعد بن أبي وقاص في المسح على الخفين فقال سعد  
 أمسح وقال عبد الله ما يعجبني فأتيا عمر بن الخطاب فقصا عليه فقصه فقال عمر رضي الله  
 عنهما أفقاه منك ترجمہ سالم سے روایت ہو کہ عبد اللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص موزوں کے مسح میں محمد  
 سعد کہہ کہ میں موزو پیر سر کرتا ہوں اور ابن عمر نے کہا کہ جبکہ پہنیرا سو وہ دو عمر پر اس کو اور اس کو  
 بیان کیا سو عمر نے کہا کہ میرا چچا تمہارے زیادہ تر فقیہ ہیں موزو پیر سر کرنا درست ہے جیسے کہ سعد  
 محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبي جهم عن إبراهيم عن حفص بن بكار عن أبي جهم عن عبد الله بن عمر بن الخطاب قال المسح على الخفين يومئذٍ وليكفركم

الْمُعَذِّبَةِ بَيْنَ شُعْبَتَيْهَا أَنْ تَخْرُجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَفَى حَاجَتَهُ ثُمَّ رَجَعَ وَعَلَيْهِ جَبَّةٌ رُومِيَّةٌ صَنِيقَةٌ الْكُمَيْنِ فَرَحَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ وَلِيُّ مَنِ ضَيَّقَ سَمِيحًا قَالَ لِلْمُعَذِّبَةِ فَجَعَلْتُ أَصْبَحْتُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ إِذَا دَلَّ مَعِيَ قَتُومًا وَضُوءًا لِلصَّلَاةِ وَصَحِيحَةً عَلَى الْخَفِيَّةِ وَكَمْ يَذَرُهَا ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلَّى مَرَّجَةً

مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے بغیر پانچلے کو اور اپنی حاجت ادا کی پھر پہرے اور آپ پر دوسری جیب تھاجکی آستین میں تھیں مغیرہ نے کہا کہ میں آپ پر پانی ڈالنے لگا ایک لوٹے سے کہ سیر ساتھ تھ تھ سو آپ نماز کے خواہ کی طرح وضو کیا اور اپنے سوزون پر سج کیا اور انکو نہ اوتار اپہر لگے بڑے اور امام بنے اور نماز پڑھی۔

ف احمدی ہی معلوم ہوا کہ حضور میں سوزون پر سج کرنا درست ہے **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَلِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَفَى حَاجَتَهُ ثُمَّ رَجَعَ وَعَلَيْهِ جَبَّةٌ رُومِيَّةٌ صَنِيقَةٌ الْكُمَيْنِ فَرَحَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ وَلِيُّ مَنِ ضَيَّقَ سَمِيحًا قَالَ لِلْمُعَذِّبَةِ فَجَعَلْتُ أَصْبَحْتُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ إِذَا دَلَّ مَعِيَ قَتُومًا وَضُوءًا لِلصَّلَاةِ وَصَحِيحَةً عَلَى الْخَفِيَّةِ وَكَمْ يَذَرُهَا ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلَّى مَرَّجَةً

بن عبد البر کو دیکھا کہ حضور کیا اور اپنے سوزون پر سج کیا سو کہنے لگا کہ اس کا حکم یوں ہے جبرینے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا سوزون پر سج کرنے سے تھے اور میں نے سورہ مائدہ کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کی ہے **ف** بعض لوگ کہتے تھے کہ سورہ مائدہ کی آیت **فَاغْبِصُوا أَوْجُوهَكُمْ مِمَّنْ سُوْرَتِكُمْ** ناخ ہے سو جبرینے کہا کہ میں نے سورہ مائدہ کے اترنے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سوزون پر سج کرتے دیکھا ہے یعنی یہ آیت سور کی ناخ نہیں بلکہ سوزون پر سج کرنے کا حکم بانی ہے اور سوزون پر سج کرنا صحیح و درست ہے **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَلِيفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَفَى حَاجَتَهُ ثُمَّ رَجَعَ وَعَلَيْهِ جَبَّةٌ رُومِيَّةٌ صَنِيقَةٌ الْكُمَيْنِ فَرَحَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ وَلِيُّ مَنِ ضَيَّقَ سَمِيحًا قَالَ لِلْمُعَذِّبَةِ فَجَعَلْتُ أَصْبَحْتُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ إِذَا دَلَّ مَعِيَ قَتُومًا وَضُوءًا لِلصَّلَاةِ وَصَحِيحَةً عَلَى الْخَفِيَّةِ وَكَمْ يَذَرُهَا ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلَّى مَرَّجَةً

عمر سے روایت ہے کہ عمرو بن حارث ایک فریق میں بن سعد ساتھ رہا سو ان پر تین دن رات آگے اپنے سوزون پر سج کرنا سوزون پر سفر کر تین دن رات تک اور امام حمادی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ سوزون کی کوئی مدت مقرر نہیں ہے تین دن تک



صحیح کرے درست غافقین دن ہوں یا زیادہ اور خواہ سفر میں ہو یا حضر میں اور اور علما کہتے ہیں کہ  
 صحیح کرنے کی مدت مقرر ہے پس قیام کر ایک دن رات سے زیادہ صحیح کرنا درست نہیں اور مسافر کو تین دن  
 رات سے زیادہ صحیح کرنا درست نہیں اور حدیث میں اس میں متواتر آجلی ہیں اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ  
 اور ابو یوسف اور محمد کا انتہی لخصاً محمد بن قال أخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار  
 انه كان يمسح على الحج موقان قال محمد بن وهب قال ابو حنیفہ ویدہ نأخذ من حماد  
 حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم جریونون پر مسح کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور  
 اسی کو ہم لیتے ہیں محمد بن قال أخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابراہیم قال اذا كنت  
 على الحج وانت على وضوء فتغسل تحطيك فاغسل قد مبك وقال محمد وهو قول  
 ابن حنیفہ ویدہ نأخذ من حماد حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو موزون پر مسح کرے  
 اور تو وضو سے ہو پہر تو اپنے سوز سے اوڑھتے تو اپنے پاؤں و ہونڈوں امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے  
 امام ابو حنیفہ کا اور سیکرم لیتے ہیں صاحب الوضوء مما غترت النكارة اگر کسی کی کچھ چیز  
 سے وضو کرنے کا بیان لینے اگر کوئی آگ کی کچھ چیز کہا دے تو اس سے وضو کرنا لازم ہے یا  
 نہیں محمد بن قال أخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا حماد بن عمار عن حماد بن عمار عن  
 حماد بن عمار عن عبد الله بن عباس قال قال لؤی بن جعفر عن حماد بن عمار قال قال  
 منه حلة اشبع وبعس من لؤی بن جعفر عن حماد بن عمار قال قال لؤی بن جعفر عن حماد بن عمار  
 ابائی ان لا استمسك الا وضوء من الطيب قال محمد بن وهب قال ابو حنیفہ ویدہ نأخذ  
 لا وضوء مما غترت النكارة كما تهما الوضوء مما اخرج ولا یس نأخذ من حماد بن عمار  
 سے روایت ہے کہ اگر مین روٹی اور گوشت کا کھانا یا جانور اس سے پیٹ بہر کر کہا دن اور اونٹ کی  
 دودھ کا پیالہ یا جانور اور اس سے پیو دن یا نیک کہ سیر کو کہیں گلیاں اور مین وضو سے ہوں تو مین  
 پانی کے زچہ و نیکی کچھ پرواہ نہیں کرتا کیا مین پاک چیزوں سے وضو کروں امام محمد نے کہا کہ یہی قول  
 ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں کہ آگ کی کچھ چیز سے وضو لازم نہیں وضو تو صرف اسی  
 چیز سے واجب ہوتا ہے جو بدن کو نکال اور نہیں واجب اس چیز سے کہ داخل مرد سے نکلے  
 قال أخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا عبد الرحمن بن زاذان عن ابی سید الخدری

۲۰  
 صحیح  
 ابن حنیفہ



سو قوم میں سے ایک مرد کو کہا کہ ہاں اسے اباعبدالرحمان ریا بن سعود کی گنیت ہو کہ محلے میں دعوت تھی  
سودہ گڑا کر کہا گیا اور ابن سعود نے اوس کے کہنا کہا یا اور پانی پیہر لپٹے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انکو  
دہویا اور اپنے ہاتھ کی تری سے اپنا سنہ اور بازو ملے پھر کہا کہ یہ وضو ہسکا ہے جسکا وضو نہ تو ہاں امام  
محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور ہیکو ہم لیتے ہیں اور نہیں ڈرے ساتھ وضو کرنے کے  
مسجد میں جبکہ کوئی گندگی نہ ہو **ف** امام بخاری نے کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ آگ کی پکی چیز سے  
وضو کرنا واجب ہے اور اور علماء کہتے ہیں کہ آگ کی پکی چیز کے کمانے سے وضو واجب نہیں دلیل  
انکی یہ حدیث ابن عباس وغیرہ کی ہے کہ حضرت بکری کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا پھر بیت  
حدیثین نقل کرنے کے بعد کہا کہ ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو  
کرنا منسوخ ہے پھر کہا کہ بعض لوگ اونٹ اور بکری کے گوشت میں فرق کرتے ہیں کہ بکری کے گوشت  
کمانے سے وضو واجب نہیں اور اونٹ کا گوشت سے وضو واجب ہے اور دوسرے علماء کہتے ہیں کہ  
کسی چیز کے گوشت سے وضو واجب نہیں خواہ اونٹ کا ہو یا بکری وغیرہ کا اور مراد وضو سے ہاتھ دھونے  
ہیں اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ اونٹ اور بکری برابر سے بیچ جائز ہونے سے بیچ اون کی کے اور بیچنے  
دودھ انکی کے اور پاک ہونے گوشت اون کے کے اور یہ کہ انکے احکام میں سے کسی چیز میں فرق نہیں  
پس قیاس چاہتا ہے کہ کمانے میں دونوں کا گوشت برابر ہو پس جسطح کہ بکری کے گوشت سے وضو  
واجب نہیں اسطرح اونٹ کا گوشت سے بھی وضو واجب نہ ہوگا اور یہی قول امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف  
اور محمد کا ہے **باب** مَا يَنْقُصُ الْوُضُوءَ مِنْ الْقَبْلِ وَالْقَلَسِ بَعْدَهُ اور تے  
سے کس چیز سے وضو ٹوٹتا ہو **مَحَلُّ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمَةَ قَالَ إِذَا قَلَسْتَ مِنْ غَيْرِكَ  
قَالَ عِنْدَ وَضُوءِكَ وَإِذَا كَانَ أَقْلَ مِنْ غَيْرِكَ فَلَا تَعُدُّ وَضُوءَكَ قَالَ **مَحَلُّ** وَهَذَا قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ وَابْنِ  
تَوْجَلَام أَبُو حَنِيفَةَ رَوَيْتُ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمَةَ قَالَ إِذَا قَلَسْتَ مِنْ غَيْرِكَ فَلَا تَعُدُّ وَضُوءَكَ  
سے کم ہو تو وضو نہ کر امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں **ف**  
اس قول سے معلوم ہوا کہ اگر منہ بہرے قے کرے تو اوس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر اس سے کم ہو  
تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا **مَحَلُّ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمَةَ فِي  
الرَّجُلِ يَقْدِمُ مِنْ سَفَرٍ فَتَقَبَّلَهُ خَالَتُهُ أَوْ عَمَّتُهُ أَوْ أُمُّهُ أَوْ مِمَّنْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا



بی ضرر و جب نہ ہو اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ... اور ابو یوسف اور محمد کا اتنی  
 لمخصاً **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم ان سعد بن ابی وقاص  
 مزی رجل یغسل ذکرہ فقال ما تصنع وضحک ان هذا لم یکتب علیک قال محمد و  
 غسلہ احب الینا اذ ابال وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ سعد بن ابی  
 وقاص ایک مرد پر گندے کہ اپنا ذکر دہوتا تھا سو سعد نے کہا کہ تو کیا کرتا ہے تجھ کو خرابی ہو سکا ہونا  
 تجھ پر فرض نہیں امام محمد نے کہا کہ دہونا اور سکا ہمارے نزدیک بہت پیارا جبکہ پیشاب کرے اور یہی قول  
 ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** ما لا یغسل منہ شیء الا فی ذلک الارض والجنب وحیث ذلک چیز  
 کہ کسی چیز کے ناپاک نہیں ہونی وہ پانی ہے اور زمین اور زبی وغیرہ **محمد** قال انس بن ابی  
 حنیفہ قال حدثنا ابراہیم بن ابی اھیم عن ابن عثام بن ابراہیم عن اربعہ لا یغسل منہ شیء الا فی  
 الجسد والشوب والارض قال محمد وتفسیر ذلک حین تات ذلک اذا احسب  
 ان قد رفعت غسل ذلک عنہ فلو لم یغسل قد راوا انما معذرت فی المساء اذا کان کثیراً  
 او جائزاً انک لا یغسل منہ شیء ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ چار چیزیں ہیں ان کو کوئی چیز  
 پسینہ نہیں کرتی بدن اور کپڑا اور پانی اور زمین امام محمد نے کہا کہ اسکی تفسیر ہمارے نزدیک یہ ہے  
 کہ جب اسکو گندگی ملے اور وہ ڈالے تو وہ گندگی اس سے دور ہو جاتی ہے اور کپڑا وغیرہ پاک ہو جاتا  
 ہے سو وہ گندگی نہیں اڑتا اور سوا اسکے نہیں کہ منہ اسکی پانی تین مرتبہ کہ جب پانی بہت ہو یا جا  
 ہو تو وہ ناپاک کو نہیں اڑتا یعنی پسیدی کے ٹپنے سے ناپاک نہیں ہوتا **محمد** قال اخبرنا ابو  
 حنیفہ عن حماد عن ابراہیم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یجسیج رأسہ  
 من السجید وهو معتکف فتغسلہ علی شہ وھی حائض قال محمد ویکلک انماخذ  
 لا نری یہ تأسیادہو قول ابی حنیفہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ سقر تھے حضرت ابنا  
 نکلے مسجد اور آپ تمکات میں ہوئے سو عائشہ آپکا سر دھوئیں اس حال میں کہ عائشہ بہترین امام  
 محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اسکے ساتھ کچھ خوف نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا  
 احمد بن محمد سے معلوم ہوا کہ حیض علی عورت کا بدن پاک ہے حیض سے اسکا بدن ناپاک نہیں ہوتا **محمد**  
 قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



حماد و روایت ہو کہ ابراہیم نے اس مرد کے حق میں کہا کہ کہیا بیچ تے باند ہے ہو کہ حبیبیت کر سکتے  
 نہاد و کہ کیا بیچ پر مسخر کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر کہیا بیچ پر مسخر کرنے سے بھی  
 کا خوف ہو تو اس کو بھی چھوڑ دے اور گفتار کرتا ہے اسکو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب**  
**الثیمیم کا بیان محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
 فِي الثَّيْمِيمِ قَالَ تَصْعَقُ رَأْسُكَ فِي الصَّعِيدِ فَتَمْسِكُ وَجْهَكَ ثُمَّ تَضَعُهُمَا أَثَابِيَةً فَلْتَضَعُهُمَا  
 فَتَمْسِكُ بِكَ يَدَيْكَ فَذَرَا عَيْنَكَ إِلَى الْمَدْفَنَيْنِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَنَرَى مَعَ ذَلِكَ أَنَّ  
 يَنْقُضُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمْسِكَ وَجْهَهُ وَذَرَا عَيْنَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ  
 ترجمہ حماد و روایت ہو کہ ابراہیم نے تھیم کے باب میں کہا کہ تو اپنی دونوں ہتھیلیاں مٹی میں رکھ کر  
 اپنے منہ کو مل بہر دوسری بار انکو مٹی پر بار اور انکو جبار اور اپنے دونوں ہاتھ اور بازو کہنہیوں تک  
 مل امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور دیکھتے ہیں ساتھ اس کے یہ کہ اپنے دونوں ہاتھ ہر بار چارٹے  
 اپنے منہ اور بازوؤں کے ملنے سے پہلے اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا **ف** اس قول سے معلوم ہوا کہ  
 جب پانی نہ لے تو تھیم کرنا درست ہے **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
 إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا تَمَسَّ الرَّجُلُ حَقَّهُ وَعَلَى ثَمَرِهِ مَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ أَوْ جَدَّ **قَالَ**  
**مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ حماد و روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ جب  
 کوئی مرد تھیم کرے تو وہ اپنے تھیم پر ہے جب تک کہ پانی نہ پاوے یا بیوض نہ ہو **ف** اس قول سے  
 معلوم ہوا کہ ایک تھیم سے جب قدر نماز میں رہے درست ہیں اور تھیم باقی رہتا ہے جب تک کہ پانی پاوے  
 یا بیوض نہ ہوئے اور کسی چیز سے تھیم ٹوٹ جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے  
 امام ابو حنیفہ کا **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
 أَنَّهُ قَالَ أَحَبُّ إِلَيَّ إِذَا تَمَسَّ أَنْ يَبْلُغَ الْمَدْفَنَيْنِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَا يَجُوزُ  
 الثَّيْمِيمُ حَتَّى يَمُوتَ إِلَى الْمَدْفَنَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ترجمہ حماد  
 روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ بہت پیارا میرے نزدیک ہے کہ جب کوئی تھیم کرے تو وہ بازو کہنہیوں تک  
 کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا کہ تھیم اسکو کافی نہیں بیان کیا  
 کہ دونوں بازو کہنہیوں تک **ف** امام حمادی نے کہا کہ یعنی علی کہتے ہیں کہ تھیم ایک نہ رہے



منہ کے ہے اور ایک ضرباً سطرے دونوں بازوؤں کے منڈھوں تک اور بعض کہتے ہیں کہ تیمم میں پانی سے  
 دونوں بازو کہنیوں تک طو اور بعض کہتے ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھ پہنچے تاکہ پھر کہا کہ صحیح قول یہ ہے کہ  
 تیمم میں پانی سے دونوں ہاتھ کہنیوں تک طو اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ ہاتھ دیکھا کہ تیمم میں مٹی سے منہ کا  
 مسح کیا جاتا ہے جس پر کہ پانی سے دہرایا جاتا ہے اور سردار دونوں پاؤں کا مسح نہیں کیا جاتا اور جس چیز  
 کے بعض سے مسح ساقط ہو اسکے کل سے بھی ساقط ہو اور جس میں تیمم واجب ہے وہ وضو کے برابر ہو گا اس  
 واسطے کہ تیمم بدل ہے وضو کی جگہ ثابت ہوا کہ بعض ہاتھ کا کہ پانی کے ہر تے دہرایا جاتا ہے پانی کے نہ ہونے  
 کے وقت تیمم کیا جاتا ہے ثوابت ہوا کہ تیمم میں دونوں ہاتھ کہنیوں تک ملو جاویں اور یہی قول ہے امام  
 ابو حنیفہ کا اور ابو یوسف اور محمد کا انتہی **کتاب** اَبُو الْقَاسِمِ وَغِيْرَہَا جَابِلُونِ وَغِيْرَہ  
 کے پیشاب کا بیان **مَحْمَدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْلٌ عَنْ أَهْلِ الْبَغْدَادِ  
 عَنْ الْحَسَنِ الْبَغْدَادِيِّ أَنَّهُ قَالَ كَلَّا بَأْسَ يَقُولُ كُلُّ ذَاتِ كُرْشٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ  
 يَكْرَهُهُ وَكَانَ يَقُولُ إِذَا وَقَعَ فِي وَطْئٍ أَوْ قَسَدٍ الْوُضُوءُ وَإِنْ أَصَابَ الثَّوْبُ مِنْهُ شَيْءٌ كَثِيرٌ  
 ثُمَّ صَلَّيْتُ فِيهَا عَادَ الصَّلَاةُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَكْرَهُهُ وَكَانَ يَقُولُ  
 تَوْبًا رَحْمَةً مِنْ بَصَرِي وَوَعْدًا مِنْ رَبِّي كَرِهُتُ أَنْ يَكُونَ ثَوْبِي مَسْمُومًا وَأَنَا لَا أَعْلَمُ  
 صاحب جہڑی کے کہ جگالی کر کے امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ اس کو مکروہ نہ کہتے تھے اور کہتے تھے  
 کہ جب پانی میں چھوڑ دے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے اور اگر اس سے بہت پیشاب پڑے کہ لوگ جاوے پر  
 اس میں نماز پڑھے تو نماز دہراوی امام محمد نے کہا کہ ہم اس سے کچھ ڈر نہیں دیکھتے کہ نہ وہ پانی کو ناپاک  
 کرتا ہے اور نہ کپڑے کو ف امام محمدی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ جس جانور کا گوشت کھایا  
 جاتا ہے اس کا پیشاب بھی ناپاک ہے یہ قول امام محمد کا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اونٹوں کا پیشاب ناپاک  
 ہے اور کہتے ہیں کہ حدیث غنیہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی پیشاب کی طہارت ثابت نہیں  
 ہوئی اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ آدمی کا گوشت بالائے افاق پاک ہے اور اس کا پیشاب ناپاک ہو پس ان کا پیشاب  
 ان کے خون کا حکم رکھتا ہے اور ان کے گوشت کا حکم نہیں کہنا پس قیاس چاہتا ہے کہ اونٹوں کا پیشاب بھی ناپاک  
 ہو اور ان کے پیشاب کا حکم ان کے خون کی طرح ہو پس ثابت ہوا کہ اونٹوں کا پیشاب ناپاک ہے اور یہی قول  
 ہے امام ابو حنیفہ کا انتہی **کتاب** اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا کہ سب جانوروں کا پیشاب ناپاک ہے خواہ

حدیث غنیہ میں  
 ضرورت پر عقل  
 نہیں کیونکہ  
 ملاقات بالحواس  
 منع ہے جیسا کہ  
 حضرت نے فرمایا  
 ہے تداود اولاً  
 تداود اجرام الارض  
 اور ثانیاً پیشاب  
 ناپاک ہوتا تو حضرت  
 اس کا استعمال کا  
 حکم نہ فرماتے  
 رعنا ۱۲  
 سونے صفید  
 کے اکثر علما کے  
 نزدیک بول ما  
 بول جگہ پاک  
 ہے ۱۳ رعنا

اودن کا گوشت کھایا جاتا ہو یا نہ کھایا جاتا ہو **محمد** قال حدثنا ابو حنیفہ عن حماد  
 عن ابراہیم فی الرجل یصیب ثوبہ ببول الصبی قال اذا لم تکن اکل وشرب الخ  
 ان تصب الماء صباً قال **محمد** لا تجب ذلك ان تصب الماء غسلاً وهو قول ابو حنیفہ  
 ترجمہ حماد روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر لڑکے کا پیشاب کسی کے کپڑے کو لگے پڑے اور وہ کھانا  
 پیتا ہو تو اس پر پانی بہانا کافی ہے امام محمد نے کہا کہ بہت پسند یہ ہے کہ اس کو دھو ڈالے اور یہی قول  
 ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ لڑکے شیر خوار کا پیشاب  
 کہ طعام نہ کھانا ہو پاک ہے اور لڑکی کا پیشاب ناپاک ہے یعنی خواہ طعام کھاتی ہو یا نہ کھاتی ہو اور  
 اور علماء کہتے ہیں کہ دونوں کا پیشاب ناپاک ہے اور کہتے ہیں کہ مرد و حدیث میں پانی چتر کئے سے  
 پانی بہانا ہے جس کو کہ اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے بہر بہت حدیثوں کے بیان کرنے کے بعد کہ ان  
 حدیثوں کو ثابت ہو کہ لڑکی شیر خوار کے پیشاب کا حکم یہ ہے کہ اس کو دھو دیا جاوے لیکن اس میں  
 صرف پانی کا بہا دینا ہی کافی ہے بخلاف لڑکی کے کہ اس میں دھونا مستعین ہے اور عقلی دلیل اس پر  
 ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ کھانا کھانے کے بعد لڑکے اور لڑکی دونوں کا پیشاب کا ایک حکم ہے پس قیاس  
 چاہتا ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے ہی دونوں کا پیشاب ناپاک ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابویوسف  
 اور محمد کا **ث** **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا حماد عن ابراہیم  
 فی الرجل یبول قائماً ومعه دراهم فیہا کتاب یعنی القرآن فکبرہ وقال تکون فی  
 ہمایان او مصروۃ الحسن قال **محمد** وہیہ ناخذ تکبرہ ان یشیرہا بیدئہ وفیہا  
 القرآن وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو اس مرد کے حق میں کہ کپڑے ہو کہ  
 پیشاب کرے اور اس کے ساتھ درہم ہوں کہ اودن میں قرآن کھد اہو سوا ابراہیم نے اس کو کہہ دیا  
 اور کہا کہ درہم ہوں کا ہمایان او ترہیلی میں ہونا اچھا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم کہتے ہیں کہ انکو  
 ہاتھ لگانا بجا و نزدیک مکر وہ حالانکہ اودن میں قرآن ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ح**  
 قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم فی الرجل یبول قائماً قال انھی التبی  
 صل اللہ علیہ والہ وسلم اس باطہ قوم ومعه اصحابہ ففج شہ بال قائماً فقال تعز  
 اصحابہ حتی انما ان فج شہ بال شفقاً من البول ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو اس مرد کو حق یز

کہ کثرت ہو کر پیشاب کرے اگر ہم نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی روٹی یا چلنے اور  
 آپ کے ساتھ اصحاب تھے سو آپ نے اپنے پاؤں کشادہ کیے ہر کثرے کو کر پیشاب کیا سو بعض اصحاب نے  
 کہا کہ یہاں تک کہ ہم نے آپ کے پاؤں میں کشادگی دیکھی واسطے خوف پیشاب کے اس حدیث  
 سے معلوم ہوا کہ کثرے کو کر پیشاب کرنا درست ہے مگر جانتیک ممکن ہو پاؤں کو کھو کر رکھے کہ کثرت  
 چھینٹ نہ رہے یہ باب **ابو اسحاق** استنجی کا بیان **محمد بن** **قال** **أخبرنا أبو حنیفہ قال**  
**حدثنا حماد بن عمار عن إبراہیم بن المہر عن عاصم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**  
**أنہ قال** **للمسلمین** **لعمركم فمالوهم فقالوا** **أمرنا أن لا نقبل الفيلة فربما لا نستنج ما بجاننا ولا نستنج**  
**في الكس** **استنجاء أحب إلينا وهو قول أبي حنیفہ** ترجمہ ابراہیم سے روایت کہ شریک بن حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمانوں سے ملے سو کہنے لگے کہ تمہارا صاحب تم کو پاؤں تھانے کا طریق  
 سکھاتا ہے واسطے ٹھنڈا کرنے کے ساتھ اور کہ مسلمان نے کہا کہ ہاں سو شریک نے اسے اچھا  
 مسلمانوں نے کہا کہ حکم کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ متوجہ ہوں ہم طرف قبلہ کے ساتھ ستر  
 پہنچنے کے اور نہ استنجاکرین ساتھ دہن ہاتھ اپنے کے اور نہ استنجاکرین ساتھ ہڈی کے اور نہ  
 گوب کے اور یہ کہ استنجاکرین ہم ساتھ تین پہروں کا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ڈھیلوں سے  
 استنجاکرنا کافی ہے اور پانی سے استنجاکرنا ہمارے نزدیک بہت پیارا اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا  
**ف** امام محمد ہی نے کہا کہ بعض علما کا یہ ہے کہ تین سے کم ڈھیلوں کے ساتھ استنجاکرنا درست  
 نہیں اور دلیل ان کی یہ حدیث ہے جو کہ سلیمان سے روایت ہے کہ منع کیا گیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 پہنچے یہ کہ نہ گفتھاکرین ہم ساتھ کم کے تین ڈھیلوں سے اور اور علما کہتے ہیں کہ کوئی عدد معین واجب  
 نہیں بلکہ وجہ چیز ہے جس کے گندگی دور ہو اور محل پاک ہو جو اسے خواہ تین ڈھیلوں یا آ  
 سنے کم و بیش اور طاق ہوں یا جفت اور کتبی ہوں کہ تین ڈھیلوں کی ساتھ استنجاکرنا حکم  
 استحباب پر مجہول ہے و مطول دلیل حدیث ابی ہریرہ کے کہ جو کوئی ڈھیلے لیے کہ چاہے کھطاق  
 لیے جس نے یہ کیا اس نے اچھا کیا ورنہ کچھ جرح نہیں اور واسطے حدیث ابن مسعود کہ میں حضرت

سختی کا زور  
 نے بطور تسخیر  
 مسلمانوں سے دریافت  
 کیا تھا کہ کیا تمہارا  
 ٹھکانا یا گناہ ہے  
 ہی طریقہ سکھاتا ہے  
 مسلمانوں اور کچھ  
 ہیں کہ ان کا ادب  
 حدیث بیان کی  
 ۱۲ رعتا





صحیح کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ **بَابُ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَتَائِزِهِ**  
**مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ**  
**قَالَتْ إِذَا التَّقَى الْحَتَا نَارَ وَحِبِّ الْغُسْلِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ**  
 ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ جب مرد و عورت کی محض کی جگہ اس پر پہنچے تو نہانا واجب ہو جاتا  
 ہے مرد پر یہی اور عورت پر یہی امام محمد نے کہا کہ انکی ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا  
 یعنی جب مرد کا ذکر عورت کو فرج میں غائب ہو تو نہانا واجب ہو جاتا ہے مرد پر یہی اور عورت پر یہی برابر  
 کہ سنی نکلے یا نہ نکلے اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور صحابہ اور تابعین کا اور جو انکے پیچھے ہیں اور  
 بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر سنی نہ نکلے تو غسل واجب نہیں ہوتا اگر چہ مرد کا ذکر عورت کے فرج میں داخل  
 ہو یا ہم طحاوی نے کہا کہ یہ حکم منسوخ ہے اور غسل ہر حال میں واجب ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو انتہی  
 اور سیلاب اجماع ہو چکا ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْتِخَارَةَ**  
**السَّيِّئِيُّ عَنْ الْأَسْوَدِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَهْلِهِ - أَوَّلَ اللَّيْلِ قَيْنَامَ وَلَا يُغْتَسِلُ مَاءً فَإِنْ اسْتَيْقَظَ**  
**مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ عَادَ وَغَسَلَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا بَأْسَ إِذَا أَصَابَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ**  
**أَنْ يَتِمَّ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ أَوْ يَتَوَضَّأَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ** ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے  
 کہ حضرت اول رات کو اپنی بی بی سے صحبت کرتے تھے پھر سو جاتے تھے اور باقی کو باتہ نہ لگاتے تھے  
 پس اگر بچھلی رات کو جاگتے تو پھر صحبت کرتے اور غسل کرتے امام محمد نے کہا کہ ہم سیکو لیتے ہیں کہ  
 جب مرد اپنی بیوی سے صحبت کرے پھر غسل یا وضو کرنے سے پہلے سو جاوے تو اس میں کچھ ڈر نہیں  
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنبی کو جنابت کی حالت میں سونا  
 درست ہے اگر چہ غسل کیا ہو نہ وضو اور یہی معلوم ہوا کہ نہانے میں دیر کرنی درست ہے **مُحَمَّدٌ**  
**قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ**  
**أَنَّهُ قَالَ يُوجِبُ الضُّدَّاقُ وَيَجْدِمُ الطَّلَاقُ وَيُوجِبُ الْعِدَّةُ وَلَا يُوجِبُ صَاعًا مِنْ مَاءٍ**  
**قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا التَّقَى الْحَتَا نَارَ وَحِبِّ الْغُسْلِ أُرْزِلَ أَوْ لَمْ يُنْزِلْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ**  
 ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ مرد کا عورت سے صحبت کرنا مہر کو واجب کرنا ہے

اور طلاق کو دہا دیتا ہے اور عدت کو واجب کرتا ہے اور ایک صلیح پانی کو کس واسطے واجب نہیں کرتا  
 یعنی جب بھڑ دخول سے مرد واجب ہو جاتا ہے اور رجوع ثابت ہوتا ہے اور عدت واجب ہو جاتی ہے  
 اگرچہ پانی نہ نکلو تو بہر اوس سے غسل واجب کیونکہ نہیں ہوتا امام محمد نے کہا کہ جب و نون ختنے آپس میں ملین  
 تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ منی نکلو یا نہ نکلو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ غَسْلِ الرَّجُلِ**  
**وَالْمَرْأَةِ مِنْ رَأْسِهِ وَاجِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ مَرَدٍّ أَوْ عَوْرَتِ كُحْنَاتٍ كَرَسَبٍ أَيْكَ بَاسِنْ سَنَانَا**  
**وَرَسَتْ هُوَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَتَّابٍ عَنْ زَيْنِ بْنِ أَبِي هَرَبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ لَاحِظَةَ عَنْ أَنَسٍ**  
**عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَبَعْضُ أَزْوَاجِهِ مِنْ إِيَّائِهِ وَاجِدٍ**  
**يَكُنَا ذَهَانِ الْعُسْلُ جَمِيعًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا نَرَى بَأْسًا يَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ مَعَ الرَّجُلِ**  
**بَدَأَتْ قَبْلَهُ أَوْ يَدُ أَقْبَلَهُ هُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ حَاتِفٌ فِي رَوَايَتِهِ أَنَّ مَقْرَةَ تَبِي خَضِرَ**  
 صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی بعض بی بی غسل کرتے ایک باسن سے اس حال میں کہ دونوں تانے کرتے تھے یعنی  
 باہری ہو ایک دوسرے کے بعد باسن سے پانی اوٹا لیتے تو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم یستیمین کہ عورت کہ  
 مرد کے ساتھ غسل کرنے میں کچھ ڈر نہیں برابر ہے کہ پہلی عورت پانی اوٹتا دوسرے یا مرد اور یہی قول ہے  
 امام ابو حنیفہ کا **ف** امام محمد حواوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مندرجہ ہے کہ مرد کو عورت کو نیچے پانی سے  
 وضو کرنا اور عورت کو مرد کے بچھو پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے اور دوسرے علما کہتے ہیں کہ ہلکا کچھ ذرینہ  
 اور دلیل ان کی حالتہ اور ام سلمہ وغیرہ کی حدیث ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی ایک بیوی لکھا  
 باسن کھاتے تھے اور ایک امت میں ہو کہ آپ مجھ سے پہلے پانی اوٹا لیتے تھے اور ایک امت میں  
 ہے کہ ہم ایک دوسرے کے نیچے پانی اوٹا لیتے تھے پس اس سے معلوم ہوا کہ مرد اور عورت کو ایک  
 دوسرے کے نیچے پانی سے وضو کرنا درست ہے کہ امام محمد نے اس پر عقلی دلیل ہے کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ  
 جب مرد اور عورت دونوں اکٹھے ایک باسن سے پانی اوٹتا ہیں تو اوس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا  
 اور ہم دیکھتے ہیں کہ نجاست کے ٹپنے سے پانی ہر حال میں ناپاک ہو جاتا ہے خواہ وضو سے پہلے نجاست  
 ٹپے یا اوس کے ساتھ ٹپے اور جبکہ مرد اور عورت کا ایک باسن ہو اکٹھے وضو کرنا پانی کو ناپاک نہیں  
 کرتا تو قیاس چاہتا ہے کہ ایک دوسرے کے بچھو پانی سے وضو کرنا بھی درست ہو اور یہی قول ہے  
 امام ابو حنیفہ کا اور ابو یوسف اور محمد کا انتہے **بَابُ غَسْلِ الْمُسْتَحَضَةِ وَالْمُسْتَحِضَةِ**

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بیوں نے ایک دوسرے کے بعد باسن سے پانی اوٹا لیا ہے



استحاضہ اور حیض والی عورت کے غسل کرنا بیان فرماتا ہے کہ حیض اس عورت کو کہتے ہیں جو چند روز سے عین  
 ہر مہینے میں عورت کو رحم سے آتا ہے اور استحاضہ اس خون کو کہتے ہیں جو حیض کے دنوں کے سوا بلحاظ  
 بیماری عورت کو رحم سے جاری ہوا اور وہ ایک گیسو آتا ہے جس کا نام عاذل ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ**  
**أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**حَتَّى إِذَا كَانَ فِيهِ خَيْرُ الْوَقْتِ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الظُّلُمَةَ صَلَّاتِ الْغُصَّةِ ثُمَّ مَكَتَتْ حَتَّى**  
**إِذَا دَخَلَ وَقْتُ الْغَرْبِ تَرَكَتِ الصَّلَاةَ حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ وَقْتِهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ**  
**الْغَرْبَ وَالْعِشَاءَ حَتَّى تَقْرُبَ قَالَ مُحَمَّدٌ فَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا أَوْ لَيْكُنَا نَأْخُذُ بِالْحَدِيثِ**  
**الْآخِرِ أَنَّهُمْ تَوَضَّأُوا لِكُلِّ وَقْتٍ صَلَاةٍ وَنُصِّلُوا فِي وَقْتِ الْآخِرِ وَلَمْ يَرَوْا عَلَيْهَا عِنْدَنَا إِلَّا غَسْلَ**  
**وَاحِدٍ حَتَّى تَمُوتَ أَيَّامُ أَقْدَارِهَا وَهُوَ قَوْلُ الْحَنِيفَةِ** ترجمہ اسے ہم نے کہا کہ استحاضہ والی  
 عورت ظہر کی نماز چھوڑ دی یہاں تک کہ جب غیر وقت ہو تو نہاد و اور ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر کی نماز  
 پڑھے پھر عصر سے یہاں تک کہ جب غروب کی نماز کا وقت ہو تو نماز چھوڑ دے یہاں تک کہ جب آدھرا عصر  
 وقت ہو تو نہاد و سے اور غروب اور عشا کی نماز پڑھے یہاں تک کہ فارغ ہو امام محمد نے کہا کہ ہم اس قول کو  
 نہیں لیتے لیکن ہم دوسری حدیث کو لیتے ہیں کہ استحاضہ والی سر نماز کے لیے نیا وضو کرے اور اخیر  
 وقت میں سر نماز پڑھے اور نہیں جب اس پر ایک بار نہا یہاں تک کہ اس کے حیض کے دن گزر جائیں  
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا الْيُوسُفُ بْنُ عُثْبَةَ قَاضِي أَلِيمَامَةَ عَنْ**  
**يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْكَلْبِ بْنِ عَوْنٍ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سَفْيَانَ**  
**سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْحَا مَنَةِ فَقَالَ اغْتَسِلْ غَسْلًا إِذَا**  
**مَضَتْ أَيَّامُ أَقْدَارِهَا ثُمَّ تَوَضَّأُوا لِكُلِّ صَلَاةٍ وَنُصِّلُوا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا الْحَدِيثِ**  
 نکاح ترجمہ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر عورت استحاضہ والی کا حکم پوچھا سو حضرت فرمایا کہ جب اس کے حیض کے دن گزر جائیں تو  
 نماز پھر نماز کو لے نیا وضو کرے اور نماز پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسی حدیث کو ہم لیتے ہیں امام محمد نے کہا کہ بعض علماء کا یہ ہے کہ  
 استحاضہ والی حیض کے دن نماز چھوڑ دے پھر نماز کر لے تاہم غسل کرے انکی دلیل ام حبیبہ کی حدیث ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ظہر اور عصر کی نماز کر لے یہاں  
 غسل کرے اور غروب اور عشا کی نماز کر لے اور ظہر اور عصر کی نماز چھوڑ دے پھر عصر اور عشا کی نماز اول وقت پڑھے اور عصر پڑھے  
 ہیں کہ استحاضہ والی حیض کے دن نماز چھوڑ دے پھر نماز کر لے نیا وضو کرے انکی دلیل فاطمہ بنت ابی جحش کی حدیث ہے پھر کہا کہ اگر عورت نے غسل

لے دینے  
 لہذا ہذا  
 اور وقت تک  
 تاہم کہ ظہر کی  
 نماز کا اول وقت  
 اور عصر پھر  
 ظہر اور عصر  
 دونوں نمازوں  
 کی حدیث ہے  
 اسباب مغرب  
 کی نماز کو تاخیر  
 کرے کہ عشا کا  
 نماز کا اول وقت  
 اور عصر پھر  
 مغرب اور عشا  
 دونوں نمازوں  
 کی حدیث ہے

۱۲۰  
 کہنا کہ استحاضہ والی عورت کو کہتے ہیں جو چند روز سے عین ہر مہینے میں عورت کو رحم سے آتا ہے اور استحاضہ اس خون کو کہتے ہیں جو حیض کے دنوں کے سوا بلحاظ بیماری عورت کو رحم سے جاری ہوا اور وہ ایک گیسو آتا ہے جس کا نام عاذل ہے

ان پر عمل کرنا درست نہیں اور صحیح یہ ہے کہ جب میں کے دن گزر جاوین تو غسل کرے پھر نماز کے لیجے  
 نیا وضو کیا کرے اور جب تک نماز کا وقت باقی رہے وضو باقی رہتا ہے اور یہی ہو قول امام  
 ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا انتہی **باب** الحائض فی صلوٰتہا جب نماز کے وقت  
 کسی عورت کو حیض آوی تو کیا کرے **محمد** قال أخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن ابراہیم  
 قال اذا حاضت المرأة فوقيت صلوٰة فليست عليها ان تقضي تلك الصلوٰة فاذا طهرت  
 فوقيت الصلوٰة فلتصل **قال محمد** دية نأخذ وهو قول ابی حنیفہ **ترجمہ** حماد سے  
 روایت ہو کہ اگر ابراہیم نے کہا کہ جب نماز کی وقت کسی عورت کو حیض آجاوے تو اوپر اس نماز کا قضا  
 کرنا واجب نہیں اور جب نماز کے وقت حیض سے پاک ہو تو چاہیے کہ نماز پڑھے امام محمد نے کہا کہ یہی  
 کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال أخبرنا ابو حنیفہ عن حماد  
 عن ابراہیم قال اذا حاضت المرأة ثم حاضت فليست عليها غسل فان ساء بامر  
 الحيض اشد مما يحامن الجنابة **قال محمد** دية نأخذ لا غسل عليها حتى تطهر  
 من حيضها فتغتسل غسلًا واحدًا الصما جميعًا وهو قول ابی حنیفہ **ترجمہ** ابراہیم  
 نے کہا کہ جب کوئی عورت جنبی ہو پھر اس کو حیض آوے یعنی پہلے نہانے سے نو اوپر جنابت کے  
 سبب نہانا فرض نہیں اس واسطے کہ مقرر حیض تحت تر ہے جنابت سے ریختے نہانے سے پاک حاصل نہیں  
 ہوتا اس واسطے کہ حیض جنابت سے زیادہ تر ناپاک ہے پس جنابت سے نہانے کا کچھ فائدہ نہیں امام محمد  
 نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اوپر نہانا واجب نہیں یہاں تک کہ اپنے حیض سے پاک ہو جو حیض  
 اور جنابت دونوں کے لیے صرف ایک بار نہاوی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال  
 أخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم قال اذا طهرت المرأة فوقيت صلوٰة فلم  
 تغتسل حتى ينقضي وقتها او تكون مشغولة في غسلها فليست عليها قضاء **قال**  
**محمد** دية نأخذ اذا انقطع الدم في وقت لا تشد على ان تغتسل فيه حتى ينقضي  
 الوقت فليست عليها إعادة تلك الصلوٰة وهو قول ابی حنیفہ **ترجمہ** حماد سے روایت ہو کہ اگر ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی عورت نماز کے وقت حیض  
 سے پاک ہو اور غسل کرے یہاں تک کہ نماز کا وقت گزر جاوے بعد اسکے کہ وہ نہانے میں مشغول ہو

[illegible]



تشریح کے معنی میں پکارنے کے وسط نماز کے یعنی اذان کے بعد دو سر بار لوگوں کو نماز کے لئے پکارنا  
درست ہے اور جب پکارے تو اس طرح کہے اِصَاةَ جَابِقَةٍ یَا کَیْہِ اِصَلُوْهُ خَیْرٌ مِنَ النُّوْمِ مُحَمَّدٌ  
قَالَ اَخْبَرَنَا ابُو حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوبٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوبٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوبٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوبٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوبٍ  
اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَیَا نَاخِلٌ وَهُوَ قَوْلُ ابِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَہُ اللّٰہُ  
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ بلال کی اذان کا اخیر یہ تھا اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے نہیں کوئی لائقِ بندگی  
کے سوا اس کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم پڑتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ  
قَالَ اَخْبَرَنَا ابُو حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوبٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوبٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوبٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوبٍ  
مُحَمَّدٌ وَیَا نَاخِلٌ وَهُوَ قَوْلُ ابِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَہُ اللّٰہُ روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اذان  
اور تکبیر دو دو گنے سے یعنی اول گناہ کلید دو بار کہنا چاہیے سو پہلے تکبیر کے کہ وہ چار بار کہنی چاہیے  
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم پڑتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ف امام محمد نے کہا کہ  
بعض علماء کا یہ نہایت ہے کہ اذان کے ابتدا میں اللہ اکبر دو بار کہنا چاہیے اور علماء کا یہ نہایت ہے کہ چار  
بار کہنا چاہیے اور یہی قول صحیح ہے اور سائق واسطے حدیثوں کے انتہی غلط مُحَمَّدٌ قَالَ  
اَخْبَرَنَا ابُو حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوبٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوبٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوبٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوبٍ  
عَلَى الْفَلَاحِ فَإِنَّهُ یَسْبِغُ لِلْقَوْمِ أَنْ یَقُومُوا فِی صُفُوٍّ فَإِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ  
كَبَّرَ الْأَمَامُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَیَا نَاخِلٌ وَهُوَ قَوْلُ ابِیْ حَنِیْفَةَ فَإِنْ كَتَبَ الْأَمَامُ مَحَقٌّ  
یُفْرِغُ الْمُؤَذِّنُ مِنْ قَامَتِهِ ثُمَّ كَبَّرَ فَلَا یَأْسَ بِأَنْ یُكَبِّرَ كُلَّ ذَلِكَ حَسَنٌ رَحِمَہُ اللّٰہُ سے روایت  
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مؤذن حی علی الفلاح کہے (یعنی تکبیر کے وقت) تو لوگوں کو لائق ہے کہ اٹھ  
کھڑے ہوں اور صفیں باندھیں اور جب زن قد قامت الصلوة کہے تو ہونٹ امام تکبیر تحریر کہے امام  
محمد نے کہا کہ اس کی ہم پڑتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اگر روئے امام یہاں تک کہ مؤذن  
تکبیر سے فارغ ہو تو تکبیر تحریر کہے کہ تو اس میں بھی کوئی گناہ نہیں سب طرح سے بہتر ہے مُحَمَّدٌ قَالَ  
اَخْبَرَنَا ابُو حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوبٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوبٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوبٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوبٍ  
مُحَمَّدٌ وَیَا نَاخِلٌ وَهُوَ قَوْلُ ابِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَہُ اللّٰہُ سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مؤذن کو اذان اور تکبیر  
کا حکم نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم پڑتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ**

مواقیت الصلوة نماز کے وقتوں کا بیان محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن  
 ابراہیم ان سجداً اثنی عشری صلی اللہ علیہ وسلم یسألہ عن وقت الصلوة فامرہ ان یخبرہ  
 الصلوات مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یلا ان ینکر بالصلوات ثم امرہ  
 فی الیکم الثانی فاکثر الصلوات کما کثر قال ابن الساکل مع وقت الصلوة ما بین ہذین  
 وقتیک قال محمدؐ وہ کاحل والعریب وغیرہا عندنا فی ہذا سواک الا انا نکتہ  
 تأخیرہا اذا غابت الشمس وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت  
 ہاس نماز کا وقت پوچھنے کو آیا سو حضرت نے اسکو حکم کیا کہ آپ کے ساتھ سب نمازوں میں حاضر رہے  
 پھر اپنے بلال کو حکم کیا سب نمازین اول وقت پڑھنے کا پیر اپنے اوکو دو سہ دن حکم کیا سب  
 نمازین اخیر وقت پڑھیں پھر فرمایا کہ ان سب نمازوں کا وقت پوچھنے والا اندونوں وقتوں کے  
 درمیان نمازوں کا وقت ہے امام محمدؐ نے کہا کہ اسی کو ہم بیتہ میں اور ہمارے نزدیک غریب  
 کی نماز وغیرہ اس میں برابر ہے لیکن جب آفتاب ڈوب جاوے تو اس کو تاخیر کرنا مکروہ ہے اور یہی قول  
 ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن ابراہیم عن حماد  
 بن الخطاب انہ قال ایردوا بالظہر عن جہنم قال محمدؐ یؤخر الظہر فی  
 الضیف حتی تدبھا وتصل فی التناجیٰ حیث ترذل الشمس وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ  
 ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ فرمایا کہ ظہر کی نماز دوزخ کے جہنم سے بہت دور وقت  
 پڑھا کرو امام محمدؐ نے کہا کہ گرمی میں ظہر کی نماز تاخیر کی جاوے یہاں تک کہ ٹھنڈے وقت میں بھی  
 جاوے اور سردی میں جب آفتاب ڈبلے تو ہر وقت پڑھی جاوے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا۔  
 محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن ابراہیم عن حماد بن ابراہیم عن حماد بن ابراہیم عن حماد بن ابراہیم  
 التمسح بن غمرت فقال ہذا احین دکت ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب سورج  
 ڈوبا تو ابن مسعود نے اسکی طرف نظر کی سو فرمایا یہ وقت درک کا یعنی آیت میں درک الشمس  
 مراد آفتاب کا دوبنا ہے وقت اس سے معلوم ہوا کہ اول نماز مغرب کا وہ ہے جبکہ آفتاب غروب ہوا  
 اور اسکے اخیر وقت میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ جب رخی دور ہو جاوے تو مغرب کا وقت  
 نکل جاتا ہے یہ قول امام محمدؐ کا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ سفیدی

ڈوبنے تک باقی رہتا ہے یہ قول امام ابو حنیفہ کا اور صحیح یہ قول ہے کہ اور کا وقت سفیدی ڈوبنے تک باقی  
 رہتا ہے انتہی **باب الغسل یوم الجمعة والعیدین** جمعہ اور عیدوں کے دن نہانیکا بیان -  
**محمد** قال أخبرنا أبو حنیفۃ عن حماد بن عمار عن ابن اہنیۃ عن یونس بن یزید عن یونس بن یزید قال  
 ان ائمتنا الحسن والحسین فان ترکنا فحسن ترجمہ ابراہیم نے جمعہ کے غسل میں کہا کہ اگر تو نہاؤے  
 تو بہتر ہے اور اگر نہاؤی تو بہتر ہے **محمد** قال أخبرنا أبو حنیفۃ عن حماد بن عمار قال رايت  
 ابراہیم یخرج الی العیدین ولا یغتسل قال **محمد** اذا اغتسلت فی الجمعة والعیدین  
 فہذا افضل وان ترکته فلا بأس ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ عید گاہ کی طرف  
 نکلے اور غسل نہ کیا امام محمد نے کہا کہ اگر تو جمعہ اور عید کے دن نہاؤے تو افضل ہے اور اگر نہاؤے  
 تو اوہمیں ہی کچھ گناہ نہیں **محمد** قال أخبرنا أبو حنیفۃ عن حماد بن عمار عن ابن اہنیۃ قال  
 قد کنا ناتی فی العیدین وما نغتسل وقال ان اغتسلت فحسن ترجمہ حماد سے روایت  
 ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ہم عیدین میں آتے تھے اور غسل کرتے تھے اور کہا کہ اگر تو نہاؤے تو بہتر ہے -  
**محمد** قال أخبرنا أبو حنیفۃ قال حدثنا اباک عن ابن اضرۃ عن جابر بن عبد اللہ  
 الانصاری عن رضی عن الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من اغتسل یوم الجمعة فقد  
 احسن ومن لم یغتسل فیہا وتعمت قال **محمد** ویہدک الی ما یصلحک ویہدک الی ما یصلحک  
 انی حنیفۃ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن نہایا تو اس نے  
 اچھا کیا اور جو نہ نہایا تو اس نے بھی اچھی خدمت لی اور وہ بہتر خدمت ہے امام محمد نے کہا کہ اس  
 کو سمجھتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب ایتیلج الصلوة ورفع الایدی والشجور**  
 علی النیامۃ نماز کا شروع کرنا اور ماتہ کا اوٹھانا اور بگڑی پر سجدہ کرنا **محمد** قال أخبرنا  
 أبو حنیفۃ عن حماد بن عمار عن ابن اہنیۃ ان ناسا من اهل البصرۃ اتوا عند عمر بن الخطاب رضی  
 لہم عنہ الا لیسالوہ عن ایتیلج الصلوة قال فقام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما ففتح الصلوة  
 وہم خلفہم فقال سبحانک اللہم محمد وبارک اسمک وتعالی جلالک  
 ولا الہ غیرک قال **محمد** ویہدک الی ما یصلحک ویہدک الی ما یصلحک  
 یلک الایمان ولا مکلفۃ وانما جہرا یدلک عمر لعلہم ما سألہ عنہ وکذا لک







فَقَالَ الرَّجُلُ إِنَّهُ يَقْرَأُ طَاهَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا مِنْ صَلَواتِ النَّبِيِّ كَمَا تَرَى بِأَسَانٍ  
يَقِفُ الرَّجُلُ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ مِثْلَ هَذَا يَدْعُوا لِنَفْسِهِ فِي الشَّطْوَعِ فَكَيْفَا الْمَكْتُوبَةُ  
فَكَلا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو کہ خبر دی مجھ کو اس شخص نے کہ ابن مسعود کے پہلو میں نماز پڑھتی ہو  
اسکی آواز سننے کی حرص کی سوز سنی لیکن اوس سے سنا کہتے تھے رب زدنی علما اسکو بار بار  
پڑھتے تھے سو اس مرد نے گمان کیا کہ وہ سورہ طہ پڑھتے ہیں امام محمد نے کہا کہ یہ حکم انکی نماز  
میں ہے کہ ہم اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے کہ آدی قرآن کی کسی آیت پر اسطرح ٹھہر کر نفل نماز میں  
اپنے اپنے دعا مانگے لیکن فرض نماز میں اس طرح دعا مانگنی درست نہیں **بَابُ الشَّهَادَاتِ**  
التَّحِيَّاتِ پڑھنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي  
بَكْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَالْآلِهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الشَّهَادَاتِ وَالتَّكْلِيمَ فِي الصَّلَاةِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ  
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہو کہ تھے حضرت سکھاتے تھے ہمارے نماز میں التحیات پڑھنا اور تکبیر کرنا  
جیسے کہ سورہ قرآن کی سکھاتے تھے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ قُلْتُ أَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ قَالَ قُلِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَلْحَدُ لَا نَرَى  
أَنْ يَكُنَّ فِي الشَّهَادَاتِ وَلَا يُقْصَرُ مِنْهُ حَرْفٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے کہہ کہ میں  
کہتا تھا بس ابراہیم نے کہا کہ التحیات لہ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم کہتے ہیں کہ التحیات  
میں نہ کوئی حرف زیادہ کرے اور نہ کم کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ  
أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا يَكْتُمُونَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ فِي الشَّهَادَاتِ هُمُ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَإِنْ صَرَفَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ يُوجِّهُهُمْ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ  
عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ قَالَ  
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَلْحَدُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو کہ حضرت کے زمانے  
میں التحیات پڑھتے تھے یہ ..... ہوا اپنے التحیات میں کہتے تھے خدا کو سلام سو حضرت ایک  
دن نماز سے پھر اور اپنے منہ سے انکے سامنے ہوئے سو فرمایا نہ کہو خدا کو سلام کہ مقرر خدا حسب

ہے سلامتی کا لیکن اس طرح کہو کہ سلام ہے بکھراؤ رخدا کے سبک بندوں کو امام محمد نے کہا کہ اسی  
کو ہم یقین میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے  
کہ نمازی نماز میں حضرت عمر کا التحیات پڑھے کہ اس میں التحیات سورہ کے بعد الزکیات سورہ کا لفظ  
زیادہ ہے اور بعض علما کہتے ہیں کہ ابن مسعود کا التحیات پڑھنے سے جو کہ اب لوگوں میں مشہور اور  
مروج ہے پھر کہا کہ اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے کہ اس پر سب کا اجماع ہے بخلاف اور التحیات کہ کہ اس پر  
اجماع نہیں اور نیز اس میں زیادہ تشدید ہے کہ اس کو غیر میں مفقود نہیں۔ اور نیز ابن مسعود  
سیدہ عاتق صحیح ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور ابو یوسف اور محمد اسے **باب**  
**الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** سورہ کو پکار کر پڑھنے کا بیان **مُحَمَّدٌ قَالَ**  
**أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى**  
**خَلْفَ إِمَامٍ فَحَمْدُ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَلَمَّا انْقَضَتْ قَالَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ**  
**أَعَنْ عَزَّكَ لِمَ أَتَيْتَ هَذِهِ فَإِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ خَلْفَ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ**  
**سَلَامًا وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَخَلْفَ عُمَرَ وَخَلْفَ عُثْمَانَ وَكُلَّمَا مَعَهَا مِنْهُمْ حَرَجَ زَيْدٌ**  
**سَ رَوَيْتَ هِيَ** کہ اس نے ایک امام کے پیچھے نماز پڑھی اور پکار کر **بسم اللہ** کہے سو جب وہ نماز  
سے پھرا تو اس سے کہا کہ اے اباعبداللہ زید کی کنیت ہی ایسا کلمہ تیرے کسی سے مروی میں ہے  
تو نے **بسم اللہ** کا پکار کر کہنا کس سے لیا ہے سو مقرر میں نے نماز پڑھی پیچھے حضرت کے اور پیچھے  
ابوبکر کے اور پیچھے عمر کے اور پیچھے عثمان کے سو میں نے اون سے **بسم اللہ** نہیں سنی **مُحَمَّدٌ**  
**قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
**الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَتَمَّ الْعَمَلُ بِهَا وَكَانَ لَا يَحْمَدُ بِهَا هُوَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَتَمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ**  
**وَبِهِ تَلَخْتُ وَهُوَ قَوْلُ الْحَنِيفَةِ** ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن مسعود نے اس مرد کے حق  
میں کہا جو **بسم اللہ** پکار کر پڑھے وہ کمزور ہے اور نہ ابن مسعود **بسم اللہ** پکار کر کہتے تھے اور نہ کوئی  
ان کے بارے میں کہتا تھا امام محمد نے کہا کہ اس کی کو ہم یقین میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا  
**ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ **بسم اللہ** سورہ الحمد کی خبر ہے اور سورہ  
الحمد کے ساتھ پڑھی جاوے جبر یہ نماز میں پکار کر اور سر یہ میں پوشیدہ اور بعض کہتے ہیں



امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا انتہی شخصاً محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا  
 حماد بن عمار بن ابراہیم قال لا ترد في الروايتين الاخرتين على فاحشة الكتاب قال محمدؐ  
 وفيه نكاح وهو قول ابن حنیفہ ترجمہ حماد و روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ تو اخیر و روایتوں  
 میں الحمد پر کوئی چیز زیادہ نہ کر امام محمدؐ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔  
 محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا ابو الحسن موسى بن ابي عاتق عن  
 عبد الله بن سنان عن الهادي عن جابر بن عبد الله الا نصاري قال صلى رسول الله  
 صلى الله عليه وآله وسلم و جعل خلفه يقرأ بفعل رجل من اصحاب النبي صلى الله  
 عليه وآله وسلم بينهما عمر الفراء في الصلوة فقال اتعجاني عن القدر الذي خلفت بي  
 الله صلى الله عليه وسلم فتنان عاخن في ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال  
 النبي صلى الله عليه وسلم من خلف امام فان قد ائتم الامام في الصلاة قال  
 محمدؐ وفيه نكاح وهو قول ابن حنیفہ ترجمہ جابر بن عبد الله سے روایت ہو کہ حضرت نے  
 نماز پڑھی اور ایک مرد آپ کے پیچھے قرآن پڑھتا تھا سو حضرت کے اصحاب میں ہوا ایک مرد او سکونان میں  
 قرآن پڑھنے سے منع کرنے لگا اور میں نے کہا کہ کیا تو مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قرآن پڑھنے  
 سے منع کرتا ہے سو وہ دونوں جھڑپا کر رہا تھا کہ یہ بات کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی سو حضرت  
 نے فرمایا کہ جو کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو مقرر امام کی قرات او سکونان میں ہے امام محمدؐ نے کہا کہ  
 اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد  
 عن سعيد بن جبیر قال اقر خلف الامام في الطلوع والعصر ولا تقدر فيما سوى ذلك  
 قال محمدؐ لا ينبغي ان يقرأ خلف الامام في شي من الصلوة ترجمہ حماد و روایت ہے  
 کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ تو امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی نماز میں قرآن پڑھ اور اون کے سوا اور نمازوں  
 میں نہ پڑھ امام محمدؐ نے کہا کہ امام کے پیچھے کسی نماز میں قرآن پڑھنا لائق نہیں محمدؐ قال  
 اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم قال يخطب بالاية قال يقرأ بالاية التي فيها  
 فان لم يفعل فليقرأ فان لم يفعل فليقرأ اذا كان قد قرأ ثلاث آيات او نحوها فان لم يفعل فليقرأ  
 عليه وهو موسى قال محمدؐ وفيه نكاح وهو قول ابن حنیفہ ترجمہ ابراہیم نے کہا

یہ اس حدیث سے  
 منقول ہے جو روایت  
 ہے ابن حنیفہ سے

کہ اگر امام کسی آیت میں طعی کرے تو اس کی پہلی آیت پڑھی اگر یہ نکرے تو اس کو سولے کوئی اور سورۃ  
پڑھے اگر یہی نکرے تو چاہیے کہ رکوع کرے جبکہ تین آیتیں یا ماند انکی پرہ چکا ہو اگر یہی نکرے  
تو مقتدی اس کو تہلاوے اور وہ گنہگار ہوتا کہ اس نے رکوع کیوں کیا امام محمد نے کہا کہ اسی کو  
ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** اِقَامَةُ الصُّلُوفِ وَفَضْلُ الصَّغِيِّ الْأَوَّلِ  
صغیرین برابر کرنی اور پہلی صف کا بیان **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ**  
**إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَوْدًا صَفُوفَكُمْ وَسَوْدًا مَنَاكِبَكُمْ تَرَاوَعُوا وَابْتَغَلَّتْ كُمُ**  
**الْشَّيْطَانُ كَأَوَّلِ الدُّعَاءِ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مُقْبِلِي الصُّلُوفِ قَالَ مُحَمَّدٌ**  
**دِينُهُ يَكْفُلُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُتْرَكَ الصَّغِيُّ وَفِيهِ الدُّعَاءُ حَتَّى يُسَوَّدَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ**  
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم کہتا تھا کہ برابر کیا کرو اپنی صفوں کو اور برابر کیا کرو اپنے نوڈوں کو  
کو اور آپس میں ملکر کھڑے ہو کر دو صفوں کے درمیان کوئی جگہ خالی نہ رہے نہین تو شیطان  
بکری کے بچے کی طرح متارو درمیان گھس جاوے گا اس واسطے کہ مقرر خدا اور اس کی فرشتے رحمت بھیجتے  
ہیں صفوں کے برابر کرنے والوں پر امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ صف میں کوئی جگہ خالی  
چھوڑی لائق نہیں یہاں تک کہ برابر کریں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا**  
**أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الصُّلُوفِ الْأَوَّلِ أَلَمْ تَكُنْ عَلَى الصَّغِيِّ**  
**الثَّانِي قَالَ إِنْ كَانَ كَانَ لَا تَسْمُو الصَّغِيِّ يَعْنِي الثَّانِي حَتَّى يَتِمَّ كَامِلُ الصَّغِيِّ الْأَوَّلِ**  
**قَالَ مُحَمَّدٌ دِينُهُ يَكْفُلُ لَا يَنْبَغِي إِذْ كَامِلُ الْأَوَّلِ أَنْ يَرَا حَمَّادٌ عَلَيْهِ زَاةٌ يُؤْذِي وَ**  
**الْفِيَامُ فِي الصُّلُوفِ الثَّانِي خَيْرٌ مِنَ الْأَوَّلِ** ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کہ  
کیا پہلی صف کو دوسری صف پر فضیلت ہو اس نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ کہا جاتا تھا کہ دوسری  
صف میں کھڑا نہ ہو یہاں تک کہ پہلی صف پوری ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ حسب پہلی  
صف پوری ہو جاوے تو اس پر جو ہم کرنا لائق نہیں کہ وہ انڈا دیتا ہے اور دوسری صف میں کھڑو  
ہونا بہتر ہے پہلی سے **باب** التَّحِيلُ يَوْمُ الْقِيَامِ أَوْ يَوْمُ التَّجَلُّنِ اوس مرو کا بیان کہ امت  
کرے قوم کی یاد و مردوں کی **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ**  
**يَوْمُ الْقِيَامِ أَقْرَبُ إِلَيْكُمْ مِنْكُمْ لَوْ أَنَّ كُنُوزَ الْفَيْرِ أَوْ سَوَادَ قَائِدِهِمْ هَجَنَ فَإِنَّ**



فَارْكَبُوا فِي الْحِجْرَةِ سَوَادًا قَدْ مَرَّ سَنًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَإِنَّمَا قِيلَ أَفَرَأَيْتُمْ  
يَكْتَابُ اللَّهُ لَكَ النَّاسَ كَانُوا فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ أَفَرَأَيْتُمْ لِقَدْرَانِ أَفَقَعَهُمْ فِي الدِّينِ فَإِذَا  
كَانُوا فِي هَذَا الزَّمَانِ عَلِمَ ذَلِكَ فَلْيَعْلَمُوا أَفَرَأَيْتُمْ فَإِنْ كَانَ عَمَلُكَ أَفَقَعَهُ مِثْلَهُ وَأَعْلَمَهُمْ  
بِسُنَّةِ الصَّلَاةِ وَهُوَ يَقْرَأُ سَوَادًا قَدْ مَرَّ سَنًا فَافْقَهُمَا وَأَعْلَمَهُمَا بِسُنَّةِ الصَّلَاةِ أَوْ لَمْ يَفْقَهُمَا  
بِأَمَامَتِهِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ تَرْجِمَهُ حَمَادُ بْنُ سَوَادٍ بِهِيَ كَمَا أَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا أَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا أَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ  
كِي جَوَادُونَ مِثْلَ قُرْآنِ كَا ثَبَاتِ قَارِي هُوَ سَوَادُ كَرِيسٍ لَوْ كَانَتْ قُرْآنُ مِثْلَ سَبِّ بَرَابَرِ بَرُونَ قُرْآنُ مِثْلَ سَبِّ بَرُونَ  
اِدُونَ مِثْلَ سَبِّ بَرُونَ كِي هُوَ سَوَادُ كَرِيسٍ مِثْلَ سَبِّ بَرُونَ قُرْآنُ مِثْلَ سَبِّ بَرُونَ قُرْآنُ مِثْلَ سَبِّ بَرُونَ  
اِمَامُ مُحَمَّدٍ كَمَا أَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ تَرْجِمَهُ حَمَادُ بْنُ سَوَادٍ بِهِيَ كَمَا أَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا أَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ  
اِمَامَتِ كَرِيسٍ تَرْجِمَهُ حَمَادُ بْنُ سَوَادٍ بِهِيَ كَمَا أَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا أَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ  
هُوَ تَامَا اِدُونَ كَمَا أَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ تَرْجِمَهُ حَمَادُ بْنُ سَوَادٍ بِهِيَ كَمَا أَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ  
اِنْكِي جَوَادُونَ مِثْلَ قُرْآنِ كَا ثَبَاتِ قَارِي هُوَ سَوَادُ كَرِيسٍ لَوْ كَانَتْ قُرْآنُ مِثْلَ سَبِّ بَرَابَرِ بَرُونَ  
عَالِمُ هُوَ اِدُونَ كِي هُوَ سَوَادُ كَرِيسٍ مِثْلَ سَبِّ بَرُونَ قُرْآنُ مِثْلَ سَبِّ بَرُونَ قُرْآنُ مِثْلَ سَبِّ بَرُونَ  
لَا نِي هُوَ اِدُونَ كِي هُوَ سَوَادُ كَرِيسٍ مِثْلَ سَبِّ بَرُونَ قُرْآنُ مِثْلَ سَبِّ بَرُونَ قُرْآنُ مِثْلَ سَبِّ بَرُونَ  
حَمَادُ بْنُ سَوَادٍ قَالَ كَمَا أَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ تَرْجِمَهُ حَمَادُ بْنُ سَوَادٍ بِهِيَ كَمَا أَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا كَانَ تَقِيَهُمَا عَالِمًا بِأَمْرِ الصَّلَاةِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ  
تَرْجِمَهُ ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا أَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ تَرْجِمَهُ حَمَادُ بْنُ سَوَادٍ بِهِيَ كَمَا أَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ  
جَبَكِي قُرْآنِ كَا ثَبَاتِ قَارِي هُوَ سَوَادُ كَرِيسٍ لَوْ كَانَتْ قُرْآنُ مِثْلَ سَبِّ بَرَابَرِ بَرُونَ  
نَمَازُ كِي اِدُونَ كِي هُوَ سَوَادُ كَرِيسٍ مِثْلَ سَبِّ بَرُونَ قُرْآنُ مِثْلَ سَبِّ بَرُونَ قُرْآنُ مِثْلَ سَبِّ بَرُونَ  
اِبْرَاهِيمُ فِي الْجَلَالِ يَوْمَ أَحَدٍ هُمَا صَاحِبَةٌ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ فِي جَانِبِ الْأَيْمَنِ قَالَ  
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ تَرْجِمَهُ حَمَادُ بْنُ سَوَادٍ بِهِيَ كَمَا أَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ  
نِي كَمَا أَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ تَرْجِمَهُ حَمَادُ بْنُ سَوَادٍ بِهِيَ كَمَا أَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ  
كَمَا أَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ تَرْجِمَهُ حَمَادُ بْنُ سَوَادٍ بِهِيَ كَمَا أَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ  
مُحَمَّدٌ قَالَ تَرْجِمَهُ حَمَادُ بْنُ سَوَادٍ بِهِيَ كَمَا أَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ تَرْجِمَهُ حَمَادُ بْنُ سَوَادٍ بِهِيَ كَمَا أَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ



اور قاست کو نماز پڑھنا پس یہ کافی ہے لیکن اذان اور تکبیر کہنا افضل ہے اور اگر نماز کی تکبیر کہنا اور  
اذان ندی تو یہ تکبیر کے ترک کرنے سے افضل ہے ہوا سے کہ قوم جامعہ کو نماز پڑھتے ہیں اور یہی  
قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ إِسْهَافٍ أَنَّ**  
**عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَلَفَهُ وَصَلَّى بَيْنَ يَدَيْهِمَا وَكَانَ يُجْعَلُ كُفَّيْهِ عَلَى**  
**رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ صَنِيعُ عُمَرَ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَا نَاخِدُ وَهُوَ أَحَبُّ**  
**إِلَيْنَا مِنْ صَنِيعِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ** ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو کہ حضرت عمر  
نے ان کو اپنے پیچے کیا اور ان کے آگے بڑھے نماز پڑھی اور اپنے دو نواہت اپنے گٹھنوں پر رکھتے تھے ابراہیم  
نے کہا کہ عمر کا فعل محبوب تر ہے نزدیک ہمارا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور وہ بہت بہتر ہے  
ہمارے نزدیک ابن مسعود کو فعل ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **يَا فِ مَرَحَلَةِ الْكُفَّةِ**  
**حُزْنُ مَنْزِلَةٍ بَلْكَ تَوْبِطُ يَسِينِ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ**  
**بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنَ أَهْلِ الْيَمَنِ**  
**صَلَّاهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّيَا الظُّهْرَ فِي مَنَازِلِهِمَا وَهَمَّ بِرِيَانِ أَنَّ الصَّلَاةَ فَكَصَلَّتْ**  
**فَجَاءَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فَخَعَّدَا وَلَمْ يَدُ خَلَا فَمَا انْصَرَفَ النَّبِيُّ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُمَا فَأَقْبَلَا وَمَقَامُهُمَا تَرَعَدُ فَخَفَا أَن يَكُونَا حَدَثًا فِيهَا**  
**شَيْءٌ فَقَالَ لَهُمَا مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ظَنَنَّا أَنَّ الصَّلَاةَ فَكَصَلَّتْ**  
**فَصَلَّيْنَا فَوَرَّعَانَا ثُمَّ حُجِّنَا فَوَجَدْنَاكَ فِي الصَّلَاةِ فَظَنَنَّا أَنَّهُ لَا يَصِلُ أَنْ تُصَلِّيَا أَيْضًا**  
**فَقَالَ إِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَأَدْخِلُوا فِي الصَّلَاةِ وَاجْعَلُوا الْأَفْلَ فَرِيضَةً وَهَذِهِ نَافِلَةٌ قَالَ**  
**مُحَمَّدٌ وَيَا نَاخِدُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَلَا يُعَادُ الْحُجُوبُ وَالْعَصْرُ وَالْمَغْرِبُ** ترجمہ  
ہیثم سے روایت ہو کہ حضرت کے صحابین سے دو مردوں نے اپنی جگہ میں نماز پڑھی اور وہ خیال کرتے  
تھے کہ نماز پہنچ چکی ہے سو وہ دو لوگ آئے اور حضرت نماز میں تھے سو وہ دو نون بیٹھ گئے اور نماز میں  
داخل نہ ہوئے سو جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو اذان کو بلایا سو وہ آگے بڑھے اس حال میں کہ  
ان کو بڑا ناخوشی ہوئی کہ ان میں کوئی چیز نہیں ہوئی کوئی نیا حکم اور حضرت ان کو بلایا کہ جس چیز کو تم کو منع کیا یا نماز پڑھو  
سو اس میں عرض کیا کہ حضرت تم پر گمان کیا تھا کہ نماز پہنچ چکی ہوگی سو ہم نے اپنی جگہ پر نماز پڑھی ہر دم آگے اور آپ کو نماز میں پایا اور

یہ بھیجیے  
جو حضرت نے  
نماز میں  
پڑھا ہے

کی کہ یا حضرت محمد نے گمان کیا کہ دوبارہ نماز پڑھنی لائق نہیں سو حضرت نے فرمایا کہ حسب ایسا اتفاق ہو تو نماز میں داخل ہو کہ اور پہلے نماز کو فرض گردانو اور سکو نفل امام محمد نے کہا کہ اس کی قسم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا اور فجر اور عصر اور مغرب کی نماز پڑھنی چاہیے **ف** احمدیہ سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی فرض نماز پڑھ چکا ہو اور پھر دوسری جگہ فرض کی جماعت پاو تو اس کو ساتھ بخواب کہ وہ نماز اس کے لیے نفل ہو جاوے گی **محمد بن حاتم** قال **أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ النَّعْتِ عَنْ تَائِفِ بْنِ** **بْنِ عَمْرِو قَالَ إِذَا صَلَّيْتَ الْفَجْرَ وَالْمَغْرِبَ ثُمَّ أَدْرَكَتْهُمَا أَفَلَا تَعُدُّ لَهُمَا عَمَلًا صَلَّيْتَ بِهِمَا** **قَالَ مُحَمَّدٌ أَمَّا الْفَجْرُ وَالْعَصْرُ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَهُمَا نَافِلَةٌ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ** **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرِبَ الشَّمْسُ**

**وَلَا حَتَّى تَلُوكَ النَّمْلُ وَأَمَّا الْمَغْرِبُ فَهِيَ فَرْقَتُهُ** **أَنْ يُصَلِّيَ التَّطَوُّعَ وَشَرَّ مَا إِذَا دَخَلَ مَعَهُمْ رَجُلٌ تَطَوُّعًا فَلَمْ يَأْمُرْ فَلَيْسَ بِهِمْ فَلْيُصَلِّ** **الْيَهُادُ لَعَنَتْ ذُرِّيَّتَهُ وَبَلَّتْ قَدَاسُكُمْ هَذَا أَكْلَهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**

ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ جب فجر اور مغرب کی نماز پڑھ چکے ہو دوسری جگہ اور ان کی جماعت پاو تو ان کو پھر نہ پڑھ سوائے اس کے کہ تو نے ان کو پڑھا امام محمد نے کہا کہ ایسا فجر اور عصر سوائے بعد نفل پڑھنے لائق نہیں واسطے دلیل فرمان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہیں نماز بعد نماز عصر کے یہاں تک کہ سورج ڈوبے اور نہیں نماز بعد نماز فجر کے یہاں تک کہ سورج نکلے اور ایسا مغرب کی نماز پس یہ وتر میں اور نفل طاق پڑھنے مکروہ میں سو جب کوئی مرد نفل کی نیت سے اذکار ساتھ داخل ہو اور امام سلام پیرے تو چاہیے کہ کھڑا ہو ورنہ اور ان کے ساتھ چوتھی رکعت ملاوے پھر التحیات پڑھے اور سلام پیرے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے **ف** امام محمدی نے کہا کہ بعضے علماء کہتے ہیں کہ سب نمازوں کا امام کے ساتھ پڑھنا درست ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ فجر اور عصر اور مغرب کا دوسرا مکروہ ہے اور حدیث دوبارہ پڑھنے کی منسوخ ہے **باب**

**الصَّلَاةُ تَطَوُّعًا نَفْلًا نَمَازُكَ بَيَانُ مُحَمَّدٌ** **قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا** **أَبُو سَفْيَانَ عَنْ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ** **مُحْسَبٌ تَطَوُّعًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ بَأْخُذٌ لَا نَرَى بَأْسًا بِكَ إِذَا بَلَغَ الْبُحْبُوحَ حَلَّ جُودُهُ وَ**





حَنِيفَةَ تَرْجُمِهِ اِبْرَاهِيمُ نَعَى كَمَا كَرِهَ اَوْ كَوْنِ بِيَارِي هُوَ لَوْ مَنَّا زَيْنَ جَطْرٍ حَاطَ بِهَا التَّحِيَّاتُ يَتَنَبَّهُ اَمَامُ  
 مُحَمَّدٌ نَعَى كَمَا كَرِهَ اِذَا كَرِهَ لِيَتِي بِرِي جَلِي اَوْ كَوْنِ بِيَارِي التَّحِيَّاتُ يَتَنَبَّهُ سَعَى مَنَعُ مَوْجِبَا اَوْ كَوْنِ حَكَمُ مَوْ اَوْ رِي  
 قَوْلُ هُوَ اِمَامُ اَبُو حَنِيفَةَ كَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِي اَهْلِيْمٍ قَالَ اَلَسْتُ اَكْرَهُ  
 نَقِطْعُ مَا بَيْنَ الصَّلَاةَيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُنُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمِهِ حَمَّادُ  
 رَوَيْتُ هُوَ كَا اِبْرَاهِيمُ نَعَى كَمَا كَرِهَ سَلَامُ قَطْعُ كَرِي هُوَ اَوْ يَحْيَى كَوْنِ دَوْنًا رَوْنِ كَعَى دَرِيَانِ هُوَ اَبُو حَنِيفَةَ دَوْنًا رَوْنِ  
 دَرِيَانِ جَدَايِ كَرِي هُوَ اِمَامُ مُحَمَّدٌ نَعَى كَمَا كَرِهَ اِذَا كَرِهَ لِيَتِي بِرِي اَوْ رِي قَوْلُ هُوَ اِمَامُ اَبُو حَنِيفَةَ كَا بَابُ  
 فَضْلُ الْجَمَاعَةِ وَرَكَعَتِي الْفَجْرِ اَوْ ضِلَّتْ جَمَاعَتُ اَوْ فُجِرَ كِي دَوْنِ سَتُونَ كَا بَيَانُ مُحَمَّدٌ  
 قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِي اَهْلِيْمٍ قَالَ اَرْبَعُ قَبْلِ الطُّهْرِ اَرْبَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ  
 لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ يَسْتَلِيمُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُنُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمِهِ حَمَّادُ  
 هُوَ كَا اِبْرَاهِيمُ نَعَى كَمَا كَرِهَ اِذَا كَرِهَ لِيَتِي بِرِي اَوْ رِي قَوْلُ هُوَ اِمَامُ اَبُو حَنِيفَةَ كَا بَابُ  
 اَكْرَهُ اِمَامُ مُحَمَّدٌ نَعَى كَمَا كَرِهَ اِذَا كَرِهَ لِيَتِي بِرِي اَوْ رِي قَوْلُ هُوَ اِمَامُ اَبُو حَنِيفَةَ كَا بَابُ  
 اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَفْضِيلُ  
 صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحَدَّثَنَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ صَلَاةً تَرْجُمُهُ حَمَّادُ رَوَيْتُ هُوَ كَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ نَعَى كَمَا كَرِهَ  
 اَوْ كِي مَنَّا جَمَاعَتِي مَنَّا اَوْ كِي مَنَّا سَمِيحِي هُوَ زِيَادَةُ هُوَ اَحَدِيَّتُ هُوَ مَعْلُومُ هُوَ اَحَدِيَّتُ  
 كِي مَنَّا مَنَّا اَوْ كِي مَنَّا سَمِيحِي هُوَ زِيَادَةُ هُوَ اَحَدِيَّتُ هُوَ مَعْلُومُ هُوَ اَحَدِيَّتُ  
 اَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ زِيَادٍ اَوْ مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ  
 بْنِ عُمَرَ رَضِيَ قَالَ مَنْ صَلَّى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاُخْرَى قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ  
 فَإِنَّ هُنَّ يَكُونُ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ قُرْآنُ كَلِمَةِ الْقَدْرِ تَرْجُمُهُ عَبْدُ السَّمِيدِ عَنْ هُوَ كَمَا كَرِهَ  
 جَوْشَا كِي مَنَّا كَعَى سَمِيحِي هُوَ زِيَادَةُ هُوَ اَحَدِيَّتُ هُوَ مَعْلُومُ هُوَ اَحَدِيَّتُ  
 هُوَ زِيَادَةُ هُوَ اَحَدِيَّتُ هُوَ مَعْلُومُ هُوَ اَحَدِيَّتُ  
 اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مُرْقَدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُمَارٍ قَالَ مَا اَلْقَى  
 اَبْنُ عُمَرَ رَضِيَ يَحْيَى اَوْ حُمَارٍ مِنْ اَقْرَبِ النَّاسِ مِنْهُ مَجْلِسًا قَالَ فَقَالَ لَهُ دَاوُدُ  
 يَوْمَ يَأْتِيكَ اِنَّ لَكَ مَا لَمْ يَمْنَأْ اِلَّا لِقَابِ سَبْعَةِ خَيْرٍ اَقَالَ اَحْلَى يَا اَبَا عَبْدِ الْحَرَنِ











اَلَا تُشْفَعُ مِنْ سَلَانِهٖ وَقَالَ عَامِرُ الشَّعْبِيِّ يُضَيِّفُ اِلَيْهَا رُكْعَةً اُخْرٰى وَيُصَرِّفُ ثُمَّ يَدْخُلُ  
 مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مُحَمَّدٌ قَوْلُ الشَّعْبِيِّ اَحَبُّ اِلَيْنَا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ اِبْرَاهِيْمُ سَيِّدُ  
 ہے اور مرد کے حق میں کہ فرض نماز مسجد میں پڑھے بیٹھے نہ ہو کر سے سو مومن کبیر کہے اور وہ پہلی رکعت  
 میں ہو ابراہیم نے کہا کہ اس کے ساتھ ایک رکعت اور ملا وہ پڑھ کر کبیر کے کہ جماعت میں داخل ہو دے  
 یعنی بغیر اسکے کہ پہلے نماز سلام پیر سے جب امام دو رکعتیں پڑھے چکے اور بیشک التعمیات پڑھے تو وہ پڑ  
 جی میں اپنے دو رکعتیں سلام پیر سے پڑھ کر کبیر کے ہو کر امام کے ساتھ باقی نماز نفل پڑھے اور وہ جماعت  
 میں داخل نہیں ہوتا مگر اپنی نماز کی دو رکعتوں میں اور عام شعبی نے کہا کہ اس کے ساتھ اور ایک رکعت  
 ملا دو اور سلام پیر سے پھر جماعت میں داخل ہو کر امام محمد نے کہا کہ شعبی کا قول بڑا بڑا ہے اور یہی قول ہے ابونہ  
**کتاب** میں سبق پیش ہے کہ لا ینہ مسلمون کا بیان ہے کہ اگر امام کو نماز پڑھ  
 لے اور ہر کوئی شخص اگر اس کے ساتھ ملے تو کیا کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَحَبُّ اِلَيْنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ  
 حَمَّادٍ عَنْ اَبِي اَهْبِيْمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ فِي الْجُمُعَةِ وَالْقَوْمُ رُكْعَةً فَلْيَرْكَعْ مِنْ تَحِيَّةٍ لَنْ يَسْتَنْتَ  
 قَالَ مُحَمَّدٌ فَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا اَوْ لَكِنْ يَسْتَنْتُ لَعَالِ لَمْ يَسْتَنْتِ فَيَحْتَئِ بِدَرْكِ الصَّلَاةِ فَيُصَلِّ  
 مَا اَدْرَكَ وَيَقْفِي مَا قَاتَلَهُ تَرْجُمَهُ حماد و سوری کہ ہے کہ اگر امام نے کہا کہ جب کوئی مسجد میں آوے اور اگر  
 رکوع میں ہوں تو چاہیے کہ رکوع کرے سو اس کے کہ جلدی کرے یعنی اگر چھٹ میں نہ پہنچی  
 سو کسی نے یہ قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا سو حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری حرص زیادہ کرے اور  
 یہ کام نہ پڑھنا امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے و لیکن وہ آرام سے چلے یا تاک کہ صف میں پہنچے  
 سو نماز امام کے ساتھ پڑھے وہ پڑھے اور جو چہوت رہے سو فضا کرے **مُحَمَّدٌ** عَنْ  
 اَلْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ اَلْحَسَنِ اَلْبَصْرِيِّ عَنْ اَبِي تَكْرَةَ رَضِيَ اَنْهٗ رَكَعَ دُونَ الصَّلَاةِ اَلْمَقْصُومَةِ  
 حَتّٰى وَصَلَ الصَّلَاةَ فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقَالَ نَادَاكَ اللّٰهُ  
 حِرْصًا وَلَا تُعَدُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ كَاخُذُ نَرٰی ذٰلِكَ مُجَرَّدًا وَلَا يُعَدُّ اَنْ یَّفْعَلَ وَهُوَ  
 قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ حسن بصری و سوری کہ ہے کہ ابوبکر نے نصف سے پیچھے رکوع کیا پھر چلے یا تاک  
 کہ صف میں پہنچے سو کسی نے یہ قصہ حضرت سے کہا سو حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری حرص زیادہ کرے اور  
 یہ کام نہ پڑھنا امام محمد نے کہا کہ ہم اس کو جائز رکھتے ہیں لیکن یہ روایت اسناد نہیں اور یہی قول ہے

امام ابو حنیفہ کا فت امام محمد اسی کہہ کہ بعض علماء کا مذہب یہ ہے کہ صنف کے پیچھے نماز پڑھنی درست نہیں  
اگر ٹپ ہے تو نماز نہیں ہوئی اور انکی دلیل یہ حدیث ہے کہ جو صنف کے پیچھے نماز پڑھے اسکی نماز نہیں ہوئی  
لیکن احتمال ہے کہ یہ حدیث نفعی کمال پر محمول ہو کہ حضرت نے ابوبکرہ کو نماز دوہرا کرنے کا حکم نہ کیا سو اگر  
اسکیلے کی نماز صنف کے پیچھے نہ ہوتی تو ابوبکرہ نماز میں داخل نہ ہوتا پس معلوم ہوا کہ صنف کے پیچھے نماز  
نماز پڑھنی درست ہے اور یہی مروی ہے اکثر صحابہ کہ انہوں نے صنف میں ہونے سے پہلے رکوع کیا  
پھر اوجھال سے جل کر نماز میں داخل ہو کر عقلی دلیل سپر ہے کہ رکعت اتفاق ہو سیکر اگر کوئی آدمی الیم کے  
پیچھے صنف میں نماز پڑھتا ہو اور اسکی اگلی صنف میں ایک آدمی کی جگہ خالی ہو تو اسکر جائز ہے کہ اپنی  
صنف سے جگہ اور اس جگہ میں کھڑا ہو کر اوجھال سے دو صنفوں کے درمیان غیر صنف میں نماز پڑھ کر باطل  
نہیں کرنا تو اس سے معلوم ہوا کہ صنف کے پیچھے کیلئے نماز پڑھنا درست ہے انتہی مختصاً محمد  
قال احبنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابراہیم بن ابراہیم قال قال فی التعلیل لابی الیخبر یوم الجمع  
والامام قل جالس فی اخر صلواتہ قال یکنہ تکبیر فیکحل معہم فی صلاتہم تکبیر  
تکبیر فیکحل معہم فیکتبہم فاذا سلم الامام قام فردد رکعتین قال محمد وهو  
قول ابراہیم وکسنا ناکحل یصل من ادبک من الجمعه رکعتا اضاف الیہما اخری  
ان اد رکعتہم جلوساً صلی الربیع وذلک جائت الیہما من غیرہما واحد ترجمہ حماد روایت  
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر جمعہ کے دن کوئی مرد آدمی اور امام اپنی اخیر نماز میں بیٹھا ہو تو کہیں کہے کہ اے  
ساتھ نماز میں مجھ سے پیڑ پیڑ کہہ کے اٹھو ساتھ بیٹھ جاؤ گے اور التخیات ٹپ ہے سو جب امام سلام پڑھے  
تو کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھے امام محمد نے کہا کہ یہ قول امام ابو حنیفہ کا اور ہم کو نہیں لیتے جو جمعہ  
کی ایک رکعت پادبہ وہ اس کے ساتھ دو سر رکعت ملاوے اور اگر انکو التخیات میں پادبہ تو چار رکعتیں  
پڑھے یعنی نظر کے چار فرض ٹپ ہے اور اس کے ساتھ آئی ہیں حدیثیں کہی صحابہ سے محمد  
ابن ناسیع بن ابی عروہ بن عوف قتادہ عن النس بن مالک والحسن وسعد بن المسیب  
وخلاد بن عمر و انہم قالوا من ادبک من الجمعه رکعتا اضاف الیہما اخری ومن  
اد رکعتہم جلوساً صلی الربیع وذلک باقنا ایضا عن علقمہ بن قیس والاسود بن یزید  
وهو قول سفیان الثوری ورفیع بن الہذیل وید رکعتہ قنادہ وروایت جو کہ ان

حسن اور سعید بن سبب از خلاص نے کہا کہ جو جمعہ کی نماز سے ایک رکعت پاؤ وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ملاوی اور اگر انکھیا تین میں پاؤ سے تو چار رکعتیں پڑھے اور اس طرح پہنچی ہو کہ رویت علقمہ بن قیس اور سوہدی اور یسی قول ہے سفیان ثوری اور زفر کا اور سیکو ہم لیتے ہیں **محمّد** قال **أَخْبَرَنَا أَبُو حَلِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ جُنْدَبُ بْنُ جَلْدَةَ فِي صَلَوةِ إِمَامٍ فِي الرَّكْعَةِ فَأَدْرَكَ مَعَهُ رَكْعَةً وَسَبَقَهُمَا بِرَكْعَتَيْنِ فَصَلَّيَا مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَا بِقُضْيَاكَ فَكَامَسُورُكَ فَجَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى الَّتِي قَضَى وَأَمَّا جُنْدَبُ فَقَامَ فِي الْأُولَى وَجَلَسَ فِي الثَّانِيَةِ فَلَمَّا انْقَضَتْ أَقْبَلَ كُلُّ أَحَدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ أَتَاهُمَا وَقَالَ الْعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَضَا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ كَلَّا كُنَّا قَدْ أَحْسَنَ وَإِنْ أَصَلَّيْنَا مَعَهُ صَلَاةً مَسْرُوقٍ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَيَقُولُ ابْنُ مَسْعُودٍ دِرْهَمٌ تَلْخُدُ بِجَلَسٍ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَمِيعًا الْكَلْبَتَيْنِ قَاتِلَةٌ وَهَوَ قَوْلُ الْإِسْنِيفَةِ **ترجمہ** ابن سہیم روایت ہے کہ مسروق اور جندب مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ اُٹھ کر ہوئے اور امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور امام دو رکعتیں اُن سے پہلے پڑھ چکا تھا سو اون دونوں نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر باقی نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے سو مسروق تو ایک رکعت قضا پڑھ کر التحیات بیٹھے گئے اور ابن جندب سو پہلو رکعت میں کھڑے ہوئے اور دوسری میں التحیات بیٹھیں سو جب نماز سو چہ تو ہر ایک اون دونوں میں سے اپنے ساتھی پر توجہ نہ کر پھر وہ دونوں عبد اللہ بن مسعود پاس گئے اور ان سے قصہ بیان کیا اور س نے کہا کہ تم دونوں نے اچھا کیا اور مسروق کی طرح نماز پڑھنا میرے نزدیک بہتر ہے امام محمد نے کہا کہ ابن مسعود کو قول کو ہم لیتے ہیں کہ دونوں نے شدہ رکعتوں میں التحیات بیٹھے اور یسی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اس سے معلوم ہو کہ اگر کوئی مغرب کی نماز کے پہلی رکعت میں امام کے ساتھ بیٹھے اور پہلی دو رکعتیں اس سے فوت ہو جاویں تو امام کے سلام کے بعد اوٹھ کھڑا ہووے اور ایک رکعت پڑھ کر التحیات بیٹھ کر پھر اوٹھ کھڑا ہووے اور دوسری رکعت پڑھ کر پھر التحیات بیٹھیں اور سلام پھر بیٹھے دونوں رکعتوں کے ساتھ دو التحیات پڑھے **محمّد** قال **أَخْبَرَنَا أَبُو حَلِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ سَبَقَهُ الْإِمَامُ بِرَكْعَةٍ مِنْ صَلَاةٍ أَيْتَشَقُّ كُلَّمَا جَلَسَ الْإِمَامُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَابْرَأَ السَّلَامَ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَالَ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ رَقَّ السَّلَامَ قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَيَلْخُدُ وَهَوَ قَوْلُ ابْنِ حَلِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ **ترجمہ** حاد روایت ہے کہ ابن سہیم نے کہا کہ اگر امام کسی شخص سے کہنا پہلے****



بڑے جاوے توجہ امام التحیات سے لیا وہ بھی التحیات پڑھا کہ ان نمازوں کا کہنا کہ جب امام سلام پیرے تو یادہ  
 سلام کا جواب دے کہنا کہ جب اپنی نماز سے فارغ ہو تو سلام کا جواب دے امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم لیتے  
 ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** من صلی فی بیتہ یخیرا ذان اگر کوئی اپنے گھر میں  
 بغیر اذان کے نماز پڑھے تو اس کا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن  
 ابراہیم عن ابن مسعود انه امم الخباہ فی بیتہ یخیرا ذان ولا اقامۃ وقال اقامۃ الا کام  
 خبری قال **محمد** ویخدا انما خلد اذ صلی الرجل وحده فاذا صلوا فی جماعة فاحک  
 الیکنا ان یؤذن ویقیم فان اقام وترک الاذان فلا یاس ترجمہ ابراہیم سروریت ہو کہ ابن  
 مسعود اپنے گھر میں اپنے یاروں کی امامت کی بغیر اذان اور تکبیر اور کہنا کہ امام کی تکبیر.....  
 کافی ہے امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم لیتے ہیں جبکہ کوئی مرد نماز پڑھے اور اگر جماعت ہو تو پھر  
 تو محبوب تر ہے ہرگز نہ ایک یہ کہ اذان سے اور تکبیر کہے اور اگر صرف تکبیر کہے اور اذان نہ دے تو ہر  
 میں ہی کچھ ڈر نہیں **باب** ما یقطع الصلوۃ کیا چیز نماز کو توڑ دیتی ہے **محمد** قال اخبرنا  
 ابو حنیفہ عن حماد بن ابراہیم قال اذا فسدت صلوۃ الا مام فسدت صلوۃ من  
 خلفه قال **محمد** ویرہ انما خلد اذ صلی الرجل یا خباہ جئنا او علی غیر وضوء انا  
 فسدت صلوۃ یوجہ من الوجوه فسدت صلوۃ من خلفه ترجمہ حماد سروریت ہے  
 کہ ابراہیم نے کہا کہ جب امام کی نماز ٹوٹ جاوے تو مقتدی کی نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے امام **محمد**  
 نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی مرد اپنے یاروں کی امامت کرے اور کونہانے کی حاجت ہو یا وہ  
 بے وضو ہو یا اور کسی طرح ہو اس کی نماز فاسد ہو جاوے تو مقتدی کی نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے **محمد**  
 قال اخبرنا ابراہیم بن یزید النک عن عمر بن دینار ان علی بن ابی طالب قال فی  
 الرجل یصلی بالقوم جئنا قال یعیذ و یعیذون ترجمہ عمر بن دینار سے روایت ہو کہ حضرت علی  
 نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص جناب سر امامت کرے تو وہ اپنی نماز پڑھے اور مقتدی بھی پڑھے میں  
**محمد** عن عبد اللہ بن المبارک عن یحییٰ بن الفضل عن عطاء بن ابی ریحان فی  
 رجل یصلی یا خباہ علی غیر وضوء قال یعیذ و یعیذون ترجمہ عطاء سے روایت ہو کہ  
 مرد کے حق میں کہ بے وضو امامت کرے کہ وہ بھی نماز پڑھے اور مقتدی بھی پڑھے میں **محمد**

قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُبَيْنٍ قَالَ قَالَ أَحَبُّ  
 إِلَيَّ أَنْ يُعِيدَ قَالِ مُحَمَّدٌ قَرِيبَهُ نَاخُلُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو  
 رَوَيْتُ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كَمَا كَرِهْتُ أَنْ يَكُونَ نَزْلُكَ بِكَ بِكَ وَهُوَ نَزْلُ ابْنِ سِيرِينَ إِمَامُ مُحَمَّدٍ كَمَا  
 أَسَى كَرِهْتُ أَنْ يَكُونَ نَزْلُكَ بِكَ بِكَ وَهُوَ نَزْلُ ابْنِ سِيرِينَ إِمَامُ مُحَمَّدٍ كَمَا  
 عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ إِذَا صَلَّيْتَ الْمَرْأَةَ الْجَانِبِ الرَّجُلِ وَكَانَ فِي صَلَاتِهِ قَاحِدَةً فَسَدَتْ  
 صَلَاتُكَ قَالَ مُحَمَّدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ ابْنُ سِيرِينَ كَمَا كَرِهْتُ أَنْ يَكُونَ  
 بِهَلْوَيْنِ نَزْلُكَ بِكَ بِكَ وَهُوَ نَزْلُ ابْنِ سِيرِينَ إِمَامُ مُحَمَّدٍ كَمَا  
 كَرِهْتُ أَنْ يَكُونَ نَزْلُكَ بِكَ بِكَ وَهُوَ نَزْلُ ابْنِ سِيرِينَ إِمَامُ مُحَمَّدٍ كَمَا  
 ابْنُ سِيرِينَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ تَائِمَةٌ  
 الْجَانِبِ عَلَيْهِ تَوَكَّبَ جَانِبَهُ عَلَيْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ  
 ابْنُ سِيرِينَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجَانِبِ فِي صَلَاةٍ غَيْرِ صَلَاتِهِ رَأَيْتَ نَفْسَكَ عَلَيْهِ إِذَا صَلَّيْتَ الْجَانِبِ  
 وَهِيَ فِي صَلَاتِهِ قَاحِدَةً تَأْتِيهِ أَوْ يَأْتِيَانِ بِغَيْرِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ  
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَدِّ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ كَمَا كَرِهْتُ أَنْ يَكُونَ  
 بِهَلْوَيْنِ نَزْلُكَ بِكَ بِكَ وَهُوَ نَزْلُ ابْنِ سِيرِينَ إِمَامُ مُحَمَّدٍ كَمَا  
 كَرِهْتُ أَنْ يَكُونَ نَزْلُكَ بِكَ بِكَ وَهُوَ نَزْلُ ابْنِ سِيرِينَ إِمَامُ مُحَمَّدٍ كَمَا  
 ابْنُ سِيرِينَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ تَائِمَةٌ  
 الْجَانِبِ عَلَيْهِ تَوَكَّبَ جَانِبَهُ عَلَيْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ  
 ابْنُ سِيرِينَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجَانِبِ فِي صَلَاةٍ غَيْرِ صَلَاتِهِ رَأَيْتَ نَفْسَكَ عَلَيْهِ إِذَا صَلَّيْتَ الْجَانِبِ  
 وَهِيَ فِي صَلَاتِهِ قَاحِدَةً تَأْتِيهِ أَوْ يَأْتِيَانِ بِغَيْرِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ  
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَدِّ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ كَمَا كَرِهْتُ أَنْ يَكُونَ  
 بِهَلْوَيْنِ نَزْلُكَ بِكَ بِكَ وَهُوَ نَزْلُ ابْنِ سِيرِينَ إِمَامُ مُحَمَّدٍ كَمَا  
 كَرِهْتُ أَنْ يَكُونَ نَزْلُكَ بِكَ بِكَ وَهُوَ نَزْلُ ابْنِ سِيرِينَ إِمَامُ مُحَمَّدٍ كَمَا

غریب دیباچہ میں نماز پڑھتی ہو تو یہ مکروہ ہے مگر نہ دو نون کے درمیان کجاویلی پھیلی لکڑی کے برابر کوئی چیز  
 ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ مرد کی نماز مکروہ ہے جبکہ وہ دو نون ایک نماز میں بہن اور ایک  
 امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہوں **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَكَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنْ**  
**الْأَسْوَدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يَفْطَحُونَ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَمَا إِنَّكُمْ يَا**  
**أَهْلَ الْعِرَاقِ تَزْعُمُونَ أَنَّ الْحِمَارَ وَالْكَلْبَ وَالْمَرَأَةَ وَالسَّكْرَانَ يَفْطَحُونَ الصَّلَاةَ فَقَرَّبُونَا**  
**بِهِمْ فَأَدْرَأَ مَا اسْتَطَعَتْ فَإِنَّهُ لَا يَفْطَحُ صَلَاتَكَ شَيْءٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَقُولُ عَائِشَةُ**  
**تَكَاكُلُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ** اسود بن زید کہ اوس نے عائشہ سے پوچھا کہ کیا چیز  
 نماز کو توڑ دالتی ہے عائشہ نے کہا خبردار یہ کہ مقرر قلم سے عراق والو گمان کرتے ہو کہ گدھا اور کتا اور  
 عورت اور بلی نماز کو توڑ دالتے ہیں سو تم نے ہم کو کتے اور گدھے کے برابر کر دیا سو تو دفع کر جیسا کہ تجھ  
 سے ہو سکے کہ مقرر تیری نماز کو کوئی چیز قطع نہیں کرتی امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی  
 قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَكَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنْ**  
**عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ أَجِدُ الْحَدِيثَ الْحَدِيثَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَّا فِي صَلَاةِ**  
**الْأَقْدَامَةِ قُرْآنٍ رَحِمَهُ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ زیادہ تر حفظ انہو الامین پرعت کی  
 نماز کے بعد بات کرنا ہے مگر نماز میں یا قراۃ قرآن شریف میں **بَابُ الرَّحَافِ فِي الصَّلَاةِ**  
**وَالْحَدِيثِ** نماز میں کسی سے پوٹنے اور وضو ٹٹنے کا بیان **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**  
**قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ صَبْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ أَصْحَابِ رَسُولِ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَعَ عِثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَلَّمَكَ الرَّجُلُ**  
**فَانْصَرَفَ وَلَمْ يَكَلِّمْهُ حَتَّى تَوَضَّأَ شَحًّا أَقْبَلَ وَهُوَ يَقُولُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَيَّ مَا تَعَاوَا**  
**هُمْ يَكُونُونَ فَاحْدَسَبَ بِمَا مَضَى فَسَلَّمَ مَا بَقِيَ رَحِمَهُ** مسعود بن زید کہ حضرت صلی اللہ علیہ  
 اللہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک مرد نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی سو اس مرد کا  
 وضو ٹوٹ گیا اور وہ نماز سے پہرہ اور کلام نہ کیا یہاں تک کہ وضو کیا پہرہ نماز پڑھتا ہوا اور وہ کہتا  
 تھا کہ نہ اڑ رہا ہوں نہ اوس چیز پر کہ کئی اونٹوں نے اوروہ جانتے ہیں ہواوس نے اپنے پہلے نماز حساب میں  
 لی اور باقی نماز پڑھی **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ يُخْرِجُ**

قَالَ يُخْرِجُهُ وَالْإِسْتِيفَاتِ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ إِبْرَاهِيمُ يَا أَخِي ذَلِكَ يُخْرِجُ  
 فَإِنْ تَكَلَّمُوا وَاسْتَقْبَلُوا فَهُوَ أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ إِبْرَاهِيمُ لَمَّا كَانَتْ لَهُ نِزَاةٌ أَوْ سَكْرَةٌ  
 كَقَاتِ كَرْتِي بِهَوٍّ أَوْ سَرَفٍ سَبَّ نَازِثٍ بِهَوٍّ مُجِيبٌ تَرْجِمُهُ إِبْرَاهِيمُ لَمَّا كَانَتْ لَهُ نِزَاةٌ أَوْ سَكْرَةٌ  
 قَوْلُ كُتُبِهِمْ لِيَتَمَّ بِهَوٍّ أَوْ سَكْرَةٍ هِيَ أَوْ أَوْ كَلَامُ كَرْتِي بِهَوٍّ أَوْ سَرَفٍ سَبَّ نَازِثٍ بِهَوٍّ مُجِيبٌ تَرْجِمُهُ إِبْرَاهِيمُ لَمَّا كَانَتْ لَهُ نِزَاةٌ أَوْ سَكْرَةٌ  
 إِبْرَاهِيمُ ابْنُ حَنِيفَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الرَّحْبِيلِ يَرْفَعُ  
 فِي الصَّلَاةِ أَوْ يُجَدِّدُ قَالَ يُخْرِجُ وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا أَنْ تَذْكُرَ اللَّهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى مَكَانِهِ  
 فَيَقْضِي مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ صَلَاتِهِ وَيَعْتَمِدُ بِمَا صَلَّاهُ فَإِنْ كَانَ تَكَلَّمَ اسْتَقْبَلَ قَالَ مُحَمَّدٌ مَا  
 بِهِ نَازِثٌ الْكَلَامُ وَالْإِسْتِيفَاتِ أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَرْجِمُهُ إِبْرَاهِيمُ لَمَّا كَانَتْ لَهُ نِزَاةٌ أَوْ سَكْرَةٌ  
 كَمَا إِبْرَاهِيمُ لَمَّا كَانَتْ لَهُ نِزَاةٌ أَوْ سَكْرَةٌ كَمَا إِبْرَاهِيمُ لَمَّا كَانَتْ لَهُ نِزَاةٌ أَوْ سَكْرَةٌ كَمَا إِبْرَاهِيمُ لَمَّا كَانَتْ لَهُ نِزَاةٌ أَوْ سَكْرَةٌ  
 ذَكَرَ كَرْتِي بِهَوٍّ أَوْ سَرَفٍ سَبَّ نَازِثٍ بِهَوٍّ مُجِيبٌ تَرْجِمُهُ إِبْرَاهِيمُ لَمَّا كَانَتْ لَهُ نِزَاةٌ أَوْ سَكْرَةٌ  
 اعْتَبَارُ كَرْتِي بِهَوٍّ أَوْ سَرَفٍ سَبَّ نَازِثٍ بِهَوٍّ مُجِيبٌ تَرْجِمُهُ إِبْرَاهِيمُ لَمَّا كَانَتْ لَهُ نِزَاةٌ أَوْ سَكْرَةٌ  
 كَلَامُ كَرْتِي بِهَوٍّ أَوْ سَرَفٍ سَبَّ نَازِثٍ بِهَوٍّ مُجِيبٌ تَرْجِمُهُ إِبْرَاهِيمُ لَمَّا كَانَتْ لَهُ نِزَاةٌ أَوْ سَكْرَةٌ  
 يُعَادِلُ مِنَ الصَّلَاةِ وَمَا تَكَلَّمَ مِنْهَا نَازِثٌ بِهَوٍّ مُجِيبٌ تَرْجِمُهُ إِبْرَاهِيمُ لَمَّا كَانَتْ لَهُ نِزَاةٌ أَوْ سَكْرَةٌ  
 أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَتَهَانِي  
 عَنْهَا وَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَامَ بَابِلِيٍّ وَغَمَزَ رَأْسَهُ لَمْ يَسْلُطْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ  
 وَبِهِ نَازِثٌ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ فَالْأَصْلُوهُ عَلَى حَتَاةٍ وَلَا غَيْرَهَا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَ  
 هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ إِبْرَاهِيمُ لَمَّا كَانَتْ لَهُ نِزَاةٌ أَوْ سَكْرَةٌ كَمَا إِبْرَاهِيمُ لَمَّا كَانَتْ لَهُ نِزَاةٌ أَوْ سَكْرَةٌ  
 حَكَمَ بِهَوٍّ أَوْ سَرَفٍ سَبَّ نَازِثٍ بِهَوٍّ مُجِيبٌ تَرْجِمُهُ إِبْرَاهِيمُ لَمَّا كَانَتْ لَهُ نِزَاةٌ أَوْ سَكْرَةٌ  
 إِبْرَاهِيمُ ابْنُ حَنِيفَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الرَّحْبِيلِ يَرْفَعُ  
 فِي الصَّلَاةِ أَوْ يُجَدِّدُ قَالَ يُخْرِجُ وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا أَنْ تَذْكُرَ اللَّهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى مَكَانِهِ  
 فَيَقْضِي مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ صَلَاتِهِ وَيَعْتَمِدُ بِمَا صَلَّاهُ فَإِنْ كَانَ تَكَلَّمَ اسْتَقْبَلَ قَالَ مُحَمَّدٌ مَا  
 بِهِ نَازِثٌ الْكَلَامُ وَالْإِسْتِيفَاتِ أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَرْجِمُهُ إِبْرَاهِيمُ لَمَّا كَانَتْ لَهُ نِزَاةٌ أَوْ سَكْرَةٌ

لَمْ يَجْزِئُهُ صَلَاتُهُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَبِيبَةَ رَحِمَهُ جَدُّهُ رَوَيْتُ عَنْهُ كَمَا كَرِهَ بَنُو خُزَيْمَةَ  
وغيرہ درہم کے برابر ہو تو اس نے نماز پر پڑھ اور اگر درہم کے مقدار سے کم ہو تو اپنی نماز پر گزرا امام محمد نے  
کہا کہ اوسکو اوسکی نماز کافی ہے یہاں تک کہ خون غیرہ ٹپے درہم شغال سے زیادہ ہو سو جب درہم کی  
زیادہ ہو تو اوسکی نماز درست نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْأَقْمَرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَلِّ سَادِلٍ ثَوْبَةٍ فِي صَلَاةٍ  
فَعَطَفَهُ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَلْخُذُ بَكْرَةَ الشَّدَلِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْفَيْصِيلِ وَعَلَى الْخَيْمَةِ لَا كَمِ  
يُتْبِئُهُ فَعَلِ أَهْلُ الْكِتَابِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَبِيبَةَ رَحِمَهُ عَلِيُّ بْنُ الْأَقْمَرِ رَوَيْتُ عَنْهُ كَمَا كَرِهَ بَنُو خُزَيْمَةَ  
المر علیہ وآلہ وسلم ایک رو پر گزرتے کہ نماز میں اپنا کپڑا الٹکائے مگر وہاں سے حضرت نے کپڑا اوس پر پڑ دیا  
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نماز میں کتے وغیرہ پر کپڑا الٹا کر وہ سے ہوا سٹکے کہ وہ پر  
کتاب کے فعل کی مانند ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَلِکِ بْنِ  
عَمْرِ بْنِ قُرْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ الْحَذَّادِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا  
صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ  
وَلَا يَصَلُّ هَذَا الْيَوْمَ الْفَيْصِلُ وَلَا الْخَيْمُ وَلَا شَدْلُ الرِّجَالِ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ  
وَالْمَسْجِدِ النَّبِيِّ وَالْمَسْجِدِ الْأَنْصَلِيِّ وَلَا سَائِرَ الْمَرَادَةِ إِلَّا مَعَ ذِي الْحَرَمِ مِنْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَلْخُذُ  
كُلَّهُ نَلْخُذُ وَلَا يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَسَافِرَ إِلَّا مَعَ زَوْجِهَا أَوْ مَعَ ذِي الْحَرَمِ مِنْهَا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَبِيبَةَ  
رحمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں نماز بعد نماز فجر کے یہاں تک کہ سورج نکلے  
اور نہیں نماز بعد نماز عصر کے یہاں تک کہ سورج ڈوب جاوے اور نہیں درست ہر روزہ رکنا اندوہ و کون  
میں ایک تو رمضان کی عید فطر کے دن دوسرے عید قربانی کے دن اور کجاوے نہ باندھو جاوین یعنی تین  
مسجد کے سوا اور کسی طرف سفر کرنا درست نہیں ایک تو ادب والی مسجد کعبہ کی اور حضرت کی مسجد جو بدینہ  
سنورہ میں ہے تیسرے شام میں مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کی مسجد داؤد اور حضرت سلیمان کی بنائی  
ہوئی اور نہ سفر کرے عورت مگر ساتھ محرم کے یعنی جس مرد کے ساتھ اوس عورت کا کسی نکاح درست  
نہ ہو وی مانند باپ اور بیٹے اور بہائی وغیرہ کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور نہیں درست  
عورت کو یہ کہ سفر کرے مگر اپنے خاوند کے ساتھ یا محرم کے ساتھ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔



۱۷  
اور یہ ہے  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

ابن حنیفہ ترجمہ ابی غازیہ روایت ہے کہ تیسے عربی خطاب مارتے لوگوں نماز پڑھنے پر بعد عصر کے  
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم یثیم مین کہہ دیتے ہیں بعد نفل پڑھنے کسی حال میں نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے  
امام ابو حنیفہ کا **ف** احادیث سے معلوم ہوا کہ عصر کے بعد نفل پڑھنے مکروہ مین **محمد** قال **ف**  
ابو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابراہیم قال اذا دخلت في صلاة القوم وانت لا تتوي  
صلوتهم لا تجزئك وان توي او ما صلوة وتوي الذين خلفك غير اجزاء  
للامام **محمد** قال **محمد** وفيك كلحك وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ حماد روایت  
ہے کہ اگر ہم نے کہا کہ جب تجماعت میں داخل ہوو اور جماعت کی نیت نہ کرتا ہو تو وہ نماز تجھ کو کافی  
نہیں اور اگر امام نے ایک نماز کی نیت کی اور مقتدیوں نے اوسکو سوا اور نماز کی نیت کی تو امام کو کافی  
ہے اور مقتدیوں کو کافی نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم یثیم مین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا  
**محمد** قال **محمد** نا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم قال ما یسر فی صلوة الرجل  
حين یحس الشمس یسکن قال **محمد** تلك الصلوة تلك الساعة فاما غیرها من  
الصلوات المكتوبات والخطوع فلا یسكن له ان یفعل وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ حماد  
سے روایت ہے کہ اگر ہم نے کہا کہ نہیں خوش لگتی محکم نماز مرد کی جبکہ سرخ ہوو سو سرج ساتھ دو بیونکہ  
امام محمد نے کہا کہ اس گٹری میں نماز پڑھنی مکروہ ہے اور ایسا مرد کے سوا اور فرض اور نفل نماز میں  
سوناہن لائن ہے یہ کہ پڑھے ہر وقت میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال **محمد**  
ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم قال اذا كان الدم في جسدك او في ثوبك قد زال فم  
قاعيد صلاتك وان كان اقل من ذلك فامنع عن صلاتك قال **محمد** الدم في الثوب  
والجسد سواء اذا كان اكثر من ذلك فمنع عن صلاتك قال قاعيد الصلوة وهو  
قول ابی حنیفہ ترجمہ ابی ہرہ نے کہا کہ جب تیرے بدن یا کپڑے میں درم کے برابر خون ہو تو اپنی  
نماز پڑھ اور اگر درم سے کم ہو تو اپنی نماز پڑھ جائیے نماز درست ہو جائی ہے پھر پڑھنے کی حاجت  
نہیں امام محمد نے کہا کہ خون کا کپڑے اور بدن میں ہونا برابر ہے جب پڑھے درم کے مقدار سے  
زادہ ہو تو اپنی نماز پڑھ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال **محمد**  
قال حدثنا عاصم بن ابی الجوز عن ابی رزین عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه انك اذا قل



فِي الصَّلَاةِ قَدْ فَتَرَ اللَّهُ قَالَ أَلَمْ يُجْعَلِ الْأَرْضُ كَمَا تَأْتِي أَحْيَاءٌ وَأَمْوَاتًا قَالَ مُحَمَّدٌ فِيهِ مَا خُذْتُ  
 لَا تَرَى يَقْتُلُ الْقُلُوبَ وَدَفْنَهَا فِي الصَّلَاةِ بِأَسَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ ابْنُ زُرَيْنٍ سُرُورِيَّتِ  
 ہے کہ عبد اللہ بن سعید نے نماز میں جو کچھ پڑھی اور زمین میں دبا دی یہ کہہ کر کیا ہم نے نہیں بنائی  
 زمین جمع کرنے والی جنتوں کو اور مردوں کو امام محمد نے کہا کہ یہی کو ہم جتنے ہیں کہ نماز میں جو کما کرنا  
 اور دبا کر دیتے ہیں اس میں کچھ در نہیں محمدؐ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ  
 سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَذُوحُ الشَّامَةَ وَهُوَ عَلَى وَضُوْعٍ فَيُصِيبُ يَدَهُ الدَّمُ قَالَ يُغْسِلُ مَا  
 أَصَابَهُ وَلَا يُعِيدُ الْوُضُوْعَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُمَا  
 سے روایت ہے کہ میں نے ابی ہریرہ سے اس مرد کا حکم پوچھا کہ با وضو کبری بیچ کرے اور اس کو ہاتھ کو خون  
 لگے ابی ہریرہ نے کہا کہ خون دھو ڈالے اور وضو نہ دہرائے امام محمد نے کہا کہ اس کی ہر ہمت میں اور یہی  
 قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ فِي الصَّلَاةِ** اگر کوئی مرد نماز میں تری پاؤں  
 تو کیا کرے محمدؐ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ زُرَيْنٍ  
 عَنْ عَمْرِو بْنِ جَرِيْسٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ فِي صَلَاتِهِ وَهُوَ  
 فِي الصَّلَاةِ قَالَ يَمْسَحُ كَفَّيْهِ عَلَى الْأَرْضِ وَالْحَصَى فَيَمْسَحُ بِجَهَنَّمَ وَيَدُوكُمَا تَحْتَ يَصِلُ قَالَ حَمَّادٌ  
 فَقُلْتُ لَا بَرَاءَتَ لَكُمْ تَفْعَلُ أَمَّا قَالَ إِذَا مَجَّدْتُ ذَلِكَ فَإِنَّهُ يُعِيدُ الصَّلَاةَ وَهُوَ  
 أَوْ تَمْسَحُ فِي نَفْسِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَنَا نَحْنُ فَتَرَى أَنَّ يَمْسَحُ بِمَا لَا تَرَى وَلَا يُعِيدُ وَلَا يُعِيدُ  
 يَسِدُّ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ وَلَا يَمْسَحُ بِجَهَنَّمَ وَلَا يَدُوكُمَا تَحْتَ يَصِلُ فَإِنَّ ذَلِكَ خَرَجَ مِنْهُ بَعْدَ  
 الْوُضُوْعِ فَإِذَا اسْتَقْبَلَ ذَلِكَ أَعَادَ الْوُضُوْعَ تَرْجُمَهُ ابْنُ زُرَيْنٍ سُرُورِيَّتِ ہے کہ اگر کوئی مرد اپنے ذکر  
 کے سنہ پر تری پاؤں اور وہ نماز میں ہو تو اس نے ہونو ہاتھ زمین اور پتھر وں پر نہ کہے اور اپنا سنہ اور دو  
 ہاتھ سے بہ نماز پڑھنی چاہو کہ کہ میں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ تو کس طرح کرتا ہے اس نے کہا کہ جب میں  
 تری پاؤں میں نماز پڑھتا ہوں اور یہی بات مستحب ہے نزدیک سیر امام محمد نے کہا کہ یہاں ہی رہا  
 تو یہ ہے کہ بدستور نماز پڑھی جاوے اور بہ نثر پڑھے اور اپنے ہاتھ زمین پر نہ مارے اور اپنا سنہ اور ہاتھ  
 نہ ملو یہاں تک کہ یقین کرے کہ یہ تری اوس سے وضو کے بعد نکلی ہے سو جب اس کو اس کا یقین ہو جاوے  
 تو اپنا وضو پھر کرے محمدؐ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ



بعض صلاتہ فاذا هو قد كان يصل الى غير القبلة قال يتحول الى القبلة ويكسب ما حصل  
ويصل ما بقى قال محمد بن زهير وهو قول ابن حبان في ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو گا اگر  
کوئی مرد ابراہیم کے دن نماز پڑھتا ہو پھر سورج نکل آوے حال میں کہ اسکی کچن باز باقی ہو سو اچانک وہ قبلہ  
کے سوا اور طرف نماز پڑھتا تھا تو قبلہ کی طرف پھر جاوے اور جو نماز پڑھ چکا ہو اسکو حساب میں لاوے اور  
جو باقی ہو اسکو پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد بن  
قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا منصور بن رافع عن الحسن البصري عن النبي صلى  
الله عليه واله وسلم انه قال بينكما هو في الصلوة اذا اقبل رجل اغنى من قبل القبلة يريد  
الصلوة والقوم في الصلوة الفج فوقع في نية فاستضحك بعض القوم حتى فقهه فلما  
فرغ رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال من كان فقهه منك فليعد الوضوء في  
الصلوة ترجمہ من بھری ہو روایت ہو کہ جس حالت میں کہ حضرت نماز میں تھے کہ ناگاہ ایک مرد اندر  
نماز کے لیے قبلہ کی طرف آیا اور لوگ فجر کی نماز میں تھے سو وہ ایک گڑبے میں گر سو بعض لوگ اس  
سے ہنس رہے تھے کہ فقیہ کیا سو جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جس نے تم میں سے فقیہ کیا ہو  
سو وضو اور نماز دہراؤ محمد بن زهير قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابراهيم بن الزبير  
يقفه في الصلوة قال يعيد الوضوء والصلوة ويستغفر رتبة فانه اشهد الحديث قال  
محمد بن زهير وهو قول ابن حبان في ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو اس مرد کے حق میں  
کہ نماز میں فقیہ کر کے ہے ابراہیم نے کہا کہ نماز اور وضو دہراؤ اور اپنے خدا سے خفرت مانگو کہ وہ  
سخت تکرار غلو کے توڑنے میں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا  
**باب** النجوم قبل الصلوة وايضا من الوضوء منه نماز سے پہلے سونے اور اس سے وضو کرنا  
کامیان محمد بن زهير قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابراهيم بن الزبير قال قال رسول الله  
صلى الله عليه واله وسلم فخرج الى المسجد فوجد المودن قد اذن فوضع جنبه فنام حتى  
عرفت منه النوم وكانت له نومة تعربت كان يفتح اذا نام فنام فنام فنام فنام فنام فنام فنام فنام  
قال ابراهيم بن الزبير قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابراهيم بن الزبير قال قال رسول الله  
صلى الله عليه واله وسلم قال ان عيسى ثمانين ولا يكتم قلبه فليكن



الصَّيْبُ عَلَيْكَ كَعِدَّتْهُ مَا اسْتَبَقُوا الْآخِرَ النَّاسِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَنُوزًا وَتَوَضَّأَ اصْحَابًا بِرَأْسِهِ الْمُتَوَكِّلِينَ فَادَّانَ فَصْلًا رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَمَ صَلَاةَ فَصْلٍ الْخَبَرِ  
 بِاصْحَابِهِ وَجَهًا فِيهَا الْقِرَاءَةُ كَمَا كَانَ يُصَلِّي بِهَا فِي وَفْتِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ  
 قَوْلُ ابْنِ حَبَّابٍ نَفِثَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ رَحِمَهُ اِبْرَاهِيمُ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي كَيْلَانَ عَنْ حَضْرَتِ صَلَوَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلِيِّ  
 رَاتٍ كَوَاتِرِي سَوْرًا يَا كَرُونِ كَرُونِ كَمَا سَوَاوَسْتَ تَمَامَ رَاتٍ اَلْمَلِكِ چوكيداری کی یہاں تک کہ جب صبح  
 کہ یا حضرت میں آپ کے چوکیداری کروں گا سو اوس نے تمام رات املی چوکیداری کی یہاں تک کہ جب صبح  
 ہوئی تو اوسکی آنکھ نے اوس پر غلبہ کیا بیٹھ پھر نیند غالب آئی سو نہ جاگی مگر ساتھ گرمی سورج کے سو حضرت  
 صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر وضو کیا اور آپ کے اصحاب نے بھی وضو کیا اور روزن کو حکم کیا اوس نے  
 اذان دی پھر آپ دو رکعتیں پڑھیں پھر نماز کی تکبیر ہوئی سو حضرت اپنے صحابہ نماز پڑھیں اور اس میں  
 قرأت پکار کر پڑھیں جیسے کہ اوس کو اپنے وقت میں پڑھا کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ اس کی جگہ بیٹھے  
 ابن الدریبی قول ہے امام حنیفہ کا **کاف** صَلَاةُ الْمُتَمَعِّ عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَوْ سِتُّونَ كَيْفَ كَانَ بَيَانُ مُحَمَّدٍ  
 قَالَ الْخَبَرُ أَنَّ ابْنَ أَبِي هَرَبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَرَبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَرَبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَرَبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَرَبَةَ  
 الْوَكِيلِ كَرَّ النَّاسُ أَنْ يَقُصِبَهُ وَأَنَّ كَانَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ فَإِنَّهُ فِي عِلْدَانِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ مُحَمَّدٌ إِذْ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي كَيْلَانَ  
 قَعْنَى إِنَّ كَانَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ فَلَا قَوْلَ عَلَيْهِ هُوَ قَوْلُ ابْنِ حَبَّابٍ رَحِمَهُ اِبْرَاهِيمُ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي كَيْلَانَ عَنْ حَضْرَتِ صَلَوَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلِيِّ  
 كَالْحَالِ بُوْجَاهُ كَبِيرُشِ هُوَ جَوَابِي وَأَمَّا كَبِيرُشِ هُوَ كَبِيرُشِ اِبْرَاهِيمُ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي كَيْلَانَ عَنْ حَضْرَتِ صَلَوَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلِيِّ  
 رَكْعَتَاهُ هُوْنَ كَمَا وَسَّوْ قَضَا كَرَّ وَأَمَّا كَرَّ اَلْمَلِكِ چوكيداری کی یہاں تک کہ جب صبح  
 زیادہ بیہوش رہو تو اوس پر قضا نہیں اور یہی قول ہے امام حنیفہ کا **محکم** قَالَ الْخَبَرُ أَنَّ ابْنَ أَبِي هَرَبَةَ  
 حَقِيقَةً عَنْ حَكَّاءَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَرَبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَرَبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَرَبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَرَبَةَ  
 وَبِهِ نَأْخُذُ حَقِيقَةً عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَبَّابٍ رَحِمَهُ اِبْرَاهِيمُ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي كَيْلَانَ عَنْ حَضْرَتِ صَلَوَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلِيِّ  
 اوس مرد کو حق میں کہ ایک دن رات بیہوش رہا ابن عمر نے کہا کہ نماز قضا کیے امام محمد نے کہا کہ اسی  
 کو ہم لیتے ہیں کہ نماز میں قضا کرے یہاں تک کہ اوس کو اوس سے زیادہ بیہوش ہو اور یہی قول ہے امام ابو  
 حنیفہ کا **کاف** السَّهْوُ فِي الصَّلَاةِ نَامُزِينَ هُوَ لَسَانُ مُحَمَّدٍ قَالَ الْخَبَرُ أَنَّ ابْنَ أَبِي هَرَبَةَ  
 عَنْ حَكَّاءَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَرَبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَرَبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَرَبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَرَبَةَ



اگر تین بار چار رکعت میں شک کرے تو تین رکعت کو اعتبار کرے چار کو چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کو انیسین حاصل  
 ہو اور بعض کہتے ہیں کہ گمان غالب پر عمل کرے یہ سلام کے بعد سہو کے دو سجدہ کرے اور اگر اسکی  
 رائے نہ ہو تو کمتر کو اعتبار کرے اور یہی بات حدیثوں سے معلوم ہوتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ  
 اور ابو یوسف اور محمد کا اور عقلی دلیل یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہو سہو کہ نماز میں غلطی سے پہلے اسی  
 پر چار رکعتیں فرض نہیں اور جب اسکو شک ہو اس میں کہ اس نے کچھ نماز پڑھی ہے تو اس میں قیاس کرنا  
 واجب ہو گا کہ معلوم ہو کہ اسکا حکم کیا ہے سوچئے دیکھا کہ اگر کسی شخص کو نماز کے پڑھنے اور نہ پڑھنے  
 میں شک ہے تو اس پر نماز کا پڑھنا واجب ہے یہاں تک کہ اسکو یقین ہو کہ وہ نماز پڑھا ہے چکا ہے یعنی ہوت  
 اس پر نماز پڑھنی واجب نہیں ہوگی اور اس میں گمان غالب پر عمل نہ کرے پس قیاس یہ چاہتا ہے کہ سب نما  
 میں ہی حکم ہے کہ گمان غالب پر عمل کرے جب تک کہ اسکو یقین معلوم نہ ہوا ہے **مُحَمَّدٌ**  
**قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَصُومُ الرَّجُلَ**  
**إِذَا رَأَى يَتَأَيَّعُ بَيْنَ السَّجْدَةِ فِي سَجْدَةٍ سَهْوٍ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَكْتَفِرُ أَنْ يَسْجُدَ الرَّجُلُ بِنَ كَعَةٍ**  
**أَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثِينَ إِلَّا أَنْ يَسْجُدَ فَلَا يَذَرُ السَّجْدَةَ سَجْدَةً وَاحِدَةً أَمْ يَسْتَدِينُ قِيَمَتِي عَلَى**  
**أَكْبَرِ دَائِيهِ وَهَذَا أَكْثَرُ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ** ترجمہ ابوسعید مروی ہے کہ تین حضرت عمر فاروق مروی  
 جبکہ اسکو پورے سجدہ کرتے دیکھتے غیر سہو میں امام محمد نے کہا نہیں لائق مرویہ کہ ایک رکعت کو  
 لیے دو سجدوں کو زیادہ کرے مگر یہ کہ ہو لجاوے سونہ جانے کہ ایک سجدہ کیا یا دو سو اپنے گمان غالب پر  
 عمل کرے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے **ف** دستور ہے کہ نماز میں ہر رکعت کو لیے دو دو سجدہ  
 کیے جاتے ہیں تو اس سے معلوم ہوا کہ کسی رکعت کو لیے دو سجدہ زیادہ سجدہ کرنے درست نہیں مگر بھول جاو  
 تو سہو کے دو سجدہ کو زیادہ کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شَيْخَيْهِ  
**سَلَّمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَوةٍ فَلَا يَذَرُهَا قُلْتُ أَصَلَّ**  
**أَمْ أَرَبَعَ فَلْيَسْتَحْطِرْ فَلْيُحْطِرْ أَفْضَلُ طَهْرُهُ فَإِنْ كَانَ أَكْبَرُ طَهْرِهِ أَكْبَرُ تَلَاكَ قَامَ فَأَصَافَ لَهَا**  
**الرَّابِعَةَ ثُمَّ تَشَهَّدَ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ وَإِنْ كَانَ أَفْضَلُ طَهْرِهِ أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعًا**  
**تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ كَأَحَدُ الْإِسْنَيْنِ لَكُمَا**  
**إِذَا كَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ مَا أَصَابَكَ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ** ترجمہ عبد اللہ بن مسعود مروی ہے کہ جب کوئی نماز میں

شک کر مومن جانو کہ گنتی پڑی تین رکعت یا چار رکعت تو چاہیے کہ اکل کرے نہیں کیا ت کی اور اسے چاہئے  
 گمان کی طرقت و کمی سو اگر اور گمان غالب یہ ہو کہ وہ تین رکعتیں میں تو کھڑا ہو وے اور چوتھی رکعت  
 اور ک ساتھ ملا دی بہر التحیات پڑھے سلام پہیرے اور سہو کے دو سجدة کرے اور اگر اور گمان غالب کیا  
 یہ ہو کہ اوس نے چار رکعتیں پڑھی ہیں تو التحیات پڑھے سلام پہیرے پہر دو سجدة سہو کے کرے سلام  
 محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں لیکن اگر اسکو یہ سہو پہلی بار ہوا ہو تو تہیب ہے کہ ناز بہر پڑے امام  
 محمد نے کہا کہ خبری ہم کو مانگے عطابن ابی رباح اسنے کہا کہ ناز بہر پڑے امام محمد نے کہا کہ اسی کو  
 ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **مَحْمَدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ مَعْمَرٍ**  
**عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي رَاحٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ**  
**مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا تَخَلَّجْتَ أَمْرًا نَظَرْتُ**  
**أَقْرَبَهُمَا إِلَى الْحَقِّ أَوْ سَعَهُمَا تَرْجُمَهُ حَمَّادٌ عَنْ رُوَيْتٍ بِهَذَا إِبْرَاهِيمُ** کہ جب تیکو دوام وین میں  
 شک پڑے تو میں گمان کرتا ہوں کہ زیادہ تر حق کے نزدیک وہ ہو کہ اوس میں وسعت زیادہ ہو **مُحَمَّدٌ**  
**قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا سَهِيَ الْإِمَامُ سَجْدَةً سَجَدَ لِي**  
**السَّجْدَةِ فَانْجَلِ مَعَهُ وَإِنْ لَمْ يَسْجُدْ هُمَا فَلَيْسَ عَلَيْكَ أَنْ تَسْجُدَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ**  
 نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ حَمَّادٌ عَنْ رُوَيْتٍ بِهَذَا إِبْرَاهِيمُ کہ جب امام ہو لجاوے  
 اور سہو کے دو سجدة کرے تو تو یہی اوسکے ساتھ سجده کر اور اگر امام سجدہ نہ کرے تو تہیبہ سجده  
 کرنا واجب نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **مَحْمَدٌ قَالَ**  
**أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ سَجَدَ ثَلَاثَ سَجَدَاتٍ نَاسِيًا قَالَ**  
**عَلَيْهِ سَجْدَةٌ تَالِثَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ إِبْرَاهِيمُ**  
 نے کہا کہ اگر کوئی بھول کر تین سجدة کر جاوے تو اسے دو سجدة سہو کے ہیں امام محمد نے کہا  
 اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مَحْمَدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**  
**عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاتِكَ فَعَرَّضَ لَكَ شَيْءٌ فِي وَضُوئِكَ**  
**أَوْ صَلَاتِكَ أَوْ قِرَاءَتِكَ فَلَا تَنْتَفِتْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ**  
 حَمَّادٌ عَنْ رُوَيْتٍ بِهَذَا إِبْرَاهِيمُ کہ جب تو نماز سے پہرے اور تہیبہ کو وضو یا نماز یا قرات میں

صحیح  
 صحیح  
 صحیح



ثبات پر اور کسی طرف خیال نہ کر امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا  
**باب مَرَّ بِكَ لَوْ عَلِمْتَ قَوْمٌ فِي الْحُكْمَةِ اَوْ فِي الصَّلَاةِ اَوْ فِي نَازِ يَخْطُبُ بَيْنَ لَوْ كُنَ كَوَسْلَامٍ**  
 کسے تو اس کا جواب دیا جاوے یا نہیں **مُحَمَّدٌ قَالَ اخْبَرْنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَنَّا عَنْ ابُو اَهْمِيْمَةَ**  
**قَالَ يَرْدُ السَّلَامَ وَلَيْسَتْ الْعَاطِسُ وَالْاَمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا**  
**نَاخُذُ بِهَذَا اَوْ لَنَا نَاخُذُ يَقُولُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ** ترجمہ حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا  
 کہ سلام اور چٹیک کا جواب یا جاوے یا حال میں کہ امام حمہ کے دن خطبے میں ہو امام محمد نے کہا  
 کہ ہم اس قول کو نہیں لیتے لیکن ہم سعید بن مسیب کو قول کو لیتے ہیں **مُحَمَّدٌ قَالَ اخْبَرْنَا**  
**سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ**  
**اِنَّ فُلَانًا عَطَسَ وَالْاَمَامُ يَخْطُبُ فَشَمَّتْهُ فُلَانٌ قَالَ مَرَّةً فَلَا يَمُوتُ قَالَ مُحَمَّدٌ فَا**  
**يَهْدِي اَنَا نَاخُذُ الْخُطْبَةَ بِمَنْزِلَةِ الصَّلَاةِ لَا يَشْمِتُ فِيهَا الْعَاطِسُ وَلَا يَرْدُ فِيهَا السَّلَامُ وَهُوَ**  
**قَوْلُ ابُو حَنِيفَةَ** ترجمہ عبد اللہ بن سعید سے روایت ہو کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا کہ فلاں نے  
 چٹیک کی سی حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا تھا اور فلاں نے اس کو چٹیک کا جواب دیا سعید نے کہا  
 کہ اس کو حکم کر کہ پھر ایسا کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ خطبہ بجای نماز کے ہے  
 کہ اس میں چٹیک کا جواب دیا جاوے اور نہ سلام کراؤ یا جاوے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا  
**مُحَمَّدٌ قَالَ اخْبَرْنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَنَّا عَنْ ابُو اَهْمِيْمَةَ اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ عَلَى**  
**صَاحِبِهِ فَيَسَلُّ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ اَلَيْسَ يَقُولُ اِذَا تَشَقَّقَ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ**  
**اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَقَدْ رَدَّ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ وَلَا يُجِبُنَا اَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ**  
**وَهُوَ يُصَلِّي وَلَا يُجِبُنَا اَنْ يَسَلَّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي وَهُوَ قَوْلُ ابُو حَنِيفَةَ** ترجمہ حماد  
 نے کہا کہ ابراہیم سے روایت ہو اس مرد کے حق میں کہ اپنے ساتھی پر اس آدمی اور نہ سلام کرے  
 حال میں کہ وہ نماز پڑھتا ہو تو ابراہیم نے کہا کہ جب التحیات پڑھتا ہے تو کیا نہیں کہتا کہ سلام ہو  
 اور فلاں کے سب تکبیرات دن کو سو اس سلام کا جواب دیا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں  
 اور یہ کو پسند نہیں کہ وہ اس کو سلام کا جواب دے حال میں کہ وہ نماز پڑھتا ہو اور یہ کو پسند نہیں  
 کہ آدمی اس کو سلام کرے اور وہ نماز پڑھتا ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ**



البصري قال سألته سألته أقدم خمس مائة آية في ركعة قال كتجب وقال سبحان الله  
 من يطيق هذا قال الرجل أنا أطيع هذا قال إن أحب الصلوة إلى الله طَوَّلُ الْقُتُوبِ  
 قال محمد طَوَّلُ الْقِيَامِ فِي صَلَوةِ النَّطَاجِ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ  
 وَكُلُّ ذَلِكَ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ سَيَمُونُ وَرَوَيْتُ عَنْ كُوفِيٍّ عَنْ بَصْرِيِّ  
 بِوَجْهِ مَا كُنَّا مِنْ بَابِ سَوَائِتِ أَيْكَ رَكْعَتَيْنِ ثَلَاثِينَ هَوْنِ سَوَجْنِ تَعَجُّبُ كَيْفَ أَدْرَكَ مَا أَدْرَكَتِ أَسْكُنُ  
 طَوَّلُ رَكْعَتَيْهِ أَوْ مَرُوءِي كَمَا فِي مِثْلِ طَوَّلُ رَكْعَتَيْنِ هَوْنِ حَسَنٌ كَمَا فِي نَهْثِ بَارِي مَنَافِدِ كَمَا  
 تَزِيدُ بِهِ سَجْدًا قِيَامِ دَرَارِ هَوْنِ مَاهِمُ حَمْدُ كَمَا فِي لَفْلِ مَنَافِدِ قِيَامِ دَرَارِ كَيْفَ هَوْنِ سَجْدِ  
 بَهْتِ نَهْثِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ سَجْدَةٍ أَوْ يَرْبِ بَهْتِ أَوْ يَرْبِ قَوْلُ سَهْ أَمَامِ الْوَحْفَةِ كَمَا فِي حَمْدِ  
 قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَكَمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَمَّ أَصْحَابَهُ الشَّيْخَ  
 قُصْرَ بَعْضِهِمْ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى يَقُولُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّانِيَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قُلْتُ هَذَا  
 وَبِهِ كَالْحَدِّثِ وَنَرَاهُ مُجْزِئًا وَلَكِنَّا لَنَسْتَحِبُّ لِلْإِمَامِ إِذَا صَلَّى التَّسْبِيحَ وَهُوَ مُقِيمٌ أَنْ يُطِيلَ  
 فِيهَا الْقِرَاءَةَ فَإِنْ قُصِرَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِسُورَةٍ تَكُونُ عَشْرِينَ آيَةً فَصَاعِدًا أَوْ سَوًى  
 فَاتَّخَذَ الْكِتَابَ يُطِيلُ الْأُولَى عَلَى الثَّانِيَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ  
 رَحِمَهُ بَرِئُ سَوَائِتِ هُوَ كَقَضَرِ عُمَرَ بْنِ الْفَجْرِ كَيْفَ نَسَازِ مِنْ لَبْنِ يَارُونَ كَيْفَ أَمَسَتْ كَيْفَ سَوَائِتِ  
 بِهَلِ رَكْعَتَيْنِ سَوْرَةٍ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثَلَاثِينَ هَوْنِ سَوَجْنِ تَعَجُّبُ كَيْفَ أَدْرَكَ مَا أَدْرَكَتِ أَسْكُنُ  
 لَمْ كَمَا فِي أَسِي كَيْفَ لَيْتِي مِنْ أَوْ سَكُونِ كَانِي دَيْكِي مِنْ لَبْنِ جِبِ أَمَامِ صَبْحِ كَيْفَ مَنَافِدِ ثَلَاثِينَ هَوْنِ سَجْدِ  
 هَوْنِ سَجْدِ كَمَا فِي أَوْسِ مِنْ قَرَارِ لَبْنِ ثَلَاثِينَ هَوْنِ سَجْدِ كَيْفَ لَيْتِي مِنْ أَوْ سَكُونِ كَانِي دَيْكِي مِنْ لَبْنِ جِبِ أَمَامِ صَبْحِ  
 يَزِيدُ هَوْنِ سَجْدِ أَوْ بِهَلِ رَكْعَتَيْنِ كَوْنِ سَوْرَةٍ سَوْرَةٍ دَرَارِ كَرِ أَوْ يَرْبِ قَوْلُ سَهْ أَمَامِ الْوَحْفَةِ  
**كَا بَابُ الصَّلَاةِ فِي الشَّكْرِ** سَفَرِ كَيْفَ مَنَافِدِ قِيَامِ دَرَارِ كَيْفَ هَوْنِ سَجْدِ  
 حَكَمٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا كُنْتَ  
 مُسَافِرًا فَوَطَّئْتَ نَفْسَكَ عَلَى إِقَامَةِ خَمْسَةِ عَشَرَ يَوْمًا فَاقِمْ الصَّلَاةَ وَإِنْ كُنْتَ  
 لَا تَدْرِي فَاقْصُرْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ كَالْحَدِّثِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ  
 رَوَيْتُ عَنْ كُوفِيٍّ عَنْ بَصْرِيِّ بِوَجْهِ مَا كُنَّا مِنْ بَابِ سَوَائِتِ أَيْكَ رَكْعَتَيْنِ ثَلَاثِينَ هَوْنِ سَوَجْنِ تَعَجُّبُ كَيْفَ أَدْرَكَ مَا أَدْرَكَتِ أَسْكُنُ

نماز پوری پڑھ اور اگر ٹوٹ جاتا ہو تو قصر کر یعنی چار فرض کو دو کر کے پڑھ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم  
 لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ نہ ہے کہ  
 مسافر کو اختیار ہے خواہ پوری نماز پڑھے یا قصر کرے ہر طرح درست ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ سفر میں  
 پوری نماز پڑھنے چار فرض پڑھنے درست نہیں بلکہ واجب ہے کہ دو گنا پڑھے بہت حدیثیں  
 بیان کرنے کی بعد کہا کہ فرض مسافر کے لیے دو رکعتیں ہیں اور وہ اون دو رکعتوں میں مقیم کی طرح  
 ہے چار رکعتوں میں چار رکعتیں کہ مقیم کو چار رکعت سے زیادہ فرض پڑھنے درست نہیں اس طرح مسافر  
 کو بھی دو رکعت سے زیادہ فرض پڑھنے درست نہیں اور عقلی دلیل سہ پہر ہے کہ سب کا اتفاق ہے  
 اس پر کہ فرض نماز میں کم بیش کرنیکا اختیار نہیں اور نفل میں اختیار ہے اور فرض مسافر کے لیے دو  
 رکعتیں ہیں اور پچھلی دو رکعتیں نفل میں ہیں پس جہاں کہ مقیم کو چار فرض سے زیادہ پڑھنے درست نہیں  
 اس طرح مسافر کو بھی دو رکعت سے زیادہ فرض پڑھنے درست نہیں یہ کہ ہر سفر میں قصر کرنا درست  
 ہے خواہ سفر طاعت کا ہو یا گناہ کا اس واسطے کہ جو شخص اپنے گم ہونے پر مقیم ہوا و سکول لازم ہے کہ ہر  
 حال میں چار فرض پڑھے خواہ ہندگی میں ہو یا گناہ میں پس قیاس چاہتا ہے کہ مسافر کو بھی ہر حال  
 میں قصر کرنا درست ہو خواہ سفر ہندگی کا ہو یا گناہ کا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور ابو یوسف کا  
 محمد کا انتہی مضامین **قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَّاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ**  
**عُمَرَ بْنِ الْحَطَّائِيِّ أَنَّهُ صَلَّى بِالنَّاسِ فِي مَكَّةَ الظُّهْرَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا أَهْلَ مَكَّةَ أَكُنْتُمْ**  
**فَسْرًا كَانَ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ فَكُنْتُمْ لَكُمْ أَهْلُ الْبَلَدِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ كَأَخْلَ إِذَا دَخَلَ**  
**الْمَقِيمُ فِي صَلَوةٍ لِلْمَسَافِرِ فَقَضَى الْمَسَافِرُ صَلَاتَهُ قَامَ الْمُقِيمُ فَاتَّخَذَ صَلَاتَهُ وَهُوَ قَوْلُ**  
**ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ** سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ کے مین لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی  
 پہ پہرے اور کہا اے مکے والو ہم مسافر میں سوچ کوئی کے کارہنے والا ہو تو چاہیے کہ پوری نماز  
 پڑھے سو مکے والوں نے پوری نماز پڑھی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی مقیم  
 مسافر کی جماعت میں داخل ہو اور مسافر اپنی نماز ادا کر چکے تو مقیم اوٹھ کھڑا ہوے اور اپنی  
 نماز تمام کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **عَمَّا قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**  
**عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْمَسَافِرُ فِي صَلَوةٍ الْمُقِيمِ أَكْمَلَ قَالَ مُحَمَّدٌ**

وَبِهِ تَأْتِيكَ إِذَا دَخَلَ الْمَسَافِرُ مَعَ الْمُقْتَدِرِ وَجَبَ عَلَيْهِ صَلَواتُ الْمَقْتَدِرِ أَرْبَعًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ  
 حَنِيفَةَ **ترجمہ** جمہ اورایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ جب بافرقیہ میں نماز پوری نماز پڑھے  
 قصر کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم جیتے ہیں کہ جب بافرقیہ کی جماعت میں داخل ہو تو وجہ ہوئی  
 ہے اور سب بافرقیہ کی جاہر کہتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ  
 عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَهْبَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا يُفْرَأُ لَكَ مُشْرُكٌ هَذَا مِنْ  
 صَلَواتِكَ يُغَيِّبُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ فِي صَلَاتِهِ وَيَقُولُ أَنَا مُسَافِرٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ تَأْتِيكَ  
 إِذَا كَانَ عَلَى مَسِيرَةٍ أَقْلَ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَلَكِنَّا لَيُهَا أَتَمَّ الصَّلَاةَ فَإِذَا كَانَ عَلَى مَسِيرَةٍ ثَلَاثَةَ  
 أَيَّامٍ وَلَكِنَّا لَيُهَا كَصَاعِدٍ أَوْ كَمَنْ تَكُونُ لَهَا بِهَا أَهْلٌ وَلَكِنْ تَوَطَّنَ نَفْسُهُ عَلَى قَامَةِ خَمْسٍ عَشْرَةٍ  
 فَلْيَقْصُرِ الصَّلَاةَ فَإِذَا وَطَّنَ نَفْسَهُ عَلَى قَامَةِ خَمْسٍ عَشْرَةٍ أَتَمَّ الصَّلَاةَ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ  
 فَإِذَا خَرَجَ رَاجِعًا إِلَى أَهْلِهِ قَصَرَ الصَّلَاةَ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَلَكِنَّا لَيُهَا الْقَصِيرُ بِإِذْنِ الْأَوَّلِ  
 وَمَشْنَى الْكَافِرِ **ام** **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ نہ فریب میں نہ الحکم کر یہ  
 جمع ہونا نماز تہاری سے کہ کوئی مرد تم سے اپنے زمین میں غائب ہو کر پس قصر کرے اور کہے کہ میں مسافر  
 ہوں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم جیتے ہیں کہ جب کوئی تین دن رات کی مسافت سے کم ہو تو پوری  
 نماز پڑھے اور جب کہ تین دن رات کی مسافت باز یا وہ ہو تو اس کے گھولے دہان نہ ہوں اور اپنے  
 دل میں بندہ دن بھنے کی نیت کرے تو جاہر فرض کو دو کر کے پڑھے اور جب اپنے دل میں بندہ دن  
 رہنے کی نیت کرے تو پوری نماز پڑھے جب تک کہ اپنی زمین میں ہو پھر جب پلٹ کر اپنے گھر کو چلے  
 تو قصر کرے اور مسافت قصر کی تین دن رات ساتھ سیر اونٹ کو اور چلنے باز آن کے ہے **محمد**  
 قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّائِلِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَسِيْعَةَ الْوَالِيِّ الْوَالِيَّةِ بَطْنِ  
 بَنِي أَسَدٍ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَكُمْ تَقْصُرُ الصَّلَاةَ فَقَالَ  
 أَعْرِفُ التَّوَكُّدَ أَتَقَالَ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ قَدْ سَمِعْتُ بِهَا قَالَهُمْ قُلْتُ سَأَلْتُ قَوَاصِدَ نَاذِرِ بْنِ  
 إِلَهًا قَصَرَ الصَّلَاةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَيُطْعَمُ الْكَلْبُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ **ترجمہ** علی بن رجب سے  
 کہ میں نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا کہ کیا تک نماز قصر کرے ابن عمر نے کہا کہ کیا تو سویدہ کو پہچانتا ہے میں نے  
 کہا کہ نہیں لیکن میں نے اسکو سنایا کہ وہ تین دن درسیان کی راہ ہے وجہ ہم اسکی طرف نکلتے





ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد نے عبداللہ بن مسعود سے تہجد کے دن خطبہ پڑھنے کا حکم پوچھا کہ کٹر ہے پڑھتا  
یہ بیٹھے ابن مسعود نے کہا کہ کیا سو رہا ہے نہین پڑھتا اوس نے کہا کیوں نہین و لیکن میں نہین جاننا کہ کس طرح  
ہے وہ یعنی یہ حکم اوس سے کس طرح ثابت ہوتا ہے ابن مسعود نے کہا کہ حسب یکتے میں سو رہا بتایا کہ کیل تو کہتے  
جانتے میں طرف اوسکی اور چوڑ جانتے میں تہجد کو کٹر اوجہ کے دن خطبہ کٹر ہے ہو کر پڑھنا علیہ السلام امام محمد  
نے کہا کہ اسی کو ہم کہتے ہیں لیکن وہ دو خطبے میں اونسے در بیان ایک ہلکا خطبہ ہے اویسی قول ہے امام ابو حنیفہ  
**کتاب صلوٰۃ العیدین** عیدوں کی نماز کا بیان **محمد بن حنفیہ** قال **أخبرنا أبو حنیفہ** قال **أخبرنا**  
**حماد** قال **سألت أبا عبد اللہ عن الرجل یخرج إل المصلی فی یوم الامام قد انصرف ایضاً قال لیس**  
**علیک ان یتصلی وان شاء صلی قلت فان لم یخرج ال المصلی ایضاً فی یوم الامام کما یتصلی الامام**  
**قال لا قال محمد بن زبیر** کاخذ **انما صلوٰۃ العید مع الامام فاذا فاتک مع الامام فلا صلوٰۃ**  
**وهو قول ابی حنیفہ** ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے ایک مرد کا حکم پوچھا کہ عید گاہ کی طرف  
جاوے اور باؤی امام کو بحال میں کہ عید کی نماز پڑھ چکا ہو تو کیا نماز پڑھے اوس نے کہا کہ اوس پر نماز پڑھنی  
ضرور نہین اگر چاہے تو پڑھے میں نے کہا کہ اگر عید گاہ میں نہ جاؤ تو کیا وہ اپنے گھر میں پڑھے جیسے امام پڑھتا  
ہے اوس نے کہا نہ پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم کہتے ہیں کہ عید کی نماز تو صرف امام کے ساتھ ہی واجب  
کہ تہجد کو امام کے ساتھ سے فوت ہو جاو تو پھر نماز نہین اویسی قول ہے امام ابو حنیفہ **محمد بن حنفیہ** قال **أخبرنا**  
**ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم عن عبد اللہ بن مسعود** رفا **انہ کان قاعدا فی مسجد الکوفہ**  
**ومعہ حدیقہ بن الیمان والیوم موسیٰ الشعمری فخرج علیہ مالولید بن عقبہ بن ابی سعید**  
**وهو امیر الکوفہ فکوفہ فقال ان غدا عیدکم فکیف اصنع فقال اخبرہ یا ابا عبد اللہ**  
**کیف یصنع فامر عبد اللہ بن مسعود ان یصلی بغیر اذان ولا اقامۃ وان یتکبر فی الاذان**  
**خمسا فی الثانیۃ اربعاً وان یوالی بید القدر اثنین وان یخطب بعد الصلوٰۃ علی راحلہ**  
**قال محمد بن زبیر** کاخذ **ولا باس ان یخطبھا فاما ذان کیف یتکبر علی راحلہ** وهو قول ابی  
حنیفہ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ کوفہ کی مسجد میں بیٹھے تھے اور ان کے ساتھ حدیقہ اور  
الوموسیٰ تھے سو ولید بن عقبہ اون کے پاس آیا اور وہ اوسدن کو نے کا حکم تھا اوس نے کہا کہ مقرر کل عید تماری  
ہے سو میں کس طرح کروں سو حدیقہ نے کہا کہ خبر دے اسکو امی ابا عبد الرحمن یہ عبداللہ بن مسعود کی کیفیت ہے



[illegible]



ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت سوره ص کے سجدہ میں فرمایا کہ اودو سجدہ توبہ کے لیے کیا تھا اور  
سم اور سجدہ شکر کے لیے کرتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب القنوت فی الصلوٰۃ نماز میں قنوت**  
**طریقے کا بیان محمد** قال أخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن ابراہیم ان ابن مسعود  
كان یقنئ السنۃ کلھا فی القنوت قبل الركوع قال محمد ویرہ کا حکم وہو قول ابو حنیفہ  
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ تہ عبد السم بن سعود قنوت پڑھتے وتر میں تمام برس پہلے رکوع سے امام  
محمد نے کہا کہ اس کی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال أخبرنا ابو حنیفہ  
عن حماد بن ابراہیم ان القنوت فی الوتر اوجب فی شہر رمضان وغیرہ قبل الركوع فاذا  
اردت ان تقنئ فکبروا اذا اردت ان ترکع فکبروا ایضا قال محمد ویرہ کا حکم ویرہ کا حکم ویرہ  
فی التکبیر الاول قبل القنوت کما یرفع الیتر فی افتتاح الصلوٰۃ ثم یضع ھما دیکر علوا وهو  
قول ابو حنیفہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وتر میں قنوت پڑھیں وہ جب کہ رمضان میں بھی اور غیر  
رمضان میں پہلے رکوع سے سجدہ قنوت پڑھتے کا ارادہ کرے تو تکبیر کہہ اور جب کہ رکوع کا ارادہ کرے تو  
بہی تکبیر کہہ امام محمد نے کہا کہ اس کی کو ہم لیتے ہیں اور قنوت سے پہلے تکبیر کہنے کے وقت اپنے دونوں ہاتھ  
اٹھاوے جیسے کہ نماز تہ اور میں اٹھاتا ہے یہاں کو باندھے اور دعا مانگے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا  
**محمد** قال أخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن ابراہیم ان ابن مسعود یقنئ لھو  
دلا احد من اصحابہ حتی فارق الدنيا یعنی فی صلوٰۃ الفجر ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ کہنیز  
قنوت پڑھیں ابن سعود نے اور کہنیز اور ان کے ساتھیوں نے کہنیز فجر کی نماز میں یہاں تک کہ دنیا چوڑے محمد  
قال أخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا الضحاک بن یزید عن ابن مسعود عن ابن مسعود عن ابن مسعود عن ابن مسعود  
ابن عمر رضی اللہ عنہما قال احرم ما یلغنا عن اما مکرمنا فی یوم فی الصلوٰۃ ولا یقر القرآن ولا یکعب  
قال محمد یعنی یذکر ابن عمر رضی اللہ عنہما القنوت فی صلوٰۃ الفجر ترجمہ ابی شعاس سے روایت ہے  
کہ ابن عمر نے کہا کہ زیادہ تر حق وہ چیز کہ پوچھی ہم کہ امام ہمارے سے لینے حضرت یہ ہے کہ وہ نماز  
میں کھڑے ہوتے تھے اور قرآن پڑھتے تھے اور نہ رکوع کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ مراد ابن عمر کے  
اس سے فجر کی نماز میں قنوت پڑھیں **محمد** قال أخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن ابراہیم  
ان اللہ علیہ وسلم لم یر قانیا فی الفجر حتی فارق الدنيا الا شہرا واحدا اذ اذنت یکتب

عَلَيْهِ سَلَامٌ قَالَتْ قَبْلَكَ وَلَا بَعْدَكَ وَإِنَّ أَبَاكَ لَمْ يَدْرِكْ قَائِلًا بَعْدَ فَحْتِهِ فَارَقَ الدُّنْيَا حَمْدُ  
 ابرہیم سے روایت ہے کہ حضرت نے فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھی یہاں تک کہ دنیا چھوڑی مگر ایک مہینہ  
 قنوت پڑھی احوال میں کہ شکر ہے کہ ایک گروہ پر بددعا کرتے تھے نہیں دیکھے گئے حضرت قنوت پڑھتے ار  
 پہلے اور نہ پیچھے اور اس طرح حضرت ابوبکر ہی قنوت پڑھتے نہیں دیکھے گئے یہاں تک کہ دنیا چھوڑی۔  
 مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
 الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَهُ سَتَيْنِ وَالشَّهْدِ وَالْحَضَرِ فَلَمْ يَدْرِهِ قَائِلًا فِي الْحَجْرِ حَتَّى قَارَعَهُ قَالَ أَيْدَاهُمَا  
 وَإِنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ إِنَّمَا أَخَذُوا الْقُنُوتَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ قُنْتُ يَدْعُو أَعْلَى حِينَ حَارَبَهُ وَأَمَّا  
 أَهْلُ الشَّامِ فَإِنَّمَا أَخَذُوا الْقُنُوتَ عَنْ مُعَاوِيَةَ قُنْتُ يَدْعُو أَعْلَى حِينَ حَارَبَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ  
 وَيَقُولُ أَبُو هَيْمٍ نَاخُلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُمُ اسْوَدِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعَهُ رَوَيْتُ بِهِ أَنَّهُ رَوَى عَنْ  
 كَسَ سَاتِرَ مَاسْفَرِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ حَضَرِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ نَاخُلُ حَتَّى قُنْتُ پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ اوس  
 جدا ہوا ابرہیم نے کہا کہ اہل کوفہ نے تو علی سے قنوت لی ہے کہ اونہوں نے معاویہ پر بددعا کرنے کو قنوت  
 پڑھی جبکہ معاویہ اوس سے لڑا اوس تمام اہل کوفہ نے تو معاویہ سے قنوت سیکھی ہے کہ اوس نے حضرت علی  
 پر بددعا کرنے کو قنوت پڑھی جبکہ وہ اوس سے لڑے امام محمد نے کہا کہ ہم ابرہیم کے قول کو لیتے ہیں  
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ الْمَرْأَةِ تَقُومُ الشَّيْءَ وَكَيْفَ تَجْلِسُ فِي الصَّلَاةِ الْكُوفِيُّ**  
 عَمْرُو بْنُ قُرَيْشٍ قَالَتْ قُنْتُ يَدْعُو أَعْلَى حِينَ حَارَبَهُ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّامِ فَإِنَّمَا أَخَذُوا الْقُنُوتَ عَنْ مُعَاوِيَةَ قُنْتُ يَدْعُو أَعْلَى حِينَ حَارَبَهُ وَأَمَّا  
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي هَيْمٍ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا كَانَتْ  
 تَقُومُ الشَّيْءَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ تَقُومُ وَسَطًا قَالَ مُحَمَّدٌ لَا تَجْعَلِينَ أَنْ تَقُومَ الْمَرْأَةُ فَإِنَّ فَعَلَتْ  
 قَامَتْ فِي وَسْطِ الصَّغِيرِ مَعَ الشَّيْءِ كَمَا فَعَلَتْ عَائِشَةُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ  
 ابرہیم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رمضان میں عورتوں کی امامت کیا کرتے تھیں  
 سو اونکے درمیان کھڑی ہو تھیں امام محمد نے کہا کہ عورت کا امامت کرنا ہم کو پسند نہیں  
 اور اگر کوئی کرے تو عورتوں کی ساتھ صف کے درمیان کھڑی ہووے جیسے کہ حضرت عائشہ صدیقہ  
 کیا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ**  
 عَنْ أَبِي هَيْمٍ فِي الْمَرْأَةِ تَجْلِسُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ تَجْلِسُ كَيْفَ تَشَاءُ قَالَ مُحَمَّدٌ أَحَبُّ إِلَيْنَا



قَالَ لَا يَكُنْ بِمَجْهَرٍ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا وَبَلَعْنَا أَنْ عَلَيْنَا فِي طَائِفٍ جَمْعًا فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ بِالْكَوْفِ وَأَحَبُّ إِلَيْنَا أَنْ لَا يَجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ وَأَنَا كُفُوْتُ الْقَمَرِ فَأَتَمَّا يُصَلِّي النَّاسُ وَحْدًا أَنَا وَلَا يُصَلُّونَ جَمَاعَةً إِلَّا مَامُمْ وَلَا عَمِيرًا وَكَذَلِكَ الْأَفْرَاجُ كُلُّهَا وَإِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي سَاعَةٍ لَا يُصَلُّونَ فِيهَا عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَبُضْعِ النَّهَارِ أَوْ بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَا صَلَوةَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ وَاللَّيْلِ  
 اللَّهُ أَصْحَى تَجَلَّى أَوْ تَحَلَّى الْمَثَلُوهُ يُصَلِّي وَفَدَّ بَقِيَ مِنَ الْكُوفِ شَيْءٌ مَرَجِيهِ جَمَاعَةً وَهِيَ  
 کہ ابراہیم نے کہا کہ حضرت کے وقت سورج میں گھنٹا چاندن کہ حضرت کے بیٹے ابراہیم کا انتقال ہوا سو لوگ  
 نے کہا کہ ابراہیم کی موت سے سورج میں گھنٹا سو یہ بات حضرت کو پہنچی حضرت نے لوگوں میں خطبہ پڑھا سو  
 فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں نشانیاں ہیں خدا کی نشانیں سے کسی کے مرنے سے انہیں گھنٹا نہیں پڑتا پھر  
 حضرت نے دو رکعتیں نماز پڑھی پھر دعا کرتے ہوئے یہاں تک کہ سورج روشن ہوا امام محمد نے کہا کہ اسی کو  
 ہم لیتے ہیں اور نہیں دیکھتے ہم ہر رکعت میں مگر ایک رکوع اور دو سجدے موافق نماز لوگوں کے سورج گھنٹا  
 کے غیر میں اور ہم دیکھتے ہیں کہ سورج گھنٹا میں جماعت سے نماز پڑھیں اور نہ امامت کرے مگر وہ امام کہ انکو  
 جمعہ پڑھاتا ہو اور لوگ اپنی مسجدوں میں جماعت سے نماز پڑھیں اور ایسا اس میں بیکار کر قرآن پڑھتا ہو  
 ہم کو حضرت سے روایت نہیں پہنچی کہ آپ نے اس میں بیکار کر قرآن پڑھا ہو اور پہنچی ہم کو یہ روایت کہ  
 حضرت علی نے کو فیہ میں اس میں بیکار کر قرأت پڑھی اور بہتر مارے نزدیک ہے کہ اس میں قرأت  
 بیکار کر نہ پڑھی جاوے اگر چاند میں گھنٹا پڑے تو لوگ اکیلے اکیلے نماز پڑھیں جماعت سے نہ پڑھیں نہ امام  
 اور نہ کوئی سوائے اسکے اور یہی حکم ہے سب گھنٹا پڑھنا اور اگر سورج کو گھنٹا لگے اس گھنٹا میں کہ  
 اس میں نماز نہیں پڑھی جاتی سورج نکلنے کے وقت اور دوپہر کے وقت اور عصر کے بعد تو اس  
 گھنٹا میں نماز درست نہیں ولیکن اگر یہاں تک کہ سورج روشن ہو جاوے یا نماز درست ہو پس نماز  
 پڑھے احوال میں کہ گھنٹا سے کہ باقی ہو ف امام طاہری نے کہا کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ گھنٹا  
 کی نماز دو رکعت ہے ساتھ چار رکوع کے اور بعض کہتے ہیں کہ دو رکعت ہے ساتھ آٹھ رکوع کے اور  
 بعض کہتے ہیں کہ دو رکعتوں میں چار رکوع کرے اور بعض کہتے ہیں کہ اس میں رکوع سجد کی کوئی  
 حد مقرر نہیں بلکہ ہمیشہ رکوع سجد کیے جاوے یہاں تک کہ سورج روشن ہووے اور بعض کہتے ہیں  
 کہ گھنٹا کی نماز دو رکعت ہے مانند سب نفلوں کی کہ ہر رکعت میں ایک رکوع کرے اور دو سجدے

اون کی دلیل یہ حدیث ہے جو ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت کے زمانے میں ہر گرج گھن لگا سو آپ کو گرج کے ساتھ  
 نماز کو کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا اور دو سجدة کیے اور نماز انہی کی یہاں تک سورج روشن ہوا پھر کہا کہ صحیح تو  
 یہی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور ابو یوسف اور محمد کا انھیں **بَابُ الْجَنَائِزِ وَغَسْلِ الْمَيِّتِ**  
 جہانزون اور مردون کے نہلانے کا بیان **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ**  
**إِبْرَاهِيمَ قَالَ يُغَسَّلُ الْمَيِّتُ وَتُرْفِدَتَيْنِ بِمَاءٍ وَاحِدَةٍ بِالسُّنْدِ رَوْحِي الْوُسْطَى وَيُجْمَدُ وَتُرَا**  
**وَلَا يَكُونُ أَخْذُ زَادِهِ إِلَّا اللَّهُ مُرَادًا يُتَّبَعُ بِهَا وَيَكُونُ كَفْنُهُ وَتُرَا قَالَ مُحَمَّدٌ رَبِّهِ**  
**تَأْخُذُ إِلَّا فُخْصُكَةً وَاحِدَةً إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَ كَفْنَهُ وَتُرَا وَإِنْ شِئْتَ شَفَعَا بَلَعْنَا عَنْ**  
**أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ اغْسِلُوا ثَوْبَيْنِ هَكَذَا وَكَفِّنُونِي فِيهِمَا فَهَذَا شَفَعٌ وَهُوَ قَوْلُ**  
 ابی حنیفہ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مرد کو طاق نہیل یا جاوے دو بار نہیل یا تو  
 اور ایک بار سیر کے پتوں کے پالی سے اور وہ درسیا بنی بار ہے اور خوشبود چلائے جاوے نزدیک  
 کے ساتھ تین بار کے اور اخیر ترشہ اسکا قبر کی طرف آگ نہ ہو کہ اس کے ساتھ بھی جاوے اور اسکا  
 کفن طاق ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ اگر ترجاہے تو اسکو  
 طاق کپڑوں میں دفنا اور چاہے تو حنبت میں دفنا حضرت ابوبکر سے ہم کو روایت پہونچی کہ انھوں نے  
 کہا کہ میرے دو نوکیرے وہوڑا اور انہیں میں مجھ کو دفناؤ پس عینت کپڑے میں اور یہی قول ہے امام  
 ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ**  
**أَبِي سَبْيَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَأَلَهُ عَنْ الْمَيِّتِ يُجْعَلُ فِي حُكُوطِ الْمَيِّتِ قَالَ أَوَّلُ كَثْرٍ مِنْ**  
**الطَّيِّبِ طَيِّبِكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَبْرُكَ تَأْخُذُ** ترجمہ حماد بن سیرین سے روایت ہے کہ اس نے ابن عمر سے  
 سنا کہ تم کو چاہا کہ میت کی خوشبود میں ڈالی جاوے اس نے کہا کہ کیا یہ تمہاری سب خوشبود سے عمدہ  
 نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ**  
**إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُجْعَلَ فِي حُكُوطِ الْمَيِّتِ زَعْفَرَانٌ أَوْ دُرَسٌ قَالَ وَاجْعَلْ فِيهِ مِنْ**  
**الطَّيِّبِ مَا أَحْبَبْتَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَبْرُكَ تَأْخُذُ** ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم کہتے کہ تم  
 سب یہ کہ میت کو پس خوشبود میں زعفران اور دُرَس ڈالیا جاوے کہا کہ جو خوشبود چاہیے کو پسند ہو اس پر  
 ڈال امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ**

ابراہیم را عیسیٰ کہ ام المؤمنین نہ رات میں نہایت لیسح داسہ فقالت علام تصون مدینکم  
 قال محمد وایہ کالحن الانی لیسح داس لکیت وکلیون من شعیرہ وکلیونکم اظفارہ  
 وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو کہ عائشہ نے ایک میت دیکھی کہ اس کے سر میں لنگھی  
 کجاتی تھی سو فرمایا کہ تم کو سوط اپنے سرو کے کو آرتہ کہتے ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ مرد  
 کے سر میں لنگھی نہ کجایاے اور نہ اس کے بال کترے جاوین اور نہ اس کے ناخن کاٹے جاوین اور یہی قول ہے  
 امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابراہیم ان النبی صلی  
 اللہ علیہ والہ وسلم کفون فی حلقہ یما یبہ وفتیس قال محمد وایہ کالحن انی لکون  
 الشجل ثلثہ اثواب و الثوبان یجزیان وهو قول ابی حنیفہ رفقو اللہ عنہ ترجمہ ابراہیم  
 سے روایت ہو کہ مقرر گفتاے گئے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے اور کرتی کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے  
 ہیں کہ کفن مرد کا تین کپڑے ہیں اور دو کپڑے بھی کفایت کرتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔  
 مراد علم سے جاوے اور نہ بند ہے یعنی کفنی کے اور پہناے گئے یا ب غسل الکرا و کفنیھا  
 عورت کو نہلانے اور گفتاے کا بیان محمد قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار  
 عن ابراہیم فی المراءۃ ثم موت مع الرجال قال یغسلھا واربعھا وکذا لک اذا مات الرجل مع  
 النساء غسلتھ امرأۃ قال ابو حنیفہ لا یجوز ان یغسل الرجل امرأۃ قال محمد ق  
 یقول ابی حنیفہ کالحن ان الرجل لا یدعی علیہ وکیف یغسل امرأۃ وهو یحیل لہ ان  
 یتزوج احتھا و یتزوج ان یتھا ان لم یکر دخل یا مھا بلغنا عن عمر بن الخطاب انہ قال  
 نحن کنا احببھا اذا کانت حیاة فاما اذا ماتت فانما احببھا قال محمد وایہ  
 کالحن ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی عورت مرد کے ساتھ مر جاوے یعنی اور کوئی  
 عورت وہاں نہ ہو تو اسکا خاوند اسکو نہلاوے اور اگر کوئی مرد عورتوں کے ساتھ مر جاوے تو اسکی  
 عورت اسکو غسل دے امام ابو حنیفہ نے کہا کہ نہیں جائز ہے یہ کہ مرد اپنے بیوی کو نہلاوے امام  
 محمد نے کہا کہ ہم ابو حنیفہ کے قول کو لیتے ہیں کہ مرد پعدت نہیں اور کسطح نہلاوے اپنی عورت کو  
 اور حالانکہ اسکو جائز نہ ہے یہ کہ نکاح کرے اسکی بہن سے اور یہ کہ نکاح کرے اسکی بیٹی سے اگر صحبت  
 کی ہو اسکی ماں سے بچہ عمر سے روایت پہونچی کہ اوہنوں نے کہا کہ ہم اس کے ساتھ نہ پاؤں تھہ آرتے



جبکہ وہ زندہ تھی اور جبکہ وہ مر گئی تو تم زیادہ حقدار ہو ساتھ اسکے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم بیستم میں  
**مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ وَكُفَّيْنِ الْمُرَّادِ أَنَّ شَيْئًا كَلَنَّا  
 الْقَوَابِ وَأَنَّ شَيْئًا أَرْبَعًا وَأَنَّ شَيْئًا ثَلَاثًا وَأَنَّ شَيْئًا قَبِيلًا كَلَحْنُ وَ  
 هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ حَمَّادٍ رَوَاتِهِ بِمَا رَوَاهُمْ عَنْ عَدَّتْ كُفَّيْنِ بْنِ كَمَا كَلَرُ جَابِ تَرْجُمَةُ  
 تَيْنِ كُفَّيْنِ بْنِ كَلَنَّا أَوْ سَاكِرُ جَابِ تَرْجُمَةُ تَرْجُمَةُ كُفَّيْنِ بْنِ كَلَنَّا أَوْ سَاكِرُ جَابِ تَرْجُمَةُ  
 مِّنْ إِمَامٍ مُحَمَّدٌ نَعْنَى كَمَا كَلَرُ اِسْمِ يَدْرِ بِي قَوْلِ إِمَامٍ أَبُو حَنِيفَةَ كَأَبِ الْقَسَلِ مِّنْ  
 حُسْنِ الْمَسْئَلِ مَسْئَلَةٍ نَعْنَى نَعْنَى بَيَانِ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ  
 عَنْ أَبِي هَاشِمٍ وَابْنِ عُثْمَانَ مِّنْ حُسْنِ الْمَسْئَلِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ  
 كَانَ صَاحِبُكُمْ لَيْسَ قَالَهُ لَيْسَ لَوْ أَمِنَهُ وَالْوَصُولُ يُجْزِي قَالَ مُحَمَّدٌ إِنَّ شَيْئًا كَلَنَّا  
 يَتَوَصَّلُ فَإِنْ كَانَ أَصَابَهُ تَوَصَّلُ مِّنْ الْمَاءِ الَّذِي مَعَكَ بِهِ الْمَسْئَلُ غَسَّكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
 تَرْجُمَةُ اِسْمِ يَدْرِ بِي رَوَاتِهِ نَعْنَى مِّنْ مَّرْدٍ كَلَنَّا مِّنْ كَمَا كَلَرُ اِسْمِ يَدْرِ بِي سَعْدٍ كَلَنَّا تَرْجُمَةُ  
 اِكْرَمُ سَاحِي تَهَارَاتَا نَا كَلَنَّا تَرْجُمَةُ اِسْمِ يَدْرِ بِي مَرْدٍ كَلَنَّا مِّنْ كَلَنَّا مَرْدٍ وَهُوَ بِي كَلَنَّا تَرْجُمَةُ  
 كَمَا كَلَرُ جَابِ تَرْجُمَةُ تَرْجُمَةُ اِسْمِ يَدْرِ بِي مَرْدٍ كَلَنَّا مِّنْ كَلَنَّا مَرْدٍ وَهُوَ بِي كَلَنَّا تَرْجُمَةُ  
 قَوْلًا سَكُو مَرْدٍ اِسْمِ يَدْرِ بِي قَوْلِ اِسْمِ يَدْرِ بِي قَوْلِ اِسْمِ يَدْرِ بِي قَوْلِ اِسْمِ يَدْرِ بِي قَوْلِ اِسْمِ يَدْرِ بِي  
 عَنْ أَبِي هَاشِمٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَأْمُرُ بِالْفَسْلِ مِّنْ حُسْنِ الْمَسْئَلِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا تَرَاهُ  
 اَهْلَ بَيْتِكَ أَنَّهُ دَاوُدُ وَاجِبًا تَرْجُمَةُ اِسْمِ يَدْرِ بِي رَوَاتِهِ بِمَا رَوَاهُمْ عَنْ عَدَّتْ كُفَّيْنِ بْنِ كَمَا كَلَرُ جَابِ  
 نَعْنَى مِّنْ إِمَامٍ مُحَمَّدٌ نَعْنَى كَمَا كَلَرُ اِسْمِ يَدْرِ بِي قَوْلِ اِسْمِ يَدْرِ بِي قَوْلِ اِسْمِ يَدْرِ بِي قَوْلِ اِسْمِ يَدْرِ بِي  
 تَرْجُمَةُ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ وَكُفَّيْنِ الْمُرَّادِ أَنَّ شَيْئًا كَلَنَّا  
 وَهُوَ عَلَى عَنِي وَهُوَ بِمَعْنَى الصَّعِيدِ ثُمَّ يَصِلُ وَلَا تَفْعَلْ ذَلِكَ لَكَ الْكَافُ الْكَافُ الْكَافُ الْكَافُ الْكَافُ  
 مُحَمَّدٌ وَابْنُ كَلَحْنُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ لَحْمًا لَّهُ عَلَيْهِ تَرْجُمَةُ اِسْمِ يَدْرِ بِي رَوَاتِهِ بِمَا رَوَاهُمْ عَنْ عَدَّتْ  
 مَرْدٍ كَلَنَّا مِّنْ كَلَنَّا مَرْدٍ كَلَنَّا مِّنْ كَلَنَّا مَرْدٍ كَلَنَّا مِّنْ كَلَنَّا مَرْدٍ كَلَنَّا مِّنْ كَلَنَّا مَرْدٍ كَلَنَّا مِّنْ كَلَنَّا  
 كَلَنَّا مِّنْ كَلَنَّا مَرْدٍ كَلَنَّا مِّنْ كَلَنَّا مَرْدٍ كَلَنَّا مِّنْ كَلَنَّا مَرْدٍ كَلَنَّا مِّنْ كَلَنَّا مَرْدٍ كَلَنَّا مِّنْ كَلَنَّا  
 كَلَنَّا مِّنْ كَلَنَّا مَرْدٍ كَلَنَّا مِّنْ كَلَنَّا مَرْدٍ كَلَنَّا مِّنْ كَلَنَّا مَرْدٍ كَلَنَّا مِّنْ كَلَنَّا مَرْدٍ كَلَنَّا مِّنْ كَلَنَّا  
 كَلَنَّا مِّنْ كَلَنَّا مَرْدٍ كَلَنَّا مِّنْ كَلَنَّا مَرْدٍ كَلَنَّا مِّنْ كَلَنَّا مَرْدٍ كَلَنَّا مِّنْ كَلَنَّا مَرْدٍ كَلَنَّا مِّنْ كَلَنَّا

منصور بن المعتمر عن سالم بن الجعد عن عبد بن الحظان عن عبد الله بن مسعود قال  
 ان من السنة حمل الجنائز بجواب السري الا بعتة فما زدت على ذلك فهو نافذة قال  
 محمد بن وهب ناخذ بكاء الرجل فيضع يمين اليه المقلد على يمينه ثم يمين اليه  
 الموقح على يمينه ثم يعود الى المقلد الا يسر فيضعه على يساره ثم ياتي الموقح الا يسر  
 فيضعه على يساره وهذا قول ابی حنيفة رحمه الله عليه ترجمہ صید بن سنان سے روایت  
 ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ سنت ہے اور ثنائی جنازہ کو چار پائی کے چاروں طرف سے اور اگر تو اس  
 زیادہ اٹھا دی تو یہ خوب زیادتی ثواب کا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں پہلے اسی ریت کے  
 نکلے دہنی طرف اپنے دامنہ نوٹ ہے پر کھو اور پھر اسکی پچھلی دہنی طرف اپنے دامنہ نوٹ ہے پر  
 رکھے پھر ریت کی اگلی بائیں طرف پہرے اور اسکو اپنے بائیں نوٹ ہے پر رکھے پھر اسکی پچھلی بائیں طرف  
 آوے اور اسکو اپنے بائیں نوٹ ہے پر رکھو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** الصلوة علی  
 الجنائز جہاز پر پناہ دینے کا بیان محمد بن قاسم قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد بن  
 ابراہیم قال لا قراۃ علی الجنائز ولا ركوع ولا سجود ولكن یسلم من یمینہ ویشالہ ایضا  
 قرع من الشکیر قال محمد بن قاسم ناخذک وهو قول ابی حنيفة ترجمہ ہر پہرے کے  
 بائیں قرآنہ جنازے کی نماز میں اور نہ رکوع اور نہ سجود ولیکن اپنے دامنہ اور بائیں سلام سے جبکہ  
 تیسرے فارغ ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد بن قاسم قال  
 اخبرنا ابو حنیفة عن حماد بن ابراہیم قال لیس فی الصلوة علی النبی شیء موقوف ولیکن  
 یتکلم فی الحمد لله وعلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتذکرہ اللہ لنفسیک ولینسیت  
 ہذا احببت قال محمد بن قاسم ناخذک التورعی عن ابی ہریرہ عن ابراہیم النخعی قال  
 الاقل الثناء علی اللہ والغائبہ صلوة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سوا الثناء وعلی  
 لیمیت والرابعہ سلام تسلم قال محمد بن قاسم ناخذک وهو قول ابی حنيفة ترجمہ چاروں  
 روایت ہے کہ ہر پہرے کے نماز میں کوئی چیز مقرر نہیں ولیکن اور شروع کرو اللہ کے تعریف کہہ  
 اور حضرت پر رو پڑھ اور دعا مانگا اللہ سے اپنے لیے اور ریت کے لیے جو چاہے امام محمد نے کہا کہ خبر  
 دی ہو کر سفیان ثوری نے ابی ہریرہ سے اور سننے روایت کی ابراہیم نخعی سے کہ کہا کہ پہلی تکبیر میں خدا کی

تقریف ہو اور دوسرے میں حضرت پروردگار اور میرے میں سب کے لیے دعا کرے اور چوتھی میں سلام کہے  
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**  
**عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ قَالَ يُصَلِّيُ عَلَيْهَا أَيْمَةً الْمَسَاجِدِ وَقَالَ إِذَا**  
**تَرَضَّعُوا بِهِنَّ فَصَلُّوا لَكُمْ لِكُتُوبَاتٍ وَلَا تَرَضَّعُوا بِهِنَّ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ الْخُلُودُ**  
**يَكْفِيكَ لَوْ سَلَّ أَنْ يُقْلَدَ إِمَامُ الْمَسْجِدِ وَلَا يُجْبَرُ عَلَى ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ اِبْرَاهِيمُ**  
روایت ہے جنازے کی نماز میں کہہ کہ سجدوں کے امام اور سپر نماز پڑھیں ابراہیم نے کہا کہ تم فرض نماز میں  
انکے ساتھ نہ رہی ہوتے ہو اور جنازے کی نماز میں اتنے رہی نہیں ہوتے یعنی جنازے کی نماز میں  
بھی انہیں کہ امام بنانا چاہیے امام محمد نے کہا کہ یہی کو ہم لیتے ہیں کہ لائق ہے ولی میت کو یہ کہ امام سجدہ  
کو آگے کرے اور ولی میت کو سپر بنیاد چاہوے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ**  
**أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يُصَلُّونَ عَلَى الْجَنَائِزِ خَمْسًا**  
**وَسِتًّا وَارْبَعًا حَقُّ فِيمَنْ الشُّوْصِلَةِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثْرَتُهُمْ وَأَبْدَانُ ذَلِكَ فِي ذَلِيلَةٍ أَيْ فِي**  
**حَقِّ فِيمَنْ لَمْ يَكُنْ كَثْرَتُهُ دَعَا مَرِيضٍ الْخَطَائِبُ فَفَعَلُوا ذَلِكَ فِي ذَلِيلَةٍ كَمَا رَأَى ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ**  
**الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّكُمْ مَعْرِضُونَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَقَامَ خَتَانِ لَقَدْ تَجَلَّدَ**  
**مَنْ بَعْدَكُمْ وَالنَّاسُ حَدِيثُ عُمَرَ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَاجْعَلُوا عَلَى شَيْءٍ يَجْمَعُ بِهِ عَلَيْهِ مِنْ**  
**بَعْدِكُمْ فَاجْمَعُوا رَأَى أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْظُرَ وَارْجَحَانَهُ كَقَدَرِ**  
**عَلَيْهَا الشُّوْصِلَةِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَتْ حَيْثُ فُضِّ فَيَا خُلُودَ يَا فَيَا فُضُّونَ بِهِ مَسْأَلَةُ**  
**ذَلِكَ فَظَلُّوا فَوَحَّدُوا وَارْجَحَانَهُ كَقَدَرِ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَدْبَارًا**  
**قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ الْخُلُودُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ اِبْرَاهِيمُ** کہ تھے لوگ نماز  
پڑھتے جنازہ پر پانچ تکبیریں اور چوتھی تکبیریں بیانات کہ حضرت کا انتقال ہوا حضرت  
ابوبکر کی خلافت میں ہی اس طرح تکبیریں کہتے رہے بیانات کہ ابوبکر کا انتقال ہوا حضرت عمر رضی  
ہرے تو انکی خلافت میں ہی لوگوں نے اسی طرح کیا سو جب حضرت عمر نے یہ بات دیکھی تو کہا کہ اسے  
کر رہے صحابہ محمد کہ مقرر جب تم اختلاف کرو گے تو تم سے پہلے لوگ ہی اختلاف کریں گے اور لوگوں کے کفر کا  
زمانہ قریب ہے کہ نہ تو اسے دنوں کے مسلمان ہو رہیں سو اچھا کر دیا کسی چیز پر کہ تم سے پہلے لوگ اور سپر جمع ہو جائیں

سوسا صاحب کی راہی اسپر شیری کہ اخیر جنازہ کو کہیں کو حضرت ابی بنی اخیر میں ٹپا ہو کہ اسپر آپ نکلتی  
 بتکیرین کہین سواو سپر عمل کریں اور جو اس کے سوا ہی ہواو سکو چوڑو دیوین سواو دنوں نے دیکھا اور معلوم  
 کیا کہ اخیر جنازہ پر آپ جنازہ تکبیرین کہی میں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ  
 کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي جَحْشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ**  
**عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى بَنِي زَيْدٍ بْنِ الْكَافَّةِ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ وَهُوَ اخْرُجَتْ**  
**أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ رُوَيْتٍ عَنْ كَثْرَتِ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ بْنِ الْكَافَّةِ كَأَنَّهُ زُيِّنَ بِسُجُودٍ**  
**بَتَكْبِيرِينَ كَمِينَ** اور وہ اخیر چیز ہے کہ حضرت علی نے جنازہ پر تکبیر کہی **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**  
**قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُرْزَبَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى ابْنَةِ لَهُ أَرْبَعًا وَرَجَعَهُ**  
**عَبْدُ السَّمِ بْنِ أَبِي أَرْفَةَ عَنْ رُوَيْتٍ عَنْ أَوْسٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ كَثْرَتِ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ بْنِ الْكَافَّةِ**  
**أَوْ خَالَ لَلْنَيْتِ الْقَبْرِ مَرَّةً فِي قَبْرِ مَن دَاخِلُ كَرِيكَ بَيَانِ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**  
**عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مَنِ آتَى يَدْخُلُ النَّيْتُ فِي الْقَبْرِ قَالَ لَمْ يَتَّكِلْ عَلَى الْقَبْلَةِ مَن**  
**حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهِ قَالَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَحَدَّثَنِي مَن رَأَى أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَدْخُلُونَ مَوَاطِعَهُمْ**  
**فِي الْأَمْسِ مِنْ قَبْلِ الْقَبْلَةِ قَانَ السَّلَ تَنِي مَصْنَعَهُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ**  
**يَدْخُلُ مِنْ قَبْلِ الْقَبْلَةِ وَلَا تَسْأَلُهُ سَلَامًا مِنْ قَبْلِ الْجَلِيلِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **مُحَمَّدٌ****  
**سَمَاعٍ عَنْ رُوَيْتٍ عَنْ مَن لَمْ يَرْجِعْ مِنْ قَبْرِ مَن دَاخِلُ كَرِيكَ بَيَانِ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**  
**عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ رُوَيْتٍ عَنْ كَثْرَتِ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ بْنِ الْكَافَّةِ كَأَنَّهُ زُيِّنَ بِسُجُودٍ**  
**بَتَكْبِيرِينَ كَمِينَ** اور وہ اخیر چیز ہے کہ اہل مدینہ نے اس کو سجدہ اس کے کیا امام محمد نے کہا کہ مردہ قبلے  
 کی طرف سے قبر میں داخل کیا جاوے اور نہ پہنچاؤ اس کو پاؤں کی طرف سے **سَلَّ سَلَّ** میں  
 سمیت کو سر کی طرف سے نکال کر قبر میں داخل کرنا اور صورت اس کی یہ ہے کہ جنازہ قبر کے پاؤں کی  
 طرف رکھا جاوے پہر سر کی طرف سے سمیت کو نکال کر قبر میں رکھا جاوے پس بیخفیہ کے نزدیک کہو  
 ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى ابْنَةِ لَهُ أَرْبَعًا**  
**وَرَجَعَهُ عَبْدُ السَّمِ بْنِ أَبِي أَرْفَةَ عَنْ رُوَيْتٍ عَنْ أَوْسٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ كَثْرَتِ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ بْنِ الْكَافَّةِ**  
**أَوْ خَالَ لَلْنَيْتِ الْقَبْرِ مَرَّةً فِي قَبْرِ مَن دَاخِلُ كَرِيكَ بَيَانِ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**

ترجمہ ہمارے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ داخل ہو قبر میں اگر چاہے جنت اور چاہے تورات یعنی قبر  
 میں بیت اور تارنے کے لیے خواہ جنت آدمی داخل ہوں یا طاق و دو طرح درست اور بہتر ہے امام  
 محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **باب** الصلوة علی الجنائز الرجال  
 والنساء مردوں اور عورتوں کے جنازہ کا بیان **محمد** قال أخبرنا أبو حنیفہ عن حماد بن عمار  
 ابن اھیم عن یزید اذا اجتمعوا قال نصفنا صفاً بضعها امام بعض و نصفنا جميعاً  
 نفونہ امام وسطہا اذا كانوا رجالاً ونساء جعل الرجال صلیون الامام والنساء امام  
 ذلک یلین القبلة کما ان الرجال یلون الامام اذا كانوا فی الصلوة والنساء من ذلک انهم  
 قال محمد قد رواه نأخذ وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب کسی جنازہ  
 جمع ہو دین تو ان سب کے صف باندھے کہ بعض بعض کے آگے ہو اور امام ان کے  
 درمیان کھڑا ہو دے پس اگر مرد اور عورتیں ملے ہو تو مردوں کے جنازے امام کے نزدیک کیے جاویں  
 اور عورتوں کے جنازے اوس کے آگے قبلے کی طرف کیے جاویں جیسے کہ مرد امام کے نزدیک تیار  
 جبکہ نماز میں ہوں اور عورتیں اوسے پیچھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے  
 امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال أخبرنا أبو حنیفہ عن سلیمان التیمی عن عاصم  
 الشعمی قال قال ابن عباس علی اربع کلون بنت علی بن زید بن عمر ابنہا جعل اثم  
 کلون تیفاء القبلة وجعل زید امیئاً لی الامام قال محمد قد رواه نأخذ وهو قول  
 ابو حنیفہ ترجمہ عاصم سے روایت ہے کہ ابن عمر نے ام کلثوم حضرت علی کی بیٹی اور ام کلثوم کے  
 چھ دنوں کا اکٹھا جنازہ پڑھا سو ام کلثوم کا جنازہ قبلے کی طرف رکھا اور زید کا جنازہ امام کے  
 نزدیک رکھا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال  
 أخبرنا أبو حنیفہ قال حدثنا عیسی بن عبد اللہ بن مویہ قال رايت ابا هريرة رضي الله  
 عنه جنازة الرجال والنساء جعل الرجال یلون القبلة والنساء یلون القبلة ترجمہ عبداللہ بن عمر  
 سے روایت ہے کہ ابراہیم کہ مردوں اور عورتوں کا جنازہ پڑھے دیکھا سو مردوں کے جنازے اپنے  
 نزدیک کیے اور عورتوں کے جنازے قبلے کی طرف کیے **محمد** قال أخبرنا أبو حنیفہ قال  
 حدثنا الهیثم عن سعید بن عمرو عن ابن عمر عن عائشة صلی علیہا وسلم انک صلیت من الزکا



یعنی دستور بیٹے رہے تھے کثرت نہ ہو تو تھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم شیعہ میں کہنا ہے کہ وہ اسے  
 کثرت نہ ہو دی اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **محمد** قال أخبرنا أبو حنیفہ عن حماد قال سالت  
 إبراهيم بن محمد بن أبي جعفر عن القوم قال إذا وضعنا الجنائز عن مناكب الرجال وقال أرايت لو  
 أنفقوا المال على قبر ولم يضر فيه نفاس أكنيت قائما حيا **محمد** قال **محمد** إذا وضعنا  
 الجنائز على الأرض فلا بأس بالعمود ونحوه قبل ذلك وهو قول أبي حنیفہ رحمه جاد  
 روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کہ لو کہ سقوت بیٹھیں اور اس کے کہا جبکہ جنازہ لوگوں کے نوٹ نہ ہو اس کے  
 تلے رکھا جاوے اور کہا کہ بھلا بتلا تو کہ اگر قبر کے پاس ہو پتھین اور اس میں کمال نہ ماری گئی ہو تو کیا  
 کثرت ہے یہاں تک کہ قبر کو دی جاوے یعنی جب میت زمین پر رکھی جاوے تو پھر بیٹھا جاوے ہے امام محمد  
 نے کہا کہ جب جنازہ زمین پر رکھا جاوے تو پھر بیٹھنے میں کچھ ڈر نہیں اور اس سے پہلے بیٹھا مکوہ ہے اور  
 یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال أخبرنا أبو حنیفہ عن إبراهيم بن أبي جعفر عن القوم قال سالت  
 أبي حنیفہ ما تراث أمه الله الصبرانية فتبع جنازتها في حفرة من الحفر التي حفرها الله عليه وآله  
 وسلم قال **محمد** لا تری یا بنیاعها باسا إلا أنه يشك في الحية عن الجنائز وهو قول أبي  
 حنیفہ رحمه الله عليه رحمه جاد روایت ہے کہ حارث بن ربعی کی ماں مر گئی جو کہ نصرانی تھی  
 سورہ حضرت کے چچا کے ہو جنازہ کے ساتھ کہ امام محمد نے کہا کہ ہم اس کو جنازہ کے ساتھ لائیں کہ وہ قبر کے ایک طرف  
 گناہ سے رہی اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **باب** تسنیم القبور وتخصيصها بقبور الأوت کی  
 کوہان کی طرح کرنا اور انکا کچ کرنا **محمد** قال أخبرنا أبو حنیفہ عن حماد عن إبراهيم بن محمد  
 قال أخبرني من رأى قبر النبي صلى الله عليه وآله وسلم وقبر أبي بكر وقبر عمر رضي الله  
 عنهما قال أخبرني عن علي بن فلان قال قال **محمد** وريه نأخذ قبري ثم القبر تسنيم  
 ولا يرفع وهو قول أبي حنیفہ رحمه جاد روایت ہے کہ انبیری مجھ کو جس نے حضرت کی قبر اور ابو بکر اور  
 عمر کی قبر انٹ کی کوہان کی طرح دیکھی زمین سے اوٹھی ہوئی اور سب کثرت ہے مٹی سفید کے امام محمد  
 نے کہا اسی کو ہم شیعہ میں کہنا ہے کہ ان کا شیعہ کی طرح کچا کرنا اور کچا کرنا **محمد**  
 قال أخبرنا أبو حنیفہ عن حماد عن إبراهيم بن محمد قال قال **محمد** وريه نأخذ قبري ثم القبر تسنيم  
 قبري فلا يؤكل قال **محمد** وريه نأخذ قبري ثم القبر تسنيم قبري فلا يؤكل قال **محمد** وريه نأخذ قبري ثم القبر تسنيم









کہ اگر کوئی مرد کافروں کی لڑائی میں قتل کیا جاوے تو اسکو غسل دیا جاوے اور جو کوئی مارا جاوے  
 اور گھر کی طرف اٹھا یا جاوے تو اسکو غسل دیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور سید  
 حبیب آدمین کے ہاتھ پر زندہ اوٹھا یا جاوے تو اسکو غسل دیا جاوے **محمد** قال اخبرنا  
 ابو حنیفہ قال حدثنا سالم بن اخطب قال قال ما من نبی الا کثر من قومه من قومه من قومه  
 ابھار وان حوکلہ القبر کذا فی ترجمہ سلم سے روایت ہے کہ کوئی ایسا نبی نہیں مگر کہ اپنی قوم  
 سے کچھ کی طرف بہاگا اور اسکے رب کی عبادت کر نیو اور کیے کے گرد تین سو نبی کی قبر ہے **محمد** قال  
 اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا عطاء بن السائب قال قال قتیبہ بن شیبہ قال قال قتیبہ بن شیبہ  
 لخدمہ ترجمہ عطاء بن سائب سے روایت ہے کہ حضرت ہود اور صالح اور شعیب کی قبر مسجد حرام یعنی مسجد  
 کی مسجد میں ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا زید بن علقمہ عن عبد اللہ  
 بن الحارث عن عائشہ عن موسیٰ الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فناء  
 امیہ بالظعن والظعنون قبل یارسول اللہ الظعن قد عرفناه فما الظعنون قال وخذنا  
 انکم انکم من الجرح فی کل شہد ان ترجمہ ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ  
 میری امت کا فناء قبر اور طاعون کے سبب ہوگا کسی نے عرض کی کہ یا حضرت طعن کو تو ہم پہناتے  
 ہیں اور طاعون کیا چیز ہے فرمایا چیر و شمنون تمہارے کی خون سے اور بہرین شہید ہیں **ابو**  
 زیارۃ القبور قبروں کی زیارت کرنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا  
 علقمہ بن مرثد عن ابن بکر عن اسیب بن ریحہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 انہ قال نہیناکم عن زیارۃ القبور فزودوها ولا تشولوا ہجرا فقد اذن ل محمد فی  
 زیارۃ قبور امیہ وعمر بن الخطاب ان تمسکوا فو ثلثہ ایاکم فامسکوا ما بید انکم ف  
 تزودوا فانما نہیناکم لیتبع موسیٰ علیہ السلام فیکرموا عن التینان فی الدنیا والآخرۃ  
 والمنبت فانتہدوا فی کل طرف فان ظروفا لا یجیل شینا ولا یجزم ولا شربنا لیسکر  
 قال محمد بن عبد اللہ ناخذ لا باس زیارۃ القبور للدعاء للکبیت ولذکر الاخیرۃ  
 وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھے تم کو منع کیا تھا قبروں کی  
 زیارت سے سبب زیارت کیا کرو اور نہ کہو سچ بیٹھے انہ بالکل جوڑندو ہوا سچے کہ محمد کو اپنی مان





طاووس کے کہا کہ سب لوگوں میں بہت خوش آواز قرار میں وہ شخص ہے جسکے سے تو اسکو پڑتا تھا ملا کرے کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابی اہیمہ انہ قال کان یقال ان الله تبارک وتعالیٰ لم یأذن للنبیؐ ان یدعی لنفسه اللقب الحسن بالقرآن ترجمہ حماد وروایت ہے کہ امیر مہم نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ نہیں اجازت دی خدا نے وہ کسی چیز کے جیسے کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کی اجازت دی **باب** القراءۃ فی الحکام والجناب حماد بن اوجبات کی حالت میں قرآن پڑھنے کا بیان محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابی اہیمہ عن سعید بن جبیر انک انکتاب محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یقرأ القرآن جویاً من القرآن وهو علی غیر مضروب قال محمدؐ ویکم لا ینزل الیہ باسارہو قولہ ابی حنیفہ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت کے اصحاب میں سے کوئی قرآن کی ایک چیز پڑھتا تھا اور اس حال میں کہ وہ بیوضو ہوتا امام محمدؐ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال اخبرنا شعبۃ بن الحجاج عن یحییٰ بن عمار عن الجعفی عن عبد اللہ بن سلمۃ قال دخلت انا ورجل من بنی اسد احسب علی بن ابی طالب فاراد ان یبعثنا فی حاجۃ لہ فقال لنا انکم اعلمان فمالجأ عن دینکم قال نعم دخل الخلاء وخرج فاخذ من الماء شرباً فمسح وجهہ وکفہ ثم رجع یقرأ القرآن تکلیماً انکرونا ذلک فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقرأ القرآن ولا یجہد عن ذلک وریما قال لا یجہد عن ذلک فی کثیر النکاحۃ قال محمدؐ ویکم لا ینزل الیہ باسارہو قولہ ابی حنیفہ ترجمہ عبد اللہ بن سلمہ سے روایت ہے کہ میں اور ایک مرد بنی اسد حضرت علیؑ باہر گئے سو حضرت علیؑ نے چاہا کہ ہم کو اپنے کمر کام میں بھیجیں سو فرمایا کہ تم دونوں پہلوان ہو سو ہمارے ساتھ اس کام کے بیڑ کو اس کے بیڑ بیاہر مل کر ساتھ اس کے پہر پانچاں میں داخل ہوئے اور نکلے اور کچھ پانی لیا سو اپنا مونہ اور دونوں ہاتھ ملے پہر پہرے قرآن پڑھتے تو گویا کہ ہم نے اس سے انکار کیا سو گویا کہ تم نے حضرت قرآن پڑھتے تو گویا کہ ہم نے اس سے انکار کیا سو گویا کہ تم نے حضرت قرآن پڑھتے اور نہ روکتے تھے آپ کو اس سے کوئی چیز سو اجابت کر امام محمدؐ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہر حال میں قرآن پڑھنا درست ہر سوائے

اسکے اوسکو نہانے کی حاجت ہو اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **محمد** قال أخبرنا ابو حنیفہ عن  
 حماد قال سالت ابراہیم عن القدر اذہ فی الحکماء قال لیس لک بئی قال **محمد** فان شئت  
 فاقول قد بلغنا عن الطحاکی بن مکران انہ قد آ فی الحکماء ترجمہ حماد وروایت ہے کہ میں نے ابراہیم  
 سے حکام میں قرآن پڑھنے کا حکم پوچھا اور میں نے کہا کہ حکام اسوہ طہ نہیں بنایا گیا امام محمد نے کہا کہ اگر تو چاہو  
 تو پڑھ لکھنا اس سے روایت ہے بخاری کہ اوس نے حکام میں قرآن پڑھا **محمد** قال أخبرنا ابو حنیفہ  
 عن حماد عن ابراہیم قال اربعة الاية ترون القرآن الا الاية ونحوها الحب والکاف  
 والذی یجاء مع اھلک فی الحکماء ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چار آدمی قرآن نہیں پڑھیں  
 مگر ایک آیت یا نہاد اوسکی جنہی اور حنیض والی اور حجابی بیوی سے صحبت کرے اور حکام میں **محمد**  
 قال أخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم قال اذکر لک علی الحال فی الحکماء وخبیرنا  
 اذا عطست قال **محمد** فیہ کالحن وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ حماد وروایت ہے کہ ابراہیم  
 نے کہا کہ جب تو حکام وغیرہ میں جینے کے تو ہر حال میں سر کا ذکر کر لینے کہ یہ محمد سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو  
 ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال أخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن  
 ابراہیم قال اھم الله الحال کنت فی خلاء او غیرہ قال **محمد** فیہ نالحن وهو  
 قول ابی حنیفہ ترجمہ حماد وروایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ میں ہر حال میں خدا کی حمد کرتا ہوں خواہ  
 باغیانے میں ہوں یا اوس کے غیر میں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ  
 کا **باب الصوم فی السفر والاکفار** سفر میں روزہ رکھنا اور اظہار کرنے کا بیان **محمد**  
 قال أخبرنا ابو حنیفہ قال حدثننا ابراہیم بن مسلم عن رجل من بنی سؤاة بن عامر  
 قال خرجت اریل مکة فلقیت رفقتین فی احدھما حدیثک وہ فی الاخری ابو موسی  
 الاشعری رض قال تکلن فی اصحاب حدیثک رض قال تصام حدیثک رض واھما ابہ والابو  
 موسی رض واھما ابہ تکلن حدیثک یجوز الا کفار ویؤخرون عن الصوم وکان ابو موسی یؤخرون  
 الا کفار ویجوز الصوم قال **محمد** حدیثک یجوز حدیثک رض کالحن وهو قول ابو حنیفہ  
 ترجمہ بنی سؤاة بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے سونکھا سو میں نے ذکر وہ سے ملا کہ ایک  
 گروہ میں حدیث ہے اردو سرین ابو موسیٰ انہری سو میں حدیث کے ساتہیں میں ملا سو حدیث اور ابو موسیٰ



۱۰۰ حَلَالَةٌ عَنْ رَجُلٍ مِمَّنْ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِيَهُمْ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَدْرِي لَكَ بِسَائِكَ كَيْفَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ  
 کہ ہر حضرت بدیسی بدن لگاتے اپنے اپنی بیوی کے بدن سے اس حال میں  
 کہ روزیدار ہوتے امام محمد نے کہا کہ ہم اس میں چونکہ نہیں دیکھتے جبکہ مباشرت کو سوا اپنی جان پر  
 کسی چیز کا خوف نہ کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ مَا يَقْضِي الصَّوْمَ رُوزَةٍ** کہ کیا چیز  
 توڑتی ہے محمد بن قال أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّحْلِ  
 يُمْسِي مِصْلَ اذِيكَ تَنْتَشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ بَقِيَّةَ لِمَا فِيكَ خُلَّ حَلْفُهُ قَالَ يَوْمَ صَوْمِهِ تَنْتَشِرُ  
 يَوْمًا مَكَانًا قَالَ مُحَمَّدٌ قِيَّةٌ كُلُّهُ إِذَا كَانَ ذَلِكَ الصَّوْمِ إِذَا كَانَ نَاسِيًا لِلصَّوْمِ فَلَا  
 قَضَاءَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ حَمَّادٌ رَوَاتِهِ اِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ  
 کہ کبھی کرے اور ناک میں لیوے احوال میں کہ روزے دار ہو سو باقی اوپر غالب آدمی اور اسکے خلق میں  
 داخل ہو وہی ابراہیم نے کہا کہ وہ اپنا روزہ تمام کرے پھر اوسکی جگہ ایک دن قضا روزہ کرے پھر امام محمد  
 نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ اوسکو اپنا روزہ یاد ہو اور جبکہ اوسکو روزہ یاد نہ ہو تو اوپر قضا نہیں  
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ  
 قَالَ فِي الْقِيَّةِ لَا قَضَاءَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ تَعَمُّدًا فَيَوْمَ صَوْمِهِ تَنْتَشِرُ بَعْدَ قَالَ مُحَمَّدٌ  
 قِيَّةٌ كُلُّهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ حَمَّادٌ رَوَاتِهِ اِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ  
 کہ قضا نہیں مگر یہ کہ جان بوجہ کرے کی سوا اپنا روزہ تمام کرے پھر بعد اوسکے اسکو قضا کرے امام  
 محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ  
 عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّحْلِ يُمْسِي أَهْلُهُ وَهُوَ صَائِمٌ فِي شَهْرٍ مَمْلُوكٍ قَالَ يَوْمَ صَوْمِهِ  
 وَيَقْضَى مَا أَتَى وَيَتَقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ خَيْرٍ وَلَوْ عَلِمَ بِهِ الْإِمَامُ لَعَزَّاهُ  
 مُحَمَّدٌ قِيَّةٌ كُلُّهُ وَكَوْنِي مَعَكَ أَنْ عَلَيْكَ كَفَّارَةً عَنْ تَرْكِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَضَاءَهُ تَعَمُّدًا  
 مَسْنُوعِينَ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَأَهْلَاهُ سِتْرَيْنِ مَسْكِينًا لَحْلَ مَسْكِينٍ بَصْفَ مَلَأَ مِنْ خُطْبَةٍ أَوْ مَلَأَ  
 مِنْ تَبَاؤُ شَعِيرٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ  
 میں اپنی بیوی سے صحبت کرے احوال میں کہ روزیدار ہو ابراہیم نے کہا کہ اپنا روزہ یاد نہ ہو اور اگر  
 اور جو توڑا ہو وہ قضا کرے اور قربت چاہے طرف اس کے ساتھ اوس چیز کے کہ طواف رکھو نیکی سے



یہ ہے چنانکہ ممکن نہ ہو گا کفارہ ادا کرے تاکہ وہ گناہ اسکا معاف ہو اور اگر حاکم کو یہ حال معلوم ہو تو  
 اسکو بغیر دیوی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قضا کرے اور ساتھ اس کے اوپر کفارہ ہو جسے کہ  
 ایک غلام آزاد کرے اور یہ نہ پاوے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے درپے اگر اس سے یہ بھی نہ ہو  
 تو ساتھ مسکینوں کو کمانا کھلاوے ہر مسکین کو آدھا صاع یعنی دو سیر کیون دیوے اور اگر جو یا کھو  
 ہر تو ہر مسکین کو چار چار سیر دیوی ہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ رَوَى**  
**فَضِيلَةُ** کا بیان **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ**  
**قَالَ صَوْمُ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ يُعَدُّ بِصَوْمِ سَنَةٍ وَصَوْمُ يَوْمٍ عَرَفَةَ بِصَوْمِ سَنَتَيْنِ سَنَةً**  
**قَبْلَهَا وَسَنَةً بَعْدَهَا** ترجمہ جماعت روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ عاشورہ کے دن ہفتہ  
 رکعت کا ثواب ایک برس کے روزے کو برابر ہے اور عرفہ کے دن سو گنا رکعت کا ثواب دس برس کے روزے  
 کے برابر ہے ایک برس اس سے پہلے کے اور ایک پیچھے کے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**  
**قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْأَقْصَرَانِ النَّخَعِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْلُظُ صَائِمًا**  
**وَيَكْنِيهِ مَا رَأَى فَإِمَّا لَمْ يَتَصَرَّفْ إِلَّا شَرِبَ مِنْ لَبَنٍ قَدْ وَضِعَتْ لَهُ فَكَيْشَرَهَا فَتَكُونُ**  
**فِطْلًا وَتُحْتَمِلُهُ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْقَائِلَةِ قَالَ فَأَنْصَرَفَ إِلَيْنَا بَرَاءُ فَوَجَدَ بَعْضَ أَهْلِيهِ**  
**فَكَلَّمَهُمْ فَجَعَلُوهُ فَكَيْشَرَهَا فَطَلَبَ لَهُ فِي يَمِينِهِ أَدْوَجَةً طَعَامًا أَوْ تَرَابًا فَكَلَّمَهُ فَوَجَدَ**  
**فَطَلَبُوا عِنْدَ أَهْلِيهِ فَكَلَّمَهُ فَعَلَّاهُمْ شَيْئًا فَقَالَ مَنْ يُطْعِمُنِي أَطْعَمَهُ اللَّهُ**  
**فَرَكِبْنَا فَمَكَّنَهُ فَعَلَّاهُمْ شَيْئًا يُطْعِمُونَهُ إِيَّاهُ قَالَ فَأَقْبَلُوا عَلَى الْغَنِيِّ فَوَجَدَ دَهًا كَانِطِلَ**  
**مَا كَانَتْ تَحْكُمُوا أَمِنْهَا مِثْلَ شَرِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ تَرْجَمَهُ عَلِيُّ بْنُ**  
**أَقْرَبَ رَوَاتِيهِ** کہ تھے حضرت ہوتے دن کو روزیدار اور رات کاٹے خالی پیٹ کھڑے ہو کر پھر  
 ایک بار دودھ کی طرف پہرتے کہ آپ کیلے رکھا جاتا سوا اسکو پیتے سو وہی آپ کا افطار ہوتا اور  
 وہی بھری اس وقت تک آئندہ رات سے سوا کیا حضرت اپنی دودھ کی طرف پہرتے سوا آپ  
 اپنے بعض اصحاب کو نہایت بہو کہ کو بیوی بھی ہو پایا سوا اس نے وہ دودھ پیا سو حضرت کے لیے  
 آپ کی بیویوں کے گمرون میں کمانا یا پینا تلاش کیا گیا سو نہ پایا گیا پھر آپ کے اصحاب کے پاس تلاش  
 کیا گیا سوائے پاس ہی کوئی چیز نہ پائی سو حضرت نے فرمایا کہ جو مجھ کو کمانا کھلاوے اسکو خدا کھلاوے

سوا صاحب کوئی چیز نہ پائی کہ آپ کو کملا دین سے بکری کی طرف متوجہ ہو سو یا بکری کی زیادہ بہری ہوئی ہو  
 تہنک اسکود و وہ نسبت سابق کے سوا صاحب حضرت کے پیسے کے موافق اوس سے دودھ دو ہا کتاب  
 زکوۃ الذهب الفقتہ و مال الیثم سونے اور چاندی کی زکوۃ اور یم کے مال کا بیان محمد کا  
 أخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد بن عمار عن ابن اہیم قال لیس فی اقل من عشرین مثقالا من الذهب  
 زکوۃ فاذا کان الذهب عشرین مثقالا ففیہ نصف مثقال فما زاد بحساب الالف و لیس  
 فیہ اذون مائتہ درہم صدقہ فاذا بلغت الورد مائتہ درہم ففیہ اربعہ و ستون مثقالا  
 زکوۃ بحساب الالف قال محمد و بہذا اکلہ نلخذ و کان ابو حنیفۃ یأخذ بذلک کلہ الا  
 فیخص کلہ کلہ فمنازلہ علی مائتہ درہم فلیس فی الزیادۃ شیء یلحق بہ اذون مائتہ  
 فیکون فیہا درہم فمنازلہ علی العشرین مثقالا من الذهب فلیس فیہ شیء یلحق بہ  
 اربع مثاقیل فیکون فیہا بحساب الالف ترجمہ حماد و عمار سے کہ اگر بیس سے کم نہین ہر مثقال  
 سے کم سونے میں زکوۃ سو جب نامیں مثقال ہو تو اوس میں آدھا مثقال دینا آتا ہے اور جب زیادہ ہو  
 تو اسی حساب سے اور نہین دو سو درہم میں چاندی کی زکوۃ سو جب چاندی دو سو درہم کو پہنچے تو اوس میں  
 پانچ درہم دینے آتے ہیں اور جو زیادہ ہو تو اسی حساب سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور  
 ابو حنیفہ ہی ان سب حکموں کو لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ جب چاندی دو سو درہم سے زیادہ ہو  
 تو زیادتی میں کچھ زکوۃ نہین نہایت کہ چالیس درہم کو پہنچے سو اوس میں ایک درہم دینا آئیگا اور  
 اسی طرح اگر سونا ہر مثقال سے زیادہ ہو تو اوس میں بھی کچھ زکوۃ نہین نہایت کہ چار مثقال کو پہنچے  
 سو اوس میں اسی حساب سے زکوۃ دے ف دو سو درہم ساڑھے باون تو سے چاندی ہوتی ہے اور ہر  
 مثقال ساڑھے سات تو سے ہوتے ہیں محمد کا کہ أخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد بن عمار عن ابن اہیم  
 قال لیس فی مال الیثم زکوۃ ولا یجب علیہ الزکوۃ حتی یجب علیہ الصلوۃ قال محمد و بہذا  
 نأخذ و ہو قول ابو حنیفۃ ترجمہ حماد و عمار سے کہ اگر بیس سے کم نہین بیس کے مال میں زکوۃ اور  
 نہین واجب ہوتی اس پر زکوۃ نہایت کہ درہم ہو اور سب نماز امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور  
 قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد کا کہ أخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا لیث بن ابی اسحاق عن  
 مجاہد عن ابن مسعود عن ابن اہیم قال لیس فی مال الیثم زکوۃ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ ابن



کہ ایک عورت ابن مسعود کو کہا کہ میرے پاس کچھ زیور ہے تو کیا مجھ پر اس کی زکوٰۃ واجب ہے ابن مسعود اس کو کہا کہ ہاں اس نے کہا کہ میرے دو ہتھیار تھیم ہیں کہ میری گود میں ہیں تو کیا مجھے کفایت کرتا ہے یہ کہ میں یہ زکوٰۃ الا میں خرچ کروں ابن مسعود نے کہا ہاں کافی ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہر ناستے دار کو زکوٰۃ دینا درست ہے مگر بیٹے یا باپ یا پوتے اور دادی یا دادی کو درست نہیں ہے اگرچہ اس کے عمیل میں ہوں اور اپنی عورت کو بھی زکوٰۃ مذی جاوے اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ خاوند کو بھی زکوٰۃ دینی درست نہیں لیکن ہمارے نزدیک تو خاوند کو کچھ دینی درست ہے اور ہمارے نزدیک کسی گھنے میں زکوٰۃ نہیں مگر چاندی اور سونے کے گھنے میں اور یہ جو ہر اور سونے سوا دن میں نہ کوہ نہیں مگر یہ کہ سوداگری کے لیے ہوں تو ان میں ہر زکوٰۃ واجب ہے **محمّد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ لَيْسَ فِي الْجَوْهَرِ الزَّكَاةُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلتِّجَارَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ فِيهِ نَاحِلٌ وَهُوَ كَوَلٌّ أَبُو حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ ابْرَاهِيمُ نے کہا کہ نہیں جو ہر اور سونے میں نہ کوہ جبکہ نہ ہوں اسے تجارت کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ زَكَاةِ الْفِطْرِ لِلْمَسْكِينِ وَخَطْمِيٍّ أَوْ غُلَامَيْنِ كِ زَكَاةُ كَلْبَيْنِ** **محمّد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَكَمْنَا حَمَّادًا عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ كَثِيرٍ فِي صَلَاتِهِ الْفِطْرَ عَلَى كُلِّ مَسْكُوتٍ أَوْ حُرٍّ أَوْ مَغِيرٍ أَوْ كَيْسٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ فِيهِ نَاحِلٌ فَإِنْ أَدَّى صَاعًا مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْرُجَ أَكْبَرًا أَوْ أَكْبَرًا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ زَبِيبٍ يُجْزِيهِ وَاسْتَأْذَنَ لَنَا فَلَا يُجْزِيهِ إِلَّا صَاعٌ مِنْ زَبِيبٍ تَرْجِمَهُ ابْرَاهِيمُ سے روایت ہے کہ صدقہ فطر کا واجب ہے ہر شخص پر غلام ہو یا آزاد جو ٹاہو یا بٹا آدھا صاع کیوں سے یا ایک صاع کیوں سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر جب سے ایک صاع دیوے تو یہ بھی اس کو کافی ہے اور ابو حنیفہ نے کہا کہ اگر خوشک کا آدھا صاع ہی اس کو کافی ہے اور لیکن ہمارے قول میں تو اس کو کافی نہیں مگر پورا صاع **انور** **محمّد** قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْأَسودِ الْكَلْبِيِّ عَنْ الْحَاجِبِ قَالَ مَا سَوَى الْبُرِّ فَصَاعًا قَالَ مُحَمَّدٌ فِيهِ نَاحِلٌ تَرْجِمَهُ ابْرَاهِيمُ سے روایت ہے کہ کیوں سے سوا جو چیز ہے سو صاع صاع دیوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں **محمّد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ لَيْسَ فِي الْمَسْكُوتِ زَكَاةٌ وَكَذَلِكَ فِي الْفُكْرِ وَالْقُرْمِيِّ زَكَاةٌ وَلَكِنْ إِذَا كَانَ نَوًْا لِلتِّجَارَةِ كَانَتْ الزَّكَاةُ فِي الْقِيَمَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ فِيهِ نَاحِلٌ وَهُوَ كَوَلٌّ

ابن حنیفہ رحمہ جواد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ میں غلاموں میں اور اون میں کہ اپنا خرچ ادا کرتے ہیں ان کو نہ ولیکن اگر تجارت کے لیے ہوں تو ان کے قیمت میں زکوٰۃ واجب ہوگی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا وہ خیر یہ اوسن تیر کہتے ہیں جو کہ ہمارے غلام پر خرچ مقرر کر دیتا ہے کہ مثلاً ماہواری ہم بچہ سو انار و پیسے لیا کریں گے اگر تو اوس سے زیادہ کیا تو وہ تیرا ہے اور کم کیا تو وہ بھی تجھ پر ہے محمد بن خالد بن ابی حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابراہیم قال اذ کان لکم لکون التجارۃ فالصدقات من القیمۃ فی کل ما فی ذرہم خمسۃ دراهم قال محمد بن خالد وہو قول ابو حنیفہ رحمہ جواد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر غلام تجارت کے لیے ہوں تو زکوٰۃ اون کی قیمت کے دینی آتی ہے ہر دو سو درہم میں پانچ درہم ہیں امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **باب** زکوٰۃ اللکات العوامیل کا کہ کرنا لے چار پان میں زکوٰۃ دینے کا بیان محمد بن خالد بن ابی حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابراہیم انہ قال فی الخلیل السائم یطلب شہان شہان فی کل فرس دینار وان شئت عشرۃ درہم وان شئت فالقیمۃ ثم کان فی کل مائتۃ درہم خمسۃ دراهم فی کل فرس دینار قال محمد بن خالد اکلہ یاخذ ابن ابی حنیفہ واما فی قولنا فلیس فی الخلیل صدقۃ بلقنا عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال عفوت لاسی عن صدقۃ الخلیل فان فیہ رحمہ جواد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چھنے والی گھڑوں میں کہ اون کی نسل ملو نہ کو نہ ہو اگر تو چاہے کہ گھڑے میں ایک دینار ہو اور اگر چاہے تو دس درہم میں اور اگر چاہے تو قیمت کہ چھ ہر دو سو درہم میں پانچ درہم زکوٰۃ دے کر یہ گھڑے میں نہ ہر یا مادہ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ابو حنیفہ لیتے ہے کہ حسب گھڑے اور گھڑاں کے ہونے ہوں تو اون میں زکوٰۃ واجب ہے اور یہ ہمارے قول میں نہیں کہ گھڑوں میں زکوٰۃ ہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت پہنچی کہ آپ نے فرمایا کہ میرے سامان کی زکوٰۃ اپنی است کو گھڑوں میں سے اور غلاموں میں سے لینے اگر تجارت کے لیے نہ ہوں۔ محمد بن خالد بن ابی حنیفہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لیس علی المؤمن المسلم فی فرسہ ولا فی بلیہ صدقۃ رحمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کو سفر مانے تھے کہ میں مرد



کسی ترکاری اور سیویں میں زکوہ نہیں لیکن امام ابو حنیفہ کو نزدیک ہر چیز میں زکوہ واجب کہم ہوا بہت  
 مگر کما سن اور لکڑی اور ان میں نہیں ہے محمد بن قال أخبرنا أبو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابراہیم  
 فی ذلک قال نعم واما حنیفہ قال مکشورہ ترجمہ حماد بن عمار سے اس آیت کو حق میں کہ  
 وحق اوسکا دن کاٹنے اوسکے ابرہہ نے کہا کہ یہ آیت منسوخ ہے یعنی کمیتی وغیرہ سیویں اور ترکاری  
 میں زکوہ واجب نہیں محمد بن قال أخبرنا أبو حنیفہ عن ابن جعفر عن الحارث بن عوف عن یزید بن  
 حماد قال قال یزید بن الحارث بن عوف قال قال یزید بن الحارث بن عوف قال قال یزید بن الحارث بن عوف  
 أموالهم ربع العشر ومن أموال أهل الذممة إذا اختلفوا بها للتجارة نصف العشر ومن أموال  
 أهل الحرب العشر ترجمہ زیاد بن حدیر روایت ہے کہ حضرت عمر نے اوسکو عین مزار ایک جگہ کا نام ہوا  
 میں زکوہ تحصیل کرنے کو بھیجا سو حکم کیا اوسکو یہ کہ اوسکے مسلمانوں کے مال کو چالیسواں حصہ اور اہل ذمہ  
 کافروں کے مال سے جبکہ اوس سے تجارت کرتے ہوں بیسواں حصہ اور اہل حبشہ کے مال میں سے دسواں  
 حصہ محمد بن قال أخبرنا أبو حنیفہ قال حدثنا الهیثم عن الثور بن سبیئ عن  
 الثور بن مالک عن قال کان عمر بن الخطاب یبعث السنین ممالک مصلیاً قال اهل  
 البصرة قال قادیان ان عمل له فقلت لا حتی یتکلم فی عهد عمر بن الخطاب الذی  
 کتب لک کتب فی انی اخذ من أموال المسلمین ربع العشر ومن أموال أهل الذممة إذا  
 اختلفوا بها للتجارة نصف العشر ومن أموال أهل الحرب العشر قال محمد بن  
 یونس اکمل ما اخذنا ما اخذ من المسلمین فهو ذکوة فی موضع الزکوة  
 الفقراء والمساکین ومن سمي الله فی کتابه وما اخذ من أهل الذممة ومن أهل الحرب  
 وجمع موضع الخراج فی المکات لئلا یفانک ترجمہ السن بن سیرین روایت ہے کہ اس نے کہا  
 کہ عمر انکو اہل بصرہ کی طرف زکوہ تحصیل کرنے کو بھیجتے تھے سوا راہہ کیا حضرت انس نے کہ میں اس کے  
 لیے زکوہ تحصیل کروں سو بیٹے کہا کہ میں نہیں کروں گا یہاں تک کہ ترجمہ کو عبد اللہ بن عبد اللہ  
 نے فرمایا کہ یہاں سوا اوس نے میرے لیے عہد لکھا یہ کہ میں مسلمانوں کے مال میں سے چالیسواں  
 حصہ لون اور اہل ذمہ مال میں سے جبکہ اوس سے تجارت کرتے ہوں بیسواں حصہ لون اور اہل  
 حبشہ کے مال میں سے دسواں حصہ امام محمد نے کہا کہ انہیں سب حکم کوہم بیٹے ہیں لیکن جو مسلمانوں







مشرعہ کیجاوے سو جب اور یکایک کو سو پچپن تو ان میں ایک اونٹنی تین برس کی دینی آتی ہے پھر از سر  
 نو رکوع شروع کی جاوے اور یہی سب قول ہے ابو حنیفہ کا **ف** حیاء و شرف ایک سو میں سے زیادہ  
 ہوں تو از سر نو رکوع نہ شروع کیجاوے بلکہ ہر چالیس میں دو برس کی بوبتی اور ہر یکایک میں تین برس  
 کی بوبتی دینی آتی ہے اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا اور امام ابو حنیفہ وغیرہ کہتے ہیں کہ از سر نو رکوع  
 شروع کی جاوے یعنی جب ایک سو میں سے پانچ زیادہ ہوں تو لازم اونٹ کے دو حصے اور ایک بکری  
 ہر ہر پانچ میں ایک بکری چوبیس تک ہر بخت خاص وغیرہ سوائے تریب مذکور کے **ک** یا  
 رکوع الغنہ بکریں کی رکوع کا بیان **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ جَمَاعَةٍ  
 إِذَا هَيَّجَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ لَكَيْسٌ فِي أَقْلٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنَ الصَّالِحِينَ  
 رُكُوعٌ فَإِذَا كَأَنَّكَ أَرْبَعِينَ فِيهَا شَأْنُ الْمِائَةِ وَعِشْرِينَ فَإِذَا رَأَيْتَ وَاحِدَةً فِيهَا  
 شَأْنَانِ الْمِائَتَيْنِ فَإِذَا رَأَيْتَ وَاحِدَةً عَلَيَّ مِائَتَيْنِ فِيهَا ثَلَاثُ شِئَاءٍ الْوَلَدُ مِائَةٌ  
 فَإِذَا كُنْتَ أَلْفًا فَمِنْ كُلِّ مِائَةٍ شَأْنٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
 ابْنِ حُنَيْفَةَ تَرْجُمَهُ اِبْرَاهِيمُ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ  
 كَمْ مِنْ رُكُوعٍ سَوَّجَ جَالِسِينَ هُوَ تَوَانٍ مِنْ أَلْفٍ بَكْرِيٍّ دِينِي آتِي هِيَ أَلْفٌ سَوَّيْسَ بَكْرِيٍّ تَكْ وَأَوْ  
 حَبَّ أَلْفٌ زِيَادَةً تَوَانٍ مِنْ دُوبَكْرِيٍّ دِينِي آتِي هِيَ دُوبَكْرِيٍّ وَأَوْ حَبَّ دُوبَكْرِيٍّ زِيَادَةً  
 هُوَ تَوَانٍ مِنْ تَمِينَ بَكْرِيٍّ مِنْ تَمِينَ سَوَّيْسَ وَأَوْ حَبَّ بَكْرِيٍّ مِنْ تَمِينَ سَوَّيْسَ أَلْفٌ بَكْرِيٍّ  
 دِينِي آتِي هِيَ اِمَامُ مُحَمَّدٌ نَعَى كَمَا كَرَاهِي سَوَّيْسَ مِنْ أَلْفٍ بَكْرِيٍّ دِينِي آتِي هِيَ اِمَامُ مُحَمَّدٌ  
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّا مَنِ السَّائِبُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْخَطَّابِ  
 أَنَّهُ بَعَثَ سَعْدَ الْأَوْسَعِيَّ بْنَ مَالِكٍ مُصَدِّقًا فَاذْنًا فَمَنْ لَيْسَ أَذْنُهُ فِي جِهَادٍ فَقَالَ أَوْلَسْتَ  
 فِي جِهَادٍ قَالَ دَرِيْنُ بْنُ الْبَكْرِ وَالْبَكْرِيُّ بْنُ مَالِكٍ قَالَ دَرِيْنُ بْنُ الْبَكْرِ قَالَ يَفْقَهُونَ تَحْسِبُ  
 عَلَيْنَا السَّخْلَةَ فِي الْعِدَّةِ قَالَ أَحْسِبُهَا وَإِنْ حَبَا نَبِيَّهَا الرَّأْيُ عَلَى كَيْفِهِ أَوْلَسْتَ تَدْعُ  
 لَهُمُ الْمَاخِضَ وَاللَّيْثِيَّ وَالْأَيْثِلَةَ وَيُسْرُ الْغَنِيَّةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَالْمَاخِضُ الَّذِي  
 فِي بَطْنِهَا وَلَدُهَا وَاللَّيْثِيُّ الَّذِي وَلَدُهَا وَالْأَيْثِلَةُ الَّذِي لَسَمَنُ لِيْلَا كِلَا اِمَّا يَنْجِي  
 لِلْمُصَدِّقِ أَنْ يَلْخُذَ مِنْ أَوْسَطِ الْغَنِيَّةِ يَدْعُ الْمَرْفَعُ وَالْوَذَالُ وَيَأْخُذُ مِنَ الْأَرْضِ ط

ابو حنیفہ کا  
 مذہب ہے

الکین فصاحداً ترجمہ جس صبری سے روایت ہو کہ حضرت عمرؓ نے سعد کو زکوٰۃ تحصیل کرنے کو بھیجا سو وہ  
 حضرت عمرؓ کے پاس جہاد کی اجازت لینے کو آیا عمرؓ نے کہا کہ کیا تو جہاد میں نہیں جیتے زکوٰۃ تحصیل کرنے میں ہی  
 جہاد کا ثواب ہے اور سنے کہا کہ یہ کہاں ہو گا اور حالانکہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ میں انہیں زیادہ ظالم ہوں  
 عمرؓ نے کہا کہ تم کو ظالم کیوں کہتے ہیں سعد نے کہا کہتے ہیں کہ تو میری بکری کا بچہ گن لیتا ہے سعد نے  
 کہا کہ میں بکریوں کو گنا اگرچہ چروانا اور سکو اپنی ہتھیلی پر لاؤں عمرؓ نے کہا کہ کیا تو ان کے لئے ماضی  
 اور ربی اور اٹیلہ اور بکریوں کا زہن نہیں چوڑتا یعنی جب عہدہ قس کے مال انکو چوڑ دیے جاتے ہیں  
 تو ہر بچہ ہی بکریوں میں حساب کیا جاوے گا اگرچہ نہایت ہی چوڑا ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو  
 سم لیتے ہیں اور ماضی وہ بکری ہے جسکو پیٹ میں بچہ ہو یعنی حاملہ ہو اور ربی وہ بکری ہے جو اپنا  
 بچہ باہر ہو اور اٹیلہ وہ بکری ہے جو کھانے کے لئے سول کیا جاوے اور زکوٰۃ لینے والے کو تو یہ  
 لائق ہے کہ زکوٰۃ میں درسیانی بکریاں لبوے اعلیٰ اور ادنیٰ درجے کی چوڑ دیوے **باب**  
 زکوٰۃ البقر کاٹنے کی زکوٰۃ کا بیان **محمدؓ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد بن عمار عن ابی ابراہیم  
 قال لیس فی اقل من ثلاثین من البقر شیء فاذا كانت ثلاثین من البقر ففیہا تسبیع  
 او تسبیعۃ الی اربعین فاذا كانت اربعین ففیہا مسنۃ ثم ما زاد فیہا ب ذلک قال  
**محمدؓ** وینہذا کلمہ کان یأخذ ابو حنیفۃ واما فی قولنا فلیس فی الزیادۃ علی  
 الاربعین شیء حتی تسبیع البقر ستین فاذا بکلت ستین کان فیہا تسبیعان ان  
 تسبیعان والتسبیع لیس فی الحول والمسنۃ الثبیۃ فصاحداً ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ انہیں  
 نے کہا کہ نہیں تیس گا میں سک میں زکوٰۃ سوچیں گے تین ہون تو انہیں ایک گا یا بیل برس در کی  
 چالیس گا تین تک اور جب گا میں چالیس ہوں تو ان میں ایک گا سے ہے دو برس کی ہر چوڑ زیادہ ہو تو  
 اسی حساب سے ان میں زکوٰۃ وجب ہوگی امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو امام ابو حنیفہؒ کیسے میں اور اس پر  
 سارے قول میں سو نہیں چالیس سے زیادہ میں کچھ ہیانتاک کہ گائے ساڑھ سو نہیں سوچا شدہ  
 کو سو نہیں تو ان میں دو گائیں ہیں ایک ایک برس کی یا دو بیل ایک ایک برس کے اور تسبیع ایک  
 سال کا بچہ ہے اور سنہ دو سال یا زیادہ کا ہے یا مسنۃ البقر یعنی بکریوں کی  
 مردہ مال مسکینوں کے لئے وقت کر جاوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمدؓ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ مَالَهُ فِي الْبَيْتِ لِكَيْ يَصَدَّقَ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَا لَيْسَ فِيهِ وَيَسْأَلْ  
عِيَالَهُ فَلْيَسْأَلْهُمْ وَلْيَقْضِ بِمَا فِي الْبَيْتِ بِالْفَضْلِ فَإِذَا كَثُرَ نَقْدُكَ فِي بَيْتِكَ مَا أَمْسَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ  
وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَنْبَلٍ وَآلِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّ بَيْتَكَ مِنْ مَالِهِ بِأَمْوَالِ الْأَكْثَرِ  
الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْمَتَاعِ لِلتَّجَارَةِ وَالْأَدْلَى وَالْمَقْبُولِ الْخَيْرِ السَّائِمَةِ فَإِنَّمَا الْمَتَاعُ وَالْأَدْلَى  
الرَّقِيقَةُ وَالْأَدْلَى وَغَيْرُ ذَلِكَ مِنَ الْكَيْسِ لِلتَّجَارَةِ فَلْيَسْأَلْ عَنْ بَيْتِكَ وَأَنْ يَتَقَدَّرَ فِيهِ إِلَّا أَنْ  
يَكُونَ عَنَاءُ فِي بَيْتِهِ تَرْجَمُهُ جَاهِدُ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَالَ كَمَا كَرِهَ كَرِهِي مَرَدُّهَا مَالِ  
مُسْكِينُونَ مِنْ وَفَقَ كَرِهَ جَاهِدُ تَوْجَاهُ يَسِّرُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ  
عِيَالِ كَرِهَ جَاهِدُ تَوْجَاهُ يَسِّرُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ  
تَوْجَاهُ يَسِّرُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ  
أَبُو حَنِيفَةَ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ  
كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ  
حِرَافِيَّةِ الْبَيْتِ أَسْرَجَ جَاهِدُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ  
نَهْنَهَ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ  
الْأَخْرَجَ وَالتَّكْلِيَّةَ أَحْرَامَ أَسْرَجَ جَاهِدُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ لَمَّا أَتَيْتُ بِهِ بَعْثُهُ قَالَ لَيْتَكَ اللَّهُمَّ لَيْتَكَ لَيْتَكَ  
لَا شَرَّ لَكَ لَيْتَكَ إِنَّ لَكَ لَمَنْعَةً لَكَ وَالْمَلِكُ لَا شَرَّ لَكَ لَيْتَكَ لَيْتَكَ إِلَهَ الْحَقِّ  
لَيْتَكَ عَمَّارَ الدُّنْيَا لَيْتَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ إِنَّ مَالَهُ الرَّجُلُ أَحَدٌ حِينَ يَتَبَعُ  
بِهِ بَعْدَهُ وَإِنْ شَاؤَ بِرِصَالَتِهِ وَالتَّكْلِيَّةَ الْمَعْرُوفَةَ الْقَوْلُ وَالْمَلِكُ لَا شَرَّ لَكَ لَيْتَكَ  
فَمَا زِدْتَ فَحَسَنَ وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَنْبَلٍ وَآلِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّ بَيْتَكَ مِنْ مَالِهِ بِأَمْوَالِ الْأَكْثَرِ  
أَسْرَجَ جَاهِدُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ كَرِهَ جَاهِدُ أَسْرَجَ جَاهِدُ  
يَا أَلَسَ حَاضِرُ مَوْلَى خَدِيعَةَ مَوْلَى تِيرَانِ شَرِيكَ مَوْلَى خَدِيعَةَ مَوْلَى تِيرَانِ شَرِيكَ مَوْلَى خَدِيعَةَ مَوْلَى تِيرَانِ  
مَوْلَى خَدِيعَةَ مَوْلَى تِيرَانِ شَرِيكَ مَوْلَى خَدِيعَةَ مَوْلَى تِيرَانِ شَرِيكَ مَوْلَى خَدِيعَةَ مَوْلَى تِيرَانِ  
سَبَّحَ خَدِيعَةَ مَوْلَى تِيرَانِ شَرِيكَ مَوْلَى خَدِيعَةَ مَوْلَى تِيرَانِ شَرِيكَ مَوْلَى خَدِيعَةَ مَوْلَى تِيرَانِ

ہے کہ کما اگر چاہے مرد تو احرام باندھے جبکہ اوسکا اونٹ اوسکو لیک کر امو سے اور اگر چاہے تو  
اپنی نماز کے پیچھے احرام باندھے اور مشہور تلکبیلہ الملکات شریک تاک ہی اور جو تو زیادہ کری  
تو بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** امام شافعی کہتے ہیں کہ جب یا اونٹ کی بیٹی پر بیٹھو  
تو سوئت احرام باندھے یعنی احرام کی نیت کرے اور زبان سے لیک کہے اور امام ابو حنیفہ کہتے  
ہیں کہ احرام کی دو رکعتوں کے بعد احرام باندھے بحال میں کہ بیٹھا ہو اور اگر اونٹ پر سواری ہو کے  
احرام باندھے تو یہی درست ہے اور یہی قول قوی ہے کہ جس جگہ سے چاہے احرام باندھے کھجور  
قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا عبد اللہ بن جعفر عن عبد الرحمن بن عمر قال  
قال کہ رجل یا ابا عبد الرحمن رأیتک تصنع أربع خصال قال ما هن قال رأیتک  
حين أردت أن تحرم صدکیت را حلتک ثم استقبلت القبلة ثم لحرمت حایر  
انعت بک بعینک در آیتک اذ طفت بالکیت لکحیا ورا لکین الیمانی حسی  
کستلک ورایتک تلوک لکیتک بالصفرة ورایتک تتوصأ فی اللعالب المسبئیة قال  
انی رأیت رسول الله علیه وآله وسلم يصنع ذلک کله فصنعہ قال  
محمد بن یونس کله نأخذ وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ایک  
نے ابن عمر سے کہا کہ اے ابا عبد الرحمن میں نے دیکھا کہ تو چار کام کرتا ہے اوس نے  
کہا وہ چار کام کیا ہیں اوس نے کہا میں نے دیکھا کہ جب تو احرام کا ارادہ کرتا ہے تو یہی  
سواری پر سواری ہوتا ہے پہر قبیلے کی طرف موندھ کر تا ہے پہر جب تیرا اونٹ تیرے ساتھ کھڑا ہوتا  
ہے تو سوئت تو احرام باندھتا ہے اور میں نے دیکھا کہ جب تو کعبے کا طواف کرتا ہے  
تو درکن یانی سے آگے نہیں بڑھتا یہاں تک کہ اوسکو چومی یعنی اوسکو چوم کر آگے بڑھتا ہے اور  
میں نے دیکھا کہ ہرن کہ تو اپنی واڑہی زردی سے رنگتا ہے اور میں نے دیکھا کہ ہرن کہ اپنی  
جوتی میں وضو کرتا ہے ابن عمر نے کہا کہ میں نے حضرت کو دیکھا ہے یہ سب کام کرتے تھے سو میں ہی  
انکو کرتا ہوں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب**  
القرآن وقصص الاحرام قرآن اور احرام کی فضیلت کا بیان **ق** حج کرنا اسے تین قسم  
ہیں ایک تو مفرد ہے اور مفرد وہ ہے کہ نہ کے حج کا احرام باندھے اور دوسرا قارن اور قارن

۵  
تکم کے ہونے  
میں نہ ہونے  
دی جوتی

وہ ہے کہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھنے اور تیسرا شتمع اور شتمع وہ ہے کہ حج کے مہینوں  
 میں ہنقات سے اول عمرے کا احرام باندھنے اور افعال عمرے کے بجا لاوے پھر اگر بعد ہی ساتھ  
 لایا ہے تو احرام باندھنے رہے اور اگر فریابی ساتھ نہیں لایا تو احرام سے نکل آئے اور اگر  
 میں بیٹھا ہے جب حج کے ایام آویں تو حج کا احرام حرم سے باندھ کر حج ادا کرے **محمد بن قاسم**  
**ابو حنیفہ** قال حدثنا منصور بن المعتمر عن ابراہیم النخعی عن ابن  
 السکیت عن علی بن ابی طالب قال اذا اهلكت بالیوم واللیلة فطقت لهما طوافین  
 واسبع لهما سبعین بالصفا والمرۃ قال منصور فلیت حجاہما وهو یفنی بطواف  
 واحد لیتدن تحت شجرۃ یہذا الحدیث فقال کوننت سموت لکما ت الا بطوافین  
 واما لکما الیوم فلا اقول الا بھما قال **محمد بن یحییٰ** ناخذ وهو قول ابو حنیفہ +  
 ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھنے تو  
 دونوں کے لیے دو بار کیے کا طواف کر اور دو بار صفا اور مروہ کی سعی کر نہ صرف نے کہا کہ میں  
 مجاہد سے ملا اور وہ قارن کو ایک طرف کا فتوے دیتے تھے سو میں نے اس سے یہ حدیث بیان کی  
 اوس نے کہا کہ اگر میں نے یہ حدیث سنی ہوئی تو نہ فتوے دیتا مگر ساتھ دو طوافوں کے اور ابراہیم اس  
 دن کے بعد سونہ فتویٰ دو نگاہ میں مگر ساتھ دو طواف کو امام محمد نے کہا کہ ایک سو کمیتے میں  
 اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **فائدہ** امام شافعی کے نزدیک قارن کہ صرف ایک طواف کرنا آتا  
 ہے **محمد بن قاسم** قال **ابو حنیفہ** عن حماد بن عمار عن طاووس قال لو حججت الف حجة  
 لم ادع القدران حتی لقد کتنا ندعو الحج الاکبر بالیوم واللیلة الا صغرا وروی ان  
 حج من لم یقرن لم یکنل قال **محمد بن یحییٰ** ناخذ القدران عندنا افضل من غیریہ  
 وکل جمیل حسن وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ حماد وروایت ہے کہ طاووس نے کہا کہ اگر میں ہزار  
 حج کروں تو بھی قرآن کو نہ چوڑوں یہاں تک کہ تم اسکو حج اکبر کہا کرتے تھے اور نہ حج کو  
 چوڑا حج کہتے تھے اور ہم دیکھتے تھے کہ جو قرآن نہ کرے اسکو حج کامل نہیں امام محمد نے کہا  
 کہ ایک سو لیتے ہیں کہ قرآن ہمارے نزدیک افضل ہے غیر سے اور سب عمدہ اور بہتر ہے اور یہی قول  
 ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا **محمد بن قاسم** قال **ابو حنیفہ** عن حماد بن عمار عن ابراہیم

عن محمد بن الخطاب أنه لما نهى عن الإفراء فامنا القرآن فلا يقضي بقوله تعني عن الإفراء  
 إفراء العثرة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے تو صرف افراد سے منع کیا تاہم تنہا عمر  
 نہ کیا جاوے جیسا کہ منع میں ہے اور قرآن کو لو عمر نے منع نہیں کیا محمدؐ قال أخبرنا أبو حنيفة  
 قال حدثنا عمر بن محمد عن عبد الله بن سنان عن علي بن أبي طالب قال قلنا ما عجلت من الأحكام  
 أن يحرم بهما مزجوت دوزنك قال محمدؐ وفيه نلخذ ما عجلت من الأحكام  
 فهو أفضل أن ملكت نفسك وهو قول أبي حنيفة ترجمہ عبد اللہ بن سلمہ روایت ہے  
 کہ حضرت علیؓ نے کہا کہ کمال حج اور عمرے کا یہ ہے کہ تو اپنے گھر کے اندر سے دونوں کا احرام باندھے  
 امام محمدؐ نے کہا کہ اس کی رسم لیتے ہیں کہ احرام میں جلدی کرنی افضل ہے اگر تو اپنی جان پر فائدہ ہو  
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا شيخنا  
 ربيعة عن معوية بن أبي سفيان قال قال النبي ﷺ قال إن الحاج مَعْظُورٌ لَهُ وَلَيْتَ اسْتَغْفَرَ لَهُ إِلَى  
 إِلَيْكَ الْحَجُّ الْحَرَامُ ترجمہ معاویہ بن اسحاق سے روایت ہے کہ سفر مغفرت کی جاتی ہے و اسطرح حاجی کے  
 اور واسطے اس کے کہ مغفرت مانگے وہ اس کے لیے محرم کے گزرنے تک محمدؐ قال  
 أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا أيوب بن عمار الطائفي عن مجاهد قال قال علي بن أبي طالب  
 الله والمعتصم والجاهل في سبيل الله وقد الله دعاهم فاجابوه وبعثهم ما سألوه  
 ترجمہ مجاہد نے کہا کہ جبے کا حاجی اور عمرہ کرنے والا اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا تینوں  
 اللہ پاک کے ہمارے خدا کے انکو بلا یا سو اور انوں کی ادنیٰ حاجت کی اور جو بالکین سو خدا اولوں  
 کو دیتا ہے محمدؐ قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا محمد بن مالك الهذلي قال  
 عن أبيه قال حدثنا في رهط يدرك مكة حتى إذا كنا بالربذة رفع لنا خباء  
 فإذا فيه أبو ذر الغفاري فأتيناه فسلمنا عليه فرفع جانب الغطاء فرددنا السلام فقال  
 من أين أقبل القوم فقلنا من الكعبة العميق قال فأتينك تومنون قال البیت العتيق  
 قال الله الذي لا إله إلا هو ما أخصك غير الحج فذكر ذلك علينا فمأرأنا فحدثنا  
 له فقال انطلقوا فمكثتم ثم استقبلوا العمل ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ عمر ایک  
 جماعت میں مکے کے آس پاس سے نکلیا تاہم کہ جب نذرہ ایک مجاہد کا نام ہے امین ہو چکے تو مجاہد

ایک غمید نظر آیا سو ناگاہ اوسین ابو ذر غفاری تھے سو ہم اوت گپاس آئے اور ہم نے انکو سلام کہی سو  
 اس نے خیمہ کا ایک کنارہ اوٹھایا اور سلام کا جواب دیا اور کہا کہ تم لوگ کہاں آئے ہو ہم نے  
 کہا راہ دور سے کہا کہا نکارا اداہ رکھتی ہو او نہوئی کہا کہنے کا کہا قسم ہے اوس الہ کی کہ اوسکو  
 سوک کوئی لائق عبادت کے نہیں کہ صرف تم حج ہی کی نیت ہو آئے ہو اور کوئی مطلب میں سو یہ  
 بات کہی بارہم سے کہی سو ہم نے اوتکے لیے قسم کی کہ ہم فقط حج ہی کی نیت ہو آئے ہیں کہا ابو ذر نے  
 کہ اپنے حج کو جاو پھر ابتدا سے حج کا عمل شروع کرو یعنی احرام باندھو **باب الطواف والقیۃ**  
**فَالْحَبِشَةُ طَوَافٌ** اور کسب میں قرآن پڑھنے کا بیان **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَكَّادٍ**  
**عَنْ ابْنِ أَبِي حَبِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنْ الْحَبَشَةِ إِلَى الْحَجَّةِ قَالَ مُحَمَّدٌ**  
**دَلِيلُهُ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ** ابراہیم سے روایت ہے کہ مقرر حضرت جلدی چلے حجر اسود  
 حجر اسود تک امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ**  
**أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَطَاوِينَ أَوْ رِجَالٍ قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**مِنَ الْحَبَشَةِ إِلَى الْحَجَّةِ قَالَ مُحَمَّدٌ دَلِيلُهُ نَاخُذُ الرَّمْلِ فِي الْأَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ الْأُولَى مِنَ الْحَبَشِ**  
**الْأَسْوَدِ حِينَ يَبْتَدِئُ الطَّوْفَ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَيْهِ ثَلَاثَةُ أَطْوَافٍ كَأَمَلَةٍ دَلِيلُهُ الْأَنْبَاءُ**  
**الْأُولَى مِنْهَا عَلَامَةُ نَبِيَّةٍ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ** عطا بن ابی رباح سے روایت ہے کہ جلدی  
 چلے حجر اسود حجر اسود تک امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ رمل پہلے تین شو طین ہے حجر ہود  
 سے جبکہ طواف شروع کرے یہاں تک کہ حجر اسود پاس پہنچے تین طواف کامل اور پھر اخیر چار بار میں  
 اپنی اصل چال چلے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **فَتَكْبِيرُكَ** کہ جو ایک بار حجر اسود سے  
 حجر اسود تک تو اوسکو شو ط کہتے ہیں اور سات شو ط کا ایک طواف ہوتا ہے سو جب حضرت ایک  
 طواف کرتے تھے تو پہلے تین بار میں جلدی چلتے تھے کندہ ہا کر جیسے پہلوان چلتے ہیں اور  
 دوڑتے تھے اور پھر بار اپنی معمولی چال چلتے یہ رمل کرنا سنت ہے اگرچہ اوسکی علت اب موجود نہیں  
**مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَكَّادٍ أَنَّهُ سَمِعَ بَكْرَ الصَّقَّاءَ الْمُرَوِّدَ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَكَّادٍ**  
**حَكَّادٍ يَصْعَدُ الصَّقَّاءَ لَا يَصْعَدُهُ عَمْرُوٌّ وَيَصْعَدُ حَمَّادُ الْمُرَوِّدَ وَلَا يَصْعَدُ لِعَمْرِوٍّ مَثَلُ**  
**فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْاَتَّصَعِدُ الصَّقَّاءَ الْمُرَوِّدَ فَقَالَ هَكَذَا أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**





کہے امام محمد نے کہا کہ اس کی کوئی قیمت نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مَحْمَدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا**  
**أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي هِلْمٍ فِي الرَّجُلِ يَشْرِي طِفْلًا أَلَيْسَ شَرُّهُ بِشَيْءٍ قَالَ**  
**مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو اس  
 مرد کے حق میں کہ حج میں نہ طر کرے کہا اس کی شرط کہ چیر نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم تسلیم نہیں  
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُارِ الْحَجِّ وَغَيْرِهَا حَجُّ الْمُهَيَّنُونَ مِنْ**  
**غَيْرِ بَيْنِ عَمْرَةٍ كَمَا بَيَّنَّ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي هِلْمٍ فِي**  
**الرَّجُلِ إِذَا أَهَلَ بِالْعُمْرَةِ فِي أَشْهُارِ الْحَجِّ ثُمَّ أَقَامَ حَتَّى يَحْجَّ أَوْ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ لَمْ يَحْجَّ**  
**حَتَّى يَكُونُ مُتَمَتِّعًا وَإِذَا أَهَلَ بِالْعُمْرَةِ فِي أَشْهُارِ الْحَجِّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ لَمْ يَحْجَّ فَلَيْسَ مُتَمَتِّعًا**  
**وَإِذَا اعْتَمَرَ فِي أَشْهُارِ الْحَجِّ ثُمَّ أَقَامَ حَتَّى يَحْجَّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَفِي ذَلِكَ كَلَامٌ**  
**نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ** ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب کوئی مرد حج کے غیر مہینوں میں  
 عمرے کا احرام باندھے پھر ٹہرے یہاں تک کہ حج کرے یا اپنے گھر کی طرف نہ جاوے پھر حج کرے  
 تو وہ متمتع نہیں اور جب حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھے پھر اپنے گھر والوں کے طرف  
 نہ جاوے پھر جا کر حج کرے تو وہ بھی... متمتع نہیں اور جب حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام  
 باندھے پھر کئے میں ٹہرے یہاں تک کہ حج کرے تو وہ متمتع ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم تسلیم  
 نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
**عَنْ أَبِي هِلْمٍ فِي الرَّجُلِ إِذَا أَهَلَ مَكَّةَ اعْتَمَرَ فِي أَشْهُارِ الْحَجِّ ثُمَّ حَجَّ مِنْ عَامِهِ ذَلِكَ قَالَ لَيْسَ**  
**عَلَيْهِ هَدْيٌ فَتَعْتَبِرُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَذَلِكَ لِقَوْلِ اللَّهِ**  
**تَعَالَى ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلَهُ حَاضِرًا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ** ترجمہ ابراہیم  
 نے کہا کہ اگر کوئی آدمی کے کارہنہ والے حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھے پھر اسی سال  
 میں حج کرے تو اس پر متمتع کے بدلے قربانی واجب نہیں امام محمد نے کہا کہ اس کی کوئی قیمت نہیں اور  
 یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور یہ دراصل اس آیت کے ہے کہ یہ قربانی اس کے لیے جبکہ گھر والے مسجد  
 حرام میں حاضر نہ ہوں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **فَإِنْ لَيْسَ اس آیت کو معلوم ہوتا ہے کہ اگر کے**  
 کے رہنے والا متمتع کرے تو اس پر قربانی واجب نہیں اور اگر آفاقی یعنی غیر مکی متمتع کرے تو اس پر قربانی واجب ہے

**محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة رحمه الله عليه عن حماد عن إبراهيم  
 في الرجل يهدم ممتلكا في شهر رمضان فلا يطوف حتى يكمل شوال قال  
 هو متبع لكأنه مات في الشهر الحج قال محمد وفيه نأخذ عمرته في الشهر الحج  
 يطوف فيه ولكن في الشهر الذي يهدم فيه وهو قول أبي حنيفة رحمه الله عليه  
 ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی رمضان مبارک کے مہینے میں شمع کی نیت کر کے مین  
 آوے اور نہ طواف کرے یہاں تک کہ داخل مہینہ شوال کا تو وہ متبع ہے اس واسطے کہ اس  
 نے حج کے مہینوں میں طواف کیا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لینے ہیں کہ عمرہ اور سکا ہر  
 مہینے میں واقع ہوا ہے جہاں اس طواف کیا اس مہینے میں نہیں جہاں اس نے احرام باندھا  
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة رحمه الله  
 الله تعالى عن حماد عن إبراهيم في الرجل يهدم ممتلكا في شهر الحج قال  
 عليه السلام لا بد منه ولو أن يكمل شوال قال محمد وفيه نأخذ وهو  
 قول أبي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ حج کے دنوں میں ہر  
 سے تین روزہ فوت ہوں کہا اور سپر قربانی لازم ہے اگر وہ اپنا کپڑا بیچے امام محمد نے کہا کہ اسی  
 کو ہم لینے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا  
 يزيد بن عبد الرحمن عن عجل بن عبد الله عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها قال  
 لا بأس بالعمرة في أي السنة شئت ما خلا خمسة أيام يوم عرفة ويوم النحر  
 أيام التشرين قال محمد وفيه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه قال  
 غدا عرفة فلا بأس بالعمرة في أي سنة سوى يوم النحر قال محمد وفيه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه قال  
 (یعنی عمرہ کرنا ہمیشہ درست ہے) سوائے پانچ دنوں کے عرفة کے دن اور قربانی کے دن اور شریعت کے  
 دنوں میں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لینے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہ ہم کہتے  
 ہیں کہ عرفة کے دن دوپہر سے پیچھے عمرہ کرنا درست نہیں اور دوپہر سے پہلے عمرہ کرنا درست ہے  
**باب** الصلوة بعد ركعة وجميع ترجمہ عرفات اور مزدلفہ میں نماز پڑھنے کا بیان **محمد**  
 قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال إذا صليت يوم عرفة فاصلي







مالش کراؤ سکو گئی اور چربی سے اور سعید بن جبیر سے کہا کہ ساتھ ہر چیز کے کہہ دو تو اس کو امام محمد نے  
 کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جب تک کہ اوس میں خوشبو نہ ہو اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا**  
**أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ قُلْتُ لَأَبِيهِمْ يَعْثُرُ الْحَرَمَ قَالَ مَا يَصْنَعُ اللَّهُ بِكَ دِينَهُ**  
**شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا نَزَى نَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ** ترجمہ حاد سے روایت ہے  
 کہ میں نے ابراہیم سے کہا کہ حرم کو غسل کرنا درست ہے اور اس نے کہا کہ خدا اوس کے میل کو کچھ نہ کرے گا امام  
 محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ نہ نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ**  
**قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ جَدِّكَ عَنْ أَبِيهِمْ فِي ظَهْرِ الْحَرَمِ يَنْكَسِرُ قَالَ يَكْسِرُهُ قَالَ سَعِيدٌ**  
**بْنُ جُبَيْرٍ لَقِيَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَكُلُّ ذَلِكَ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ** ترجمہ ابراہیم سے روایت  
 ہے حرم کے ناخن میں نہ ٹوٹ جاوے کہ ٹوٹ کر ٹوڑ دیوے اور سعید بن جبیر نے کہا کہ کٹ دالے کہو  
 امام محمد نے کہا کہ یہ سب برابر ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ**  
**حَمَّادٍ عَنْ أَبِيهِمْ قَالَ لَيْسَ بِالْحَرَمِ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ**  
**وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ** ترجمہ حاد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حرم سواک کر کر  
 عورت ہو یا مرد امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **بَابُ الْمَصِيدِ**  
**فِي الْأَحْدَامِ** احرام کی حالت میں شکار کرنا بیان **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ جَدِّكَ**  
**عَنْ أَبِيهِمْ قَالَ إِذَا أَهْلَكْتَ بِمَا جَمِيعًا الْعُمُورَ نَحْجُ فَاصْبَيْتَ صَيْدًا قَالَ عَلَيْكَ**  
**جَزَاءُ دَيْنٍ فَإِنْ أَهْلَكْتَ بَعِيرًا كَانَ عَلَيْكَ جَزَاءُ فَإِنْ أَهْلَكْتَ بِالْحِجَّ كَانَ عَلَيْكَ جَزَاءُ**  
**قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ** ترجمہ حاد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا  
 کہ جب تو نے حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا ہو اور پہنچ تو شکار کو تو جب پہنچے تو وہ بچے اور  
 اگر تو نے صرف احرام باندھا ہو تو وہ بچے نہیں بلکہ بدلہ اور اگر تو نے صرف حج کا احرام باندھا ہو  
 تو وہی نہیں بدلہ دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا -  
**مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدَرِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ**  
**قَالَ خَرَجْتُ فِي رَمْطٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكِنِّي فِي الْقَوْمِ الْأَخْصَمِ**  
**عَلَيْكَ قَهْرٌ بَعَانَهُ قَاتِلُ الْفَرَسِيِّ فَرَكْتُهَا وَخَجَلْتُ عَنْ سَوْطِي فَقُلْتُ لَهُمْ**

نَاوَلُوهُ فَاَيُّوْنَا نَزَلَتْ عَنْهَا فَاَخَذْتُ سَوْطِي ثُمَّ رَكِبْتُهَا فَظَلَمْتُ الْعَاثَةَ فَاصْبَتْ مِنْهَا  
 حِمَارًا فَكَلْتُ وَآكَلُوا مَعِيَ تَرْجُمَةُ ابْنِ قَادَةَ وَرَوَيْتُ عَنْ مِرْحَمَةَ ابْنِ حَمَّادٍ اَنَّ اَبِي  
 لَكْلَكًا سَمِعَ سَوَاسَةَ قَوْمٍ مِنْ بَنِي لُكْلُكٍ يَحْرُمُ تَبَعُ سَوَاسَةَ كَوْرُ خِرُونِ كَا اَبِي كَلْدٍ كَمَا سَمِعَ مِنْ اَبِيهِ كَوْرُ  
 كِي طَرَفِ اَوْتَمَا اَوْرَاسٍ سَوَادٍ وَارِطَلِي كِي يَنْتَنُ اَسْنَهُ كَوْرُ سَاسَةَ يَنْتَنُ مِيْنِ كَوْرٍ اَوْتَمَا نَابُولِ  
 كِيَا سَوَاسَةَ يَنْتَنُ كَمَا كَمَا كَوْرُ كَوْرٍ اَبِي كَوْرٍ اَوْتَمَا نَابُولِ اَنكَارُ كِيَا سَوَاسَةَ يَنْتَنُ اَسْنَهُ كَوْرُ سَوَاسَةَ  
 اَوْتَمَا سَوَاسَةَ يَنْتَنُ كَمَا كَمَا كَوْرُ كَوْرٍ اَبِي كَوْرٍ اَوْتَمَا نَابُولِ اَنكَارُ كِيَا سَوَاسَةَ يَنْتَنُ اَسْنَهُ كَوْرُ  
 اَوْرُ كَوْرٍ نَبِي سَاسَةَ كَمَا يَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو  
 سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ فِي الْحَدِيثِ فَسَاوَنِي عَنْ حَمَّادِ الصَّدِيقِ  
 يَحْمَدُ لِحَالِ هَلْ يَكْفُرُ الْحَدِيثُ اَنَّ كِيَا كَلْدٍ فَانْتَنُ يَنْتَنُ يَا كَلْدٍ وَفِي نَفْسِي مِنْهُ  
 شَيْءٌ كَمَا قَدِمْتُ عَلَى عَبْدِ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمَّا كَرَرْتُ لَهُ مَا قُلْتُ لَهُمْ فَقَالَ لَوْ قُلْتُ لِحَالِ  
 ذَلِكَ لَمْ يَقُلْ بَيْنَ اَتَيْنِ مَا بَيْنَكَ تَرْجُمَةُ اَبِي رَجُلٍ رَوَيْتُ عَنْ مِرْحَمَةَ ابْنِ حَمَّادٍ اَنَّ اَبِي  
 سَوَاسَةَ يَنْتَنُ كَمَا كَمَا كَوْرُ كَوْرٍ اَبِي كَوْرٍ اَوْتَمَا نَابُولِ اَنكَارُ كِيَا سَوَاسَةَ يَنْتَنُ اَسْنَهُ كَوْرُ  
 حَلَالِ اَمِي كَمَا جَانِبُهُ مُحْرَمٌ كَمَا نَاوَسَ سَوَاسَةَ يَنْتَنُ كَمَا كَمَا كَوْرُ كَوْرٍ اَبِي كَوْرٍ اَوْتَمَا نَابُولِ  
 اَسْكَاشِبَةُ اَبِي رَجُلٍ يَنْتَنُ كَمَا كَمَا كَوْرُ كَوْرٍ اَبِي كَوْرٍ اَوْتَمَا نَابُولِ اَنكَارُ كِيَا سَوَاسَةَ يَنْتَنُ اَسْنَهُ كَوْرُ  
 اَسْكَاشِبَةُ اَبِي رَجُلٍ يَنْتَنُ كَمَا كَمَا كَوْرُ كَوْرٍ اَبِي كَوْرٍ اَوْتَمَا نَابُولِ اَنكَارُ كِيَا سَوَاسَةَ يَنْتَنُ اَسْنَهُ كَوْرُ  
 اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرِوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ  
 قَالَ كُنَّا نَحْمَلُ حَمْلَ الصَّيْدِ صَفِيْفًا وَنَزِدُوْنَا كَلْدًا وَنَحْنُ مُحْمَدُونَ مَعَ سَوَاسَةَ  
 اَللّٰهُ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَةُ زَيْدِ بْنِ عَوَّامٍ سَوَاسَةَ يَنْتَنُ كَمَا كَمَا كَوْرُ كَوْرٍ اَبِي كَوْرٍ اَوْتَمَا نَابُولِ  
 شَكَارُ كَا سَبِيْحٍ مِيْنِ كِيَا سَوَاسَةَ يَنْتَنُ كَمَا كَمَا كَوْرُ كَوْرٍ اَبِي كَوْرٍ اَوْتَمَا نَابُولِ اَنكَارُ كِيَا سَوَاسَةَ يَنْتَنُ اَسْنَهُ كَوْرُ  
 حَالِ كَلْدٍ مِيْنِ مَوْتِ سَاوَنِي صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَمَا كَوْرُ كَوْرٍ اَبِي كَوْرٍ اَوْتَمَا نَابُولِ اَنكَارُ كِيَا سَوَاسَةَ يَنْتَنُ اَسْنَهُ كَوْرُ  
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرِوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كُنَّا نَحْمَلُ حَمْلَ الصَّيْدِ  
 حَمْلَ الصَّيْدِ يَا كَلْدٍ لِحَالِ هَلْ يَكْفُرُ الْحَدِيثُ اَنَّ كِيَا كَلْدٍ فَانْتَنُ يَنْتَنُ يَا كَلْدٍ وَفِي نَفْسِي مِنْهُ  
 فَاسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَيَلَمْ يَمَّا زَعُونَ فَقُلْنَا فِي الْحَدِيثِ











ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو کوئی کلمہ گہرون کی اجرت کیا و سوال کیا تا ہے اور امام ابوحنیفہ کہتے  
تھے کہ حج کے دنوں میں کلمہ گہرون کی اجرت یعنی مکروہ ہے اور اس طرح جو کوئی عمرہ کر کے پہر جاوے  
اس سے بھی اجرت یعنی مکروہ ہے اور جو کوئی وہاں رہتا ہو یا مجاور ہو تو اسے اجرت یعنی درست  
ہے امام محمد نے کہا کہ اس کی ہمیشہ میں محمد بن حنفیہ قال أخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا  
عبد اللہ بن اسحاق بن زید بن اسحاق بن ابی نعیم عن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ  
وسلم انہ قال ان اللہ حکم مکہ فخرکم بیع رباعیہا واکل ثمنیہا قال محمد بن زبیر  
ناخذ لایسبغی ان یباع الا من فاما البیاء فکلاما یسبغ بہ مرحمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت  
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مکہ حرام کیا سو حرام ہے اس کے گہرون کا بیچنا اور ان کا مول کرنا  
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہمیشہ میں کہ نہیں لائق ہے بیچنا زمین کے کا لیکن زمین گہرنا  
درست باب ایمان ایمان کا بیان محمد بن حنفیہ قال أخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا  
عبد اللہ بن اسحاق بن زید بن اسحاق بن ابی نعیم عن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ  
وسلم یقول بئنا انار دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال یا ابا الدرداء  
من شہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ وجبت لہ الجنة قال قلت لہ وان  
زنا وان سرق فقلت حق ثم سادساعت ثم قال من شہد ان لا الہ الا اللہ  
وانی رسول وجبت لہ الجنة قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق  
وان زنی وان سرق انی اللہ قال فکافی انظر الی اصبع ابی الدرداء السبابة یوفی  
بہا الی ان تبیت مرحمہ ابو دروس روایت ہے کہ اس حالت میں کہ میں حضرت کے پیچھے سوار تھا  
تو حضرت نے فرمایا کہ اے ابوالدرداء کہ جو گرا ہی دے اس بات کی کہ خدا کے سوا کوئی لائق شہد  
کے نہیں اور میں خدا کا رسول ہوں تو وہ جب ہو جاتی ہے اس کو یہ بہت یعنی وہ بہت میں  
ضرور داخل ہو گا میں نے آپ سے کہا کہ اگرچہ نہا کرے اور چوری کرے سو آپ مجھ پر چپ رہو ہر ایک  
کثری پہلے پہر فرمایا کہ جو گرا ہی دے اس بات کی کہ نہیں لائق بندگی کے کوئی سوا خدا کے  
اور میں اس کا رسول ہوں تو اس کے لیے بہت وہ جب ہو جاتی ہے میں نے کہا کہ اگرچہ نہا کرے اور  
چوری کرے حضرت نے فرمایا اگرچہ نہا کرے اور چوری کرے اگرچہ خاک میں ملو ناں ابوالدرداء کا۔

راوی نے کہا، سو گواہ کہ میں دیکھتا ہوں ابوہریرہ اسکی عبادت کی اونگلی کو کہ اس کے اپنے ناک کی  
 طرف اشارہ کرتے تھے محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا عبد الکبیر بن  
 ابی الخاری عن طاووس قال جاء رجل الى ابن عمر بن الخطاب فقال يا ابا عبد الرحمن اني اريد ان  
 اكون من الذين يقرءون القرآن ويحفظون آياتها فقال لا قال اني اريد ان اكون من الذين  
 الذين يتكلمون من القرآن وليشهدون عليهما بالكنز فيكونوا من اهل الجنة فقال لا قال اني اريد ان اكون  
 قال لا فكيف اريد ان اكون لا حتى يصحوا مع الله في الجنة فقال لا قال اني اريد ان اكون من الذين  
 انظر الى صاحب ابن عمر وهو يجرد عن ثيابه في رويته من ان اريد ان اكون من الذين  
 سوا من ان اريد ان اكون من الذين انظر اليهم في رويته من ان اريد ان اكون من الذين  
 من اور ہمارے دروازے کہہ رہے ہیں کیا یہ وہ کافر ہیں یا بن عمر نے کہا نہیں اس نے کہا پہلا بیلا تو کہ  
 یہ لوگ کہ قرآن میں تامل کرتے ہیں اور ہمارے کفر کی گواہی دیتے ہیں اور ہمارے خون حلال  
 جانتے ہیں کیا یہ کافر ہیں یا بن عمر نے کہا نہیں یہاں تک کہ خدا کے ساتھ دوسرا شریک نہیں دین  
 پس کس طرح ہے جبکہ ابن عمر نے کہا نہیں طاووس نے کہا جیسے کہ میں ابن عمر کی اونگلی کو دیکھتا ہوں  
 اور وہ اسکو ہلاتے تھے محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا عبد العزیز بن عبد  
 عن ابن بزرگہ عن اسلمی عن ابیہ قال لما جئنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 فقال اذهبوا بنا نعدو جارا هذا اليهودي قال فأتيناہ فقال كيف آتيت وكيف  
 مسأله قال يا فلان انشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله فنظر الرجل الى  
 ابیہ وكان عند رأسه فلم يرد عليه شيئا فسكت فقال يا فلان انشهد ان لا اله الا الله  
 واني رسول الله فنظر الرجل الى ابیہ فلم يكلمه فسكت ثم قال يا فلان انشهد ان لا اله الا الله  
 واني رسول الله فقال انشهد ان لا اله الا الله فقال ان لا اله الا الله واني رسول الله فقال رسول الله  
 فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انتم خير من النار قالوا نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انتم خير من النار  
 ترجمہ یہ روایت کہ ہم حضرت کے پاس تھے تو حضرت نے فرمایا کہ ہمارا ساتھ چلو کہ ہم اپنی بیوی ہماری بیوی کو دیکھیں کہ ہمارے  
 آئے سو حضرت نے فرمایا کیا حال ہے ہمارا کیا ہے سوائے اس سے بڑھا ہوا ہے یا اسے فلاں نے  
 یعنی اس یہودی کو کہا کہ گواہی دے کہ اسکی خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کو نہیں اور میں خدا

کاروں میں اس نے اپنا بیک پیٹن دیکھا وہ اسکے سر پر اس بیٹا کو اس کے باپ نے اوسکو کچھ جواب نہ دیا سو وہ  
 چپ رہا پھر حضرت نے فرمایا اسے فلائے گا اسی دے اہلی کہ خدا کے سوا کسی لائق عبادت کے نہیں  
 اور میں خدا کا رسول ہوں سو اوس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا سو اوس نے اوس سے کچھ کلام نہ کی سو وہ  
 چپ رہا پھر فرمایا اسے فلائے گا اسی دے اہلی کہ خدا کے سوا کسی لائق عبادت کے نہیں اور میں  
 خدا کا رسول ہوں سو اوس کے باپ نے اوسکو کہا کہ اوس کے لیے گو اہلی دے سو اس نے کہا کہ گو اہلی دیتا  
 ہوں میں اسکی کسوا خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہیں اور آپ خدا کے رسول ہیں سو حضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شک ہے اوس خدا کا میرے سب سے ایک جان آگے آنے والی امام محمد نے  
 کہا کہ اسی کو ہم یسوع بن مریم کہ یہودی اور نصرانی اور مجوسی کی بیماریاں میں کچھ ڈر نہیں محمد  
 قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا فیس بن سلم الجکلی عن طارق بن شهاب قال  
 قال جاء يهودي الى عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال اراك في قوله سار عوا الى معفر من ربكم  
 وجاءت عوا اسموت وادامس قال فابن النار قال عمر لا اعتبار محمد صلى الله عليه وآله  
 وسلم لا يعبونوه قاله فبكر عندهم فهاشمي فقال عمر اراك في قوله التهار اذ جاء الكيس فمكث  
 السموت وادامس قال سبي قال فابن الليل قال حدثني شاة الله فقال اليه يهودي  
 والذي نفسي بيده يا امير المؤمنين قال عمر والنار حشيت شاة الله انكها لفي كتاب  
 الله المذلل كما قلت ترجمه طارق بن شهاب روایت ہے کہ ایک یہودی حضرت عمرؓ پر  
 آیا اور کہا کہ ہبلاتجلا تو کہ خدا نے فرمایا کہ جلدی کر و طرف مغفرت کی اپنے رب اور نبوت کی کہ چوراء  
 اوسکا برابر آسمانوں اور زمین کے ہے پس دوزخ کہاں ہے عمر نے اصحاب سے کہا کہ اوسکو جواب دو  
 انکو اس باب میں کوئی چیز یاد نہ تھی عمر نے کہا کہ ہبلاتجلا تو کہ جب دن چڑھتا ہے تو کیا آسمانوں اور  
 زمین کو روشنی ہی پر نہیں کرتا اوس نے کہا کیوں نہیں عمر نے کہا پس ات کہاں سے اوس نے  
 کہا جگہ ایسا ہے یہودی نے کہا قسم ہے اس بات کی کہ اوسکو قابو میں تیری جان ہے اے امیر  
 المؤمنین عمر نے کہا کہ دوزخ ہی اوس جگہ ہے جہاں اللہ چاہے کہ وہ بیشک اسکی کتاب الہی  
 میں ہے یہی کہ تو نے کہا محمد

ابی رباح قال قال الحسن بن مسروق الخضر بنی قال ان یضربنا قوم ما صلحین یقولون  
 انهم هذا انما هم منون شهدنا اننا من اهل الجنة قال فقولوا انکم مؤمنون ولا  
 تقولوا اننا من اهل الجنة فوالله ما فی السماء ملک مقرب ولا نزل من السماء  
 عبد صالح الا الله علیہ السبیل والجنة اما ملک اطاع الله طاعة حسنة قاله  
 سن علیہ بنات الطاعة فهو مقرب علی شکرها وما نزل من انبی مرسل او عبد صالح اذنب  
 فی الله علیہ السبیل والجنة ترجمہ ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ میں عطا بن ابی  
 رباح کے پاس بیٹھا ہوں اسکو علیہ بن مسروق نے پوچھا کہ ضرر میں کچھ نیک لوگوں میں کہتے ہیں کہ گویا  
 دیتے ہیں ہم کہ ہم ایسا نذر میں گما ہی دیتے ہیں ہم کہ ہم بستی میں سو عطا نے کہا کہ تم کہو کہ مقرر  
 ایسا نذر ہو اور یہ نہ کہو کہ ہم بستی میں سو قسم ہے خدا کی کہ زمین آسمانوں میں کوئی فرشتہ مقرب  
 اور نہ کوئی نبی مرسل اور نہ کوئی بندہ نیک مگر خدا تعالیٰ کو اور سپر راہ اور حجت ہر ایسے فرشتہ  
 سو اس شخص خدا پاک کی اچھی فرمانبرداری کی سو خدا تعالیٰ نے اوپر ہر احسان کیا کہ او سکواس  
 بندگی کی توفیق دی سو وہ قصور دار ہے او سکے شکر میں اور ایسے نبی مرسل اور نیک بندہ سو اس  
 گناہ کیا سو خدا کو اور سپر راہ حجت ہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا عطاء  
 بن ابی رباح عن عبد الله بن رواحة انه سمی شاة من غنای رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم  
 وسلم واولی بها حادیة له كانت فی الغنم وكان یبعاها کما یرید فیها کلاما  
 ان الغنم حتی سمیت وصلمت فجاء یوما ففقدھا من الغنم فسا لها عنها ففانک  
 حاسمت ولطم وجهها فلما سری ذلک عنه انی الشی صلی اللہ علیہ وسلم ناخبرہ  
 بالقصة فقال لک امک نفی ان کلمتها قال فاعظم ذلک الشی صلی اللہ علیہ وسلم  
 وقال لک امیة قال یا رسول الله انھا سوداء قال فقال انیت بها فلما اجابها  
 قال لک امیة صلی اللہ علیہ وسلم والہ وسلم امیة امیة قالت ففقدت فاین الله  
 قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول الله فقال رسول الله صلی اللہ علیہ  
 والہ وسلم هو امیة قال فقال عبد الله بن عبد الله بن رواحة وھی حدة یا رسول  
 الله ترجمہ عبد الصمد بن محمد سے روایت ہے کہ اوس نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری حضرت کے نام

انما رایت فی السماء  
 انما رایت فی السماء





تو اس طرح عذاب ہوا کہ ہم نے خدا کے سوا کسی عبادت کی سونہ دینے کی تمہاری عبادت کرنے  
 نے خدا کو کچھ اور سزا عذاب کیے گئے تم ساتھ ہمارے سوا اجازت دینا اللہ تعالیٰ واسطہ فرشتوں کے  
 اور پیغمبروں کے سونہ دینے کی سونہ باقی رہیگا آگ میں کوئی جو اس کے عبادت کرتا تھا  
 مگر کہ اس کو نکال لیا جائے گا کہ گردن دراز کر لیا شیطان واسطہ پہلی عبادت اپنی کے  
 کہا پس کہیگا محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن ربیع بن حراش العباسی  
 عن حدیثہ ابن ابیہان قال یذکر الخلیفۃ قوم منہم منہم انما شہدہم النار ترجمہ  
 حدیث سے روایت ہے کہ داخل ہوئے بہشت میں کچھ لوگ یہاں ڈالے گئے تھے جیسے آگ سے نکال کر  
 بہشت میں داخل کیے جا رہے تھے محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن سلمۃ بن کھیل عن  
 ابی النضر اعرس عبد اللہ بن مسعود قال لعذاب اللہ قوم ما من اهل الايمان یذکرہم  
 ثم یخرجہم لشفاعۃ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی لا یطیع فی النار الا من  
 ذکر اللہ ما شہدکم فی سفر قالوا لہ ما من المصلین وکم ناک لظہم المصلین وکم ناک  
 الخوض مع الخائضین وکم ناک الذین حتی انما ما الذین کما ینفعہم شفاعۃ  
 الشافعیین ترجمہ ابی نضر سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ عذاب کر لیا اللہ ایک قوم کو  
 اہل ایمان میں کہ بے گناہوں ان کے کہ ہم لکھا لیا کہ ساتھ شفاعت محمدؐ کے یہاں تک کہ نہ لکھا  
 دوزخ میں مگر جبکہ اللہ نے ذکر کیا کہ کس چیز نے تم کو دوزخ میں ڈال دیا وہ بے گناہ تھے مگر تم نے نماز نہیں کی اور  
 نہ تھے کہلاتے محتاج کو اور ہم تھے بات میں نہ تھے ساتھ دوسروں کے اور ہم تھے کہلاتے بہشت  
 کے کون کو یہاں تک کہ ابونجیر میری بات میں نہ تھے ہم کام میں نہ آویگی انکو سفارش سفارش  
 کرنے والوں کی محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن عطیۃ العوفی عن ابی سعید  
 الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کذب علی متعمدا  
 فلیتو آتقعدہ من النار قال وسالتہ عن ہذہ الامیۃ ومن اللیل فتعبد بہ  
 ما فیکہ لک عسی ان یتعبدک منک ما محمود قال المقام المحمود للشفاعۃ قال  
 یعذب اللہ قوم ما من اهل الايمان یذکرہم ثم یخرجہم لشفاعۃ محمدؐ صلی  
 اللہ علیہ وسلم فیتوابعہم ہم ائصال لہ العیون فیتعبدون فیہ غسل الثغیر



لَكَ سَائِفٌ فِيهِ الْهَلْ قَالَ فُتِيْتِي فَلَمْ تَجِدِي بِهِ الْاَقْلَامَ وَتَلَبَّتْ بِهِ الْقَارُورَ قَالَ فَصَبَّحَهُ  
 الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اَعْمَلُوا كُلُّكُمْ عَامِلٌ مُنْذَرٌ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَيْسَ  
 لِعَمَلِهِ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَيْسَ لِعَمَلِهِ اَهْلُ النَّارِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْاَيَةَ  
 فَاَمَّا مَنْ اَسْطَ وَاقَعَ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ  
 بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى ترجمہ جاری بن عبد السمیع وروایت ہے ہر اوقہ بن مالک نے حضرت کے ہر پاسہ  
 عرض کی کہ یا حضرت خبر دیجو ہر سال کے اس عمرے سے کہ نقطہ ای سال کے لیے ہیں یا اسے ہمیشہ  
 کے حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے یعنی جس کے ہونین میں عمرہ کرنا ہمیشہ کو درست ہو اس  
 کو خبر دیجو ہر سال کے اس میں ہو گیا کہ ہم اس کے لیے پیدا کیے گئے ہیں کس چیز میں ہے عمل اس چیز  
 میں کہ جاری ہو میں ساتھ اس کے قلب میں اور ثابت ہو میں تقدیر میں کیا اور میں چیز میں کہ ہم اس میں  
 اکتفا اسے عمل کرتے ہیں حضرت نے فرمایا عمل اس چیز میں ہے کہ جاری ہو میں ساتھ اس کے قلب میں اور  
 ثابت ہو میں ساتھ اس کے تقدیر میں اس نے کہا پس کس چیز میں ہے عمل یا حضرت اور کس حساب میں  
 ہے یعنی جب ہم جو میرے مقدور تو عبادت اور عمل کی کیا ضرورت ہو حضرت نے فرمایا کہ عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک  
 شخص کو وہی انسان معلوم ہو گا جس کے وہ طریقہ پیدا ہو اس جو ہشتیوں میں ہو گا اور اس کو ہشتیوں  
 کا عمل انسان معلوم ہو گا اور جو درختی ہو گا تو اس کو درختیوں کا عمل انسان معلوم ہو گا ہر حضرت نے  
 یہ آیت پڑھی سو جس نے دیا اور ذکر کیا اور سچ جانا پہلی بات کو تو اس کو ہم سچ ہو چاؤ میں گے آسان  
 میں اور جس نے نہ دیا اور بے پروا رہا اور جو بٹ جانا پہلی بات کو تو اس کو ہم سچ ہو چاؤ میں گے سختی  
 میں محمد ﷺ قَالَ اخْبَرْنَا اَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ عَنْهُ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ  
 بْنِ اَبِي وَقَاصٍ عَنْ اَبِي سَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا كُنْتُ نَفْسِي الْاَقْلَامَ كَتَبَ  
 اللَّهُ مَدَّ خَلْقًا وَخَفَّجَهَا وَمَا كُنْهُ لَاقِيَةً فَقَالَ لَعَلَّ مِنْ الْاَنْصَارِ فَقِيْمًا الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 قَالَ كُلُّ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَيْسَ لِعَمَلِهِ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَيْسَ  
 لِعَمَلِهِ اَهْلُ النَّارِ فَقَالَ الْاَنْصَارُ اَيُّ لَانِ حَقَّ الْعَمَلِ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے  
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہیں مگر کہ خدا نے لکھی ہے جبکہ داخل ہونے اور کوئی اور  
 جگہ نکلنے اور اس کے کی اور جس چیز کو وہ لکھنے والی ہے سو ایک مرد انصاری نے کہا کہ عمل کس چیز میں ہے



فَتَجَبَّحْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَمَّا كُنْتُمْ فَاَنْصُرْتُمْ وَكُنْتُمْ تَدْرَاهُ اِذْ قَالَ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ عَلَيْهِ يَا رَحِيْلُ فَبَدَّ نَافِي اَنْوَءَ مَا نَدَّرَ لِي اِنْ تَوَجَّهْتُ وَكَادَ اَيُّهَا مَيْمَنَةُ شَيْئًا فَاَنْكَرْنَا  
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا اخِي بَرِيْلُ اَنَا كُنْتُ مَعَكُمْ يَوْمَ مَعْلَمِ  
دَيْنِكُمْ مَا اَتَانِي صُوْرَةٌ قَطُّ اَكَاوَا اَعْرِفُكُمْ فِيهَا قَبْلَ هَذِهِ الصُّوْرَةِ ثُمَّ رَجَعْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ  
روایت ہے کہ جس حالت میں کہ ہم حضرت کعب بن سعیدؓ کے پاس پہنچے کہ ناگاہ میں نے اپنے منکر کو سجدی ایک  
طرف میں بیٹھے دیکھا سو پہنچنے کے اپنے ساتھی ہو کہ کیا کیا تھا پتا ہے کہ ابونکر پاس سے اوسے اور اس  
تقدیر کا سلسلہ بوجہ اوس کے کہا ہاں سو میں نے کہا کہ یہ کہ جو ٹہپا شک کہ پہلے میں ہی اُس سے پہنچوں  
کہ میں زیادہ فریق ہوں اوس کا کچھ سے سو ہم اوس کے پاس آئے اور اس کے پاس بیٹھے سو میں نے  
اس سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمن ہم ایک قوم میں کہ ان زمینوں میں ہر قسم میں سو اکثر اوقات  
ہم ایک شہر میں جلتے ہیں کہ اس میں کچھ لوگ ہوتے ہیں جھگڑتے ہیں کہ تقدیر نہیں ابن عمرؓ نے کہا کہ  
ہو پچاسے اٹھویسے بات کہ میں نے نیراز ہوں اور اگر میں بدو گار پاؤں قرادوں سے جہاد کروں پر  
ہم سے حدیث بیان کرنے لگے کہ جس حالت میں کہ ہم کچھ اصحاب میں حضرت کعبؓ پاس بیٹھے تھے  
کہ ناگاہ ایک خوبصورت جوان آیا عمدہ بال پاک بودا سپر سفید کہ چہرے تھے سو اوس نے کہا کہ سلام  
ہو آپ کیا حضرت سلام مگر سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور ہم نے ہی دیا  
پھر اوس نے کہا کہ یا حضرت کیا میں آپ سے قریب ہوؤں آپ نے فرمایا قریب ہو سو نزدیک ہوا ایک بار  
نزدیک ہونا یادو بار نزدیک ہونا پھر آپ کی تعظیم کو کثرا ہوا پھر کہا کہ یا حضرت کیا میں آپ سے نزدیک  
ہوؤں حضرت نے فرمایا نزدیک ہو سو نزدیک ہوا ایک بار نزدیک ہونا یادو بار نزدیک ہونا پھر آپ  
کی تعظیم کو کثرا ہوا پھر کہا کہ یا حضرت کیا میں آپ سے نزدیک ہوؤں آپ نے فرمایا قریب ہو یہاں تک بیٹھ گیا  
اور اپنے دونوں احو حضرت کے زانو سے ملائے پھر کہا کہ مجھ کو ایمان کی حقیقت بتلائیے کہ کیا  
ہے حضرت نے فرمایا ایمان دل سے ماننا ہے اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور  
اسکی پیغمبروں کو اور پچھلے دن کیسے قیامت کو اور تقدیر کو سبلی ہو یا بری اللہ کی طرقت سے  
ہے اوس نے کہا تم نے سچ کہا اعلان سے کہا کہ آپ مجھ کو سلام کے اہول بتلائیے وہ کیا ہیں حضرت  
نے فرمایا نماز کا اچھی طرح پڑھنا اور زکوٰۃ کا دینا اور پہننے رمضان کا روزہ رکھنا اور خالص

کہنے کا ج کرنا اور جانتے نہ ہونا اوس کے کہنا سے پہچاننا کہ اس کو سہجہ کی تعجب کیا اوس کو اس قول سے کہ آپ سہجہ  
 کیا جیسے کہ وہ جانتے ہیں اوس نے کہا کہ آپ مجھ کو احسان اور اخلاص کی حقیقت بتلایے وہ کیا ہے  
 حضرت نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اس کی ایسی عبادت کرے جیسا کہ اوس کو دیکھ رہا ہے سو اگر اس طرح کا دیکھنا  
 تجھ سے نہ ہو سکے تو یوں جان کہ وہی تجھ کو دیکھتا ہے اوس نے کہا آپ سہجہ کیا سو ہم نے اوس کو اس قول  
 سے تعجب کیا کہ آپ سہجہ کیا جیسے کہ وہ جانتے ہیں اوس نے کہا کہ آپ مجھ کو قیامت کا حال بتلایے  
 کہ کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جواب دینے والا پوچھنے والے سے اس کو کچھ زیادہ تر نہیں جانتا ہے قیامت  
 کے نہ جاننے میں ہر اور قسم دو نور ہر مہین اوس نے کہا آپ سہجہ فرمایا سو ہم نے اوس کے اس قول سے  
 تعجب کیا آپ سہجہ کیا سو وہ پھر اوس کو دیکھتے تھے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس مرد کو میرے پاس  
 پھر لاؤ سو ہم اوس کو کچھ گئے سو ہم نہیں جانتے کہ کمان گیا اور نہ ہم نے اوس کے کوئی تجویز دیکھی  
 سو ہم نے یہ بات حضرت سے ذکر کی حضرت نے فرمایا یہ جبریل تھا تمہارے پاس آیا تھا تم کو دین سکھانے  
 کو وہ کہی کسی صورت میں میرے پاس نہیں آیا مگر کہ میں اس کو بھیجتا ہوں پہلے اس صورت کے **ف**  
 اس حدیث کو ام الاما دیث کہتے ہیں یعنی سب یتیموں کی خبر ہے ہر سہول کہ جو مطالب اور حدیثوں  
 میں ہر دے سب اس حدیث میں مجمل موجود ہیں اور ایمان بقضیہ قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنی  
 خدا کو یوں اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہے اور سب طرحیوں سے موصوف ہے اس کو  
 سہا کوئی لائق عبادت کو نہیں اور فرشتوں کو یوں اعتقاد کرے کہ وہ فوری خدا کے بندے  
 ہیں رنگ برنگ صورت بدلنے پر قادر ہیں گناہوں سے پاک ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت خدا کے حکم کو  
 ساری عالم کا انتظام کرتے ہیں اور کتا یوں کا یوں اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیم کلام ہے جو اون میں ہے  
 سو سہجہ ہے اور پیغمبروں کا یوں اعتقاد کرے کہ وہ سب خلق سے افضل اور پاک لوگ ہیں خدا نے ان کو  
 اپنی کمال رحمت سے آدمیوں کی طرف بھیجا کہ نیک اہل دین اور دنیا سنواریں اور ان کو  
 قسم قسم کے معجزات دیو کہ انکی رہتی ہیں کوئی عامل آدمی شک نہ لاوے وہ سب گناہوں سے پاک  
 ہیں صغیرے ہوں یا کبیرے نبوت سے پہلے ہی اور پیچھے ہی اور یہی مذہب ٹھیک ہے اور قیامت  
 کا یوں اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک بہشت اور دوزخ کی داخل ہونے تک جو حضرت  
 نے فرمایا سو سہجہ ہے یعنی قبر کا عذاب اور صود کا پھونکنا اور مردوں کا جینا اور حساب کتاب اور عمل

کابل لانا اور تراویح میں عمل کا تہا اور بطراط اور حوض کوثر اور دروغ اور بشت یہ سب بھریا حق  
 امین ان میں کچھ شک نہیں اور تقدیر کا یقین اعتقاد کرے کہ جو عالم میں ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا  
 پہلا یا ہر اسو سب تقدیر سے ہی بدو ان اسکی غرض نہیں کہ نہ کوئی تپا پہلے نہ بوند شیکے لیکن باوجود اس  
 آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہے کہ اسکی سبب آدمی تفریق یا ندرت ثواب یا عذاب کے لائق ہو تقدیر  
 کا اعتقاد سب صحیح بل چاہے زیادہ گفتگو کرے امین دعوت اور گمراہی ہے ہر طرح عقل ہماری میں  
 اتنی کمان طاقت ہے کہ کارخانہ خدا کے بید سبھی اسو بطر حضرت تقدیر کی محبت و ستم  
 فرمایا یہ ایمان متصل ہے محمدؐ قَالَ اخبرنا ابو حنیفہ عن عبد الاحل الشعمی عن  
 ابن عمر عن عمر بن الخطاب قال بینا هو یخطب الناس یا لایحیة اذ قال فخطبنا ارب  
 الله یفعل من یشاء ویهدی من یشاء فقال فیمن یشاء القسوس ما یقول امین  
 المؤمنین قالوا یقول ان الله یفعل من یشاء ویهدی من یشاء فقال بركت الله  
 اعدل من ان یفعل احدا فیکف محمد بن الخطاب فقال کذبت بل الله اعدک و  
 الله لو اعدک لک لکرت عفتک ترجمہ عبد الاعلیٰ کہ روایت ہر کہ جس حالت میں کہ حضرت  
 عمر خطبہ پڑھتے تھے جاہلیہ (ایک جگہ کا نام ہے) میں کہ اچانک اس نے اپنے خطبہ میں کہا کہ مقرر  
 خدا گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جسکو چاہتا ہے سو یہودی کے اُن عالموں میں کہ  
 ایک عالم نے کہا کہ امیر المؤمنین کیا کہتا ہے لوگوں نے کہا کہتا ہے کہ خدا گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا  
 ہے اور راہ دکھاتا ہے جسکو چاہتا ہے اس یہودی نے کہا کہ عمر پڑ گیا اسے زیادہ عادل ہے اس  
 سے کہ کسی کو گمراہ کرے یعنی خدا کسی کو گمراہ نہیں کرتا لوگ خود بخود گمراہ ہوتے ہیں سو یہ بات انکی  
 حضرت عمر کو پہونچی عمر نے کہا کہ تو نے جھوٹ کہا بلکہ خدا ہی نے جسکو گمراہ کیا ہے اور اگر تیرا اعد  
 نہ ہوتا تو میں تیری گردن مارنا محمدؐ قَالَ اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثننا یزید بن  
 عبد الرحمن عن ابی ذر ابیہ انکلتہ عنک محمدؐ عن عبد الله بن مسعود قال تکلون النطقه  
 فی النجیم اربعین یوما ثم تکلون علفه اربعین یوما ثم تکلون مضغه اربعین  
 یوما ثم تخلقہ فیقول رب اذكرک و اذنی شیء او سعید و ما رزقہ قال  
 محمدؐ و ما رزقہ الشقی من شیء یطعمه و السعید من و یطعمه ترجمہ عبد البر بن مسعود



سے روایت ہے کہ آدمی کا لطفہ اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جم رہتا ہے پھر چالیس دن لہو کی پکی ہو جاتا ہے پھر چالیس دن گشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر اوسکا وجود پیدا ہوتا ہے سو فرشتہ کہتا ہے کہ اسے رب کیا یہ مرد ہوگا یا عورت بد بخت ہوگا یا نیک بخت اور اوسکی روزی گنتی ہے یعنی محتاج ہوگا یا مالدار امام محمد نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں کہ بد بخت و دوزخی وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بد بخت ہوا اور نیک بخت بہشتی وہ ہے جس نے غیر سے نصیحت پکڑی و ت احدث ہو معلوم ہوا کہ تقدیر حق ہو اور نیک بخت ہونا اور بد بخت ہونا مقدر ہو چکا ہے **باب** مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اخْتِيارَ مِثْلِ التَّرْوِيجِ آزاد مرد کو کتنی عورتیں نکاح کرنی درست ہیں **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ الْجَدَلِيُّ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مَطْنِي قَوْلِ اللَّهِ وَلِلنِّسَاءِ مِثْلُ مَا لِلرِّجَالِ أَيْمَانُكُمْ قَالَ كَانَ يَقُولُ نَأْتِيكُمْ مَا كَلَبَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مِثْلُكُمْ وَذَلِكُمْ قَالَ أَحْمَدُ لَكُمْ أَرْبَعٌ وَخَرِجَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَإِلَى الْخَيْرِ الْأَيَّةِ قَالَ خَرِجَتْ عَلَيْكُمْ الْمُحْصَنَاتُ الْأَيُّمَاتُ بَعْدَ الْأَشْجَعِ ترجمہ حضرت علی ہر دہ تیس اس آیت کی تفسیر میں کہ حرام ہوئیں تمہارے نکاح بندہ میں عورتیں مگر جنکے مالک ہو جاویں تمہاری ماں نہ کہاتے کہتے کہ نکاح کرو جو تم کو خوش آوین عورتوں سے دو دوشین تین چار حضرت علی نے کہ حلال ہوئیں مگر چار عورتیں اور حرام ہوئیں تمہاری ماں تین آخر آیت تک کہ حرام ہوئیں تمہارے نکاح بندہ میں عورتیں مگر جنکے مالک ہو جاویں تمہارے ماں نہ تیس چار عورتوں کے یعنی آزاد عورتیں چار سو زیادہ درست نہیں لیکن اگر چار سے بعد نوٹڈی کا مالک ہو تو درست ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ الْأَمَةَ عَلَى الْحَدِّ فَنِكَاحُ الْأَمَةِ فَاسِدٌ وَإِذَا نَكَحَ الْحَدَّةَ عَلَى الْأَمَةِ أَمْسَكُهَا جَمِيعًا وَفِيهِمْ حَرَّةٌ كَثِيرٌ وَلِلْأَمَةِ لَيْلَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ ترجمہ حاد ہر دہ تیس ہے کہ اگر آپ نے کہا کہ جب کوئی مرد آزاد عورت پر نوٹڈی سے نکاح کرے تو نوٹڈی کا نکاح فاسد ہے اور جب نوٹڈی پر آزاد عورت سے نکاح کرے تو نوٹڈی کو رکھے اور تقسیم کرے و اسطر آزاد عورت کے دو راتیں اور واسطے نوٹڈی کے ایک رات امام محمد نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِسْرَافِيلَ قَالَ******



ابوحنیفہ عن حماد بن عمار عن ابراہیم قال لا یصلح للعبد ان یتزوی ثم تلک ہذہ الایۃ  
 الاکل انو اھم اوما ملکک ایاھم فلیست لہ زوجۃ ولا ملک یمین قال محمد  
 وینہ ناخذ وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ حماد روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز ہے غلام  
 کو یہ کہ لونڈی سے بیاہے یا اسے بیوی بنا لے یا بیوی پر یا اونپر کہ اوںکے ہاتھ مالک کی طرح ہونے اور اسکی  
 بیوی سے اور نہ ہانسی مالک سے امام محمد نے کہا کہ اسکی ہم جیسے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا۔  
 محمد قال اخبرنا ابی حنیفہ عن حماد عن ابراہیم فی العبد اذا تزوج مولاه  
 فالطلاق ینید العبد اذا تزوج العبد یغیر اذن مولاه فالطلاق ینید مولاه فان  
 یأخذ من المکر او ما اخذت من عکبہ قال محمد وینہ ناخذ وهو قول ابی حنیفہ  
 ترجمہ بابرہم سے روایت ہے اس غلام کے حق میں جبکہ نکاح کر دے اوںکا مالک اوںکا کہا کہ  
 طلاق غلام کے ہاتھ میں ہے اور جب کہ بدون اجازت اپنے مالک کے نکاح کرے تو طلاق اسکی  
 مالک کے ہاتھ میں ہے اور ایسے عورت جو گیا اوں نے غلام کے سے امام محمد نے کہا کہ اسکی  
 ہم جیسے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابی حنیفہ عن حماد عن  
 ابراہیم قال اذا تزوج العبد یغیر اذن مولاه فیکاحہ فاسید وان اذن لہ بعد  
 ما تزوج فیکاحہ ثانی قال محمد وینہ ناخذ وایما یعنی بقولہ ان اذن لہ بعد  
 ما تزوج یقول ان اجاز ما صنع فهو جائز وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ حماد روایت  
 ہے ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی غلام بدون اجازت اپنے مالک کے نکاح کرے تو اسکا نکاح جائز  
 ہے اور اگر نکاح ہونے کے بعد مالک اجازت دی تو اسکا نکاح ثابت ہے امام محمد نے کہا کہ اسی  
 کو ہم جیسے ہیں کہ اگر نکاح ہونے کے بعد اسکا مالک نکاح جائز نہ کہے تو جائز ہے اور یہی قول  
 ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** الرجل یزوی ام ولدہ اگر کوئی اپنی ام ولد لونڈی کو کسی سے  
 نکاح کر دے تو اسکا کیا حکم ہے محمد قال اخبرنا ابی حنیفہ عن حماد عن ابراہیم  
 قال ولد ام ولد من غیر کرب یا ہا اذا ولدت وہی ام ولد یمنزل کتھا قال  
 محمد وینہ ناخذ وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ حماد روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر ام  
 ولد اپنی مالک کے سے کسی اور سے بچہ جنمے اسی میں کہ وہ ام ولد نہ ہو تو وہ بچہ جائز ہے ام ولد





عن حماد بن ابراہیم عن الرجل یتزوج المرأة فيجد لها ممتدا برصا قال حماد بن ابراہیم  
ان شاء طلق وان امسك قال محمد بن وهب بن خالد لان الطلاق بيد من اراد به  
روایت ہے اور اس کے حق میں کہ کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کو گھر ہی پاوی یا برص الی باب سے اس پر  
نے کہا کہ وہ اس کی عورت ہے اگر چاہے تطلق دیوے اور چاہے تو رکھے امام محمد نے کہا کہ یہی کوئی عورت  
زیر اس واسطے کہ طلاق اس کی ہاتھ میں ہے **باب** ما يقع منه من الذنوب واستیجار البکر  
ممنوع نکاح اور کواری عورت سے اجازت لینے کا بیان محمد بن خالد نے ابو حنیفہ سے کہا  
حدثنا عبد الملك بن عمار عن رجل من اهل الشام عن النبي صلى الله عليه وسلم قال  
انما رجل ففقال يا رسول الله ان زوج فلانة ففانها عنها ثمان ثمان ففانها  
ففانها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سودا ولو داحيت الى من حسدا  
عافيا ابي مسكان بن بكير الامم حتى ان السيف اصطلح ففانها ثمان ثمان ففانها ثمان ثمان  
لا حتى يدخل ابواي ترجمہ ایک مرد شامی سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت کو پاس آیا اور عرض کی  
کہ یا حضرت کیا میں فلانی عورت سے نکاح کروں سو منع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو  
اس سے پہلے وہ تین بار حضرت کو پاس آیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا یہ حضرت صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سیاہ عورت بہت اولاد دینے والی ہے نیز وہ ایک بہتر ہے خواہ بہت  
عورت سے کہ بائج ہو میں زیادتی چاہنے والا ہوں ساتھ ہمارے اور استون سے یہاں تک کہ  
کچھ چکر نے والا ہو گا خدا سے اس کو کہا جاوے گا کہ بہت میں داخل ہو سو وہ کہے گا میں  
داخل نہیں ہو گا یہاں تک کہ میرے ما باپ داخل ہوں محمد بن خالد نے ابو حنیفہ سے  
عن حماد بن ابراہیم قال لا تنكح البكر حتى تستأمر ورعاؤها سكونها و  
قال وهي اعلم بنفسها لعل بها عيبا لا يتطهر لها الرجال معه قال محمد بن  
وهب فاحمد الا ترى ان لا تزوج اليك البكر الا بائنها وجهها واليد  
وعقبه ورعاها سكونها وهو قول ابي حنيفة رحمته الله عليه ترجمہ  
حمار سے روایت ہے کہ اگر آپ نے کہا کہ نہ نکاح کیجاوے کہ عورت یہاں تک کہ اس سے اجازت  
لیجاوے اور رضا مندی اس کی چپ رہنا ہے اور کہا کہ وہ اپنی جان کو خوب جانتی ہے کہ شایہ

اوس میں کوئی عیب ہو کہ اوس کے سبب مرد اس سے صحبت کرنے کے طاقت نہ رکھے امام محمدؒ نے  
 کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کیا تو نہیں دیکھتا کہ نہ نکاح کیجاوے کواری بالوں کے ساتھ اجازت اسکی  
 کے اور کا باپ اوس کا نکاح کرے یا کوئی غیر اور رضامندی اوسکی سکوت اوس کا ہے اور یہی  
 قول ہے امام ابو حنیفہ کا باب من نکرہ زوج وکفر فیہن لہا صدقہا حتی مات اگر کوئی  
 مرد نکاح کرے اور عورت کے لیے مہر مقرر کرے یہاں تک کہ وہ مر جائے محمدؒ قال انہما  
 ابو حنیفہ عن عبد الرحمن بن ابراہیم عن عبد اللہ بن مسعود ان رجلاً اتاه نسلاً  
 عن رجل تزوج امرأة وکفر فیہن لہا صدقہا حتی مات قال ما بلغنی  
 فیہذا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیء قال قتل فیہا یدایک قال  
 انہما القتل ان کمالاً وکمالاً الیاریث وعلیہما العیدہ فقال رجل من مجلسہ  
 قضیت فی الذی یختلف یہ یقصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی بدوع ویت  
 وایشی الا لہجۃ قال ففیع عبد اللہ بن مسعود رجلاً ما فیرج قبلہا منکھا بموافقة  
 رأیہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لعبد ویرہ ناخذ لا یحب الیاریث  
 والعیدہ حتی یکون قبل ذلک صدقہا وهو قول ابی حنیفہ قال محمدؒ والرجل  
 الذی قال لعبد اللہ بن مسعود ما قال معقل بن یسار الا لہجۃ وكان من الکتاب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترجمہ یہ ہے روایت ہے کہ ایک مرد ابن مسعود پاس آیا  
 اس سے ایک مرد کا حکم پوچھا کہ اوس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کیلے مہر مقرر نہ کیا  
 اور نہ اس سے صحبت کی یہاں تک کہ مر گیا ابن مسعود نے کہا کہ مجھ کو اس باب میں حضرت کوئی  
 چیز نہیں پہنچی اوس نے کہا کہ تو اپنے قیاس سے اس کا حکم کہ ابن مسعود نے کہا کہ میری رائے  
 میں اس عورت کے لیے پورا مہر ہے اور اسکے لیے میراث ہے اور ہر عدت ہے سو ایک مرد نے  
 ان کے ہم نشینوں سے کہا کہ تم سے اس ذات کی کہ اسکے ساتھ قسم کی جاتی ہے حکم کیا تو نے ساتھ  
 حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ اپنے بدوع بنت وانش کے حتمین کیا سو خوش ہوا  
 عبد اللہ بن مسعود خوش ہونا کہ اس سے پہلے کہی ایسے خوش نہ ہوا تھا وہ اسے موافق ہونے  
 رائے اسکی کے حضرت کج دینت کو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں وہ ہر جہ سے

اور عدت یہاں تک کہ ہووے پہلے اس کے مہر پہنچے اور اگر پہلے مہر ہو تو میراث اور عداوت اس میں نہیں  
 اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا امام محمد نے کہا کہ جس مونس کے بعد اس میں شہود ہو کہ اس کا حضرت علی علیہ  
 علیہ وسلم نے اس طرح حکم کیا وہ مستقل بنیاد پرین اور وہ حضرت کے اصحاب میں سے ہیں یا آپ  
 منیٰ ترقیہ امراۃ فی عدلہا ائمتہ کا لفظ اگر کوئی عدت میں کسی عورت کے نکاح کرے ہر اسکے  
 طلاق دیوے تو اس کا کیا حکم ہے محمد بن علی قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حسن بن حسن بن  
 ابراہیم عنی الذیل الذی فی زوج المرأة بعد ان یفکھا قال لا یقع علیہ اداۃ اداۃ  
 ان قد فکھا کہ جب تک کہ نکاح نکلا ہے قال محمد بن علی وہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ  
 ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ عدت میں کسی عورت سے نکاح کرے ہر اس کا طلاق دیوے  
 ابراہیم نے کہا کہ اس کی طلاق دوسرے مہر واقع نہیں ہوتی اور اگر اس کو حرام کاری کی ناحق شہادت  
 لگاوے تو نہ کرنا اور نہ چاہوے اور نہ اعلان کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم جیتے ہیں اور  
 یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد بن علی قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حسن بن حسن بن ابراہیم  
 فی امراۃ تزوجت بعد ان فکھا فکلت ان اداۃ الاول فهو ولکھ فان فکھا الاول  
 تا اداۃ الاخر فهو لکھ وان شکا فیرہ فهو ولکھما یرتھما ویرثانہ قال محمد بن  
 ولکنا نلکھ یفکھا اولکھ تا نزی اذ لکھما فکھما غیرہ فی عدلہا فکھل یفکھا  
 وان جاکت بعد کد مابینہما ویرثان سکتان مستان دخل یفکھا الاخر فهو ابن الاول  
 فان کان لا کے ترمین سکتان فهو ابن الاخر وکان ابو حنیفہ یقول نحو من  
 ذلک فی الظلک فی الذلک ایضا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک عورت کے حق میں کہ اپنی عدت  
 میں نکاح کی جاوے اور بچہ بنے اگر پہلا خاوند اس کا دعویٰ کرے تو وہ اس کا لڑکا ہے اور  
 اگر پہلا خاوند اس سے انکار کرے اور دوسرا اس کا دعویٰ کرے تو وہ اس کا لڑکا ہے اور اگر اس  
 میں دونوں شک کریں تو وہ دونوں کا بیٹا ہے وہ دونوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اس کے  
 وارث ہونگے امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم نہیں جیتے و لیکن ہمارے کہہ رہے ہیں کہ یہاں اس کو  
 طلاق دیوے اور کوئی غیر عدت میں اس سے نکاح کرے ادا اس کے صحبت کرے سوا کہ وہ بچہ  
 لاوے کہ میں وہ ہر جیسے ہر وقت ہو کہ صحبت کی ساتھ اس کے بچہ خاوند سے تو پہلے خاوند کا



بیاض اور اگر دوسری پہچان ہو جسے تو وہ دوسرے کا بیاض ہے اور امام ابو حنیفہ سے پہلے کچھ تھے  
 باب بن محمد قال أخبرنا أبو حنیفۃ عن حماد بن عمار عن ابراہیم بن علی بن ابیہامہ  
 انہ قال فی المرۃ التزووج فی عداۃ قال یدرق بینہما ویکون زوجہما الآخر لکما الضد  
 منہ بما استحل من فرجہما وکسکسل ما بقی من عداۃ من الاول وکسکسل من الآخر  
 عداۃ مستقلة ثم یترک زوجہما الآخر ان شاء قال محمد ویکون اکلہ ناکح الا  
 انما نقول کسکسل عداۃ من الاول وکسکسل بما مضی من ذلک من عداۃ الآخر ال  
 استکمالہما عداۃ الاول وکسکسل ما بقی من عداۃ الآخر ثم حماد ابراہیم نے کہا کہ حضرت علی  
 نے کہا اس عورت کے حتمین کہ عدت میں نکاح کیجا تو عمل اس سے کہا کہ بھائی کیجا دے وریان اسکو  
 اور وریان پہلے خاوند کے اور دوسرے مہر ہے اس سے اس سبب کہ اس نے اس عورت  
 کی شریک گاہ غرض اٹھایا اور اس کے پہلے خاوند کی عدت سے جو باقی ہو سو پوری کرے اور دوسرے خاوند سے  
 علوہ عدت پہلے پہلے نکاح کرے اور کئی دوسرا اگر چاہے امام محمد نے کہا کہ اس کی کوئی چیز  
 مگر ہم کہتے ہیں کہ پہلے خاوند کی عدت پوری کرے اور اس کی تفریق سے پہلے کی عدت پورا کرنے  
 کہتے ہیں دن گذرین انکو دوسرے کی عدت سے بھی شمار کریں یعنی ان دنوں کو دونوں کی عدتوں  
 میں شمار کرے پہلی کی عدت میں ہی دوسرے کی عدت میں ہی اور وہ دن پہلے کی عدت کا تھا  
 اور دوسرے کی عدت کا ابتدا اور دوسرے کی عدت سے باقی ہو سو عدت گذارے محمد  
 قال أخبرنا سعید بن ابی عروبة عن ابراہیم بن علی عن ابراہیم بن علی عن ابراہیم بن علی عن ابراہیم بن علی  
 عداۃ فرعیۃ کانت عداۃ واحدہ وہو قول ابی حنیفۃ قال محمد ویکون  
 ناکح وہو تفویض قولنا فی الحدیث الاول ترجمہ ابی حنیفہ سے روایت ہے کہ ابراہیم نے  
 کہا کہ جب ایک عدت دوسری عدت میں داخل ہو یعنی دو عدتیں جمع ہو جائیں تو وہ ایک ہی عدت  
 ہوگی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا امام محمد نے کہا کہ اس کی کوئی چیز  
 اور یہ تفسیر ہے قول ہمارے کی پہلی حدیث میں باب ما اذا ادخلت المرأة ناکح  
 واحدہ منہما علی زوجہ صاحبہ داخل کیا وین دو عورتیں ہر ایک دونوں سے  
 اپنے صاحب کے خاوند پر تو انکا کیا حکم ہے محمد قال أخبرنا ابو حنیفۃ عن













ساتھ ہر بیٹے جب عورت آزاد ہو تو اسکی طلاق تین طلاقیں میں اور اسکی عدت تین حیض میں ختم  
 ہو سکا خاوند آزاد ہو یا غلام اور لونڈی ہو تو اسکی طلاق دو طلاقیں میں اور اسکی عدت دو حیض  
 میں خواہ اسکا خاوند آزاد ہو یا غلام **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**  
**فِي النَّحْلِ يَزُوجُ الْأَمَةَ فَتُعْتَقُ قَالَ يُخَيَّرُ فَإِنْ اخْتَارَتْ فَجَاهَا فَهِيَ أَمْرٌ تَاهٍ وَإِنْ اخْتَارَتْ**  
**نَفْسَهَا فَلَيْسَ لَهُ عَلَيْهَا سَبِيلٌ وَإِنْ مَاتَ وَقَدْ اخْتَارَتْهُ فَقَدْ تَهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ عَشْرًا**  
**وَلَهُ الْيَدَارُتُ وَإِنْ مَاتَ قَبْلَ اخْتَارَتِ نَفْسَهَا فَقَدْ تَهَا فَكُلَتْ حَيْضٌ وَلَا يَدَارُتُ لَهَا**  
**قَالَ مُحَمَّدٌ فِيهَا كَلِمَةٌ تَأْخُذُ وَهِيَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ مَرْحُومٍ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ**  
 کہ حق میں کہ نکاح کر کے کسی لونڈی سے پہر وہ لونڈی آزاد کیجاوے تو اب اسے ہم نے کہا کہ وہ اختیار  
 دیا جاوے سو اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ ہی کی عورت ہو اور اگر وہ اپنی جان کو اختیار  
 کرے تو اسے خاوند کو اس پر کوئی راہ نہیں اور اگر اسکا خاوند مر جاوے سہال میں کہ اس نے اپنے  
 خاوند کو اختیار کر لیا ہو تو عدت اسکی چار مہینے اور دس دن میں اور اسکو میراث بلیگی اور اگر مر  
 جاوے سہال میں کہ اس نے اپنے اپنی جان اختیار کی ہو تو اسکی عدت تین حیض میں اور اسکو  
 میراث نہیں ملے گی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم کہتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا۔  
**مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا اخْتَارَتْ أَمَةٌ لَوْ كَلَتْ**  
**وَلَهَا زَوْجٌ خَيْرٌ فَإِنْ اخْتَارَتْ فَجَاهَا فَهِيَ أَمْرٌ تَاهٍ وَإِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَلَيْسَ لَهُ عَلَيْهَا سَبِيلٌ**  
**فَلَهَا الْيَدَارُتُ وَلَا يَكُونُ لَهَا لَوْلَا لَيْتُ الْفَرْقَةُ حَالَتْ مِنْ قَبْلِهَا وَلَا تَكُونُ قَدْ تَهَا حَلَالًا وَلَا تَهَا**  
**إِنْ يَكُونُ مِنْ يَوْمِهَا أَنْ تَمُوتَ قَالَ مُحَمَّدٌ فِيهَا كَلِمَةٌ تَأْخُذُ وَهِيَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ**  
 مَرْحُومٍ جَوَادِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ کہ اب اسے ہم نے کہا کہ جب لونڈی آزاد کی جاوے اور اسکا خاوند مر جاوے  
 لونڈی کو اختیار دیا جاوے سو اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ دونوں اپنے اسی نکاح  
 پر ثابت رہیں گے اور اگر اس نے اس سے صحبت کی ہو تو اسے مالک کو اسکا مہر بلیگا اور اگر وہ  
 اپنی جان کو اختیار کرے اور خاوند نے اس سے صحبت نہ کی ہو تو انکے درمیان جدائی کیجاوے  
 اور نہ اسکو مہر بلیگا اور نہ اسے مالک کو اسکو مہر بلیگا کی طرے واقع ہوئی اور اسکی



حدیثی طلاق نہیں ہوگی اور جائز ہے اس نوٹھی کو نکاح کرنا اس میں اگر چاہے امام محمد نے کہا کہ  
 اس کی قسم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ**  
**عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ فِي الْأَمَةِ يَمُوتُ عَنْهَا زَوْجُهَا فَتُتَوَرَّعُ عَنْ عِدَّتِهَا إِنَّمَا تَعْتَدُ عِدَّةَ الْأَمَةِ**  
**وَلَا تَرْتُفُ فَإِنْ كَلَّفَهَا نِكَاحًا قَبْلَ أَنْ تَحْتَقِرَ عِدَّتُهَا الْأَمَةُ قَالَ مُحَمَّدٌ فِي**  
**بَيْتِهِ أَكْلَهُ نَاخُنٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ** ترجمہ اگرچہ روایت ہے اس نوٹھی کے حق میں  
 کہ اس کا خاوند مر جاوے پہر وہ اپنی عدت میں آزاد کی جاوے کہ وہ نوٹھی کی عدت بیٹھے اور خاوند  
 کی عدت نہیں ہوگی اور اگر خاوند نے اس کو دو طلاقیں دی ہوں پہر آزاد کی جاوے تو وہ نوٹھی  
 کی عدت بیٹھے امام محمد نے کہا کہ اس کی قسم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ**  
**وَأَسَدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ الْأَخْفِ عَنِ**  
**عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ ارْزُقْنِي وَلَيْدَةً لَعَنِي قَوْلَكَ لِي حَارِيَّةٌ**  
**وَأَنْتَ عَمِي يُرِيدُ بَيْعَهَا فَقَالَ كَذِبٌ لَيْسَ لَكَ ذَلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُنٌ لَيْسَ لَهُ أَنْ**  
**يَبْتَيعَ مِنْ مَلَكَ ذَا رَحِمَةٍ فَهُوَ حُرٌّ** ترجمہ مسعود سے روایت ہے کہ ایک مرد عبد اللہ بن مسعود  
 پاس آیا سو اس نے کہا کہ بیٹے اپنے چچا کی نوٹھی سے نکاح کیا تھا سو اس نے میرے لیے ایک لڑکی  
 جتنی اور وہ اسکے بیچنے کا ارادہ کرتا ہے ابن مسعود نے کہا کہ اس نے جوٹ کہا کہ اس کو سکا  
 بیچنا درست نہیں امام محمد نے کہا کہ اس کی قسم لیتے ہیں کہ نہیں جائز ہے اس کو بیچنا اس کا جو  
 کسی نامے دار کا مالک ہو تو وہ آزاد ہو جاتا ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ**  
**حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الْأَمَةُ زَوْجَهَا طَلَّقَ أَمْلَاكَ الرَّجْعَةِ فَأَعْتَقَتْ**  
**فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ وَإِنْ كَانَ الزَّوْجُ لَا أَمْلَاكَ الرَّجْعَةِ فَقَدْ تَهَا عِدَّةُ الْأَمَةِ**  
**قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِمَا أَكْلَهُ نَاخُنٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ** ترجمہ حماد سے روایت ہے  
 کہ اگرچہ ہم نے کہا کہ جب نوٹھی کو اس کا خاوند طلاق دیوے اس طلاق کے اس میں رجوع کا مالک  
 ہو پہر آزاد کی جاوے یعنی عدت میں تو عدت اس کی عدت آزاد عورت کی ہے اور اگر اس کا  
 خاوند رجوع کا مالک نہ ہو اور آزاد کی جاوے تو اس کی عدت نوٹھی کی عدت امام محمد نے  
 کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ مَنْ تَزَوَّجَ ثُمَّ تَجَرَّعَ كَلْبًا**

اگر کوئی نکاح کرے بہر دو نو بیچ سے ایک نہ کرے تو اس کا کیا حکم ہے محمدؐ قال اخبرنا  
 ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم عن علی بن ابی طالب قال اذا تزوج الرجل المرأة  
 لم یدخل بها ثم رزق جلدًا امسک امراة ورن ذنتہی ولم یدخل بها حتی یقام  
 علیہ الحد فزق بینہما قال محمدؐ واما فی قول ابو حنیفہ ومالک علی العاۃ فہی  
 امراة علیہا حد لہا ان شاء طلق وان شاء امسک وهو قولنا ترجمہ ابراہیم سے یہاں  
 ہے کہ حضرت علیؑ نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی عورت کو نکاح کرے اور اس سے صحبت نہ کرے نہ زنا  
 کرے تو ہیکہ کوڑے مارے جاوے گا اور اپنی عورت کو روکے کہے اور اگر عورت زنا کرے اور  
 اس کا ہاند نے اس سے صحبت نہ کی ہو یا تک کہ قائم کی جاوے اور سپرد عدت تو اس کے درمیان بفرق  
 کیا جاسے امام محمدؐ نے کہا کہ امام ابو حنیفہ اور عام علماء کے قول میں تو ہر حال میں وہ اسی کی عورت  
 ہے اگر چاہے تو طلاق دیوے اور چاہے تو روکے کہو اور یہی قول ہے ہمارا محمدؐ قال اخبرنا  
 ابو حنیفہ قال حدثنا حماد عن ابراہیم قال جاء رجل الی علقمة بن قیس فقال  
 رجل یفعل بامرأة الة ان یتزوجها قال نعم ثم تلا اہلہ الایة وهو الذی یفعل  
 التوبة عن عبادہ ویعفو عن السيئات فاعلم ما تفعلون قال محمدؐ وقیہ کا حد  
 وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ جاوے رویت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ایک مرد علقمہ پاس آیا اور کہا کہ  
 ایک مرد نے ایک عورت سے زنا کیا تو کیا جائز ہے اس کو نکاح کرنا اس سے اور نے کہا ہاں بہر یہ  
 آیت پڑھی کہ ادرودہ ہے کہ قبول کرتا ہے تو اپنے بندوں سے اور معاف کرتا ہے گناہوں سے  
 اور جاتا ہے جو تم کرتے ہو امام محمدؐ نے کہا کہ اسی کو ہم لینے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا  
 باب من تزوج المثقة اگر کوئی نکاح متعہ کرے تو اس کا کیا حکم ہے محمدؐ قال  
 اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم عن ابن مسعود فی متعة النساء قال انما  
 رخصت لا فکاح محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی غزاة لہم شکو الیہ فیہا التفرقة  
 ثم نسخہا آیة النکاح والبیارات والصدان ترجمہ ابراہیم سے رویت ہے کہ عبد اللہ بن  
 مسعود نے نکاح متعہ کے حق میں فرمایا کہ سولےؐ نے انہیں کہ اجازت دی کہ کوئی نکاح متعہ کی واسطے  
 صحابہؓ کے ایک ہا دین کہ اس میں انہوں نے مجبور رہنے اور شہوت غالب آنیکی شکایت کی





اوسکی امام محمد نے کہا کہ سیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **بَابُ تَرْجِيحِ الشُّكْرِ** تشریح  
 دے کے نکاح کا بیان **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ هَبِيمٍ أَنَّهُ**  
**قَالَ فِي الشُّكْرِ تَبَرُّجٌ قَالَ يَجُوزُ عَلَيْهِ كُلُّ شَيْءٍ صَنَعَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِلَّا**  
**فِي خَصْلَةٍ وَاجِدُوا إِذَا ذَهَبَ عَفْوَكَ مِنَ الشُّكْرِ فَإِنَّ تَلَا عَسَا لَا سَلَامَ لَكُمْ فِيهِ وَذَكَرَ**  
**أَنَّ ذَلِكَ كَانَ مِنْهُ بِغَيْرِ عَقْلِ قُبِلَ مِنْهُ وَكَانَ تَبَرُّجٌ مِنْهُ لَمَّا رَأَاهُ دَهَوُ قَوْلِ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ**  
**اللَّهُ تَعَالَى تَرْجِيحُهُ حَمَادٌ وَرَوَيْتُهُ أَنَّ ابْنَ هَبِيمٍ نَسِيَ دَلِيلَ كَوْنِ بَيْنِ كِتَابِ كَرَسٍ كَمَا أَوْسُو حَبِيزَ**  
 کرنی درست ہے امام محمد نے کہا کہ سیکو ہم لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ جب بشر سے اوسکی عقل دور  
 ہو جاوے اور سلام سے مرتد ہو جاوے پھر تندرست ہو اور ذکر کرے کہ یہ اس کے بغیر عقل کے ہوا تو  
 قبول کیا جاوے اس سے اور اسکی عورت اس سے بائن نہیں ہوتی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔  
**بَابُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَمْ يَجِدْ عَدَنَ رَأَتْهُ أَوْ كَرِيءَ مَرُوسٍ عَرَّتْ نِكَاحُ كَرَسٍ** اور سکو کرے  
 پایا تو اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنِ ابْنِ هَبِيمٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ**  
**عَائِشَةَ أَنَّهَا تَزَوَّجَتْ مَوْلَاةً لَهَا بِسَلَامٍ فَلَمْ يَجِدْهَا عَدَنًا فَخَرَّجَ الرَّجُلُ لَدَيْكَ خَزِينًا**  
**شَدِيدَ الْحَزَنِ حَتَّى عُرِفَتْ ذَلِكَ فَوَجَّهَهَا فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَيْهَا شَيْئًا فَقَالَتْ وَمَا يَجُوزُ لِي أَنْ**  
**الْعِدَّةَ لَيْدًا فَعَهَا الْخَيْضُ وَالْأَصْبَحُ وَالْوُجُودُ وَالْوَنَاءُ تَرْجِيحُهُ سَنِيمٌ** سے روایت ہے حضرت  
 عائشہ نے اپنی لونڈی ایک مرد سے نکاح کر دی سو اوس نے اوسکو کواری نہ پایا سو نکلا وہ مرد اس  
 سبب اس حال میں کہ غناک نہا سخت غناک یہاں تک کہ اوس کے چہرے میں غم نہ پایا گیا سو یہ  
 بات عائشہ کو پہنچی اس نے کہا کہ کیا چہرہ غناک کرتی ہے اوسکو اللہ دور ہو جاتے ہے بکارت سے  
 حیض سے اور انگلی سے اور وضو سے اور کوونے سے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**  
**عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ هَبِيمٍ أَنَّهُ قَالَ إِذَا فَكَالَ الرَّجُلُ امْرَأَةً فَلَمْ تَزَوَّجْهَا لَمْ يَحْدِثْهَا عَدَنًا**  
**فَلَا حَكْمَ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِدَا أَنَا شُدُّ دَهَوُ قَوْلِ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِيحُهُ حَمَادٌ وَرَوَيْتُهُ**  
 کہ اب ہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اس عورت کے کہے کہ اس سے نکاح کیا ہو کہ میں نے اوسکو کواری نہ  
 پایا تو اس پر حد نہیں امام محمد نے کہا کہ سیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ**  
**تَرْجِيحِ الْكَافِرِ عَلَى الرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ** ہم قوم سے نکاح کرنے کا بیان خاور مذکور ہی پر

کیا ہے محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن رجل عن محمد بن الخطاب انه قال لا تسكن  
 فزوج ذوات الاحساب الا من الاكفاء قال محمدؐ ويحدثنا انك اذا تزوجت  
 المرأة غيرك فزوجها وليها الى الامام فرق بينهما وهو قول ابی حنیفہ رحمہ  
 حضرت عترت سے روایت ہے کہ اوہوں نے کہا کہ البتہ میں منع کروں گا شرم کا میں حسب الی عورتوں کی مگر ہم قوم سے  
 بیسے جو عورت اشراف قوم اور اعلیٰ خاندان کی ہوں اسکا نکاح ہم قوم میں سے کیا جاوے امام محمدؐ نے  
 کہا کہ اسکو ہم بیسے میں کہ جب نکاح کرے عورت غیر قوم سے اور اسکا ولی اسکو حاکم کی طرف لیجاوے  
 تو وہاں لیجاوے درمیان انکے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ  
 قال حدثنا الحسن بن زياد يرفعه اكر النبي صلى الله عليه وسلم ان امراة خطبت الى  
 ايها فقال ما انا بمتروجه حتى ألقى الشيخ صلى الله عليه وسلم فاسأله ما حق الزوج  
 علي فحيت قال ان خرجت من بيتها فبينما اذن منه لم يزل الله يلعنها والملائكة في  
 الروح الامين فخرنة الوجه وخرنة العدا حتى تلجم قال يا رسول الله ما حق  
 الزوج علي فحيت قال ان سألها نفسها وهي على ظهرها فحيت لم يكن لها ان تمنعها  
 قالت يا رسول الله ما حق الزوج علي فحيت قال ان غصب فلان فحيت فقال رسول الله  
 القوم وان كان ظالمًا قالت ما انا بمتروجه بعد ما اسمع ترجمه حکم بن زیاد سے روایت ہے  
 کہ کسی نے ایک عورت کے باپ کی طرف نکاح کا پیغام کیا سو اس عورت نے کہا کہ میں نکاح نہیں کروں گی  
 یہاں تک کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوں اور آپ سے پہچوں کہ خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے  
 حضرت نے فرمایا کہ اگر بدو ن اجازت خاوند کے اپنے گھر سے نکلے تو ہمیشہ لعنت کرے گا اور اسکو اللہ سے  
 فرشتے اور جبریل اور فرشتے رحمت اور عذاب کے یہاں تک کہ پھر اس نے کہا کہ یا حضرت خاوند کا حق  
 بیوی پر کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خاوند اس سے صحبت کرنا چاہے اور وہ اونٹ  
 کی بیٹھ پر سوار ہو تو نہیں جائز ہے اور اسکو منع کرنا خاوند کا لینے کو عذر شرعی کے خاوند کو جماع سے منع  
 کرنا درست نہیں ہے پھر اس نے کہا کہ یا حضرت خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر خاوند غصے  
 ہو تو چاہیے کہ رہنی کرے اور اسکو سوا کی مرنے قوم میں سے کہ اگر خاوند غلام ہو حضرت نے فرمایا کہ  
 اگر خاوند غلام ہو تو بھی اسکو رہنی کرے اس عورت نے کہا کہ میں نکاح نہیں کروں گی عباد کے کہیں سنا

**مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عَائِدِ بْنِ الطَّائِي مُعْسَى عَنْ عَجْالٍ قَالَ  
 أَنَّ إِمْرَأَةً مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا ابْنٌ رَضِيعٌ وَأَبْنٌ هِيَ لَخَذَتْهُ بِبَيْدِ  
 وَهَجَبٍ لَمْ تَكُنْ لَهُ شَيْئًا إِلَّا أَطْعَمَهَا إِيَّاهُ رَحْمَةً لَهَا فَلَمَّا أَدْبَرَتْ قَالَ حَامِلَاتُ  
 وَالِدَاتُ مُرَضِعَاتُ رَحِمَاتُ يَا كَذِبُ هُنَّ لَوْ كَلَامَا يَاتَيْنِ إِلَى الدَّوْاجِحِ دَخَلْنَ مُصَلِّيَاتٍ  
 الْخَبْرَةَ ثُمَّ جَمِعَ مَجَابِرُ رَوَيْتُ أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو عَنْ حَضْرَتِ بَابِلِيِّ كَيْ كَأُوسِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ خَوَارِثًا  
 أَوْ رَأَيْتُ لِي كَيْ كَأُوسِ بْنِ كَثِيرٍ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ هَذَا مِنْ حَضْرَتِ بَابِلِيِّ كَيْ كَأُوسِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ  
 نَائِلِي لَمْ يَكُنْ كَيْ كَأُوسِ بْنِ كَثِيرٍ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ هَذَا مِنْ حَضْرَتِ بَابِلِيِّ كَيْ كَأُوسِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ  
 خَبْرَةَ وَابْنِ دَوْدَ بْنِ أَبِي نَوْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ كَيْ كَأُوسِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ  
 حَرَفَ حَاوِدُونَ ابْنِي كَيْ كَأُوسِ بْنِ كَثِيرٍ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ هَذَا مِنْ حَضْرَتِ بَابِلِيِّ كَيْ كَأُوسِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ  
 سَمِعْتُ مِنْ هَذَا مِنْ حَضْرَتِ بَابِلِيِّ كَيْ كَأُوسِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ هَذَا مِنْ حَضْرَتِ بَابِلِيِّ كَيْ كَأُوسِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ  
 كَيْ كَأُوسِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ هَذَا مِنْ حَضْرَتِ بَابِلِيِّ كَيْ كَأُوسِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ  
 أَبُو حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَكَّافِ فِي الرَّحْلِ يُنْعَى إِلَى  
 إِمْرَأَةٍ فَتَزَوَّجَ ثُمَّ يَقْدِمُ الْأَوَّلُ قَالَ يُخَيَّرُ الْأَوَّلُ فَإِنَّهُ مَسَكَ امْرَأَتَهُ وَارْتَفَاءَ  
 الصَّدَاقِ قَالَ أَبُو حَنِيْفَةَ هِيَ امْرَأَةُ الْأَوَّلِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَدْنَا نَحْنُ  
 ذَلِكَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِيهِ وَبِهِ لَخَذَتْهُ ثُمَّ جَمِعَ حَضْرَتِ بَابِلِيِّ كَيْ كَأُوسِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ  
 مِنْ كَيْ كَأُوسِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ هَذَا مِنْ حَضْرَتِ بَابِلِيِّ كَيْ كَأُوسِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ  
 كَيْ كَأُوسِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ هَذَا مِنْ حَضْرَتِ بَابِلِيِّ كَيْ كَأُوسِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ  
 عَمْرٍو كَيْ كَأُوسِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ هَذَا مِنْ حَضْرَتِ بَابِلِيِّ كَيْ كَأُوسِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ  
 إِمَامُ مُحَمَّدٍ كَيْ كَأُوسِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ هَذَا مِنْ حَضْرَتِ بَابِلِيِّ كَيْ كَأُوسِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ  
**مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَكَّافِ فِي الرَّحْلِ فَقَدْ زَوَّجَهَا قَالَ  
 بَلَدْنَا الَّذِي ذَكَرَ النَّاسُ أَرْبَعَ سِنِينَ وَالْعَرُوسُ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَدْنَا  
 نَخَذَتْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَكَذَلِكَ بَلَدْنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَقْصُودِ  
 زَوَّجَهَا إِمْرَأَةً ابْنَيْهَا كَيْ كَأُوسِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ هَذَا مِنْ حَضْرَتِ بَابِلِيِّ كَيْ كَأُوسِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ

روایت ہے اس عورت کے حق میں کہ اپنا خاوند نکم کرے اگر اسے سیکم کہا کہ پونجی ہجودہ چیز ذکر کیا لوگوں نے  
چار برس لینے لوگ کہتے ہیں کہ چار برس انتظار کرے پھر اسکو بعد اسکو اور خاوند سے نکاح کرنا درست  
ہے اور انتظار کرنا میرے نزدیک بہت بہتر ہے امام محمد نے کہا کہ اسے سیکم ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے  
امام ابو حنیفہ کا اور اس طرح روایت پونجی ہجودہ حضرت علی سے کہ اوہو پونج فرمایا اس عورت کے حق میں کہ اسکا  
خاوند غائب ہو جاوے کہ وہ ایک عورت سے مبتلا کی گئی سو چاہئے کہ صبر کرے یہاں تک کہ اسکو اسکی  
سوت یا طلاق کی خبر آوے **بَابُ الْعَرْلِ مَا يُفْعَلُ مِنْهُ مِنْ إِشْيَانِ الدِّسَادِ غُلِّ كَالْيَانِ** اور  
عورتوں سے کہ جن چیزیں حرام کرنا منع ہے **ف** غل اسکو کہتے ہیں کہ مرد عورت سے جماع کرے جب  
منی نکلے لگے تو اپنے ذکر کو عورت کی شرمگاہ سے باہر نکال کر انزال کرے **حَدَّثَنَا** **قَالَ** **الْأَخْبَرَنَا**  
**أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَنَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَا تَعْرِضُ عَنِ الْحَدَّةِ إِلَّا يَأْذِنُهَا وَأَمَّا الْأَمَةُ**  
**فَاعْرِضْ عَنْهَا وَلَا تَسْتَأْذِنْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ فَإِنْ كَانَتْ الْأَمَةُ دَوْجَةً لَكَ فَلَا**  
**تَعْرِضُ عَنْهَا إِلَّا يَأْذِنُ مَوْلَاهَا وَلَا تَسْتَأْذِنُ الْأَمَةَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ**  
ترجمہ حامد و روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ اگر عورت سے صحبت کر کے باہر انزال نہ کرے اور اسکی  
اجازت نہ دے تو انکے حقہ کو لوٹڈی سے صحبت کر کے باہر انزال کرنا درست ہے اور اسکی اجازت مانگنے  
کی کو حاجت نہیں امام محمد نے کہا کہ اسے سیکم ہم لیتے ہیں اگر تیری بیوی لوٹڈی ہو تو باہر انزال نہ کر  
اسے مگر اسکے مالک کی اجازت سے اور لوٹڈی سے کسی چیز کی اجازت نہ مانگی جاوے **حَدَّثَنَا**  
**قَالَ** **الْأَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَنَةَ عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِيهِمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ**  
**الْعَرْلِ فَقَالَ لَا تَأْخُذُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَيْتَانِ فِي شَيْءٍ فِي صَلَاحِ رِجْلٍ قَصَبَتْهُمَا عَلَى صَفَاةٍ**  
**أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْهَا الْعُتْمَةَ الَّتِي أَخَذَ مِنْتَاهُمَا فَإِنْ شِئْتَ فَاعْرِضْ وَإِنْ شِئْتَ فَادْعُ**  
**قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ** ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ کسی نے عبد اللہ  
بن مسعود غل کر کے حکم پوچھا اس نے کہا کہ اگر خدا نے کسی روح کا عہد کسی مرد کی پسینہ  
میں لیا ہے اور وہ اسکو پتھر پر بہاؤ تو خدا اس سے وہ روح پیدا کرے گا جس سے اس نے عہد لیا  
سو اگر تو غل کر اور اگر چاہے تو چوڑے امام محمد نے کہا کہ اسے سیکم ہم لیتے ہیں .....  
..... اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** لینے جن میں روح کا پیرا



مونا تقدیر میں مقرر ہو چکا ہے وہ اس عالم میں ضرور پیدا ہونگے ایسا ممکن نہیں کہ کوئی روح اون میں  
 سچ جا کہ پس عزل کرنا یہ فائدہ ہے محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفۃ قال حدثنا أبو حنیفۃ  
 المکر عن یوسف بن مہدی عن حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لہ امرۃ  
 اتت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقالت ان لہا زوجا یاکبہا وہی مدبرۃ فقال لا  
 بأس بہ اذا کان ذلک فی صمام واحد قال محمدؐ ویہ ناخذہ وانا نعنی بقولہ  
 فی صمام واحد بقول اذا کان ذلک فی الفرج وهو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حضرت حفصہ سے  
 روایت ہو کہ ایک عورت حضرت پسرائی سواوسنے عمن کی کہ میرا خاندن مجھ سے پیچھے کی طرف سے صحبت  
 کرتا ہے یعنی اگلی شہر گاہ میں سو حضرت نے فرمایا کہ اسکا کچھ ڈرنیں جبکہ ایک سوراخ میں ہو یعنی اگلی  
 سوراخ میں امام محمدؐ نے کہا کہ اسکی ہم لیتے ہیں اور ایک سوراخ سے مراد شہر گاہ ہے اور یہی قول  
 ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفۃ عن کثیر الاحکم الراعی عن ابی  
 زرع عن ابن مسعود قال سالت عن ہذہ لایہ لیسۃ کما خربت لکم فانوا احدکم ان یشتم  
 قال کیف شئت ان شئت لکن لا وان شئت لکن عذلی قال محمدؐ ویہ ناخذہ وهو  
 قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابی زراع سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر سے اس آیت کا حکم پوچھا کہ عورتیں  
 تمہاری کہتی ہیں سو جاؤ اپنی کہتی ہیں جہاں سے چاہو ابن عمر نے کہا کہ جس طرح تو چاہے کہ اگر تو  
 چاہے تو عزل کر اور چاہے تو عزل نہ کر امام محمدؐ نے کہا کہ اسکی ہم لیتے ہیں کہ عزل کرنا اور نہ کرنا  
 دونوں برابر ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفۃ قال حدثنا  
 حمید الاعمش عن رجل عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن  
 اثبات النساء فی الحجاز ھن ترجمہ ابی ذر سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت نے عورتوں کے  
 درہوں میں جامہ کرنے سے محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفۃ عن حبان عن ابن ہشیم  
 ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یبایث بعض ارجاسہ وہی حائضہ وعلیہا  
 ازار قال محمدؐ ویہ ناخذہ لکنی بہ کاسا وهو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابن ہشیم  
 روایت ہو کہ تیسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدن لگاتے اپنی بعض بی بیوں کے بدن کو احال میں کہ  
 وہ حائض ہوتیں اور انپر نہ بند ہوتا امام محمدؐ نے کہا کہ اسکی ہم لیتے ہیں کہ ہمارے نزدیک سیر

کہ خوف نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد  
 عن ابي اھیم قال انی لالعب علی بطن المرأة حق اقصی شھوتی وہی کائن رحمہ  
 حماد روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ میں عورت کے پیٹ پر کہلتا ہوں یہاں تک کہ اپنی خود پریش پوری  
 کروں احوال میں کہ وہ حاضر ہے **باب** ما یکرہ من طبع الاختنان الکتانین وکتانین  
 اس چیز کا بیان کہ مکروہ جو صحبت کرنی دونوں یون سے کہ دونوں سگی بہنیں ہوں اور ان کے غیر سے **محمد**  
 قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابي اھیم قال اذا کان عند الرجل اختانین کانتا  
 فوطی احدھما فلکبر لہ ان یطأ الاخری حتی یمیک فخرج الی وطحی غیرہ یمکجہ او غیرہ  
 ولان کانتا اختانین احدھما امرأۃ فوطی الامۃ منھما فلیعزل امرأۃ حتی  
 تعتد الامۃ من مائتہ قال محمد وریطہ اکلہ ماخذ الا فی حصۃ واحدہ لا یشی  
 لہ ان یطأ امرأۃ اذا وطی اختہ حتی یمیک فخرج اختہا علی غیرہ یمکجہ او یمیک بعد  
 ما استبرأ بچھتہ وھو قول ابو حنیفہ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کسی  
 مرد کے پاس دو لونڈیاں ہوں کہ دونوں سگی بہنیں ہوں اور وہ دونوں ایک کے ساتھ صحبت کرو  
 تو نہیں جائز ہے اسکو صحبت کرنی دوسرے سے یہاں تک کہ پہلی لونڈی کو جس سے صحبت کی ہو غیر کے  
 ملک کر دے نکاح سے ہو یا اور وجہ اور اگر وہ دونوں بہنیں ہوں کہ دونوں میں سے ایک اسکی  
 بیوی ہو اور دونوں میں سے لونڈی کے ساتھ صحبت کرے تو چاہے کہ اپنی عورت سے علیحدہ رہے  
 یہاں تک کہ لونڈی اسکی باہنی سے عدت گزارے امام محمد نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے  
 ہیں لیکن ایک حکم میں کہ نہیں لائق ہے اسکو صحبت کرنی اپنی بیوی جبکہ صحبت کی ہو اسکی بہن سے  
 یہاں تک کہ اسکی بہن کی شرمگاہ کسی غیر کے ملک کر دے نکاح کے ساتھ ہو یا پاک کے بعد اسکی  
 کہ ایک حصہ عدت گذاری بیٹے دوسری عورت میں محض عدت گزارنا کافی نہیں بلکہ اسکی شہ  
 یہی شرط ہے کہ اسکو غیر کے ملک کر دے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال  
 اخبرنا ابو حنیفہ عن ابي اھیم عن ابن عمر انہ قال فی الامتین الاختانین نکونان عند  
 الرجل یطأ احدھما انہ یطأ الاخری حتی یمیک فخرج الی وطحی غیرہ قال محمد و  
 یہ ماخذ وھو قول ابو حنیفہ ترجمہ منہم سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا دو لونڈیوں کے حوالہ



خاوند پاس سے یا اپنی جان کو اختیار کرے سوا اگر اسکی بیع طلاق ہوئی تو اسکو اختیار نہ دیتے اور بیوہ  
 بکھوڑدہ بیعت نہرت عمر سے اور علی اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور حذیفہ سے کہ نہرو  
 نے اسکی بیع کو طلاق نہیں گردانا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**  
**عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ**  
**بَعَثَتْ إِلَى جَارِيَةٍ فَتَشْغُولُهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا يَكُونُ بَيْعُهَا وَلَا هَدْيُهَا طَلَاَقًا**  
**وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ** مرتبہ بیعت سے روایت ہے کہ مدبر بھیجے گئے حضرت علی کو ایک لڑکی خاوند  
 والی کو اسکا خاوند انکا عامل تھا سو حضرت علی نے اسکے مالک کے طرے لکھا کہ تو نے مجھ کو ایسی  
 لڑکی بھیجی کہ وہ مشغول ہے ساتھ غیر کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اسکا بیچنا اور  
 مدبر کرنا طلاق نہیں ہوتا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ**  
**قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُظُوفِ عَنِ الرَّهْزِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ اشْتَرَى جَارِيَةً مِنْ**  
**أَمْرَأَةٍ وَرَسَبَ التَّقْفِيَّةُ وَاشْتَرَتْ عَلَيْهِ أَنَّهَ إِنْ اسْتَعْنَى عَنْهَا فَهِيَ أَحَقُّ بِهَا بِمَنْهَا**  
**فَكَفَى عَمْرُو بْنُ لُحَابٍ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا يَجِبُنِي أَنْ تَقْرَبَهَا أَلْهَا شَرْطُ فَرَجِ عَبْدِ**  
**اللَّهِ فَزَدَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ فِيهِ نَأْخُذُ كُلَّ شَرْطٍ كَانَ فِي بَيْعٍ لَيْسَ مِنَ الْبَيْعِ فِيهِ**  
**مَنْفَعَةٌ لِلْبَايِعِ أَوْ الْمَشْتَرِي أَوْ الْجَارِيَةِ فَهُوَ يُفِيدُ الْبَيْعَ مِثْلَ هَذَا وَنَحْوَهُ وَهُوَ قَوْلُ**  
**إِبْنِ حَنِيفَةَ** مرتبہ زہری سے روایت ہے کہ ابن مسعود نے اپنی عورت زینب سے ایک لڑکی خریدی  
 اور زینب نے اس پر شرط کی کہ اگر تو اس سے بے پروا ہو جاو تو میں زیادہ تر خمدار ہوں ساتھ  
 اسکے ساتھ مول اسکے کے یعنی اگر تجھ کو اسکی حاجت نہ رہے اور نہ بیچے تو اسکو مول کر  
 خریدنے کی میں زیادہ تر خمدار ہوں سوا ابن مسعود کے ملا اور اس سے یہ قصہ ذکر کیا اس نے کہا کہ مجھ کو  
 خوش نہیں لگتا یہ کہ صحبت کرے تو اس سے اور اسکے لیے ہے اسکی شرط یعنی ہو اسطرح کہ وہ بیع  
 صحیح نہیں اور وہ لڑکی تیرے ملک میں نہیں آتی سو عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ اور وہ لڑکی پہرہ  
 امام محمد نے کہا کہ اسکی بیعت میں کہ جو شرط بیع میں کی جاوے اور وہ بیع میں سے نہ ہو اور اس  
 میں با بیع یا خریداریا لڑکی کا نفع ہو تو وہ بیع کو فاسد کر دیتی ہے مثل اسکی اور یہی قول ہے امام  
 ابو حنیفہ کا **بَابُ الْمَلَائِكَةِ طَلَاَقُ** اور عدت کا بیان **فَطَلَاَقُ** سے سخت ترین



ذَلِكَ عَلَيْهِمْ إِذَا جَعَلُوا طَلْقًا فِي طَهْرٍ قَالَتْ مُحَمَّدٌ وَبِهِ كَأَخَذَ وَلَا تَرَى أَنَّ يُطْلَقُ  
 فِي طَهْرٍ هَذَا مِنْ الْحَيْضَةِ الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا وَكَذَلِكَ يُطْلَقُ إِذَا طَهَّرْتَ مِنْ حَيْضَةٍ أُخْرَى  
 ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن عمر نے اپنی عورت کو حیض میں طلاق دی پس مجبور سمجھا گیا  
 اور پھر طلاق نہ یا حیض میں سو ابن عمر نے اس سے رجوع کیا یعنی طلاق کو باطل کر کے پھر اس کو  
 جو رو بنایا پھر اس کو طہر میں طلاق دی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور نہیں دیکھتے ہم  
 کہ طلاق سے اسکو اس حیض کے طہر میں کہ اس میں اسکو طلاق دی تھی و لیکن جب دوسرے حیض  
 سے پاک ہو تو اسوقت اسکو طلاق دیوے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ  
 عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يُطْلِقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ فَلْيُطْلِقْهَا عِنْدَ  
 كُلِّ عُدَّةٍ هَلَالٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ كَانَ يَأْخُذُ أَبُو حَنِيفَةَ وَآمَنَّا فِي قَوْلِنَا فَلَمَّا  
 الْحَامِلُ لِلْمُسْتَنْةِ تَطْلِيفَةً وَوَاحِدَةً يُطْلَقُ فِي عُدَّةٍ الْهَلَالِ أَوْ مَنَى شَاءَ تَحْمِيلُهَا  
 حَتَّى تَضَعُ حَمْلَهَا وَكَذَلِكَ بَلَّغْنَا عَنْ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَكَأَبِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَكَذَلِكَ بَلَّغْنَا  
 ذَلِكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَرَجُلٍ مِنْ رِجَالِهِ رَوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ نَسَبَهُ كَمَا جَبَّ كَوْنُ مَرَدٍ  
 ابْنِ عَوْرَتِ كَحَمْلٍ مِنْ طَلْقٍ دِينِي جَابِئٌ تَوَاسَّوْهُ جَانِبُ ثَرْبَةٍ كَوَقْتُ طَلْقٍ دِيوَسَ إِمَامِ مُحَمَّدٍ  
 نے کہا کہ اسی کو ابو حنیفہ لیتے تھے لیکن ہمارے قول میں تو حاملہ کی طلاق بطور سنت کے یہ ہے کہ  
 اسکو ہر چاند کی ابتداء میں ایک طلاق دیوے یا حبس چاہے پھر اسکو چھ دیوے یہاں تک کہ وہ بچہ  
 جنے اور اس طرح رویت ہو چکی ہو جس بصری اور جابر بن عبد اللہ سے اور عبد اللہ بن مسعود کا باب  
 مِنْ طَلْقِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَامِلٌ أَوْ كَوْنِ مَرَدٍ ابْنِ عَوْرَتِ كَحَمْلٍ مِنْ طَلْقٍ دِيوَسَ تَوَاسَّوْهُ جَانِبُ ثَرْبَةٍ كَوَقْتُ طَلْقٍ دِيوَسَ إِمَامِ مُحَمَّدٍ  
 ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَطْلَقَةِ وَالْمُخْتَلَعَةِ  
 وَالْمَوْلَى مِنْهَا إِنْ كَانَتْ حُبْلًا أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ أَنَّ لَهَا النِّفْقَةَ وَالْمَكْنَى حَتَّى تَضَعَ إِلَّا أَنْ لَيْسَ رِطَا  
 ذَوِجُ الْمُخْتَلَعَةِ بَعْدَ الْخُلْعِ أَنْ لَا نِفْقَةَ لَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ كَأَخَذَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
 ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے طلاق والی اور خلع والی اور ایلا دالی کی عورت کے حق میں کہ اگر حاملہ ہو  
 یا غیر اوسکی تو اوسکے لیے نفقہ ہے اور گھر رہنے کو یہاں تک کہ بچہ جنے مگر نہ خلع والی کا خاوند  
 خلع کے بعد نہ طہر کرے کہ اسکو نفقہ نہیں دینا تو نکاح تو نفقہ نہیں بلکہ امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے

میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَاب طَلَاقِ الْجَارِيَةِ** الخ لَمْ يَحْضُرْ وَعَلَيْهَا جِرَاسٌ كَوْنُ  
 حَيْضٍ نَأْيًا أَوْ سَكَلًا أَوْ عَدَّتْ كَأَيِّ بَيِّنَةٍ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِيهِ  
 قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضَةٌ لَمْ يَحْضُرْ فَلْتَعِدَّ بِالشَّهْرِ فَإِنْ حَاضَتْ قَبْلَ  
 أَنْ تَنْقَضِيَ الشَّهْرُ لَمْ تَعِدَّ بِالشَّهْرِ وَرَأَيْتُ أَهْلَ عَدَّتْ بِالْحَيْضِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ كَأَخْذِ **بَابِ**  
 حَمَّادٍ وَرَوَيْتُ عَنْ أَبِي بَرَكَةَ أَنَّ ابْنَ أَبِي عَمْرٍو عَدَّتْ كَوْنِ طَلَاقٍ وَهُوَ يَتَرَكِي لَهَا جِرَاسًا  
 حَيْضٌ نَأْيًا أَوْ تَوَاجُحٌ كَمَا مَهْنُونَ كَ سَاتَهُ عَدَّتْ كَذَلِكَ سَوَاكَ اسْتَوْجِبَ أَوْ بَلَّغَتْ مَهْنُونَ  
 كَ سَ تَوَهْنُونَ كَ سَاتَهُ عَدَّتْ نَهْ بَشِيءٌ بَلْ كَ حَيْضٍ كَ سَاتَهُ عَدَّتْ كَذَلِكَ إِمَامُ مُحَمَّدٍ كَمَا كَمَا أَيْ كَ  
 سَمِيتُ **بَابِ** مَنْ طَلَّقَ ثُمَّ تَزَوَّجَتْ امْرَأَتُهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَيْهِ أَوْ كَرِهَتْ سِرَّ طَلَاقٍ بِرُ  
 بَرٍّ أَوْ سَكَلٍ عَوْرَتِ دُوسَرٍ لَكَ كَرَسَ بَرٍّ أَوْ سَكَلٍ طَرَفِ بَرٍّ أَوْ تَوَسَّكَ كَمَا كَمَا مُحَمَّدٌ قَالَ  
 أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ سَائِلًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنِ جَاءَهُ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ يَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَطَلَّقَهَا أَوْ تَطَلَّقَتَا  
 ثُمَّ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا أَوْ طَلَّقَهَا ثُمَّ  
 انْقَضَتْ عِدَّتُهَا أَوْ أَرَادَ الْأَوَّلُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا عَلَى كَمَا عَنْهُ قَالَ فَقَالَ لِي أَجِبْهُ  
 ثُمَّ قَالَ مَا يَقُولُ أَبُو عُبَيْدٍ فِيهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَهْدِمُ الْوَاحِدَةَ وَالْثَنَيْنِ وَالْثَلَاثَ  
 قَالَ سَمِعْتُ مِنْ ابْنِ عُمَرَ فِيهَا شَيْئًا قَالَ فَقُلْتُ لَا قَالَ إِذَا لَيْقِنَتْهُ فَاسْأَلْهُ قَالَ فَلَقِيتُ  
 ابْنَ عُمَرَ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ فِيهَا مِثْلُ قَوْلِ ابْنِ عُبَيْدٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِذَا أَكَانَ  
 يَأْخُذُ أَبُو حَنِيفَةَ وَاسْمَانِي قَوْلَانَا فَهُوَ عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا إِذَا بَقِيَ مِنْهُ شَيْءٌ وَهُوَ قَوْلُ  
 عُمَرَ وَابْنِ ابْنِ أَبِي كَالِبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأَبِي ثَيْبٍ كَمَا فِي عَمْرِو بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَرَكَةَ عَنْ أَبِي كَالِبٍ  
 أَيَا اسْ حَالِ مِنْ كَيْدٍ وَجَبَّاهُ أَوْ سَكَلَهُ كَمَا كَرِهَتْ كَوْنِ طَلَاقٍ دِي بِي طَلَاقٍ  
 يَدُ وَطَلَاقَيْنِ بَرٍّ أَوْ سَكَلٍ عَدَّتْ كَذَلِكَ سَوَاكَ اسْتَوْجِبَ أَوْ بَلَّغَتْ مَهْنُونَ كَ سَاتَهُ عَدَّتْ  
 حَبِيبَتِ كَيْ بَرٍّ مَرَّ كَمَا يَدُ طَلَاقٍ دِي بَرٍّ أَوْ سَكَلٍ عَدَّتْ كَذَلِكَ سَوَاكَ اسْتَوْجِبَ أَوْ بَلَّغَتْ مَهْنُونَ كَ  
 كَا ارَادَهُ كَمَا كَرِهَتْ كَتَبَتْ طَلَاقَيْنِ بَرٍّ أَوْ سَكَلٍ أَوْ سَكَلٍ بَرٍّ كَتَبَتْ طَلَاقَيْنِ سَ حَلَالٍ بَرٍّ كَا









اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن ابراہیم قال اذا اختلعت المرأة من زوجها وهو حي فمات من سره فكمالات لها قال محمدؐ وفيه نكاح ولا نكاح في التي طلقت ذلك من زوجها وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی عورت اپنے خاوند سے طلع کرے اس حال میں کہ وہ بیاہواور وہ اسی بیماری سے مر جاو تو اس عورت کو میراث نہیں بلکہ امام محمدؐ نے کہا کہ اس کی بیعت لیتے ہیں اس طرح کہ خود عورت ہی نے اپنے خاوند سے طلع جا رہا ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

**باب عِدَّةُ الْمُطَلَّغَةِ الَّتِي قَدْ بَيَّضَتْ مِنَ الْحَيْضِ أَوْ طَلَّقَ وَبُكِيَ عَوْرَتِ حَيْضٍ** نہ اسے ہو تو اس کی عدت کیا ہے محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن ابراہیم قال اذا طلق الرجل امراته وقد بليت من الحيض اعتدت بالشهور وان كانت بعد ذلك اختسبت بما مضى من حيضها الاول قال محمدؐ ويطلقها اكله ناكح وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور وہ حیض کے ناما سید ہو چکی ہو تو مہینوں کے ساتھ عدت کاٹے اور اگر بعد اس کے اس کو حیض آوی تو جو عدت گذری ہو سو پہلے حیض کے شمار کرے امام محمدؐ نے کہا کہ اس کی بیعت لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن ابراہیم قال اذا طلق الرجل امراته فاعتدت شهرا او شهرين ثم حاضت حيضة او اثنتين ثم بليت استحبك الشهور وان حاضت بعد ذلك اعتدت بما مضى من الحيض قال محمدؐ ويطلقها اكله ناكح وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور وہ ایک یا دو مہینہ عدت کاٹے پھر اس کو ایک یا دو حیض آوے پھر نا سید ہو جاو تو سرے سے مہینوں کی عدت شروع کرے اور اگر اس کی بعد اس کو حیض آوے تو جو حیض گذرا ہو اس کے ساتھ عدت بیٹھے لیتے اور اس کو شمار کرے امام محمدؐ نے کہا کہ اس کی بیعت لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب عِدَّةُ الْمُطَلَّغَةِ الَّتِي قَدْ اُتِفِقَ حَيْضُهَا** عورت کو طلاق ہو اور اس کا حیض بند ہو جاوے تو اس کا کیا حکم ہے محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن ابراہیم عن علقمة انه طلق امراته تطليقة

[illegible]

شَعْرًا أَوْ طِفْرًا وَغَيْرِ ذَلِكَ فَإِذَا وَضَعْتَ شَيْئًا لَمْ يَتَّبِعْ خَلْفَهُ لَمْ تَنْقُصْ بِذَلِكَ الْعِدَّةَ  
وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ حماد بن رویت کہ اگر آپس میں نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے  
پھر کچھ پڑا لے تو اسکی عدت گزر جاتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور بچہ ہر  
نزدیک کو نہیں ہوتا یا تاک کہ ظاہر ہو کوئی چیز پیدا ہو اسکی سے بال سے یا ناخن وغیرہ سے اور اگر  
کوئی چیز جنے کہ اسکی پیدا ہو ظاہر ہو ہی ہو تو اس سے اسکی عدت نہیں گزرتی اور یہی قول ہے  
امام ابو حنیفہ کا **بَابُ عِدَّةِ الْمُسْتَحْضَةِ خُونِ اسْتِحْضَائِي عَوْرَتِهَا كَيْفَ يَحْكُمُ فَكُلُّ**  
**أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي هَيْمٍ فِي النِّحْلِ يُطْلَقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُسْتَحْضَةٌ قَالَ**  
**تَعْتَدُ بِأَيَّامِ أَقْرَانِهَا قَالَ وَكَذَلِكَ إِذَا اسْتَحْضَتْ بَعْدَ مَا يُطْلَقُهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ**  
**نَاخِذٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ ابرہم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے پھر**  
**اسحال میں کہ اسکو استحاضہ آتا ہو تو اپنے حیض کے دنوں کے ساتھ عدت گزارے اور اسطرح اگر**  
**اسکو طلاق کے بعد استحاضہ آوی تو اسکا یہی حکم ہے امام محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی**  
**قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ تَعْتَدُ**  
**لِلْمُسْتَحْضَةِ إِذَا طَلَّقَتْ بِأَيَّامِ أَقْرَانِهَا فَإِذَا فَرَّغَتْ حَلَّتْ لِلرِّجَالِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخِذٌ**  
**وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ حماد سے روایت ہے کہ اگر آپس میں نے کہا کہ جب استحاضہ الی طلاق ہو**  
**تو وہ اپنے حیض کے دنوں کی عدت کاٹے سو جب عدت سے فارغ ہو تو حلال ہو جاتی ہے وہ معلوم دون**  
**کے امام محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا بَابُ مَنْ طَلَّقَ**  
**شُرَّاجِحًا فِي الْعِدَّةِ أَوْ كَوَى طَلَقَ دُبَّ بَعْدَ عِدَّتِهَا أَمْ يَرْجِعُ كَرِيوے لڑا اسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ**  
**قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَلَلْنَا حَمَّادَ بْنَ أَبِي هَيْمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ**  
**فَقَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي فَخِضْتُ حَيْضَتَيْنِ وَدَخَلْتُ فِي الثَّلَاثَةِ حَتَّى انْقَطَعَ دَمِي وَدَخَلْتُ**  
**مُغْتَسِلًا وَصَبَّغْتُ ثَوْبِي أَنَا نِي فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُكَ قَبْلَ أَنْ أَقْبِلَ عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ طَهَّرَ**  
**لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قُلْ فِيهَا فَقَالَ يَا سَيِّدَ الْمُؤْمِنِينَ أَرَأَيْتَ إِنْ سَلَّكَ بِرَجْعَتِهَا لَمْ يَكُنْ حَاضِرًا**  
**بَعْدَ لَمْ يَصْلُحْ لَهَا الصَّلَاةُ قَالَ عُمَرُ وَأَنَا أَرَى ذَلِكَ دَرَدَاهَا عَلَيَّ رَجْعَتُهَا وَقَالَ كَيْفَ مَسْمُومٌ**  
**عَلَى قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِدَا أَنَا خِذْ الرَّجُلَ أَحْمَدُ بِرَجْعَتِهَا أَمْ لَا يَهْدِي حَقٌّ تَفْسِيلَ مِنْ**

نسخہ  
کتاب الآثار  
۱۴۲

نسخہ  
کتاب الآثار  
۱۴۲



[illegible]

عَصِيَّةً بِكَ فَقَدْ حَرَمَتْ عَلَيْكَ امْرَأَتَكَ لَا تَحِلُّ لَكَ حَتَّى تَنْكِحَ رَجْعًا عَلَيْكَ قَالَ مُحَمَّدٌ  
 وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَبَّانٍ وَهُوَ قَوْلُ الْأَحَامَةِ لَا اخْتِلَافَ فِيهِ وَتَرْجُمُهُ عِلَّاسُ رُوَيْتُهُ بِكَ أَيْ  
 مرد ابن عباسؓ پس آیا سوای کما کہ میں نے اپنی عورت کو تین طلاقیں میں میں نے اسکا کیا حکم  
 ہے اوس نے ابن عباسؓ سے کہہ دیا کہ تم میں سے کوئی چاہتا اور کندگی سے اکودہ ہوتا ہے پھر چاہے  
 باس آتا ہے چلا جا کہ نونے اپنے رب کی نافرمانی کی اور مضر حرام ہوئی بظہر عورت تیری نہیں حلال  
 ہے تمکو یہاں تاکہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے امام محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول  
 ہے امام ابو حنیفہ کا اور عام علماء کا نہیں اختلاف اس میں **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ  
 عَنْ شَاخِرِ بْنِ أَبِي هَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَطَلَ وَاحِدَةً وَهُوَ يَدْعِي ثَلَاثًا أَوْ يَطْلُقُ ثَلَاثًا وَهُوَ يَدْعِي رَجْعًا قَالَ  
 أَنِّي نَكَحْتُ يَوْمَاحِدَةٍ فَعَزَّ وَاحِدَةً وَلَكَيْسَتْ رَيْثُهُ يَشْتَعِلُ وَإِنْ نَكَحْتُ ثَلَاثًا كَانَتْ ثَلَاثًا  
 لَكَيْسَتْ رَيْثُهُ يَشْتَعِلُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِدَاكُلَهُ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَبَّانٍ وَتَرْجُمُهُ  
 سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ ایک طلاق دیوی اور اوسکی نیت تین طلاق کی ہو یا تین طلاقیں دیوی  
 اور اسکی نیت ایک کی ہو ابراہیم نے کہا اگر زبان سے ایک طلاق کہو تو وہ ایک ہی ہوگی اور اسکی  
 نیت کوئی چیز نہیں اور اگر زبان سے تین کہے تو تین ہی ہوگی اور اوسکی نیت کچھ چیز نہیں یعنی اگر  
 زبان پر ہے نیت کا کچھ اعتبار نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو  
 حنیفہ کا **بَابُ الرَّجْعَةِ فِي الطَّلَاقِ** طلاق میں رجوع کرنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا  
 أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَبَّانٍ بْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ طَلَاقًا يَكِلُكَ الرَّجْعَةُ  
 فِيهِ فَلَهَا أَنْ تَنْشُوفَ رِجْلَهُ أَنْ يَرِجْعَهَا وَإِنْ كَانَ لَيْمًا رَجَعَهَا وَالْمَتَوَفَّى عَنْهَا رَجَعَهَا  
 فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَنْشُوفَ وَلَا تَكِلِسَ الْمُعْصِفُ وَتَتَقَى الْكُلُّ وَالطَّبِيبُ الْأَمِنْ أَدَّى قَالَ مُحَمَّدٌ  
 وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَبَّانٍ وَتَرْجُمُهُ مَا وَدَّعَتْ بِكَ أَيْ کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنے  
 عورت کو طلاق جی دیوی کہ اوس میں رجوع کا مالک ہو تو جائز ہے عورت کو کہ زینت کرے اس اسید سے  
 کہ وہ اس سے رجوع کرے اور اگر اوس میں رجعت کا مالک ہو یعنی طلاق بائن ہو یا اوسکا خاوند مر گیا  
 ہو تو نہیں جائز ہے عورت کو کہ زینت کرے اور کسم کا رنگا کپڑا نہ پہنے اور مہر اور جو شید ہو بچے  
 مگر بیماری سے امام محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ



أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ شَهْوَةٍ فِي  
 عِلَّتِهَا قِتْلَكَ مُرَاجَعَةً وَإِذَا قَبَلَهَا فَعِدَّتُهَا قِتْلَكَ مُرَاجَعَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ  
 وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَرْجَمَهُ حَمَادٌ وَرَوَيْتُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ نَعْمَ كَمَا كَرِهَ ابْنُ عَرَبٍ  
 كَوْنَهُ مِنْ شَهْوَةٍ سَوَاءٌ لَكَ وَتَوْبَهُ رَجْعٌ هِيَ أَوْ رَجَبٌ أَوْ سَكَدَتْ مِنْ جُوعٍ تَوْبَهُ رَجْعٌ أَوْ مَم  
 مُحَمَّدٌ نَعْمَ كَمَا كَرِهَ ابْنُ عَرَبٍ لِيَتَبَيَّنَ أَوْرَاقِي قَوْلِي هِيَ أَمَامُ ابْنِ حَنِيفَةَ كَابَابِ الرَّجُلِ يُقَالُ الْإِمَامَةُ  
 طَلَا قَائِلُكَ الرَّجْعَةُ أَوْ كَوْنِي مَرُوءَةً كَوْنِي كَوْنِي رَجْعِي دُونَ تَوْبَةٍ كَمَا كَرِهَ ابْنُ عَرَبٍ  
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الْإِمَامَةُ زَوْجَهَا طَلَا قَائِلُ  
 يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَأَعْتَقَتْ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ وَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ  
 فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْإِمَامَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجَمَهُ حَمَادٌ وَرَوَيْتُ  
 هِيَ كَمَا كَرِهَ ابْنُ عَرَبٍ كَوْنِي مَرُوءَةً كَوْنِي كَوْنِي رَجْعِي دُونَ رَجَبِي كَمَا كَرِهَ ابْنُ عَرَبٍ  
 كَيْبَاوَسَ تَوْرَاسِي عِدَّتْ أَزْوَاجُ عَمْرَتِ كِي عِدَّتْ هِيَ أَوْ أَوْ رَجَبِي كَمَا كَرِهَ ابْنُ عَرَبٍ  
 نَزْدِي كِي عِدَّتْ هِيَ أَمَامُ مُحَمَّدٍ نَعْمَ كَمَا كَرِهَ ابْنُ عَرَبٍ لِيَتَبَيَّنَ أَوْرَاقِي قَوْلِي هِيَ أَمَامُ ابْنِ حَنِيفَةَ كَابَابِ  
 الْخَلْعِ خَلْعُ كَابِيَانِ فِ خَلْعِ شَرِّ عَيْنٍ كَبْتِ عَيْنٍ مَالٍ كَلْنِي كَوْنِي عَمْرَتِ مَقَابِلَ مَالٍ كَلْحِ كَسَاتِ  
 لَفْظِ خَلْعِ كِي أَوْ أَوْ رَجَبِي كَوْنِي مَرُوءَةً كَوْنِي كَوْنِي رَجْعِي دُونَ رَجَبِي كَمَا كَرِهَ ابْنُ عَرَبٍ  
 أَوْ أَوْ رَجَبِي كَوْنِي عَمْرَتِ كِي طَرَفِ هِيَ تَوْرَاسِي عَمْرَتِ هِيَ أَوْ رَجَبِي كَوْنِي مَرُوءَةً كَوْنِي كَوْنِي رَجْعِي  
 ابْنِ حَنِيفَةَ كِي نَزْدِي طَلَاقِ بَابِ أَمَامُ شَافِعِي كِي نَزْدِي نَسَخَ هِيَ أَمَامُ ابْنِ حَنِيفَةَ كِي نَزْدِي  
 خَاوَدِ طَلَاقِ كَمَا كَرِهَ ابْنُ عَرَبٍ أَوْ شَافِعِي كِي نَزْدِي طَلَاقِ كَمَا كَرِهَ ابْنُ عَرَبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ  
 عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُلُّ طَلَاقٍ إِذَا عَلِيهِ جُلٌّ فَهُوَ بَائِنٌ لَا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ قَالَ  
 مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجَمَهُ حَمَادٌ وَرَوَيْتُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ نَعْمَ كَمَا كَرِهَ ابْنُ عَرَبٍ  
 بِرَكْمِ مَالٍ لِيَا جَاوَسَ وَهُوَ طَلَاقِ بَابِ هِيَ عَيْنِ حَبْتِ كَمَا كَرِهَ ابْنُ عَرَبٍ لِيَتَبَيَّنَ أَوْرَاقِي قَوْلِي هِيَ أَمَامُ مُحَمَّدٍ  
 لِيَتَبَيَّنَ أَوْرَاقِي قَوْلِي هِيَ أَمَامُ ابْنِ حَنِيفَةَ كَابَابِ اسْمُ مَعْلُومٍ هُوَ طَلَاقِ بَابِ هِيَ بَابِ  
 الْعَيْنِ عَيْنِ كَابِيَانِ فِ عَيْنِ مَرُوءَةٍ كَوْنِي كَوْنِي رَجْعِي دُونَ رَجَبِي كَمَا كَرِهَ ابْنُ عَرَبٍ  
 حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَيْنِ إِذَا فُرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ نَظَرَتْ لَهَا بَابِ

ترجمہ جاردو میں ہے کہ ابراہیم نے عین کے حق میں کہا جبکہ جدائی کیجاوے ورمیان عورت اور اس کی  
کہ وہ طلاق بائن ہے محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا اسمعیل بن مسلم النخعی  
عن الحسن بن محمد بن الخطاب رحمہما ان امراة سمعت ان زوجھا لا یصل الیھا فاطلھا  
حولا فلما انقضی الخول ولکہ یصل الیھا فاطلھا فاطلھا فاطلھا فاطلھا فاطلھا فاطلھا  
تکلیفۃ بآئینا قال محمدؐ قویہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ حسن ہو رہا ہے کہ ایک  
عورت حضرت عمرؓ کے پاس آئی اور انکو خبر دی کہ اسکا خاوند اس سے صحبت نہیں کر سکتا سو عمرؓ نے اسکو ایک  
سال مہلت دی کہ وہ ہمیں اپنی دوا کرے اور جب سال گزر گیا اور وہ اس سے صحبت نہ کر سکا تو  
حضرت عمرؓ نے اس عورت کو اختیار دیا سو اس نے اپنے متین اختیار کیا اور حضرت عمرؓ نے انکی ورمیان  
جدائی کی اور اسکو طلاق بائن گردانا امام محمدؐ نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام  
ابو حنیفہ کا ف اتحادیت سے معلوم ہوا کہ جو نام دہو اور اپنی عورت سے صحبت نہ کر سکے اسکو ایک  
سال مہلت دیجاہو کہ وہ اس میں اپنی دوا کرے پھر اگر سال نہ آجائے ہو تو انکے ورمیان جدائی  
کیجاوے اور عورت کو اختیار ہے جس سے چاہے نکاح کرے **باب** الذی یجل یتطلق فیہ محمدؐ  
الکوی مرد طلاق دیوے پھر انکار کرے تو اسکا کیا حکم ہے محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن  
حسنا عن ابن ہشیم فی امراة سمعت ان زوجھا طلقھا ثلاثا قال فاحصمہ فان هو حلف  
ما فعل ارتدت بما لھا فان ابی ان یقبل بما لھا ھربت فان قد علیھا لکتابہ لک  
معتوبہ مقہورہ وکنت فیہ ولا تسوف ولا کسب قال محمدؐ قویہ ناخذ وهو  
قول ابو حنیفہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس عورت کے حق میں جو سنی کہ اسکو خاوند نے اسکو  
میں طلاقین دین ابراہیم نے کہا کہ وہ عورت اس سے جبرکڑی سو اگر وہ مرد قسم کھاوے کہ میں نے  
طلاق نہیں دی تو اپنا مال بدلادیکر چوٹی سو اگر مرد مال لینے سے انکار کرے تو وہ عورت بہاک  
جاوے سو اگر وہ سپہ قاد ہو تو وہ عورت نہ آوے مگر کہ مغلوب اور جبر کی گئی اور استذکار کرے اور نہ  
زینت کرے اور نہ خوشبو لے امام محمدؐ نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔  
ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی طلاق دیکر انکار کرے تو وہ طلاق باطل نہیں ہوتی اور اس  
وہ عورت اس پر حلال نہیں ہوتی **باب** من طلق لا عیبا اگر کوئی کہیل یا سہنی کی ریا ہے

طلاق دیو تو اسکا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنْ  
 ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ لَعَبَّ النِّكَاحَ وَجَدَهُ سَوَاقِمْ مَالِكٌ لَعَبَّ الطَّلَاقِ وَجَدَهُ سَوَاقِمْ قَالَ  
 مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَاخُدُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيْفَةَ أَرْبَعُ جُلُوهُنَّ حَيْثُ وَهَذَا لَعَبُ الطَّلَاقِ قَا  
 النِّكَاحَ وَالْجَعْلَةَ وَالْعَيْنَانِ تَرْجُمُهُ اِبْرَاهِيْمُ رَوَيْتُ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَمَا كَانَتْ كَيْسِلُ فَقَدْ نَوَّارَ اِبْرَاهِيْمَ هِيَ طَلَقُ كَيْسِلُ  
 اسکا قصہ یہ ہے امام محمد نے کہا کہ اسکا حکم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا چار چیزیں ہیں  
 کہ انکا قصد کرنا بھی قصد ہے ہنسی کی راہ سے کتنا بھی قصد ہو ایک طلاق دوسری نکاح تیسری حبس  
 چوتھی آزاد کرنا وغیرہ انکے معنی مراد کی بنا پر رکھے واقع ہو جاتی ہے پس اگر ہنسی ہنسی  
 میں مرد اور عورت کے درمیان نکاح ہو جاوے تو نکاح درست ہو جاتا ہے اسطرح طلاق ہنسی سے  
 واقع ہو جاتی ہے اسطرح جوع بھی ہنسی سے ثابت ہو جاتا ہے بخلاف بیعت و نذر وغیرہ کے کہ وہ ہنسی  
 سے لازم نہیں ہوتی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کھیل سے طلاق دیوے تو طلاق پڑ جاتی ہے اگرچہ  
 دل میں اسکا قصد نہ ہو **يَا بَابُ الطَّلَاقِ** الْبَيْتَةُ طَلَقٌ تَبَهُ كَابِيَانِ يَنْبَغِي لَهُ أَنْتَ طَالِقُ الْبَيْتَةِ  
 فَبِتْ كَرَسَنَ قَطْعَ كَيْسِلُ يَنْبَغِي لَهُ طَلَقُ نِكَاحٍ كَوَالِكُلٍ تَوْرُوْتِي هِيَ لَيْسَ طَلَقٌ تَبَهُ اِمَامُ اِبُو  
 حَنِيْفَةَ كَزَدِيك طَلَقٌ بَابُنْ هِيَ بَارِبْ كَزَيْتْ كَرْ كَيْكِي يَادُو كِي يَا كُجْ نَزِيْتْ نَزْ كَرْ كَرْ اَوْر اَكْر  
 تَيْنْ كِي نَيْتْ هُو تَوْتَيْنْ بَرْ تِي مَيْنْ اَوْر اِمَامُ شَا فَعِي كَزَزْدِيك اِيكِي طَلَقٌ جَعِي هِيَ اَوْر اَكْر نَيْتْ كَرْ  
 سَا تَهْ اَوْ كَرْ دُو كِي يَا تَيْنْ كِي تَو سَوَاقِمْ نَيْتْ كَرْ كَرْ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ  
 حَكَمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ فِي الْخَلِيْفَةِ وَالْبَرِيَّةِ وَالْبَابُنْ وَالْبَيْتَةِ إِنَّ دَوَى طَلَاقًا هُوَ سَا تَوْرِي  
 دَرَانْ تَوَى ثَلَاثًا فَتَكَلَّتْ دَرَانْ تَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةً بَابُنْ وَهُوَ خَالِطٌ دَرَانْ لَمْ يَكُنْ طَلَقًا  
**قَالَ** مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَاخُدُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيْفَةَ تَرْجُمُهُ اِبْرَاهِيْمُ رَوَيْتُ  
 خَلِيْفَ اَوْر بَرِيَّةِ اَوْر بَابُنْ اَوْر تَبَهُ كَرْ مَيْنْ كَرْ اَكْر طَلَقٌ كِي نَيْتْ كَرْ تَوَه طَلَقٌ هُو كِي اَوْر اَكْر تَيْنْ  
 كِي نَيْتْ كَرْ تَوْتَيْنْ هُو كِي اَوْر اَكْر اِيكِي نَيْتْ كَرْ تَوَا يَك بَابُنْ هُو كِي اَوْر وَهْ مِغَامُ كَرْ نَرْ دَا لَهْ  
 اَوْر اَكْر طَلَقٌ كِي نَيْتْ نَزْ كَرْ تَو كُجْ حِيَزْ مَيْنْ هُو كِي مَيْنْ كُوِي طَلَقٌ نَزْ بَرْ كِي اِمَامُ مُحَمَّدٌ كَمَا  
 کہ اسکا حکم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی ایسی عورت  
 کو طلاق تَبَهُ دیوے یعنی کہے کہ میرے بھٹکے ہو تو اس سے طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑ جاوے گی

اور اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق نہیں پڑے گی محمدؐ کا کہنا ہے کہ اگر ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دیا اور وہ اس سے رجوع کر لیا تو اس کا طلاق نہیں ہوگا۔  
 وَ قَالَ قُلْ فِي حُلِّ قَوْلِهِ لَا مَرَاتٍ أَنْتَ طَالِقٌ أَلَيْسَ فَتَقَالَ قَالَ فِيهَا عَمْرٌ وَاحِدٌ وَهُوَ  
 أَتَمُّ بِهَا وَقَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ هِيَ تِلْكَ قَالَ قُلْ فِيهَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَالَ فِيهَا  
 قَالَ أَعَزُّمْ عَلَيْكَ إِلَّا قُلْتُ فِيهَا قَالَ ثُمَّ رَجَعْتُ أَرَى قَوْلَهُ أَنْتَ طَالِقٌ طَلَقًا قَدْ خَرَجَ وَأَدَّ  
 قَوْلَهُ أَلَيْسَ بِدَعْوَةٍ عِنْدَ بَيْعَتِهِ فَإِنْ تَوَيْتُمْ فَتَلَّكُمْ فَتَلَّكُمْ وَإِنْ تَوَيْتُمْ وَاحِدَةً فَوَاحِدَةً  
 بَابٌ وَهُوَ خَطْبٌ قَالَ مُحَمَّدٌ دِيهٌ تَاخُدُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ رَحِمَهُ اللَّهُ  
 ہے کہ عودہ بن سفیر مبتلا کیا گیا ساتھ اس کے بیٹے اوس کے اپنی عورت کو طلاق نہ دی اور وہ کوئی  
 کا حاکم تھا سو اس کے کوئی آدمی شریک نہ کرے کہ طلاق دے اس کے حق میں جو اپنی عورت سے  
 کہے أَنْتَ طَالِقٌ أَلَيْسَ بِدَعْوَةٍ تَحْكُمُ بِطَلَقٍ سَوْفَ يَرْجِعُ لَهَا کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ وہ ایک  
 طلاق ہے اور وہ اس میں حجت کا مالک ہے اور شریک نے کہا کہ حضرت نے کہا کہ وہ تین طلاقیں میں عودہ  
 نے کہا کہ تو ہی اوس میں کچھ کہہ دینے سے تیرے نزدیک اس کا کیا حکم ہے شریک نے کہا کہ شیخین اس کا حکم کہہ  
 چکے ہیں عودہ نے کہا کہ میں تجھ کو قسم دیتا ہوں کہ یہ کہ تو اس میں اپنی رائے بیان کرے شریک  
 نے کہا کہ میری رائے تو یہ ہے کہ اس کی قول امنت طالق میں ایک طلاق پڑتی ہے اور میں دیکھتا  
 ہوں کہ اس کا کہنا بدعت ہے تو بدعت کو نزدیک ٹھہر جائے اس سے دریافت کر سوا اگر اس نے  
 تین طلاق کی نیت کی ہے تو تین پڑیں گی اور اگر ایک کی نیت کی تو ایک باقی پڑے گی اور وہ حکم  
 کا پیغام کہ نیا لا ہے یعنی اس کو اس عورت سے نکاح کرنا درست ہے امام محمدؐ نے کہا کہ اس کو ہم لیتے  
 ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا اس سے بھی معلوم ہوا کہ اگر طلاق تہ میں طلاق کے  
 نیت ہو تو طلاق پڑے گی اور اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق نہیں پڑے گی بَابٌ مِنْ كِتَابِ  
 طَلَقٍ وَهُوَ أَنَّ قَوْلَهُ لَا مَرَاتٍ أَنْتَ طَالِقٌ أَلَيْسَ فَتَقَالَ قَالَ فِيهَا عَمْرٌ وَاحِدٌ وَهُوَ  
 أَتَمُّ بِهَا وَقَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ هِيَ تِلْكَ قَالَ قُلْ فِيهَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَالَ فِيهَا  
 قَالَ أَعَزُّمْ عَلَيْكَ إِلَّا قُلْتُ فِيهَا قَالَ ثُمَّ رَجَعْتُ أَرَى قَوْلَهُ أَنْتَ طَالِقٌ طَلَقًا قَدْ خَرَجَ وَأَدَّ  
 قَوْلَهُ أَلَيْسَ بِدَعْوَةٍ عِنْدَ بَيْعَتِهِ فَإِنْ تَوَيْتُمْ فَتَلَّكُمْ فَتَلَّكُمْ وَإِنْ تَوَيْتُمْ وَاحِدَةً فَوَاحِدَةً  
 بَابٌ وَهُوَ خَطْبٌ قَالَ مُحَمَّدٌ دِيهٌ تَاخُدُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ رَحِمَهُ اللَّهُ







کو خبر دی کہ وہ اپنی جان کی لالہ امام محمد نے کہا کہ ہم عبداللہ بن مسعود کے قول کو لیتے ہیں اور ہم دیکھتے  
ہیں کہ اوسکو آدھا مہر ملے گا اوس مہر کو کہ اوس نے اسکو اس پر نکاح کیا اور نیز اوسکو مہر مثل ہانگہ یا دیگر  
صحت کرنے اوسکے کے اوس سے! وہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہے اگر کوئی  
کسی عورت کو کہے کہ اگر میں اس سے نکاح کروں تو اوسکو طلاق ہو اور پھر اس سے نکاح کرے تو نکاح  
کے بعد اوسکو طلاق ٹھہریگی اور ڈیڑھ مہر اوسکو دینا آویگا اور مہر مثل وہ ہے جو عورت کی بہنوئی  
اور بہو بہنوں وغیرہ کا ہر ہو **باب** النصارى واليهودى واليهودى واليهودى واليهودى واليهودى  
اگر کوئی نصرانی یا یہودی یا مجوسی اپنی عورت کو طلاق دیو تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ**  
**اَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَسَدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوسِيِّ فَقَالَ لَيْسَ لَهُنَّ**  
**بِشَاءٍ حَتَّى يَمُوتُنَّ قَالَ هُمَا عَلَى طَلَقٍ قَضَاهُمَا كَمَنْ دَخَلَ الْإِسْلَامَ الْأَشِدَّاءُ قَالَ مُحَمَّدٌ**  
**فَقَالُوا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ** ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے نصرانی اور یہودی اور مجوسی  
کے حق میں کہ اپنی عورتوں کو طلاق دیوں پھر اسلام لاویں ابراہیم نے کہا کہ وہ اپنی طلاق پر پیر  
سنیں یا وہ کرتا انکو اسلام مگر مضبوطی یعنی اسلام لانے سے وہ طلاق باطل نہیں ہوتی بلکہ  
ہر قسم قائم رہتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ۔  
**باب** عِلَّةُ الْمَطْلَاقَةِ وَالْمَتَوِّى عَنْهَا طَلَقٌ وَالِى اور سے خاوند والی عورت کی عدت کا  
**بَيَانٌ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ**  
**بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ لَمَّا كُنْتُ مِمَّنْ بَنَتْ عَلِيٌّ امْرَأَةً عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ مِنْ**  
**وَقَارِبَتْ فَوَجَّاهُ عَمْرُو كَانَتْ فِي دَارِ الْأَمَاءِ** ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت  
علی نے اپنی بیٹی ام کلثوم یعنی عمر کی بی بی کو نقل کیا اور وہ اپنے خاوند عمر کی وفات کی عدت  
میں تھی اسوقت کہ وہ امارت کو گھر میں تھیں مگر وہ جگہ محفوظ نہیں تھی **مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا**  
**أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَعَتَّلَ الْمُتَوِّى عَنْهَا دَوَّجَهَا مِنْ يَوْمِ مَاتَ**  
**عَنْهَا زَوْجُهَا وَالْمَطْلَاقَةُ مِنْ يَوْمِ خَلَعَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ**  
ترجمہ حمار سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مرنے والی اور خاوند والی اور عدت میں جس دن سے  
اسکا خاوند مرے اور طلاق والی اور عدت میں جس دن سے خاوند نے اوسکو طلاق کر



امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہؒ کا کہ عورت کی عدت اس دن سے شروع ہوتی ہے جس دن سے اس کا عاوند مرے یا طلاق دیے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا**  
**حَمَّادُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا أَخْرَجَ مِنْ مَنَازِلِهَا الْإِثْمَ فِي حَقِّ لَيْلٍ مِنْهُ**  
**وَلَكِنْ لَا تَبَيِّتُ دُونَ مَنَازِلِهَا فَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ الْحَجَّةِ خَرَجَ مِنْ حَجَّاتِ**  
**فِي الْعِدَّةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ** ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے  
 کہا کہ جب عورت کا عاوند مر جاوے وہ اپنے گھر نہ لکھے مگر ضرورت کرے کہ اس کے کوئی چارہ نہ ہو  
 لیکن اپنے گھر کے سوا اور جگہ رات نہ کاٹے سو اسے کہ عبد اللہ بن سعدؒ نے پہرہ اور تون کو  
 نجس کر کے عدت میں حج کو نکل نہیں امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ عورت کو عدت کے  
 دنوں میں اپنے گھر سے باہر نکلنا درست نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا**  
**أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ الْمُطَلَّاقَةَ لَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا فِي حَقِّ ذَكَاءٍ بَاطِلٍ حَقًّا تَقْضِي**  
**عَلَيْهَا وَأَنَّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا تَخْرُجُ فِي حَقِّ الذَّكَاءِ لَيْلٍ مِنْهُ وَلَكِنْ لَا تَبَيِّتُ دُونَ مَنَازِلِهَا**  
**قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لِأَنَّ الْمُطَلَّاقَةَ تَقْضِيهَا وَحَبِطَ عَنْ زَوْجِهَا فَلَيْسَتْ تَحْتَ حَاجِزِ**  
**الْخُرُوجِ وَمَا الْمُتَوَفَّى عَنْهَا فَلَا نَفَقَةَ لَهَا فَذَلِكَ لَهَا مِنَ الْخُرُوجِ تَكْلِيبٌ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ**  
 اور ابراہیم نے روایت کیا کہ عورت کے لیے عدت کے دنوں میں اپنے گھر سے باہر نکلنا ضروری ہے کہ خدا کا فضل چاہے اور اپنی  
 گھر کے سوا اور کسی جگہ رات نہ کاٹے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **بَابُ الْأَسْتِثْنَاءِ فِي الطَّلَاقِ**  
**مِنْ الشَّارِ الْمَكْنُونِ كَابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَمَّادُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ قَالَ**  
**لَا أَهْلَ تَبَرَأْتُ إِلَهُكَ أَنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ لَيْسَ بِهِ وَلَا يَفِيقُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ**  
**وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ** ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد کے حق میں کہ اپنی عورت کے کہ جس کو تین طلاق ہو اگر چاہے  
 اسے ابراہیم نے کہا کہ یہ کہنا اس کا کوئی چیز نہیں اور دوسری اسے طلاق نہیں بڑی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے

میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی طلاق کے ساتھ انشاء اللہ کہ تو اس سے  
 طلاق نہیں پڑتی **بَابُ الرَّجْلِ يَقُولُ كَمَا مَرَّاتِهِ اَعْتَدْتُ** اگر کوئی مرد اپنی عورت کو کہے کہ عدت گزار تو اس  
 سے طلاق پڑتی ہے **فَحَسْبُكَ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ هِشَامٍ قَالَ إِذَا قَالَ اَعْتَدْتُ لِي  
 تَطْلِيقَ يَمْلِكُ الرَّجُلُ إِذَا كَوَىٰ كَلَامًا قَالَتْ لِي حَسْبُكَ دِيمًا نَاخُنْ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ **ترجمہ** چھادو  
 رویت ہے کہ اگر ہم نے کہا کہ جب کوئی کسے عدت گزار تو وہ ایک طلاق ہو اور اس میں رجعت کا مالک ہو جب طلاق  
 کی نیت کرے امام محمد نے کہا کہ اس کی کوئی نیت نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **فَحَسْبُكَ** قَالَ لَقَبْنَا  
 أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَمِيدُ بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ بِرَفْعِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 لِيَسْرَةَ اَعْتَدْتُ لِي نَجْعًا تَطْلِيقًا يَمْلِكُهَا فَجَلَسْتُ عَلَى طَرِيقٍ يَقْرَأُ مَا فَتَاكَتُ يَارَسُولَ اللَّهِ **ترجمہ**  
**قَوْلُهُ مَا أَقُولُ هَذَا خُصًّا بِنَبِيِّ عَلَى الرَّجَالِ وَبِكُلِّ رَجُلٍ أَنْ أَحْشُرَ نَوْمَ الْقَيْمَةِ مَعَ أَرْوَاحِهِ**  
**وَأَجْعَلَ يَوْمَئِذٍ مِنْكَ لِبَعْضِ أَرْوَاحِكَ قَالَ قَرَأَهَا قَالَتْ حَسْبُكَ دِيمًا نَاخُنْ إِذَا طَابَتْ نَفْسُ**  
**الرَّجُلِ وَأَنْ تُقِيمَ مَعَ رَجْعًا عَلَيَّ أَنْ لَا يُقِيمَ لَهَا فَلَا يَكُ سَابِرًا وَلَهَا أَنْ تَرْجِعَ عَنْ خِلِكَ إِذَا**  
**بَدَأَ لَهَا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ** **ترجمہ** بیشک یہ روایت ہے کہ حضرت نے سو وہ فرمایا کہ عدت  
 گزار سر آپ نے اُس کو ایک طلاق گردانا کہ اس میں ..... رجعت کی مالک تھی سو سو وہ ایک  
 دن آپ کی راہ میں بیٹھیں اور من کی کہ یا حضرت مجھ سے جمع کیجئے سو قسم ہے خدا کی میں یہ  
 بات ہوا سطرے نہیں کہتی کہ مجھ کو مردوں کی خرم ہنس ہے لیکن میں یہ چاہتی ہوں کہ قیامت کو آپ کی بیویوں  
 میں میں سے میرا حشر ہو اور میں اپنا دن آپ کی بعض بی بیوں کو دے دیتے ہوں سو حضرت  
 صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے بوجھ کیا امام محمد نے کہا کہ اس کی کوئی نیت نہیں کہ جب عورت  
 راضی ہو یہ کہ اپنے خاوند کے ساتھ رہے اس شرط پر کہ اسکے لیے باری نہ باندھے تو یہ جائز  
 ہے اور جائز ہے کہ بوجھ کر اس شرط سے جبکہ ظاہر سو واسطے اس کے اور یہی قول ہے  
 امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اپنی عورت کو کہے کہ تو عدت  
 گزار تو اس سے طلاق رجعی پڑتی ہے **حَسْبُكَ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ  
**رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ هِشَامٍ فِيهِ أَنَّ أَوَّلَ مَا يَمُوتُ**  
**عَنْهَا سَيِّدُهَا قَالَ إِنَّ**

قَالَتْ حَيْضٌ إِنْ كَانَتْ لَا حَيْضٌ فَلْتَلْتَهُ أَشْهُرًا كَذَلِكَ إِذَا اخْتَفَتْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ  
 نَاحِلٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ اِبْرَاهِيمُ سَمِعْتُ رُوِيَ أَنَّ اسام ولد کے حق میں کہ اسکا مالک  
 مرد ہو سے کہا کہ اگر اسکو حیض آتا ہو تو تین حیض عدت گذارے اور اگر اسکو حیض نہ آتا ہو تو تین  
 مہینہ عدت بٹھے اور سب طرح حب یا سکواز اور کے تو سبقت ہی اسطوری عدت گذارو امام محمد نے  
 کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ  
 حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ السَّقَطِ عَنْ الْأَمَةِ السَّيِّدَةِ أَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ لَا يَسْتَنِينَ لَهُ  
 أَجْزَعُ أَعْيُنٍ أَوْ فَمًا أَتَاهَا لَا تَقْنُ وَلَا تَكُونُ بِهِ أُمٌّ وَلَكِنْ قَالِ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاحِلٌ إِذَا  
 اسْتَبَانَ شَيْءٌ مِنْ خَلْقِهِ كَانَتْ بِهِ أُمٌّ وَلَكِنْ إِذَا كُنْتُ شَيْءٌ مِنْ خَلْقِهِ لَمْ تَكُنْ بِهِ أُمٌّ  
 وَلَكِنْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ اِبْرَاهِيمُ سَمِعْتُ رُوِيَ أَنَّ اسام ولد کے حق میں کہ اسکا مالک  
 کا کچھ بچہ کرے تو جب تک کہ نہ ظاہر مردانگی اور نہ اسکی یا نہ اسکا قبضہ نہ آزاد نہیں ہو تو  
 اور اس سے ام ولد نہیں بن سکتی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب اسکی پیدائش سے  
 کوئی چیز ظاہر ہو تو اس سے وہ ام ولد ہو جاتی ہے اور جب اسکی پیدائش سے کوئی چیز ظاہر نہ  
 ہو اس سے ام ولد نہیں ہوتی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ نَفَقَةِ الزَّوْجِ** نَفَقَةُ الزَّوْجِ  
 بِهَا خُبْرٌ عَمْرٍاءُ صَحْبَتُ نَكْلٍ هُوَ اس کے خرچ کا بیان مُحَمَّدٌ قَالِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ  
 حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَكْلِ يَكُونُ لِلزَّوْجِ الْزَّوْجَةُ فَلَا يَسْتَبِي بِهَا قَالِ إِنْ كَانَ الْحَيْضُ مِنْ قَبْلِ  
 الزَّوْجِ فَعَلَيْهِ النَّفَقَةُ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَبْلِ الزَّوْجِ فَلَا نَفَقَةَ لَهَا قَالِ مُحَمَّدٌ وَبِهِ  
 نَاحِلٌ إِذَا كَانَتْ حَيْضًا لَا يَجَامِعُ مَعَهَا فَلَا نَفَقَةَ لَهَا وَإِنْ كَانَتْ كَيْسًا وَالزَّوْجُ  
 حَيْضًا لَا يَجَامِعُ مَعَهَا فَلَهَا النَّفَقَةُ عَلَيْهِ فِي سَائِلِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ اِبْرَاهِيمُ  
 رُوِيَ أَنَّ اسام ولد کے حق میں کہ کسی عورت کے نکاح کرے اور اس سے صحبت نہ کرے اور ابراہیم نے کہا  
 کہ اگر مرد کی طرف سے بندش ہو تو وہ جب سے مرد پر خرچ ہوگا اور اگر عورت کی طرف سے بندش ہو تو وہ جب  
 نفقہ نہیں ادا کرے گا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ عورت چھوٹی ہو کہ اسکی مانند صحبت نہ کی جاتی ہو تو اسکی نفقہ نہیں  
 اگر عورت بڑی ہو اور عائد چھوٹا ہو کہ اسکی مانند عائد نہ ہو تو وہ جب سے نفقہ کا اسکا مال میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا  
 اس سے مسلم ہو کہ اگر عورت سے عائد نہ کرے تو اسکا خرچ اس پر ہے کہ یہ بندش عائد نہ کیڑے کے عورت کی طرف سے ہو



طلاقاً و کفری و عدلاً و ایمی و احنہ باین دین نونی انتنن فی و احنہ باین دین نونی و احنہ باین دین نونی و احنہ باین دین نونی  
 فی و احنہ باین دین نونی و احنہ باین دین نونی و احنہ باین دین نونی و احنہ باین دین نونی و احنہ باین دین نونی و احنہ باین دین نونی  
 یمنین و کفری و عدلاً و ایمی و احنہ باین دین نونی و احنہ باین دین نونی و احنہ باین دین نونی و احنہ باین دین نونی و احنہ باین دین نونی  
 ایضاً و این دینی الکذب کلکیر لیس فی و احنہ باین دین نونی و احنہ باین دین نونی و احنہ باین دین نونی و احنہ باین دین نونی و احنہ باین دین نونی  
 کہ اپنی عورت کو کہہ کر تو بچہ چرام کہ اگر طلاق کی نیت کرے تو وہ ایک طلاق ہی اور وہ جویت کا ایک ہی امام محمد نے  
 کہا کہ ایسا امام ابو حنیفہ کو قول میں ہوا اگر طلاق کی نیت کرے تو وہی ہوگی جو نیت کی اور اگر ایک کی نیت کرے تو وہ  
 ایک طلاق بائن ہوگی اور اگر طلاق کی نیت کرے اور کسی حد کی نیت نہ تو وہ بھی ایک طلاق بائن ہی اور اگر دو کی  
 نیت کرے تو تو وہی ایک طلاق بائن ہوگی اور اگر ایک طلاق جسی کی نیت کرے تو تو وہی ایک طلاق بائن ہوگی اور اگر  
 تین طلاقیوں کی نیت کرے تو وہ تین ہوگی نہیں جلال ہوگی اسکو بیاتک کہ کسی اور خاندان سے نکاح کرے اور اگر طلاق  
 کی نیت نہ کرے تو وہ تین ہوگی اور وہ ایلا کر نیوالا ہے اگر اسکو چار مہینہ تک چھوڑے اس سے صحبت نہ کرے تو وہ ایلا سے  
 بائن ہو جائیگی اور اگر کوئی نیت نہ تو تو وہی ایلا ہوگا اور اگر جویت کی نیت ہو تو وہ کچھ مہینے اور یہ قول ابو حنیفہ کا  
 باب اللعان کا بیان ف لعان کے معنی ایک دوسرے کو لعنت کرنا ہے اور شرع میں لعان اسکو کہتے ہیں کہ جب  
 مرد اپنی عورت کو زنا کی ہمت لگا دے اور عورت اسے انکار کرے کہ تو مجھ کو ناحق ہمت کرتا ہے تو قاضی کہیں جاوے تو قاضی  
 اسکو خاندان کو بلا کر پس اگر خاندان چار گروہ ہوں سو ثابت کرے تو قاضی اسکی بیوی پر جہد قائم کرے اور اگر گروہ ہوں سو ثابت  
 نہ کرے تو قاضی حکم کرے کہ اول مرد چار بار گواہی دے و اس طرح گواہی دیتا ہوں میں ساقہ اسکو کہ بیشک میں سچوں میں  
 ہوں سچ اس چیز کے کہ نسبت کی میں اسکو زنا کی اور یا بچوں میں بار کہی کہ لعنت خدا کی اس شخص پر اگر وہ جو بیٹا سچ  
 کہے کہ نسبت کی اسکو زنا کی اور اشارہ کرے کہ طرف عورت کی برابر ہے عورت چار بار گواہی دیتی ہو ساقہ اللہ  
 کہ کہ یہ جھوٹا ہے سچ اس چیز کے کہ نسبت مجھ کو زنا کی اور یا بچوں میں بار کہی کہ غضب خدا کا اس پر  
 یعنی عورت پر اگر وہ مرد سچا بیچ اس کے کہ ہمت کی مجھ کو زنا کی اور ہر بار مرد کی طرف اشارہ کرے  
 یہ قاضی اس کے درمیان تفریق کر دے اور یہ طلاق بائن ہے اور حرام ہوتی ہے عورت ہمیشہ  
 مگر جب کہ جھٹلا دے خاندان اپنے تئیں نوہد لگایا جاوے خاندان زنا کرنا اس سے درست ہو  
 جاوے لگا اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی درست نہیں اگرچہ جھٹلاوے

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْإِنْسَانُ تَطْلِيقُهُ بَاطِنٌ تَرْجِمُهُ حَمَادٌ وَمَوَدَّتُهُ  
 هِيَ كَهَيْسَمٍ نَسَمَةٍ كَمَا أَنَّ طَلَّاقَ بَاطِنٌ هِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ  
 عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْإِنْسَانَيْنِ يَتَرَقَّى بَيْنَهُمَا لَا تَطْلِيقُهُ بَاطِنٌ قَالَ  
 مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاقُضٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ إِبْرَاهِيمُ سَرَدِيَّتُهُ دَوْلَانُ كَرِيْمُ الْوَلَدِ  
 كِي بَانِ مِيْن كِي لَعَانُ كِي بَعْدُ نَكْرُ دَرْ سِيَانِ حِدَايِ كِي بِاِي وَكِي سَوَ طَرُ كِي لَعَانُ طَلَّاقُ بَاطِنٌ هِيَ اِمَامُ مُحَمَّدٌ  
 كَمَا كِي اِسْمُ كِي مِيْن اِيْتِي قَوْلُ هِيَ اِمَامُ مُحَمَّدٌ كَمَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ  
 قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَدَّتِ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَمَدَّ يَدَهَا لَهَا كَانَتْ  
 عَلَى نِكَاحٍ حَتَّى تَأْخُذَ الْإِعْنَظَ أَيْ تَطْلِيقُهُ بَاطِنٌ وَلَكِنْ لَأَنْ يَنْكِحَهَا أَيْ لَا أَنْ  
 يَكْتَلِبَ نَفْسَهُ فَإِنْ كَتَبَ نَفْسَهُ يَزَوِّجُهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاقُضٌ إِذَا كَتَبَ نَفْسَهُ  
 فَضَرِبَ الْحَدَّ وَبَطَلَتْ شَهَادَتُهُ وَبَطَلَ لِعَانُهُ كَمَا أَنَّ لَهُ أَنْ يَزَوِّجَهَا وَهُوَ قَوْلُ  
 أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ حَمَادٌ سَرَدِيَّتُهُ كَمَا كِي اِسْمُ كِي مِيْن اِيْتِي قَوْلُ هِيَ اِمَامُ مُحَمَّدٌ  
 كَمَا عَيْبُ لَكَ وَكِي بِرَاسُ كِي لَعَانُ كِي كَرِيْمُ كِي قُوْدُ وَوَلَدُ كِي اِيْنِي لَكَ بِرَبِّ شَرِّ قَلَمُ رَمِيْنُ كِي  
 اِدْرِيْبِيْرُ دَاسُ كِي لَعَانُ كِي كَرِيْمُ كِي قُوْدُ عَوْرَتُ حِدَايِ وَكِي سَوَ طَرُ كِي لَعَانُ طَلَّاقُ بَاطِنٌ كِي اِدْرِيْبِيْرُ دَاسُ  
 اِنْكَاحُ كَرِيْمُ كِي دَرَسْتُ نَهْ كِي كَرِيْمُ كِي اِنْكَاحُ كَرِيْمُ كِي دَرَسْتُ نَهْ كِي كَرِيْمُ كِي اِنْكَاحُ كَرِيْمُ كِي دَرَسْتُ نَهْ  
 حَبْلُ دَاسُ كِي اِنْكَاحُ كَرِيْمُ كِي اِمَامُ مُحَمَّدٌ كَمَا كِي اِسْمُ كِي مِيْن اِيْتِي قَوْلُ هِيَ اِمَامُ مُحَمَّدٌ  
 سَوَ طَرُ كِي لَعَانُ طَلَّاقُ بَاطِنٌ كِي اِدْرِيْبِيْرُ دَاسُ اِنْكَاحُ كَرِيْمُ كِي دَرَسْتُ نَهْ  
 هِيَ اِدْرِيْبِيْرُ قَوْلُ هِيَ اِمَامُ مُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اِسْمُ عَلَيْهِ كَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا  
 أَبُو حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اِسْمُ عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
 فِي رَجُلٍ قَدَّتْ امْرَأَتَهُ فَمَدَّ يَدَهَا لَهَا قَالَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا  
 لِعَانٌ وَلَا حَدٌّ عَلَيْهِ لَأَنَّ قَدَّتْ يَدَهَا وَهِيَ تَحْتَهُ قَوْلُ اِلْعَانِ  
 فَكَذَلِكَ لَا عِنَظَ حَتَّى تَطْلِيقَهَا فَتَبْطُلَ الْإِعْنَظُ وَلَكِنْ عَلَيْهِ  
 حَدٌّ تَرْجِمُهُ حَمَادٌ سَرَدِيَّتُهُ كَمَا كِي اِسْمُ كِي مِيْن اِيْتِي قَوْلُ هِيَ اِمَامُ مُحَمَّدٌ  
 كَرِيْمُ كِي دَرَسْتُ نَهْ كِي كَرِيْمُ كِي اِنْكَاحُ كَرِيْمُ كِي دَرَسْتُ نَهْ كِي كَرِيْمُ كِي اِنْكَاحُ كَرِيْمُ كِي دَرَسْتُ نَهْ

میں طلاقتین دیو تو انکے درمیان نہ لعان ہو اور نہ مرد پر جد ہوا سہلے کہ اوس نے اوسکو تہمت دی  
 اور وہ اوسکو نکاح میں ہی سولعان واقع ہوا اور مرد نے اوس سے لعان نہ کیا یہاں تک کہ اوسکو تین  
 طلاقتین دیں سولعان باطل ہو گیا کہ وہ اوس کے نکاح سے نکل گئے اور مرد پر جد نہیں ہوتا اس اثر  
 سے معلوم ہوا کہ اگر تہمت دینے کے بعد اوسکو تین طلاقتین دیوے تو لعان باطل ہو جاتا ہے کہ وہ لعان  
 کا عمل نہیں رہتی اس واسطے کہ لعان جب ہوتا ہے نکاح میں رہتی اور جب نکاح میں نہ رہی تو اب لعان  
 کس کے لئے محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا حکمۃ عن ابراہیم بن حنبل  
 قال امراته فسکت منہ ثم طلقها ثلثا ثم استعدت فلیس بینہما لعان قال  
 محمدؐ ویدہ فاحن وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں  
 کہ اپنی عورت کو عیب لگا دے اور وہ عورت اس سے چپ رہے پھر اوسکو تین طلاقتین دیوے پہلے  
 کے نکاح کے لیے طیار ہووے یعنی کسی اور خاوند سے نکاح کرے اور وہ اس سے صحبت کرے پھر طلاق  
 دیوے اور پہلی عدت گزر جاوے تو انکے درمیان لعان نہیں امام محمدؐ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے  
 ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم  
 قال اذا طلق الرجل امراته فالتعن احدھما قوارنا ما لم یلتعن الاخر قال محمدؐ  
 ویدہ فاحن یتوارکان ما لم یلتعن اجمعا ویطرق الفاضی بینھما وهو قول ابو حنیفہ ج  
 ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو زراکاری کی تہمت لگا دے  
 اور دونوں میں سے ایک لعان کرے تو دونوں آپس میں وارث ہونگے جب تک کہ دوسرا لعان  
 نہ کرے امام محمدؐ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہونگے جب تک کہ  
 دونوں لعان نہ کریں اور قاضی انکے درمیان تفریق کر دے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا باب  
 الخیار اھلک یدیک اگر کوئی اپنی عورت کو اختیار دیوے یا کہ تیرا کام تیرے ہاتھ میں ہے  
 تو اسکا کیا حکم ہے محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم قال اذا  
 قال الرجل لامراتہ اھلک یدیک فلیس لھا ان تختار الا فاحدها فاذا قال ما یدیک  
 من ملانی فھو یدیک فھو یدھا تختک فی مجلسھا قبل ان یتفراقا فان قالت  
 تطلیتہ فھو تطلیقہ وان قالت تطلیقک فھو ما قالت من شئ قال محمدؐ واما





تیرا تیرے ہاتھ میں ہے ابراہیم نے کہا کہ یہ دونوں قول اختیار میں برابر ہیں امام محمد نے کہا کہ ہم  
 میں کہ یہ دونوں برابر ہیں اور یہ عورت کے ہاتھ میں ہے جب تک کہ اس مجلس میں ہو اور اسکے سوا کسی  
 اور کام میں شروع نہ ہوئی ہو اور اگر کسی اور کام میں شروع ہو جائے یا اس مجلس کے اوٹھ کھڑی  
 ہو تو اسکا اختیار باطل ہو جاتا ہے اور اگر وہ عورت اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ قول حکم میں  
 جدا ہو گا اور یہ کہتا اسکا کہ اپنے تئیں اختیار کر اگر اس سے طلاق کی نیت ہو تو ہر حال میں ایک  
 طلاق بائن ہے خواہ تین طلاق کی نیت ہو یا ایک دو کی ایک طلاق بائن ہی ہوگی اور یہی قول  
 ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد بن** قال أخبرنا أبو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابراہیم قال اذا  
 خیر الرجل امراته فقامت من مجلسها فلا خيار لها ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم  
 نے کہا کہ جب مرد اپنے عورت کو اختیار دیوے اور وہ اپنی اس مجلس اوٹھ کھڑی ہو تو اسکو  
 کچھ اختیار نہیں رہتا امام محمد نے کہا کہ اسکی ہمیت میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد بن**  
 قال أخبرنا أبو حنیفہ قال حدثنا عمرو بن دينار عن جابر قال اذا خیر الرجل امراته  
 فقامت من مجلسها فلا خيار لها قال **محمد بن** رواه بن زید **ابو الشعثاء** ترجمہ عمرو بن دينار سے روایت ہے کہ جابر کہتے  
 مروا ہن عورت کو اختیار دیوے اور وہ عورت اس مجلس اوٹھ کھڑی ہو تو اسکو کچھ اختیار نہیں رہتا امام محمد نے کہا کہ اسکی ہمیت میں اور یہی قول  
 امام ابو حنیفہ کا امام محمد نے کہا کہ جس جابر روایت ہے وہ بائن یا بئنہ شمار ہے **محمد بن** قال أخبرنا أبو حنیفہ عن  
 حماد عن ابراہیم ان عمر بن الخطاب عبد الله بن مسعود كان يقولان في المراءاة  
 اذا خیرها زوجها فاختارته فهي امراته وان اختارت نفسها فهي تطلقه ورجعها  
 اسئلک یہا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر اور عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے کہ جب کوئی  
 مرد اپنی عورت کو اختیار دیوے اور عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ اسکی عورت ہے  
 اور اگر وہ اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ طلاق ہے اور اسکا خاوند رجعت کا مالک ہے **محمد بن**  
 قال أخبرنا أبو حنیفہ قال حدثنا حماد عن ابراہیم ان زید بن ثابت كان يقول  
 اذا اختارت زوجها فلا شيء وهي امراته واذا اختارت نفسها فهي تطلق وهي عليته  
 حرام حتی تنكح زوجا غيره وكان علي بن ابي طالب يقول اذا اختارت زوجها فهي

وَأَحَدُهُ وَأَلْتَمَحُّ أَمْلَکَ إِذَا اخْتَارَتْ نَفْسُهَا قَهْرًا وَهِيَ أَمْلَکُ بِنَفْسِهَا تَرْجِيهِ  
 ابرہیم سے روایت ہے کہ زید بن ثابت کہتے تھے کہ جب عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو اس سے کوئی  
 طلاق نہیں پڑتی اور وہ اس کی بی بی ہے اور اگر اپنے تین اختیار کرے تو وہ تین طلاقیں ہوں گی  
 اور وہ حرام ہو جائیگی یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور حضرت علی کہتے تھے کہ جب  
 وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ ایک طلاق ہے اور خاوند رجعت کا مالک ہے اور اگر اپنے تین  
 اختیار کرے تو تو بھی ایک طلاق ہے اور وہ اپنی جان کی مالک ہے یعنی اس میں رجوع نہیں ممکن  
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمْدًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَدَّثَنَا  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ قَالَ يَجُوزُ ذَلِكَ عَلَيْهَا طَلَاً قَالَ مُحَمَّدٌ  
 نَأْخُذُ بِقَوْلِ عَائِشَةَ الْوَرَقِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ عُمَرُ  
 ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّهَا إِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ وَأَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزَمٍ أَنَّ  
 قَهْرًا وَهِيَ أَحَدُهُ وَهِيَ أَمْلَکُ بِنَفْسِهَا وَهِيَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِيهِ عَائِشَةَ مِنْ رِوَايَتِهِ أَنَّ  
 حضرت نے اختیار دیا سو ہم نے آپ کو اختیار کیا سو یہ اختیار دینا ہم پر طلاق نہ لگنی گئی امام محمد  
 نے کہا کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو لیتے ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت  
 کی اور حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود قول کو لیتے ہیں کہ جب وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کوئی  
 طلاق نہیں پڑتی اور ہم حضرت علیؓ کے قول کو لیتے ہیں کہ جب اپنے تین اختیار کرے تو وہ ایک  
 طلاق ہے اور اس میں رجعت کا مالک نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ الْإِلْكَاءِ**  
 ایلکاء کا بیان **ف** ایلکاء یہ ہے کہ مرد قسم کھا دے کہ میں اپنی عورت سے صحبت نہیں کروں گا چار مہینوں  
 یا زیادہ اس سے پس اگر صحبت نہ کی اور چار مہینے گزر گئے تو نہیں پڑتی ہے طلاق بجز و گزر جانے  
 چار مہینے کے نزدیک اکثر اصحاب کے ایلکاء کو نیا الی کو بھیہ یا جاوے یعنی حاکم اس کو جس کو  
 اور کہے یا تو رجوع کر اپنی عورت سے اور کفارہ دے یا اپنی قسم کا یا طلاق دے یہ مذہب امام مالک  
 اور شافعی وغیرہ کا ہے اگر وہ طلاق نہ دے تو حاکم طلاق دے اسے امام عظیم کے نزدیک اگر چار مہینوں  
 کے اندر صحبت نہ کر لے تو ایلکاء ساقط ہو جاتا ہے اور کفارہ قسم کا لازم آتا ہے اور اگر چار مہینے  
 اندر صحبت نہ کی تو ایک طلاق بائن پڑتی ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَادٍ







مین کہ ایک دوسرے کے آگے ٹہرنا چاہتے ہیں جو آگے بڑھے سوا بار لیں اگر وہ عورت چار مہینے سے آگے  
 ٹہر جائے اور اسکی کچھ عدت باقی رہتی ہو تو واقع ہوگی طلاق ایلا کے ساتھ اس طلاق کے کہ اوس نے  
 ایلا کے بعد دی یعنی دو طلاقین پڑنیکی اور اگر چار مہینے کے آنے سے پہلے عدت گزر جاوے  
 تو ایلا سا قسط ہو جاوے گا سو اس طرح کہ مہینے گزر گئے اور وہ اسکی بیوی نہیں امام محمد نے کہا کہ میری بیوی  
 امام ابو حنیفہ سے کہا کہ تو کس قول کو لیتا ہے یعنی ابراہیم کے قول کو یا شعبی کے قول کو اوس نے کہا  
 شعبی کے قول کو امام محمد نے کہا کہ اسکی بیوی لیتے ہیں گھر ڈوڑ کے گھر ورن کے ساتھ انکو سو اس طرح  
 تشبیہی کہ وہ دونوں ہی گھر ورن کی طرح ہیں ایک دوسرے سے حد کی طرف ٹہرنا چاہتے ہیں باب  
 التَّحْلِيلِ ظُہَارِ کَایَانَ فِ ظُہَارِ لَکُمُ کِتْمَتِ مِیْنِ کَ تَشْبِیْہِ بِکَ اِیْنِیْ جَعِیْ کَ یَا اَوْسَ کَ اِسْ عَضُو  
 کَ کَ تَشْبِیْہِ کِیْ جَاتِیْ ہُوَ کُلُّ شَیْءٍ اَوْسَ عَضُو کَ یَا تَشْبِیْہِ دَ اَوْسَ کِیْ جَزْءُ شَیْءٍ کَ اَوْسَ عَضُو کَ اِسْ عَضُو کَ  
 کہ حرام ہے دیکھنا اوسکا جیسے کہے بیوی کو کہ تو مجھ پر حرام ہے مانند بیٹہ مان میری کی یا سر تیرا یا  
 تیرا مانند بیٹہ یا سر تیرا مان میری کے ہے یا مانند ران مان میری کے یا مانند بیٹہ مین میری  
 کے ہے پس اگر کوئی اس طرح اپنی بیوی کو کہے تو اس سے صحبت کرنے  
 حرام ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کفارہ دے اور اگر کفارہ دیتے سے پہلے صحبت کرے تو نہیں  
 لازم آتا اوس پر کچھ سوا اسے استغفار اور پہلے کفارہ کے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ  
 حَمَّادٍ عَنْ اَبْنِ اَهِیْمَ قَالَ اِذَا اَخَاهَا الرَّجُلُ مِنْ اَرْبَعِ شَوَہٍ فَعَلَيْهِ اَرْبَعُ کَفَّارَاتٍ قَالَ  
 مُحَمَّدٌ وَیَہُ تَاخُدُ وَہُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَہُ حَادِسُ رُوَیْتِیْہِ کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کسی  
 مرد چار عورتوں سے ظہار کرے تو اس پر چار کفارے ہیں امام محمد نے کہا کہ اسکی بیوی لیتے ہیں اور بیوی  
 قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبْنِ اَهِیْمَ فِی  
 الرَّجُلِ یَقُولُ لَامْرَاَتِہِ اَنْتِ عَلٰی کُلِّہَا اُتْمٰی یُرِیْدُ التَّحْلِیْلَ اَنْ عَلَیْہِ کَفَّارَتَیْنِ  
 قَالَ وَکَذٰلَکَ اَلِیْمِیَّانِ فَاِذَا اَرَادَ الْاَوَّلٰی فَعَلٰی رَاجِدَہُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَیَہُ تَاخُدُ وَہُوَ  
 قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَہُ حَادِسُ رُوَیْتِیْہِ کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ  
 تو مجھ پر مانند بیٹہ مان میری کے ہے تو اس سے مراد اسکی طلاق کو مضبوط کرنا ہو تو اس پر دو کفارے  
 ہیں اور اس طرح دو مضمون کا بھی یہی حکم ہے اور اگر پہلے مراد ہو تو وہ ایک ہے امام محمد نے کہا کہ

اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ  
عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ الرَّحْلِ يُطَاهِرُ مِنْ إِسْرَافِيلَ ثُمَّ يَكْفِيهَا ثُمَّ يَكْفِيهَا بَعْدَ مَا تَنْقَضِي الْحِلَّةُ  
قَالَ النَّحَّاسُ مَا هُوَ لَا يَفْرِجُهَا حَتَّى يَكْفُرَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ اگر ہم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کے ظہار کرے پھر اسکو طلاق دیو  
پھر عدت گزرنے کے بعد اس کے نکاح کرے تو ظہار بدستور قائم ہے اس سے صحبت نہ کرے یہاں  
تک کہ کفارہ دیکو امام محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد**  
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِسْرَافِيلَ قَالَ إِذَا طَاهَرَ الرَّحْلُ مِنْ إِسْرَافِيلَ ثُمَّ يَكْفِيهَا  
حَتَّى يَنْقَضِيَ رُقْبَةٌ فَإِنَّ لَمْ يَجِدْ نَفْسِيَّامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَلَنْ لَمْ يَسْطِمْ قَاطِعًا سِتْنَيْنِ  
مُسْكِنًا فَإِنَّ لَمْ يَجِدْ فَلَا يَفْرِجُهَا حَتَّى يَكْفُرَ بَعْضُ هَذِهِ الْكُفَّارَاتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ  
بِهِ نَأْخُذُ وَلَا يَكُلُ فِي ذَلِكَ إِلَّا لَاءُ دَرَنَ لَحَالٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت  
ہے کہ اگر ہم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کے ظہار کرے تو پھر اس سے صحبت نہ کرے یہاں تک  
کہ ایک غلام آزاد کرے اور اگر غلام نہ پاوے تو زور کر کہے دو چھینے کے پے دیکو اگر اس  
سے یہی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاوے اگر یہی نہ پاوے تو اس سے صحبت  
نہ کرے یہاں تک کہ ان کفاروں میں سے کوئی کفارہ ادا کرے امام محمد نے کہا کہ اسکیو ہم  
لیتے ہیں اور ہمیں ایسا داخل نہیں ہوتا اگر یہ ظہار کی بدت و راز موجدوے اور یہی قول ہے  
امام ابو حنیفہ کا **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِسْرَافِيلَ فِي الرَّحْلِ يُطَاهِرُ  
مِنْ إِسْرَافِيلَ ثُمَّ يَكْفِيهَا قَبْلَ أَنْ يَكْفُرَ قَالَ قَدَّاسٌ وَلَا يَبْعُدُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ  
نَأْخُذُ لَا يَبْعُدُ حَتَّى يَكْفُرَ وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ إِلَّا كَقَارَةِ وَاحِدَةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ اگر ہم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کے ظہار کرے پھر کفارہ دے  
سے پہلے اس سے صحبت نہ کرے تو گناہ گار ہوتا ہے اور پھر اس سے صحبت نہ کرے امام محمد نے  
کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں کہ پھر اس سے صحبت نہ کرے یہاں تک کہ کفارہ دیوے اور نہیں  
دے جب اس پر ایک کفارہ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو  
حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِسْرَافِيلَ قَالَ لَا يَكْفِيهِ الطَّهَارُ إِذَا طَاهَرَ الرَّحْلُ مِنْ إِسْرَافِيلَ إِلَّا





[illegible]

[illegible]

الدِّیۃ مَغْلَطَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَكْلُهُ كَانَ يَأْخُذُ أَبُو حَنِيفَةَ وَبِهِ تَلْخُذُ نَحْنُ أَيْضًا  
 الْأَقْبَحُ حَصْلَةُ وَاحِدَةٍ مَا كَانَ مِنْ شِبْهِ الْعَهْدِ ثَلَاثَةُ أَسْنَانٍ مِنَ الْأَيْلِ مِنَ الْحَقَائِقِ سَنٌ  
 وَمِنْ الْجَدَارِ سَنٌ وَسَنٌ ثَلَاثُ مَا بَيْنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى بَايَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلْفَةٌ وَكَانَ أَبُو  
 حَنِيفَةَ يَقُولُ أَرْبَعَةُ أَسْنَانٍ مِنَ الْأَيْلِ مُسْنَنٌ مِنْ بَنَاتِ الْمُخَاضِ وَسَنٌ مِنْ بَنَاتِ اللَّبُونِ  
 وَسَنٌ مِنَ الْحَقَائِقِ وَسَنٌ مِنَ الْجَدَارِ وَثَلَاثُ الْخَطَاكِ فَقَوْلُهُ فِيهِ وَاحِدٌ خَمْسَةٌ  
 أَسْنَانٍ مِنَ الْأَيْلِ سَنٌ مِنْ بَنِي الْمُخَاضِ وَسَنٌ مِنْ بَنَاتِ الْمُخَاضِ وَسَنٌ مِنْ بَنَاتِ اللَّبُونِ  
 وَسَنٌ مِنَ الْخَطَاكِ وَسَنٌ مِنَ الْجَدَارِ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 وَقَدْ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مَا قُلْنَا فِي شِبْهِ الْعَهْدِ فَقَالَ فِي  
 خُطْبَتِهِ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ الْآلَآنَ قَتِلَ خَطَا الْعَهْدِ قَتِيلُ السُّوْطِ وَالْعَصَا فِيهِ مِائَةٌ  
 مِنَ الْأَيْلِ ثَلَاثُونَ حَقَّةً وَثَلَاثُونَ جِدَعَةً وَأَرْبَعُونَ مَا بَيْنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى بَايَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا  
 خَلْفَةٌ بَلَّغْنَا خُذْلَكَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْخَطَّابِ يَرْفَعُ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَعْضِهَا أَوَّلُهَا وَ  
 بَلَّغْنَا خُذْلَكَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَذَيْدِ بْنِ  
 ثَابِتٍ وَبِهِ تَأْخُذُ مَجْمَعُ حَادِثٍ وَهِيَ كَمَا رُبِّمُ نَعْمَ كَمَا كَرُوِي جَانِ بُو جَبْرَانِ مِنْ سَ  
 كُوِي جَبْرَانِ كَاثُ تَوَسَّ مِنْ بَدَلَا سَ يَعْنِي أَرْكُوِي كَسِيكَا بَاوْنِ كَاثُ تَوَسَّ كَسِيكَا بَاوْنِ كَاثُ  
 جَابُو سَ أَوْرَاكِرَ اسْمِيْنَ بَدَلَا نَسَ سَكُرَاوَسْمِيْنَ رَسِيْ يَعْنِي خُونَهَا سَوَاكِرَ قَتْلِ خَطَا هُوَ تَوَا بَاوْنِ قَتْمِ كَ  
 اَوْنِ دِيوَاتِيْ هِيْنَ أَوْرَاكِرَ شَبِيْ عَدُوْ جَابِرِ قَتْمِ كَ اَوْنِ دِيْ سَتِيْ هِيْنَ أَوْرَاكِرَ شَبِيْ عَدُوْ جَابِرِ قَتْمِ كَ  
 جَبْرَانِ كَسِيْ كَسِيْ كَسِيْ كَسِيْ كَسِيْ كَسِيْ كَسِيْ كَسِيْ كَسِيْ كَسِيْ كَسِيْ كَسِيْ كَسِيْ كَسِيْ كَسِيْ كَسِيْ كَسِيْ كَسِيْ  
 اسْمِيْنَ دِيْ مَغْلَطٌ دِيْ آتِيْ هِيَ اِمَامُ مُحَمَّدِيْ كَمَا كَرُوِي سَبْ اِحْكَامُ كُوَاوْ حَنِيفَةَ لِيْتِيْ تَبِيْ اَوْرَمِ  
 هِيْ اسْمِيْ لِيْتِيْ هِيْنَ مَكْرَايْ صَدْرَتِ لِيْنِ كَاكِرَ شَبِيْ عَدُوْ تَوَاتِيْ قَتْمِ كَ اَوْنِ دِيْ آتِيْ هِيْنَ اِيْكَ  
 قَتْمِ تِيْنِ تِيْنِ رَسِيْ اَوْنِ ثِيْوِيْنَ هِيْنَ سَ اَوْرَايْ قَتْمِ جَابِرِ رَسِيْ اَوْنِ ثِيْوِيْنَ هِيْنَ سَ اَوْرَايْ  
 قَتْمِ ثِيْوِيْنَ جَابِرِ تِيْنِ لِيْ هِيْنَ اَوْنِ ثِيْوِيْنَ تَاكِ سَبْ حَادِثِ اَوْنِ ثِيْوِيْنَ اَوْرَايْ اَوْنِ ثِيْوِيْنَ  
 كَسِيْ تَبِيْ كَاكِرَ شَبِيْ عَدُوْ جَابِرِ قَتْمِ كَ اَوْنِ دِيْ آتِيْ هِيْنَ اِيْكَ اَوْنِ ثِيْوِيْنَ  
 اَوْرَايْ قَتْمِ دُوْ دُوْ رَسِيْ اَوْنِ ثِيْوِيْنَ سَوَاكِرَ اَوْرَايْ قَتْمِ تِيْنِ تِيْنِ رَسِيْ اَوْنِ ثِيْوِيْنَ سَسَ اَوْرَايْ قَتْمِ جَابِرِ

چار برس کی اونٹنیوں سے اور ایسی قتل خطا سو اوہین ہمار اور اسکا قول ایک ہے کہ پانچ قسم کی اونٹنی  
 دینی آتی ہیں ایک قسم ایک ایک برس کی بوقون سے اور ایک قسم ایک ایک برس کی بوقیون سے اور ایک  
 قسم دو برس کی بوقیون سے اور ایک قسم تین برس کی بوقیون سے اور ایک قسم چار برس کی بوقیون  
 سے اور یہی قول ہے عبد اللہ بن مسعود کا اور حضرت سہیل بن عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے جو ہم نے کہا کہ  
 حضرت سہیل بن عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ خیر دار ہو کہ مقتول خطا عم کا مقتول کوڑے اور لاشی کا ہے  
 اور سبکی دیت سو اونٹنیان دینی آتی ہیں تین قسم اور تین قسم اور چالیس اونٹ کہ تین پانچویں برس کی  
 لگے ہوں آٹھ برس تک بازل کے درمیان ہو جب مالہ اور اس طرح پہونچی ہو کہ روایت حضرت  
 عمر سے کہ چالیس انہی سے زیادہ عمر کے ہوں کہ ان کے پٹ میں بچے ہوں اور اس طرح روایت پہونچی  
 ہو کہ سہیل بن شعبہ اور ابی موسیٰ اور زید بن ثابت سے اور اس کی کوئی قسم میں محمدؐ قال  
 اخبرنا ابو حنیفہ عن ابي الهيثم عن علي بن ابي طالب في الرجل يخل  
 في حية الرجل فالتفت قال عليه الدية قال محمدؐ وفيه نأخذ وهو قول ابو حنیفہ  
 رضى الله عنه ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد کسی مرد کی دہری میں ڈالے اور پھر  
 وہ نہ اٹھے تو اسے پڑتے امام محمدؐ نے کہا کہ اس کی کوئی قسم میں امام ابو حنیفہ کا  
**باب دية الاكستان والاشفار والاصابع وخنون اور بکون اور اونگلیوں کی دیت**  
 کا بیان محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراهيم قال اصابع اليد  
 والرجل سوا في كل اصبع عشر الدية قال محمدؐ وفيه نأخذ وهو قول  
 ابو حنیفہ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ اگر ہاتھ یا پاؤں کی اونگلیاں برابر  
 ہیں ہر اونگلی میں دیت کا دسواں حصہ دینا آتا ہے امام محمدؐ نے کہا کہ اس طرح ہم لیتے ہیں اور  
 یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراهيم  
 عن شريك قال الاكستان سوا في كل سن نصف عشر الدية قال محمدؐ وفيه  
 نأخذ وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر ہاتھ یا پاؤں کی اونگلیاں برابر  
 ہیں ہر اونگلی میں دیت کا دسواں حصہ دینا آتا ہے امام محمدؐ نے کہا کہ اس کی کوئی قسم میں امام ابو حنیفہ کا  
 امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال



لیتیمین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور آئمہ وہ زخم ہے کہ دماغ تک پہنچی اور منقلدہ زخم ہے کہ اس سے ٹڈیاں سرک جاویں اور وضو وہ زخم ہے جو ہڈی کھول دیے اور ہاتھ وہ زخم ہے جو ہڈی توڑ دیوے اور حکم اور کما و سوان جھڑپ کا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور صحابی موضع سے کہ ہے اسکی اور موضع کے درمیان ایک چلی سے کمال ہے اور معتبر اوسین حکم عادل مرد کا ہے اور ہونچنی ہکرویت کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں چالیس اونٹوں کا حکم کیا اور باضغہ سحر سے کہ ہے اور وہ وہ ہے کہ پوریت اور کورثت توڑ دیوے اور خون نہ نکلے اور ہمیں حکم کرنا معتبر مرد کا ہے اور واسیہ باضغہ حکم ہے اور وہ وہ ہے کہ کمال کہ پٹاڑ دیوے اور معتبر اوسین حکم کرنا عادل مرد کا ہے اور متلاجمہ وہ زخم ہے کہ اس کے جگہ سیاہ یا سرخ ہو جاوے اور خون نہ نکلے اور کورثت کھلے تو معتبر اوسین حکم کرنا معتبر مرد کا ہے اور ہماری رائے یہ ہے کہ ان زخموں میں جو زخم کہ وضو سے کم ہو جیسے اسکی دیت مذہب اور وہ اس مرد کے مال میں ہے اگر خطا سے ہو محمد بن قاسم نے کہا کہ ابوحنیفہ عن حماد بن ابی ہشیم قال في اشهار العينين اللحية كالمكة اذ لم تثبت وفي كل واحدة منهن ربع اللحية وفي الجفون اللحية وفي كل جفن منها ربع اللحية وفي الشفتين اللحية وفي كل واحدة منهن ما نصف اللحية قال محمد بن وهبنا اكله نأخذ وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ حماد و روایت ہے کہ ابی ہشیم نے کہا کہ انکھوں کی پکوں میں پوری دیت دینی آتی ہے جبکہ اوگین اور ہر ایک میں انہیں سے چوتھائی دیت کی دینی آتی ہے اور جفون میں یعنی انکھ کی پوشش میں پوری دیت ہے اور ہر ایک جفن میں انہیں سے چوتھائی دیت کی دینی آتی ہے اور دونوں ہونٹوں میں دیت دینی آتی ہے اور ہر ایک میں اور دونوں میں آتی دیت دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکریم لیتیمین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا باب ما لا یستطاع فیہ القضاء جس زخم میں قصاص کی طاقت نہ ہو ہمیں کیا کرے محمد بن قاسم نے کہا کہ ابوحنیفہ عن حماد بن ابی ہشیم قال في اشهار العينين اللحية كالمكة اذ لم تثبت وفي كل واحدة منهن ربع اللحية وفي الشفتين اللحية وفي كل واحدة منهن ما نصف اللحية قال محمد بن وهبنا اكله نأخذ وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ حماد و روایت ہے کہ ابی ہشیم نے کہا کہ اگر کوئی اللہ ہا دست انکھ الی کی انکھ پوڑ دیوے تو اس پر دیت دینی آتی ہے اس کے مال پر

امام محمد نے کہا کہ اسکی ہم قیصر بن اسوط کو کہ اس میں بدلو کی طاقت نہیں اور اس سے جان بوجھ کر  
 ائمہ پوڑنا ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ**  
**أَبِي إِهَيْمَةَ قَالَ مَنْ حَارَبَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ عَصَا فِيهِمَا لَا يَسْتَطَاعُ فِيهِ الْقِصَاصُ فَعَلَيْهِ الدِّيَّةُ**  
**فِي مَا لَهُ مَغْلَقَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُنٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ وَذَلِكَ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ**  
 ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو لوہے کے ہتھیار یا لاشی سے مارا اس چیز میں کہ اس میں  
 بدلو کی طاقت نہ ہو تو اس پر غلط دیت ہے اس کے مال میں امام محمد نے کہا کہ اسکی ہم لیتے ہیں اور  
 یہی قول ہے ابو حنیفہ کا اور یہ جان مارنے کو کہ میں ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ**  
**حَمَّادٍ عَنْ أَبِي إِهَيْمَةَ قَالَ مَا كَانَ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ فَفِي مَا لَهُ وَهُوَ كُلُّ**  
**شَيْءٍ ضَرَبَتْهُ مَغْلَقَةٌ لَا يَسْتَطَاعُ فِيهِ الْقِصَاصُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُنٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ**  
 حنیفہ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو زخم کہ شبہ عہد ہو جان مارنے کو کہ میں تو وہ  
 اس کے مال میں ہر نیسے اس میں دیت آتی ہے اور وہ وہ چیز ہے کہ تو اس کو جان بوجھ کر مارے اور  
 اس میں بدلو کی طاقت نہ ہو امام محمد نے کہا کہ اسکی ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ  
**مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي إِهَيْمَةَ قَالَ الْقَتْلُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَوْجُهٍ**  
**قَتْلُ خَطَاٍ وَقَتْلُ عَمْدٍ وَقَتْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ فَالْخَطَاُ أَنْ يُرِيدَ الشَّيْءُ فَتُصِيبُ صَاحِبَكَ**  
**بِسَلَاحٍ أَوْغَيْرِهِ فَعَلَيْهِ الدِّيَّةُ أَخْمَاسًا وَالْعَمْدُ إِذَا تَعَمَّدَتْ صَاحِبَكَ فَضَرَبَتْهُ بِسَلَاحٍ**  
**فَعَلَيْهِ هَذَا الْقِصَاصُ إِلَّا أَنْ يَصْطَلِحُوا أَوْ يَقُولُوا وَشِبْهُ الْعَمْدِ كُلُّ شَيْءٍ تَعَمَّدَتْ ضَرْبَةً**  
 بغیر سلاخ فیہ الدیۃ مغلظۃ علی العاقلۃ اذا آتی ذلک علی النفس و شبہ العمد  
 فی الجراحات کل شئی تعمدت ضربۃ بسلاح او غیرہ قائمہ لیستطیع فیہ القصاص فیہ  
 الدیۃ مغلظۃ **مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُنٌ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ مَّا ضَرَبَتْهُ**  
 بہ من غیر سلاح و هو یقع موقع السلاح او أشد فیہ ایضا القصاص و هو قول ابی  
 حنیفہ الا ذل ولا قصاص فی قولہ الا فیما کان بسلاح ترجمہ حماد سے روایت ہے  
 کہ ابراہیم نے کہا کہ قتل تین قسم ہے ایک قتل خطا اور دوسرے قتل عمد اور تیسرے قتل شبہ عمد سو قتل  
 خطا ہے کہ ارادہ کرے تو مارنے کسی چیز کا پس ہو چکے تو اپنے ساتھی سے ساتھ ہتھیار کے یا غیر اس کو

کے پس اس میں دیت دینی آتی ہے پانچ قسم کے اونٹ اور قتل عمد یہ ہے کہ تو قصداً اپنی ساتھی کو  
ہتیار سے مارے پس اس میں بدلہ آتا ہے یعنی قاتل کو مقول کے بدلہ قتل کیا جاوے مگر یہ کہ آپس میں  
صلح کریں یعنی دیت پر پامعاف کر دیں اور شبہ عمدہ چیز ہے کہ تو غیر ہتیار سے کسی کو قصداً  
مارے سو اس میں غلط دیت دینی آتی ہے عاقلہ یعنی قاتل کی برادری سے دیت لی جاوے جبکہ اس کے  
جان تلف ہو جاوے اور شبہ عمدہ زخمون میں ہر وہ چیز ہے کہ تو ہتیار یا غیر ہتیار سے کسی کو قصداً  
مارے اور اس میں بدلہ ممکن ہو تو اس میں دیت غلطہ دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ ایک سو ایک سو  
مگر ایک صورت میں کہ اگر تو اس کو غیر ہتیار سے مارے اور وہ ہتیار کی جگہ وقع ہو یعنی ہتیار کا کام دیو  
یا اس کے سخت تر تو اس میں بھی بدلہ ہے اور یہ امام ابو حنیفہ کا پہلا قول ہے اور ان کے اخیر قول میں  
بدلہ نہیں مگر چیز میں کہ ہتیار سے ہو فت جاننا چاہیے کہ قتل پانچ قسم ہے عمدہ اور شبہ عمدہ اور  
خطا اور جاری مجری خطا اور قتل سب قتل عمدہ ہے کہ ماری ساتھ ایسی چیز کے کہ جدا کر دے اعضا  
کو خواہ وہ قسم ہتیار سے ہو یا تیرہ چیز ہو قسم تیرہ یا لکڑی یا کپیاں یا شعلہ آگ سے اور صاحبین کے نزدیک  
قتل عمدہ ہے کہ ماری ایسی چیز سے قتل کیا جاتا ہو اس سے غالباً اور اس قتل کے گنہگار ہوتا  
ہے آدمی اور وہ جب ہوتا ہے قصاص فقط مگر یہ کہ عفو کیا جاوے یا راضی ہوں ارث دیت پر  
اور نہیں ہے اس میں کفارہ اور حکم زخمون عمدہ کا مانند حکم قتل عمدہ کی ہے اس چیز میں کہ وہ جب  
ہر ایک میں دونوں میں سے قصاص اور دیت اور شبہ عمدہ ہو کہ مارے قصداً ساتھ غیر زخمون مذکورہ  
کے اور اس قتل سے ہی گنہگار ہوتا ہے اور دیت غلطہ عاقلہ پر یعنی اس کی برادری پر جو عصبون  
کے سو کہوں لازم آتی ہے یہ قصاص اور اس میں بھی جان مارنے سے کم میں قصاص لازم آتا  
ہے یعنی اگر اس سبب عضو قطع ہو تو عضو اس کے عضو کاٹا جاوے گا اور قتل خطا کی دو قسم ہے  
ایک تو خطا قصد میں ہوتی ہے وہ یہ کہ ایک شخص کو تیر مارا نکار گمان کر کر اور دوسری خطا فعل  
میں ہوتی ہے وہ یہ کہ تیر مارا نشانہ پر لگ گیا ایک آدمی کو اور جاری مجری خطا یہ ہے کہ ایک شخص  
سزا ہو جاوے کسی پر اور سزا مار ڈال ان دونوں میں کفارہ لازم آتا ہے اور دیت عاقلہ پر اور قتل  
سبب یہ کہ ایک شخص نے کنواں کو دوا یا اور کوئی آدمی کنوئیں میں گر کر مر گیا تو اس سے عاقلہ پر  
دیت آتی ہے اور کفارہ نہیں آتا اور چیز کہ جان میں شبہ عمدہ ہے وہ جان ہو کہ زخمون میں بھی





أَثَلْتُ وَمَا كَانَ مِنَ الْجَرَاحَاتِ الْخَطَاءِ فَعَلَى الْعَاقِلَةِ عَلَى أَهْلِ الدِّيَّانِ أَنْ يَكْتَسِبَ  
الْجُرْسَةَ كُلَّهَا الدِّيَّةَ فَقَوَّعًا مَيْنَ وَإِنْ كَانَ النِّصْفُ فَقَوَّعًا مَيْنَ وَإِنْ كَانَ الثَّلَاثُ فَقَوَّعًا  
عَامٍ وَذَلِكَ كُلُّهُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَّانِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَذَلِكَ فِي أَهْلِ الْمَقَاتِلَةِ  
دُونَ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ النَّسَاءِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ اِبْرَاهِيمُ رَوَيْتُ بِهِ حَكَمَ دِيَّتِ خَطَا  
اَوْ رَشِيْعِهِ كَيْ جَانِ بَرْسَ مَيْنَ عَاقِلَةٍ سَچَا نَدِي وَ اَلْوَيْثَرِ ثَلَاثِينَ بَرْسَ مَيْنَ هِيَ سَبْرَسَ مَيْنَ اَمَّا كَيْ ثَمَامِي رِيَّتِ  
كِي دِيْنِي آتِي هِيَ اَوْرُو هِجِيرَ كِي هُوَ جَرَاحَاتِ خَطَا سَوِي تَوَاوُسْ كِي دِيَّتِ عَاقِلَةٍ يَهِيَ اَهْلٍ وَاِلْيَانِ يَرَا كَرِ سَوِي سَچَا  
جَرِيْمُو دِيْتَهَائِي دِيَّتِ كُو تَوَاوُسْ كِي دِيَّتِ دُو بَرْسَ مَيْنَ دِيْنِي آتِي هِيَ اَوْرَا كَرِ آوِي دِيَّتِ هُوَ تَوَاوُسْ كِي دُو  
بَرْسَ مَيْنَ دِيرِ هِيَ اَوْرَا كَرِ ثَمَامِي هُوَ تَوَاوُسْ كِي بَرْسَ مَيْنَ دِيْنِي آتِي هِيَ اَوْرِي سَبْ اَهْلٍ وَاِلْيَانِ سَچَا  
اِمَامُ مُحَمَّدُ نِي كِهَا كِي اَسِي كُو تَمِ لِيْتِي هِيْنِ اَوْرِي دِيَّتِ اَوْسْ كِي عَصْبُونِ بِالْعَوْنِ سَوِي دِيْنِي آتِي هِيَ سَوَا  
جِيُو بِيُوْنِ اَوْرُو تَوَاوُسْ كِي اَوْرِي سِي قَوْلِ هِيَ اِمَامُ ابُو حَنِيفَةَ كَا مُحَمَّدُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ  
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا تَقْبَلُ الْعَاقِلَةُ فِي اَكْلِ مَنَ الْمُؤَخَّجَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ  
نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ حَمَادُ رَوَيْتُ بِهِ كَا اِبْرَاهِيمُ نِي كِهَا كِي نَسِيْنِ آتِي دِيَّتِ عَاقِلَةٍ  
كُمِ نَضَمِ مَيْنَ بُو صَفِيْعُو اِمَامُ مُحَمَّدُ نِي كِهَا كِي اَسِي كُو تَمِ لِيْتِي هِيْنِ اَوْرِي سِي قَوْلِ هِيَ اِمَامُ ابُو حَنِيفَةَ كَا مُحَمَّدُ  
قَالَ اَخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا تَقْبَلُ الْعَاقِلَةُ عَمْدًا اَوْ اَصْلًا اَوْ  
لَا رِيْعًا اَوْ قَا تَرْجُمُهُ حَمَادُ رَوَيْتُ بِهِ كِهَا كِي نَسِيْنِ دِيَّتِ آتِي عَاقِلَةٍ بِرِيْقَتِ قَتْلِ عَمْدِ مَيْنَ نَصْلُحِ مَيْنَ اَوْرُو اَقْرَارِ  
مَيْنَ مُحَمَّدُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ حُلِيٍّ اَوْ  
اَعْدَابٍ اَوْ عَمَلٍ كَهُوَ فِي مَالِ الرَّجُلِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ  
تَرْجُمُهُ حَمَادُ رَوَيْتُ بِهِ كِهَا كِي اِبْرَاهِيمُ نِي كِهَا كِي جَرِيْمَ كِي هُوَ سَلَحُ سَوِي اَقْرَارِ سَيَا عَمْدِ سَوِي تَوَاوُسْ كِي مَالِ هُوَ  
هِيَ اِمَامُ مُحَمَّدُ نِي كِهَا كِي اَسِي كُو تَمِ لِيْتِي هِيْنِ اَوْرِي سِي قَوْلِ هِيَ اِمَامُ ابُو حَنِيفَةَ كَا مُحَمَّدُ قَالَ اَخْبَرَنَا  
ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِذَا شَهِدُوا اَنَّهُ ضَرْبَةٌ دَهْوٌ فَهِيَ فَلَمْ يَزَلْ  
صَاحِبُ قَرَارِشٍ حَتَّى مَاتَ حَادَثَتْ شَهَادَتُهُمْ وَكَمْ يَكْفِيَا عَمْرُؤَ لَكَ وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ فِي  
الرَّجُلِ يُضْرَبُ فَيَمُوتُ فَلْيَشْهَدْ الشُّهُودُ اَنَّهُ لَمْ يَزَلْ صَاحِبُ قَرَارِشٍ حَتَّى مَاتَ قَالَ  
أُفِيدَ مِنْهُ وَأُخِذَ لَهُ مِنَ الْعَاقِلَةِ الدِّيَّةُ اِنْ كَانَ خَطَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ









سے جو کم ہو سو بچاؤ اور ایسے پر در اور ام ولد پس انکا واثق مالک پر ہم دیت جنابت اور نیت او کی سے  
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ**  
**زَيْدِ بْنِ كَلْبٍ وَالمُعْتَمِدُ عَنْ دُرِّ بْنِ كَلْبٍ قَالَ يَقُولُ سَيِّدُهَا جَاهِلِيَّتُهَا لَأَنَّ الْعِتَاقَةَ قَدْ**  
**جَرَتْ فِيهِمَا أَفَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَذَّعَهُمَا وَلَا تَقْبَلُ هُمَا الْعِتَاقَةُ لِأَنَّهُمَا مَمْلُوكَانِ قَالَ**  
**مُحَمَّدٌ وَبُطْنَانَا أَخَذَ دَهْوُ قَوْلِ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ إِبْرَاهِيمُ** سے روایت ہے امام ولد اور مدبرہ کے  
 بیان میں کہ دونوں جنابت کریں کہا کہ انکی جنابت کا ضامن مالک ہوگا اس واسطے کہ آزاد ہی اور دونوں  
 میں جاری ہو چکی ہے پس نہیں طاقت رکھتا یہ کہ دفع کرے انکو طوطی ملے مقتول کے اور نہیں آتے  
 دیت انکی عاقلہ یا سوہل کہ وہ دونوں غلام ہیں امام محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ابو حنیفہ کا  
 ہے **مُحَمَّدٌ عَنْ ابْنِ حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شُرَيْبٍ قَالَ أَلَا تَكْتُبُ فِي الْحُدُودِ**  
**وَالشَّهَادَةِ عَمْدًا مَا بَقِيَ عَلَيْكَ مِنْهُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ دَهْوُ قَوْلِ ابْنِ حَنِيفَةَ حَمَّادٌ**  
**اللَّهُ تَعَالَى تَرْجِمَهُ إِبْرَاهِيمُ** سے روایت ہے شریح کہ اگر مالک صمد اور شہادت میں غلام جب تک کہ اسپر ایسے ہم  
 باقی ہو امام محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ دِيَّةِ الْمُعَاهِدِ**  
 عہدہ والو کافر کی دیت کا بیان **فَتَسَاءَلُ عَمَّا هُوَ غَاوِي هُوَ يَحْرُجُ مَسَامِنَ** اور فوری وہ کافر ہے  
 کہ مطیع اسلام ہو کر جزیرہ دینا قبول کرے اور امام اسکو پناہ دی اور حرلی مسامین وہ ہے جو غلط دینا  
 کرے امام سے اسن لیکر تجارت وغیرہ کے لیے دارالاسلام میں آئے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**  
**عَنِ ابْنِ أَبِي عَتَاةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ أَبِي كَيْسٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْمَنَنِ قَالُوا**  
**دِيَّةُ الْمُعَاهِدِ دِيَّةُ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ تَرْجِمَهُ إِبْرَاهِيمُ** سے روایت ہے کہ حضرت نے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان  
 نے فرمایا عہدہ والو کافر کی دیت آزاد مسلمان کی دیت کر رہے ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**  
**قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ دِيَّةُ الْمُعَاهِدِ دِيَّةُ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ**  
**تَرْجِمَهُ حَمَّادٌ وَرَوَيْتُ** کہ اگر ہم نے کہا کہ عہدہ والے کافر کی دیت آزاد مسلمان کی دیت ہے **مُحَمَّدٌ**  
**قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي الْعَطَاةِ عَنْ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي كَيْسٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْمَنَنِ**  
**قَالُوا دِيَّةُ الْمُعَاهِدِ دِيَّةُ الْيَهُودِيِّ مِثْلُ دِيَّةِ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبُطْنَانَا**  
**نَأْخُذُ وَكَذَلِكَ الْجَوْرِيُّ عِنْدَنَا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ زُهْرِي** سے روایت ہے کہ ابوبکر

اور عمر اور عثمان گردانی دیت نصرانی اور یہودی کی مانند دیت آزاد مسلمان کی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی حکم ہے مجوسی کا نزدیک ہمارا اس کی دیت بھی مسلمان کی دیت کو برابر ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابراہیم ان رجلاً من بکین بن وائل قتل رجلاً من اهل الخيرة فكتب فيه عمر بن الخطاب ان يدنوا الى اوكياك القتيل فان شاء وقتلوا وان شاء اعفوا فقدم الرجل الى القاتل الى رجل فقال له ختین من اهل الخيرة فقتله فكتب فيه عمر بعد ذلك ان كان الرجل لم يقتل فلا تقتلوه فواد ان عمر اراد ان يرضيهم بالتيقوا قال محمدؐ وبيه تاخذ اذا قتل المسلم المعاهد عمداً فكل به وهو قول ابو حنیفہ وكذلك يكفنا عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قتل مسلماً معاهداً وقال انا احق من وني يدينه ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مروی قبیلہ بکین وائل سے قتل کیا ایک مرد کو اہل حیرہ ایک قبیلہ کا نام ہے اسے سو حضرت عمر نے اس میں لکھا یہ کہ دفع کیا جاوے قاتل طرف دیوں مقتول کی سوا اگر چاہیں تو اس کو قتل کریں اور چاہیں تو معاف کر دیں یہ وہ دفع کیا گیا قاتل طرف ولی مقتول کے کہ اس کا نام ختین تھا اہل حیرہ سے سوا اس نے اس کو مار ڈالا سو حضرت عمر نے بعد اسکے اس میں لکھا کہ اگر قاتل کو نہیں مارا گیا تو اس کو نہ مارو سو اونوں نے سمجھا کہ حضرت عمر کا یہ ارادہ تھا کہ ان کو دیت دیکر رضی کر دیں ان امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان کسی عہد واسے کافر کو مار ڈالے تو اس کے بدلہ اس کو قتل کیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور یہی طرح ہو چکی ہو کہ روایت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اپنے قتل کیا مسلمان کو بدلہ عہد واسے کافر کے اور فرمایا کہ میں عہد پورا کرنے والوں میں سے زیادہ حق دار ہوں ساتھ پورا کرنے عہد کے باب از تداؤ المواقف عن الاسلام اگر کوئی عورت اسلام میں مرتد ہو جاوے تو اس کا کیا حکم ہے محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن عاصم بن ابی الجود عن ابی ذرین عن ابن عباس قال لا يقتل المسلم اذا ارتد عن الاسلام ويحبون عليه قال محمدؐ وبيه تاخذ ولكننا نحسها في النبي حتى موت او ثوب الا امة وان كان اهلها محتاجين الخندسيها اجبرناها على الاسلام فان الاسلام فان دفعناها الى مواليها فاستخذموها واجبروها على الاسلام وان





معاف کیا تو جس نے معاف نہیں کیا وہ اپنا حق نہیں لے سکتا چہ جائیکہ غیر کا حق لیوے حضرت عمر نے کہا  
کہ تیری رائے کیا ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ تو اس کے مال میں دو سو درہم  
ٹھہراوے اور جس نے اپنا حق معاف کیا ہے اس کا حصہ اس پر ہے دور کیا جاوے عمر نے کہا کہ میری رائے  
یہی ہی ہے امام محمد نے کہا کہ ہماری رائے یہی ہی ہے اور یہی قول ہر امام ابوحنیفہ کا ف  
اس سے معلوم ہوا کہ اگر بعض ولی اپنا حق معاف کر دیوے تو موقوف قصاص نہیں آتا بلکہ ویت آتی  
ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابراہیم قال قال من عفا من ذی یسئل  
فعموه عفو قال **محمد** ویراہ ناخذ من عفا من ذی یسئل او ذی یسئل او ذی یسئل او ذی یسئل  
او غیر ذلک فعموه جائز وذل من حق اللہ والبقیۃ حصۃ من الذیۃ وهو قول ابی  
حنیفہ ترجمہ حماد روایت ہے کہ اگر کسی کو کسی حصہ دار اپنا حصہ معاف کر دیوے تو معاف  
کرنا اس کا جائز ہے امام محمد نے کہا کہ اس کی کوئی عین نہیں اور جو کوئی معاف کر دیوے حصہ پنا ہو  
ہو یا غنم وند ہو یا مان ہو یا مان کی طیر سے بہائی ہو یا کوئی غیر ہو تو اس کا معاف کرنا جائز ہے  
اور غنم بند ہو جاتا ہے یعنی قصاص باطل ہو جاتا ہے اور باقی دارنوں کی عین دیت حصہ  
آتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** من قتل عبده اذ ذلک یتیمہ اگر کوئی اپنے  
غلام یا رشتہ دار کو قتل کر ڈالے تو اس کا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفہ قال  
حدثننا عبد الرحمن بن عوف عن ابراہیم عن ابراہیم عن ابراہیم عن ابراہیم عن ابراہیم  
قال قال ابوہم فقال ابوہم اذا اذهب فاحسبہا کانی الحسن ان یطیق بها عبدک  
الناس قال انک لہمنا حد فہ یسئل یسئل یسئل یسئل یسئل یسئل یسئل یسئل یسئل یسئل  
الخطاب فامر یسئل فقال معاذ بن جبل انہ لیس بکین الا ب ویکن الا بن قصاص  
وکن الذیۃ فی مالہ قال **محمد** ویراہ ناخذ من قتل اپنے عبد کے قتل یا غلام  
لکن الذیۃ علیہ فی مالہ فی ثلث سنین یوٹی فی کل سنۃ الثلث من الذیۃ و  
لا یرث من الذیۃ ولا من مال ابیہ شیئا ویرثہ اقرب الناس من الابن بعد الاب  
ولا یحب الاب عن ابیہ احدا وهو فی ذلک بمنزلة الیتیم وهو قول ابو حنیفہ  
ترجمہ عبد الرحمن روایت ہے کہ اگر کسی نے اپنے نوٹھی ام ولد کو قتل کر دیا تو اس کا  
معاف کرنا جائز ہے

بیٹے نے کہا کہ میں جاتا ہوں اور سکو روک رکھتا ہوں پس مقررین ڈرتا ہوں کہ لوگوں کے غلام  
 اور سکو گرد گھومیں یعنی ہنگو چپٹرین اوس نے کہا کہ تو اوی جگہ شہر پہر او سکو قتل کر نیکی پو تواری  
 اور اسکا باؤن کاٹ ڈال سو یہ معذرت حضرت عمر کی طرف اوٹھا یا گیا حضرت عمر نے اوسکے مارنے کا  
 حکم کیا سو معاذ بن جبل نے کہا کہ باپ اور بیٹے میں قصاص نہیں یعنی اگر باپ اپنے بیٹے کو مار ڈالے  
 تو اسکو اوسکے بدلہ مارا جاوے لیکن اوسکے مال میں کت دیت آتی ہے کہ تین برس میں ادا کرے سال  
 میں بیت کی تہائی ادا کرے اور زندہ دیتے کسی چیز کا مالک ہوتا ہے اور نہ اپنے بیٹے کے مال کے کسی چیز  
 کا مالک ہوتا ہے اور وارث ہوتا ہے اسکا وہ شخص کہ باپ کے بعد سب لوگوں پر او سکو قریب تر ہو اور  
 باپ میراث کے کسی کو محروم نہیں کرتا اور وہ بجا و مروے کے ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا  
 مُحَمَّدٌ قَالَ اخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْنِ هُرَيْثٍ فِي الثَّجَلِ يَقْتُلُ عَبْدُهُ  
 عَمَلًا اَقَالَ يَدَهُ اَوْ لِبَيْدِهِ فَاِنْ شَاءُوا قَتَلُوْا اَوْ اِنْ شَاءُوا عَفَوْا قَالَ مُحَمَّدٌ فَاسْنَا  
 نَاخِذُ بِهَذَا الْاَمْرِ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ سَيِّدِهِ قِصَاصٌ وَلَكِنَّ السَّيِّدَ يَرْجِعُ خُرْبًا  
 يُسْتَوْجِبُ السَّيِّدُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ اَبْرَاهِمُ سَعْدِي کہ اگر کوئی مرد دھان بوجھ کر  
 اپنے غلام کو مار ڈالے تو اسکو اسکے ولیوں کے حوالے کیا جاوے اگر چاہیں تو قتل کریں اور اگر چاہیں  
 تو معاف کریں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے کہ مالک اسکو غلام کے درمیان بدلہ نہیں  
 لیکن مالک کو ماری تکلیف دینا چاہوے اور قید خانے میں قید کیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابو  
 حنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا **بَابُ مَنْ قَتَلَ فِي دَارِهِ قَتِيلًا** اگر کسی کے گھر میں قتل  
 پایا جاوے تو اسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْنِ اَبِي هُرَيْثٍ  
 فِي الثَّجَلِ يَطْرُقُ الثَّجَلُ فِي دَارِهِ فَيَصِيحُ مَيِّتًا فَيَدْعِيْ صَاحِبَ الدَّارِ اِنَّهُ قَاتَلَهُ وَارْتَهَ  
 كَابَرُهُ فَاِنَّكَ قَتَلْتَهُ قَالَ يُنْظَرُ فِي الْقَتُولِ فَاِنْ كَانَ دَاْعِيًا يَتَّبِعُهُمْ بِالسَّيْرِ فَهِيَ بَطْلٌ دَمُهُ  
 وَكَانَتْ عَلَيْهِ الدِّيَّةُ وَاِنْ كَانَ لَا يَتَّبِعُهُمْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَلَا يَعْلَمُ مِنْهُمْ اِلَّا خَبْرًا  
 قَتَلَ بِهِ وَاِنْ ادَّعَى صَاحِبُ الدَّارِ اِنَّهُ وَجَدَهُ عَلَى بَطْنِ امْرَاَتِهِ فَلَا لَكَ قَتَلْتَهُ  
 قَالَ يُنْظَرُ فَاِنْ كَانَ دَاْعِيًا يَتَّبِعُهُمْ بِالْاَوَّلِ بَطْلٌ الْقِصَاصُ وَكَانَتْ عَلَيْهِ الدِّيَّةُ وَاِنْ كَانَ  
 لَا يَتَّبِعُهُمْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَلَا يَعْلَمُ مِنْهُمْ اِلَّا خَبْرًا قَتَلَ هَذَا بِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا

لَكُمْ نَاخُنْ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَبِيبٍ فِي السَّرِقَةِ وَآمَنَ الْفَجْوُ فَلَا يَحْظُ ذَلِكَ عَنْهُ تَرْجُمَهُ  
 ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ رات کو کسی مرد کے گھر میں جاوی اور صبح کو مرادھا ہوا اور گھر والا  
 دعوی کرے کہ وہ اس کا رتا اور اس کے زبردستی کی تھی اسو سطر اوسنے اسکو قتل کیا ابراہیم نے  
 کہا کہ مقتول میں دیکھا جاوے پس اگر فاسق ہو کہ چوری کے ساتھ تہمت لگایا جاوے تو اسکا خون  
 باطل ہو جاتا ہے اور سپردیت آتی ہے اور اگر کسی چیز کے ساتھ تہمت لگایا جاوے اور نہ معلوم  
 ہو اوس کے گھر بہتری تو اوس کے بدلے قتل کیا جاوے اور اگر گھر والا یہ دعوی کرے کہ اوس نے اسکو اپنی  
 عورت کے پرٹ پر پایا سو سطر اوسکو قتل کیا تو اسکو دیکھا جاوے پس اگر فاسق ہو کہ زنا کی تہمت  
 لگایا جاوے تو بدلا باطل ہو جاتا ہے اور سپردیت آتی ہے اور اگر اس سے کسی چیز کے ساتھ  
 متہم ہو اور اس کے بہتری کے سوا کچھ معلوم نہ ہو تو اسکو اوس کے بدلے قتل کیا جاوے امام محمد  
 نے کہا کہ اسکی قسم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا چوری میں اور یہ گناہ سوا اس کے معلوم  
 نہیں **بَابُ الْإِنْعَانِ وَالْإِنْتِقَانِ** الْوَلَدُ لِعَانٍ أَوْ بَعْضٍ أَوْ زَوْجٍ بَيَانُ مُحَمَّدٍ  
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ خَمْسَةٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ فِي تَحْلِيلِ نِسْتِ مِنْ وَلَدِهِ وَلَا عَنْ  
 فَقَرَأَ بَيْنَهُمَا فَقَدْ فَهُ أَبُو الدَّيْنِ نِسْتِ مِنْهُ وَقَدْ فَهُ أُمُّهُ قَالَ إِنْ قَدْ فَهُ أَبُو  
 الدَّيْنِ نِسْتِ مِنْهُ أَوْ غَيْرُهُ مِنَ النَّاسِ كَلَهُمْ أَوْ قَدْ فَهُ أُمُّهُ فَانْتِقَانُ مُحَمَّدٍ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ  
 لَا يَهْبِكُ فِي قَدْ فَهُ الْأُمُّ مَنْ قَدْ فَهُ لَا تَنْ مَعَهَا وَلَدٌ لَا نِسْبَ لَهُ وَمَنْ قَدْ فَهُ الْوَلَدُ  
 فِي نَفْسِهِ خَاصَّةً فَقَالَ لَهُ يَازَنَ حُرَيْبُ الْحَدِّ وَكَذَلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ تَرْجُمَهُ ابراہیم سے روایت  
 ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنے بچے سے انکار کرے اور اپنی عورت کے عان کرے اور انکو درمیان  
 جدا سنی کیجاوے اور ہر اپنے بچے کو حرہ کاری کی تہمت لگاو جس کے کہ اوس نے انکار کیا تھا یا اوسکی  
 مان کو زنا کی تہمت دی تو ابراہیم نے کہا کہ اگر اسکا باپ اسکو تہمت لگاو جس کے کہ اوس نے انکار  
 کیا تھا یا کوئی غیر اور اگر کون میں سے یا اوسکی مان کو زنا کی تہمت لگاو تو اسکو کوڑے مارے جاوے  
 اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اگر کوئی اسکی مان کو حرہ کاری کی تہمت لگاو تو اسکو کوڑے مارے  
 جاوے اور اسکو اس کے ساتھ بچہ ہے اور اسکی نسبت اپنے باپ سے ثابت نہیں اور اگر کوئی خاصکر  
 اوس کے کو زنا کی تہمت لگاو تو اسکو کہے کہ اسے زانی تو اسکو کوڑے مارے جاوے اور سطر

کما امام محمد نے محمدؐ قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال إذا أقدم  
 الرجل امرأته وقد حملت حلاً أو قد فها وقد جليت حلاً فلا إيمان بينهما  
 ولا حمل عليهما وقال من لا شهادة له فلا إيمان له وهذا قول أبي حنيفة ومحمد رحمهم  
 حماد روایت ہے کہ اگر کسی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کی تمت لگا دی اور عیدین کو رکھا یا عیدین کو نہ لگا دیا  
 مار ہو تو اسے در میان ایمان نہیں اور نہ مرد پر حد ہے اور کہا کہ جسکی شہادت مقبول نہیں اس کے  
 لیے ایمان ہی نہیں اور یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے محمدؐ قال أخبرنا أبو حنيفة قال  
 حدثنا حماد عن إبراهيم قال إذا أقدم الرجل امرأته ثم توفيت قبل أن يلاعنهما  
 فإنها بريئة ولا حمل ولا إيمان وكذلك إذا أقدم الرجل عتياً امرأته فلا حمل عليهما لأن  
 لا يدري لعل الذي قد فها يصدقه وإذا أقدم زوجها ثم مات ورثته لانه لم  
 يكن لأحد من بعده أن يقول إن حنيفة ومحمد رحمهم حماد روایت ہے کہ اگر  
 کوئی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کی تمت لگا دی یہ ایمان کے پہلے وہ عورت مر جاوے تو وہ مرد اس کا وارث  
 ہوگا اور نہ حد آتی ہے اور نہ ایمان اور اس طرح اگر کوئی کسی غیر عورت کو حرام کاری کی تمت لگا دے  
 تو اس پر بھی حد نہیں آتی اس طرح کہ وہ نہیں جانتا کہ شاید جسکو اس نے قذف کی وہ اسکی تصدیق کرے  
 اور اگر اسکا خاندان اسکو نہ لگائے تمت لگا دی یہ مر جاوے تو وہ عورت اسکی وارث ہوگی اس طرح کہ اس  
 ایمان نہیں کیا تھا اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے محمدؐ قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد  
 عن سعيد بن جابر التميمي عن محمد بن الخطاب قال إذا امر الرجل يولد له طرفة عين  
 فليكن له أن ينفية وهو قول أبي حنيفة ومحمد رحمهم حماد روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے  
 فرمایا کہ جب کوئی مرد اپنے بیٹے کا لمحہ بہاؤ کرے تو نہیں جائز ہے اسکو یہ کہ انکار کرے اس کے  
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ہے محمدؐ قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم  
 عن محمد بن جابر قال إذا اتفق الرجل من ولده ثم ادعاه فله ذلك ويملكه الولد قال محمد  
 وهذا قول أبي حنيفة وقولنا رحمهم حماد روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ جب کوئی  
 مرد اپنے بچے سے انکار کرے کہ میرا نہیں ہے اسکا دعویٰ کہ میرا ہے تو اسکو درست ہے اور اسکی نسب  
 اس کا ثابت ہو جاتی ہے اور وہ بچہ اس کے ساتھ لگایا جاوے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے ہمارا

اور ابو حنیفہ کا محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن ابراہیم فی الرجل یفترک  
 یابنہ ثم ینفیہ قال یلا عنہا ویلزم الولد امہ فان کان قد طلقها فیریب حکم ان  
 كانت قد ماتت امہ قال محمدؐ وھذا اکلہ قول ابی حنیفہ وقولنا الا فی خصائیر وحلہ  
 اذا اقر باینہ ثم نفاه وہو امرأۃ لا عنہا ولزم الولد ایامہ اذا اقر بمرۃ مرۃ لہم یکت  
 لہ ان ینفیہ کما قال حماد ترجمہ ابراہیم سے روایت ایک مرد کو حق میں کہ اپنے بیٹے کا اقرار  
 کرے پھر انکار کرے کہا کہ وہ اس لعان کرے اور بچہ اپنی ماں کو ساتھ لگایا جاوے اور اگر وہ نکو  
 طلاق درجہ نکالتا تو اسکو دھاری جاوے اگرچہ اسکی ماں مرگئی ہو امام محمدؐ نے کہا کہ یہ سب قول امام  
 ابو حنیفہ کا ہے اور قول ہمارا اگر ایک صدمت میں کہ جب اپنے بیٹے کا اقرار کرے پھر انکار کرے اور وہ  
 اسکی عورت ہو تو اس لعان کرے اور بچہ باپ کے ساتھ لگایا جاوے کہ جب کیا کیا راہ اسکا اقرار  
 کرے تو پھر اسکو اس انکار کرنا جائز نہیں جیسے کہ حضرت عمرؓ نے کہا **باب** من قد ذنب قومًا  
 جمیعاً وحداً الحر والعبید اگر کوئی مرد ساری قوم کو حرام کاری کی ہمت لگاوے تو اسکا کیا  
 حکم ہے اور آزاد اور غلام کی حد کا بیان محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن  
 ابراہیم قال اذا اقرت علی قوم فقلت یا زناۃ کان علیک حد واحد قال محمدؐ  
 وھذا قول ابی حنیفہ وقولنا ترجمہ حماد سے روایت کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو ساری قوم کو  
 زانی ہمت لگاوی اور تو کہے کہ اے زانیون تو مجھ پر صرف ایک حد دیگی امام محمدؐ نے کہا کہ یہی  
 سے قول ہمارا اور ابو حنیفہ کا محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن ابراہیم  
 فی رجل قد ذنب رجلاً ثم قد ذنب اخر قال لو قد ذنب اھل الجعفر فقد ذنب جمیعاً  
 لہم یکت علیہ الا حد واحد قال محمدؐ وھذا اکلہ قول ابی حنیفہ وقولنا لیس  
 علیہ الا حد واحد حتی یکل الحد فان قد ذنب انساناً بعد کمال الحد فیریب حکم  
 مستفیلاً الا انما یجس حتى یدر عن الاول ثم یریب الاول قال یترک الحد فی  
 اعضائہ اذا جحد قال محمدؐ وھذا قول ابی حنیفہ وقولنا فی الحد ذرک لہما  
 الا انما لضریر الرأس والوجہ والفرج واما فی التعزیر فاکلہ لا یطرق فی الاضغاث  
 کما یطرق فی الحد وذرک لہ یضرب فی مکان واحد وهو أشد التعزیر ولا یجوز فی









ایک اور سکا خاوند ہوتا تو اس پر حد قائم کیجاوے اور چپ گواہی دیوین اور ایک اسکا خاوند ہوتا تو اسکو  
سگسار کیا جاوے اگر خاوند نے اس سے صحبت کی ہو اہل گواہی جائز ہے جبکہ معتبر ہوں امام محمد نے  
کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابو حنیفہ کا کہ اگر خاوند نے اس سے صحبت کی ہو تو اس عورت کو سگسار کیا  
جاوے اور اگر اس سے صحبت نہ کی ہو تو اسکو سو کوڑے مار جو دین کا باب ابوبکر بن ابی بکر  
اگر کار کواری سے زنا کرے تو اسکی کیا حد ہے **عَمْرُو بْنُ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ ابُو حَنِيفَةَ عَنِ ابُو حَنِيفَةَ**  
**عَنْ ابُو اَبِيهِمْ عَنِ ابْنِ ابِي اَسْبَغٍ قَالَ فِي الْمَرْثَدَةِ بِالْمَرْثَدَةِ ابُو حَنِيفَةَ ابُو حَنِيفَةَ ابُو حَنِيفَةَ**  
**سَقَى وَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ خَبَرْتُ عَنْ ابُو حَنِيفَةَ عَنِ ابْنِ ابِي اَسْبَغٍ عَنِ ابُو حَنِيفَةَ**  
یہ کہ اگرچہ مسود کہا کہ اگر کار کواری سے زنا کرے تو وہ نو کوڑے مار جو دین اور ایک سال  
وطن ہو نکالو جو دین اور حضرت علی سے کہا کہ وطن سے نکالنا فتیہ ہے **عَمْرُو بْنُ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ ابُو حَنِيفَةَ**  
**ابُو حَنِيفَةَ عَنْ ابْنِ ابِي اَسْبَغٍ عَنِ ابْنِ ابِي اَسْبَغٍ قَالَ قَالَ ابُو حَنِيفَةَ عَنِ ابْنِ ابِي اَسْبَغٍ**  
**مَا يَفِي ابْنِ ابِي اَسْبَغٍ عَنِ ابْنِ ابِي اَسْبَغٍ قَالَ قَالَ ابُو حَنِيفَةَ عَنِ ابْنِ ابِي اَسْبَغٍ**  
**ابُو حَنِيفَةَ عَنِ ابْنِ ابِي اَسْبَغٍ قَالَ قَالَ ابُو حَنِيفَةَ عَنِ ابْنِ ابِي اَسْبَغٍ**  
کہا کہ وطن سے نکالنا کافی ہے اور دینی تشنگی سے اس میں ثبات ہے امام محمد نے کہا کہ میں نے  
امام ابو حنیفہ کو کہا کہ اگرچہ حکیم اس قول سے کیا مراد ہے کیا وطن سے نہ نکالنا جاوے اس نے کہا  
ہاں امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابو حنیفہ کا کہ ہم علی کے قول کے یقین میں **بَابُ**  
**حَدِّ اللُّوطِيِّ مَرُوضَةَ زَنَّاكَرْنِي وَ اَسْأَلُكَ كَابِيَانِ عَمْرُو بْنُ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ ابُو حَنِيفَةَ**  
**عَمْرُو بْنُ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ ابُو حَنِيفَةَ عَنِ ابْنِ ابِي اَسْبَغٍ قَالَ قَالَ ابُو حَنِيفَةَ**  
**عَمْرُو بْنُ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ ابُو حَنِيفَةَ عَنِ ابْنِ ابِي اَسْبَغٍ قَالَ قَالَ ابُو حَنِيفَةَ**  
نے کہا کہ لوطی بجائے زنا کرنا اس کے ہے امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا کہ اگرچہ یا ہوا ہوتا  
سگسار کیا جاوے اور اگر یا ہوا نہ ہو تو سو کوڑے حد مارا جاوے **عَمْرُو بْنُ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ ابُو حَنِيفَةَ**  
**ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ مَنْ قَذَفَ بِاللُّوطِيَّةِ جَلْدَ الْحَدِّ قَالَ عَمْرُو بْنُ مَرْثَدَةَ وَ هُوَ قَوْلُنَا**  
**اِذَا بَيِّنَ فَلَمْ يَكُنْ قَاتِلًا اِذَا قَالِ بِاللُّوطِيِّ فَهَدِمَ لَهَا مَصْدَرُ عَمْرِو الْقَذْفِ فَلَا اُخْبَرُ**  
حق میں **عَمْرُو بْنُ مَرْثَدَةَ** ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ حماد نے کہا کہ جو کوئی کسی کو مرد سے زنا کرنے کی تہمت

لگا دو اور سکودھ ماری جاوے امام محمد نے کہا کہ یہی ہو قول ہمارا جبکہ کہول کر کہے کنایت نہ کرے  
اور اگر وہی کی تمت لگا دو تو یہ لوطیہ کی مصدر سے سو سے قذف کے سویم اور سکودھ نہ ماریں گے یہاں تک  
کہ کہول کر کہے **باب** حَدِّ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ أَوْ لَوْ تَدْرِي زَنَتْ أَوْ لَا تَدْرِي حَدُّهَا كَيْفَ هُوَ فَقَالَ  
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ مُعْفَلَ بْنَ مَعْقِلٍ الْمُزَنِّيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ اللَّهَ  
بْنِ مَسْعُودٍ يَأْمُرُهُ لَكَ زَنَتْ قَالَ أَجْلِدُهَا خَمْسِينَ جَلْدَةً فَقَالَ إِنَّهَا لَمْ تُحْصَنَّ قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ إِسْلَامُهَا رِصَانُهَا قَالَ فَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ سَوَّقَ مِنْ عَمَلٍ لِي لَخَرَقَ قَالَ لَيْسَ  
عَلَيْكَ قَطْعُ مَا لَكَ بَعْضُهُ فِي بَعْضٍ قَالَ إِنْ حَكَمْتُ أَنْ لَا أُنَامَ عَلَى فِدَائِهِ أَبَدًا يُرِيدُ  
الْعِبَادَةَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخْرُجُوا الْهَيْبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا  
تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُتَعَدِينَ فَقَالَ الرَّجُلُ لَوْ لَا هَذِهِ الْآيَةُ لَكَ اسْتَلْكَ قَامَرَهُ  
أَنْ يَكْفُرَ بِعَقِي رَقَبَةٍ وَكَانَ مُوسِرًا وَأَنْ يَنَامَ عَلَى فِدَائِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا كُلُّهُ  
قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ وَتَوَلَّيْنَا الْإِلَاقَةَ خَصْلَةً وَاحِدَةً لِحَدِّ الْبَيْعَةِ إِلَّا الشُّلْكَانَ فَإِذَا زَنَتْ  
الْأَمَةُ أَوْ الْعَبْدُ كَانَ الشُّلْكَانِ هُوَ الَّذِي يُحِلُّهُ دُونَ الْمَوَلَى تَرْجُمَهُ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ  
ہے کہ معقل بن مقرن اپنی ایک لڑکی عبد اللہ بن مسعود کے پاس لایا جس نے کہ زمانہ کیا تھا عبد اللہ بن  
مسعود نے کہا کہ اسکو پچاس کوڑے ماراوس نے کہا کہ یہ بیسی ہوئی بنین عبد اللہ نے کہا کہ اسکا اسلام  
لانا بجائے بیاہ کے ہے معقل نے کہا کہ اگر میرا ایک غلام میرے دو سر غلام سے کچھ چور کو تو اس کا  
کیا حکم ہے عبد اللہ نے کہا کہ اوپر ہاتھ کاٹنا بنین آتا سب تیرا مال ہے بعض اسکا بعض میں لینے  
خواہ اوس کے پاس ہے اور اسکو سب تیرا مال ہے معقل نے کہا کہ میرے قسم کھائی ہے کہ بچہ بنے پر  
کہی نہ سوؤ لنگام اور اس سے عبادت کرنا ہے ابن مسعود نے یہ آیت پڑھی اے لوگو! ایمان لائے  
ہو نہ حرام کرو مستہری چیزیں جو کہ حلال کین اللہ پاک نے واسطے تمہارے اور نہ زیادتی کرو کہ  
مقرر خدا بنین درست رکھنا زنا باقی کرنے والدین کو سوا دس مردنے کہا کہ اگر یہ آیت نہ ہوتی تو میں  
تجربے سے نہ پوچھتا سو حکم کیا اسکو آواز دے کرے برو کا اور تھا وہ والد اور یہ کہ سو سے بچہ بنے پر  
امام محمد نے کہا کہ یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور قول ہمارا اگر ایک صورت میں کہ نہ قائم کرے  
کوئی حد کہ اگر بادشاہ سوا اگر غلام یا لڑکی زنا کرے تو فقط بادشاہ ہی اسکو حد مارے مالک نہ مارے



ہمارا اور قول ابو حنیفہ کا فت یہ خطاب حاکنوں کو ہے کہ یہ سب تکسم کے حدود کو فروغ کریں سب کو تو  
 ساتھ متعین کرنے عذر و کج کہ دیوانہ ہو گیا ہے تو یا اثر ابلیسی ہے تو نے یا بوسہ کیا ہے تو نے یا لہ  
 لگا یا ہے تو نے جس کو واقع ہوا حضرت علیؑ علیہ السلام سے پہلے قسم کا موزونہ کے محمدؐ کا حال  
 اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابراہیم قال اذا قال الرجل لا فراقا ثم قال انما قد تزوجنا  
 له اجد لها عانا اذ لا احد عليه قال محمدؐ وهذا قول ابو حنیفہ وهو قولنا حماد  
 حماد وروى في كتابه کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کسی مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور کہے کہ میں نے  
 کواری نہیں پایا تو اس پر حد نہیں امام محمدؐ نے کہا کہ میں نے قول امام ابو حنیفہ کا اور قول ہمارا  
 محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابراہیم قال اذا قال الرجل لا فراقا ثم قال انما قد تزوجنا  
 له اجد لها عانا اذ لا احد عليه قال محمدؐ وهذا قول ابو حنیفہ وهو قولنا حماد  
 من ابيه ايضا قال له تليده امه وانما الله الذي في محمل فيه الذي يقول انك  
 لا يبيك ترجمہ حماد وروى في كتابه کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کسی مرد کسی عورت سے نکاح کرے کہ تو فاسد  
 عورت کا بیٹا نہیں تو اس پر حد نہیں امام محمدؐ نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا اور قول  
 ہمارا کہ اس پر کو حد نہیں اس طرح کہ اوس نے اپنے باپ سے اوسکی نفی نہیں کی صرف اوس نے یہ کہا  
 کہ اوسکی ماں نے اوسکو نہیں جنا اور جس نکاح میں حد ماری جاتی ہے وہ یہ ہے کہ کہے کہ تو اپنے  
 باپ کا نہیں محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن ابي حنيفة عن ابي الهيثم بن ابي الياسم بن جابر  
 بن جابر عن حماد بن عمار عن ابي حنيفة عن ابي الهيثم بن ابي الياسم بن جابر عن حماد بن عمار  
 عن ابي حنيفة قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابراہیم قال اذا قال الرجل لا فراقا ثم قال انما قد تزوجنا  
 له اجد لها عانا اذ لا احد عليه قال محمدؐ وهذا قول ابو حنیفہ وهو قولنا حماد  
 من ابيه ايضا قال له تليده امه وانما الله الذي في محمل فيه الذي يقول انك لا يبيك  
 ترجمہ حماد وروى في كتابه کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کسی مرد کسی عورت سے نکاح کرے کہ تو فاسد  
 عورت کا بیٹا نہیں تو اس پر حد نہیں امام محمدؐ نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا اور قول  
 ہمارا کہ اس پر کو حد نہیں اس طرح کہ اوس نے اپنے باپ سے اوسکی نفی نہیں کی صرف اوس نے یہ کہا  
 کہ اوسکی ماں نے اوسکو نہیں جنا اور جس نکاح میں حد ماری جاتی ہے وہ یہ ہے کہ کہے کہ تو اپنے  
 باپ کا نہیں محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن ابي حنيفة عن ابي الهيثم بن ابي الياسم بن جابر  
 بن جابر عن حماد بن عمار عن ابي حنيفة عن ابي الهيثم بن ابي الياسم بن جابر عن حماد بن عمار  
 عن ابي حنيفة قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابراہیم قال اذا قال الرجل لا فراقا ثم قال انما قد تزوجنا  
 له اجد لها عانا اذ لا احد عليه قال محمدؐ وهذا قول ابو حنیفہ وهو قولنا حماد  
 من ابيه ايضا قال له تليده امه وانما الله الذي في محمل فيه الذي يقول انك لا يبيك

اوسکا اپنا سو تو زجر کر کے چلا یا جاوے بدون زجر کے نہ چلا یا جاوے کہ وہ شلہ ہے جو منہ ہے کباب  
 حَدَّثَنَا الشَّكْرَانِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ شَرِبَ مِنْ عِلَّةٍ أَوْ مِنْ عِلَّةٍ أَوْ مِنْ عِلَّةٍ أَوْ مِنْ عِلَّةٍ  
 عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْخَارِثِيِّ رَفَعَهُ لِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ مِنْ عِلَّةٍ أَوْ مِنْ عِلَّةٍ أَوْ مِنْ عِلَّةٍ أَوْ مِنْ عِلَّةٍ  
 وَهُمْ قَوْمٌ مَسِينُونَ لِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ مِنْ عِلَّةٍ أَوْ مِنْ عِلَّةٍ أَوْ مِنْ عِلَّةٍ أَوْ مِنْ عِلَّةٍ  
 فَلَمْ يَزَلْ يَسْتَعِزُّ النَّاسَ بِالسُّوْطِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا نَزَلَتْ عَلَى الشَّكْرَانِيِّ مِنْ سَبِيلِهِ كَانَ أَوْ  
 غَيْرِهِمَا نَزَلَتْ جِلْدَةً بِالسُّوْطِ يُجْتَنَبُ حَتَّى يَكْفُو أَوْ يَكْفُو عَنْهُ الشَّكْرَانِيُّ ثُمَّ يُضْرَبُ  
 الْحَدُّ وَيُغْرَقُ عَلَى الْأَعْضَاءِ وَيُجَرَّدُ إِلَّا أَنَّهُ لَا يُضْرَبُ الْفَرْجُ وَلَا الْوَجْهُ وَلَا الْأُذُنُ  
 وَضَرْبُهُ أَشَدُّ مِنْ ضَرْبِ الْقَادِثِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ رُوَيْتِ  
 کہ حضرت پارس ایک نشے والا لایا گیا سو حکم کیا اٹکویہ کہ مار بن اسکو اپنے جوتون سے اور وہ سندان  
 چالیں آدمی تے سوہر ایک نے اوسکو اپنے دونوں جوتون سے مارا سو جبر جنت ابوبکر صدیق نے  
 امد قاعنے خلیفہ ہوئے تو اوسکی پارس ایک نشے والا لایا گیا سو حکم کیا اٹکویہ کہ مار بن اسکو اپنے جوتون سے اور وہ سندان  
 اسکو اپنے جوتون سے مارا اور جبر جنت عمر خلیفہ ہوئے اور لوگوں کو نکالا تو کورے سے مارا امام  
 محمد نے کہا کہ اسکی ہم لیتیم میں کہ نشے والا کو اسی کوڑے سے مارے جاوے برابرت کہ کچھ کے  
 چوڑے نشے ہوا اوسکے غیر سے اور قید رکھا جاوے یہاں تک کہ ہوش میں آوے اور اس سے  
 نشہ دور ہو جاوے پہر حد مارا جاوے اور حد اوسکے بھنا پر تفریق کی جاوے اور ننگا  
 کیا جاوے اگر ستر اور رنہ اور نہ کو نہ مارا جاوے اور اسکی مار سخت تر ہر قاذف کی مار سے اور یہی  
 قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ  
 لَوْ أَنَّ بَيْتًا شَرِبَ حَسَنًا مِنْ خَمْرٍ ضَرْبُ كَبَالٍ وَأَخَافُ أَنْ يَكُونَ الشُّكْرَانِيُّ مِثْلَ ذَلِكَ  
 قَالَ مُحَمَّدٌ يُضْرَبُ الْحَدُّ فِي الْحَسَنِ مِنَ الْخَمْرِ فَأَمَّا مِنَ الشُّكْرِ فَلَا يُحَدُّ حَتَّى يُشَكَّرَ  
 وَكَانَتْ بَعْضُ رُفُودِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ حَمَّادٌ عَنْ رُوَيْتِ کہ اگر کسی  
 مرد شراب کا بقدر ایک بار کے پیوے تو حد مارا جاوے اور میں ڈرتا ہوں کہ سکر بیٹے شربت  
 خرمات کا جبکہ گاڑا ہو جاوے اور کھٹ بھی لاری سیلی مانند ہوا امام محمد نے کہا کہ حد مارا جاوے  
 شراب کی حسوہ میں لیکن سکر سے حد نہ مارا جاوے یہاں تک کہ نشہ لاوے ولیکن کہ وہ تغیر دیا جاوے

اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر کے زمانے میں ستر  
پینے والے کی حد چالیس کڑے تھے اور حضرت عمر کی ابتدا سترت میں ہی رہی دستور تھا ہر حضرت عمر  
نے اسی کڑے سے مکر اور سپر پر اصحاب کا اجماع ہوا پس اب کسی کو اس کی مخالفت کرنی جائز نہیں۔  
باب حد من قطع الطريق أو سرق جو کوئی راہ زنی کرے یا چوری کرے اس کی حد کا بیان  
محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا القاسم بن عبد الرحمن عن أبيه عن  
عبد الله بن مسعود قال لا يقطع يد السارق في أقل من عشرة دراهم قال محمد  
وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة ترجمہ عبد الرحمن ہی روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ  
نہ کا ناجو جو چور کا ہاتھ کم میں دس درہم سے امام محمد نے کہا کہ اس کی ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام  
ابو حنیفہ کا محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد بن عمار قال قال لا يقطع يد  
السارق في أقل من ثمن الخيف وكان منها عشرة دراهم وقال قال إبراهيم أيضا لا  
يقطع السارق في أقل من ثمن الخيف وكان ثمنه يومئذ عشرة دراهم ولا يقطع في  
أقل من ذلك ترجمہ حماد بن عمار روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہ کا ناجو جو چور کا ہاتھ کم میں ڈھائی  
سول سو اور اس کا سول سو وقت دس درہم تھے اور اس سے کم میں نہ کا ناجو سے امام شافعی اور  
امام مالک کے نزدیک جب تین درہم چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کا ناجو  
اور امام غفر کے نزدیک جب دس درہم برابر یا زیادہ چوری کرے تو ہاتھ کا ناجو سے اس سے کم میں نیز  
محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم بن ابي الهيثم عن الشعبي يرفع  
إلى النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لا يقطع السارق في ثوب ولا في كبر قال  
محمد وبه نأخذ والتمر ما كان في رؤس الخيل والشجر لا يحد في البيوت فلا يقطع  
على من سرقه ولكن الجمار جمار الخيل فلا يقطع على من سرقه وهو قول أبي حنيفة  
ترجمہ شعبی روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کا ناجو جو چور کا ہاتھ بیچ چرانے  
سے کے کہ درخت پر ہو اور نہ بیچ چرانے کا بیچ سفید کھجور کے امام محمد نے کہا کہ اس کی ہم لیتے  
ہیں اور غزوہ مہوہ ہے کہ کھجور اور درخت کے سر پر جو گھروں میں نہ گمیرا گیا ہو پس نہیں آتا ہاتھ  
کاٹنا اس کی کہ اس کو چرواہے اور کٹر کہتے ہیں کھجور کے گاہے کو اگر کوئی اس کو چرواہے تو سپر

ہاتھ کاٹنا نہیں آتا ف امام اعظم کا یہی مذہب ہے کہ کسی ہیئت سے روٹنے کے چرنے میں ہاتھ کاٹنا  
 نہیں آتا برابر ہے کہ محرز ہو یا غیر محرز اور اس طرح سین خشک کہ درخت پر ہو اور زرعیت کہ کاٹنے پر ہو  
 میں جمع نہ کیا ہو اور امام شافعی اور مالک کے نزدیک ان چیزوں میں ہاتھ کاٹنا آتا ہے اگرچہ وہ  
 محرز اور جو چیزوں میں غیر ہیں مانند لکڑی گھاس رسل جھلی وغیرہ کی ان میں ہی امام اعظم کے نزدیک ہاتھ  
 کاٹنا نہیں آتا محمد قال أخبرنا أبو حنیفہ قال حدثنا عمرو بن ہشام عن عبد  
 اللہ بن سلمہ عن علی بن ابراہیم قال إذا سرق الرجل قطع يده اليمى فإن  
 عاد قطع رجله اليسرى فإن عاد قطع ساقه حتى يجد ذخيراً إلى لا تقبى  
 من الله أن ادعه ليست لك يد ياكل بها ويستغنى بها ويحل يميني عليه قال  
 محمد وبه نأخذ ولا يقطع من الشارق إلا اليد اليمى ويحمله اليسرى إذا زاد على  
 ذلك شيئاً إذا كثر السرقة مرة بعد مرة ولكن يحد حتى يجد ذخيراً  
 وهو قول أبي حنیفہ ترجمہ عمرو بن ہشام کہ حضرت علی نے کہا کہ جب کوئی مرد چوری کرے  
 تو اس کا داہنا ہاتھ کاٹا جاوے پھر اگر چوری کرے تو اس کا بائیں پاؤں کاٹا جاوے پھر اگر چوری  
 کرے تو قید خانے میں قید کیا جاوے یہاں تک کہ بہتر بات کہو مقرر میں خدا سے نعم کرتا ہوں کہ  
 اس کو چھڑون اس حال میں کہ نہ اس کا ہاتھ ہے جس سے وہ کماوے اور ہتھیار کرے اور پاؤں کہ اس  
 چلے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہ کاٹا جاوے چور کا نگر و رہنا ہاتھ اور بائیں پاؤں  
 اس کو نہ یاد نہ کہ نہ کاٹا جاوے جبکہ بہت بار چوری کرے ولیکن اس کو تغیر و بجاوے یہاں تک کہ  
 بہتر بات کہو یعنی توبہ کرے اور یہی جو قول امام ابو حنیفہ کا ف پلور رہنا ہاتھ کاٹنا پھر بائیں پاؤں  
 کاٹنا تو سب کے نزدیک ہے اور قسیری اور جو یعنی بائیں ہاتھ اور داہنا پاؤں کاٹنے میں ہتھیار  
 ہے امام شافعی کے نزدیک درست ہے اور امام اعظم کے نزدیک قسیری اور جو یعنی بائیں ہاتھ کاٹنا درست نہیں  
 بلکہ قید کیا جاوے یہاں تک کہ توبہ کرے محمد قال أخبرنا أبو حنیفہ عن حماد عن  
 ابراہیم قال يقطع الشارق ويضمن قال محمد ولا نأخذ بذلك إذا قطع الشارق  
 بكل عنقه فإن السرقة إلا أن نوجب السرقة بعينها فنزد على صاحبها وهو قود  
 عامر الشقي وأبي حنیفہ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چور کا ہاتھ کاٹا جاوے



[illegible]



عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي سَارِقٍ سَرَقَ مَا أَخَذَ مَا فَتَكَتْ ثُمَّ سَرَقَ فَأَخَذَ الثَّانِيَةَ  
 قَالَ يَقْطَعُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَا نَرَى عَلَيْهِ إِلَّا قَطْعًا وَاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنْبَلٍ  
 رحمه الله ابراہیم سے روایت ہے ایک چور کے حق میں کہ چوری کی اور پکڑا گیا بہ چوٹ گیا بہ چوری کی  
 اور دوسری بار پکڑا گیا تو ابراہیم نے کہا کہ اسکا ہاتھ کاٹا جاوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکیو ہم  
 لیتے ہیں کہ اسے ہر نقطہ ایک بار کاٹنا آتا ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ  
 أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي كَالْبِ قَالَ  
 لَا يَقْطَعُ مُتَحَلِّسٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنْبَلٍ وَحَرْمَةُ بْنُ بَصْرَةَ  
 روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے کہا کہ اوپر کا ہاتھ نہ کاٹا جاوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے  
 ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا فَتِ ابی کے کا ہاتھ کاٹنا اسطرح نہیں آتا کہ وہ ہضم نہیں  
 لیتا اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا **بَابُ حَدِّ الشَّابِّشِ كَفْنِ جَوْدِ كَيْدِ بَابِ مُحَمَّدٍ**  
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الشَّابِّشِ إِذَا انْبَشَرَ  
 عَنْ الْمَوْتِ فَسَلِّمْهُمْ أَنَّهُ يَقْطَعُ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ لَا يَقْطَعُ لَأَنَّهُ مُسْلِمٌ غَيْرُ مُجْرِمٍ لَكَيْتَ لَمْ يَجْعَلِ  
 ضَرْبًا وَيُجَسَّسُ حَقٌّ مُجْدَدٌ خَيْرًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَكْفِنُنَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَتَى مُرَدَّانَ  
 بَنِي الْحَكِيمِ أَنَّ لَا يَقْطَعُهُ وَهُوَ قَوْلُنَا تَرْجَمُهُ جَوْدُ رُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ نَكْفِنُ كَمَا كَفَنَ جَوْدُ كَيْدِ  
 حَقِّينَ كَمَا كَفَنَ جَوْدُ كَيْدِ كَفَنَ كَفَنَ جَوْدُ كَيْدِ كَفَنَ جَوْدُ كَيْدِ كَفَنَ جَوْدُ كَيْدِ كَفَنَ جَوْدُ كَيْدِ  
 اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اسکا ہاتھ نہ کاٹا جاوے ہوا سطلے کہ وہ اسباب بغیر مجرمت ہے  
 یعنی حفاظت میں نہیں لیکن اسکو مار تو تکلیف دیا جو اسے اور قید کیا جاوے یہاں تک کہ وہ بہر کر  
 امام محمدؒ نے کہا کہ جو بچی بکھو رویت ابن عباس سے کہ اس نے مردان کو فتویٰ دیا کہ اسکا ہاتھ نہ  
 کاٹے اور یہی ہے قول ہمارا **ف** امام ابو حنیفہ کے نزدیک کفن جو کافر کا ہاتھ کاٹنا نہیں آتا اور  
 ابویوسف اور تین اماموں کے نزدیک اسکا ہاتھ کاٹنا آتا ہے **بَابُ شَهَادَةِ أَهْلِ الذِّكْرِ**  
 عَنِ الْمُسْلِمِينَ اہل ذمہ کی گواہی مسلمہ و نذر و رستے میں نہیں مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ  
 عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِهِ لَمَّا لَمْ يَكُنْ شَهِادَةُ بَيْنَكُمْ إِذْ حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ  
 حِينَ الْوَصِيَّةِ إِنِّي أَنْذَرْتُكُمْ أَوْ أَخْرَجْتُكُمْ مِنْ غَيْرِكُمْ أَلَا تَخْرُهَا قَالَ مُسَوِّمٌ



قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أُجِيزَ  
 بِشَهَادَةِ الْفَارُوقِ إِذَا نَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا  
 ترجمہ: ہم نے یہ روایت کی کہ عامر شعبی نے کہا کہ جب فاروق تو برکے تو میں اس کی گواہی مست کرتا ہوں  
 امام محمد نے کہا کہ اس کی ہم لیتے ہیں **عجل** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ  
 عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ أَنَا أَقْطَعُ بَنِي أَسَدٍ فَقَالَ أَتَقِيلُ شَهَادَتِي وَكَانَ مِنْ  
 خِيَارِهِمْ فَقَالَ نَعَمْ وَارَأَيْكَ لِيَذَا لِكَ اهْلًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ كُلُّ مُحَمَّدٍ وَدُنَى  
 سَرِقَةٍ أَوْ رَنَّا أَوْ غَيْرِ لِكَ إِذَا نَابَ قِيلَتْ شَهَادَتُهُ لَا لِكَ لِكَ فِي الْقَذْفِ خَاصَّةً  
 لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا ترجمہ: عامر شعبی سے روایت ہے کہ ایک مرد نے  
 کہا تمہیں بنی اسد کا شیر خوار پاس آیا اور وہ اس کے برگزیدہ لوگوں میں سے تھا سو اس نے کہا  
 کہ کیا تو میری گواہی قبول کرتا ہے اس نے کہا ہاں اور میں تجھ کو اسکے لائق دیکھتا ہوں امام  
 محمد نے کہا کہ اس کی ہم لیتے ہیں کہ جو آدمی کہ چوری یا زنا یا کسی اور امر میں حد مارا جاوے پھر  
 تو برکے تو اس کی گواہی قبول ہے مگر جو خاص قبیح میں مارا جاوے اس کی گواہی قبول نہ جائے سو کہ خدا کا قضا ہے  
 کہ نہ مانو اور نہ ہی کو اسی کہی **باب** شَهَادَةُ الزَّوْرِ مَبْنِي كُوَاهِي كَابِيَانِ مُحَمَّدٌ قَالَ  
 أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْخٍ قَالَ إِذَا نَابَ شَا  
 زُورٍ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السُّوْلِ قَالَ لِلرَّسُولِ قُلْ لَهُمْ أَنْ شَرَّيَا لَيْفِي كُوَاهِي كَابِيَانِ  
 يَقُولُ إِنَّا أَخْبَرْنَا هَذَا شَاهِدًا زُورٍ فَاحْذَرُوهُ وَإِنْ كَانَ مِنَ الْعَرَبِ أُرْسِلَ بِهِ إِلَى  
 مَسْجِدِ قَوْمِهِ أَجْمَعٍ مَا كَانُوا فَقَالَ لِلرَّسُولِ مِثْلُ مَا قَالَ فِي الْمَرْثَةِ الْأُولَى قَالَ مُحَمَّدٌ  
 وَبِهَذَا إِنْ كَانَ يَأْخُذُ أَبُو حَنِيفَةَ وَلَا يَرَى عَلَيْهِ ضَرْبًا دَامًا فِي قَوْلِنَا فَلَا نَرَى عَلَيْهِ مَعَ  
 ذَلِكَ التَّعْزِيرَ وَلَا يَكْلَعُ بِهِ أَرْبَعِينَ سَوْطًا ترجمہ: ہم نے یہ روایت کی کہ جب کوئی جوہر گواہ  
 پکڑا جاتا اور اہل عجم سے ہوتا تو شریح ایچی کو کہتے کہ ان سے کہہ کہ شریح تم کو سلام کہتا ہے اور کہتا  
 ہے کہ تمہیں یہ جوہر گواہ پکڑا سو تم اس سے بچو اور اگر عرب ہو تا تو اس کو اپنی قوم کی مسجد میں  
 بھیجا جبکہ لوگ بہت جمع ہوتے بہت سارے کے اور کہتے ایچی کو مثل اس کی کہ پہلی بار کہا  
 امام محمد نے کہا کہ اس کی امام ابو حنیفہ لیتے تھے اور اس پر بار نہیں دیکھتے تھے بلکہ فقط

گوئی کہ یہ مشہور کیا کافی سمجھتے تو لیکن ہمارے نزدیک تو اس کو ساتھ اس پر بغیر ہی آتی ہے اور نہ پہنچے  
 ساتھ اس کو چاہیے کہ وہ نہ کہ محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفہ قال حدثنی رجل عن عاصم  
 الشیبی أنہ کان یضرب شہید الزور ما بینہ و بین اربعین سوگنا قال محمدؐ  
 و تہ نکاح ترجمہ عامر شعبی کہ وہ ہمارے تو جو ہوتے گواہ کو وہ مار کہ اس کی اور چاہیے  
 کوڑوں کی درمیان ہے یعنی چاہیے کہ کوڑوں کو مارے تھے امام محمدؐ نے کہا کہ اسی کو ہم نے  
**باب** شہادۃ النساء ما یجوز منہا وما لا یجوز عورتوں کی کیا گواہی درست ہے اور  
 کیا درست نہیں محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفہ عن حماد بن ابراہیم قال شہادۃ  
 النساء مع الرجال جائزۃ فی کل شیء ما خلا الخدود قال محمدؐ و نحن نقول ما  
 خلا الخدود والقصاص وهو قول أبو حنیفہ ترجمہ حماد بن ابراہیم کہ ابراہیم نے کہا  
 کہ عورتوں کی گواہی جائز ہے ساتھ مردوں کو ہر چیز میں سواي حدوں امام محمدؐ نے کہا کہ ہم نے  
 میں کہ سوا حدوں اور قصاص کے اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال أخبرنا  
 أبو حنیفہ قال حدثنا حماد بن ابراہیم أنہ کان یحیی شہادۃ المرأة علی  
 الاستیلال فی العقی قال محمدؐ و تہ نکاح اذا کان عدلاً مسلمہ و کان أبو  
 حنیفہ یقول لا تقبل علی الاستیلال الا شہادۃ رجلین أو رجل واحد من قاتل  
 الولادۃ من الزوجۃ فتقبل فیہا شہادۃ المرأة اذا کان عدلاً مسلمہ فتقبل فیہا شہادۃ  
 سواہ ترجمہ حماد بن ابراہیم کہ تہ ابراہیم جائز کہتے گواہی عورت کی بچہ کے آواز کہنے پر  
 امام محمدؐ نے کہا کہ اس کو ہم نے میں جبکہ ہو عورت مقبرہ مسلمان اور ابو حنیفہ کہتے تھے کہ قبول  
 کیا دے گواہی بچہ کے آواز کہنے پر اگر گواہی دو مردوں کی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی لیکن  
 اپنی بی بی کی ولادت پر ایک عورت کی گواہی قبول ہے جبکہ ہو معتبر مسلمان پس یہ ہمارے نزدیک  
 برابر ہے یعنی اگر دعوی کرے عورت کہ میرا بیٹا ہے اور ایک عورت آزاد مسلمان اس کی  
 گواہی دے تو اس کی گواہی قبول ہے نزدیک ہمارے اور ابو حنیفہ کے باقی میں لا تقبل  
 شہادۃ القریبہ وغیرہا کسی شخص کی گواہی قرابت وغیرہ کے لیے درست نہیں محمدؐ  
 قال أخبرنا أبو حنیفہ قال حدثنا الہثم عن شریحہ قال أریۃ لا یجوز شہادۃ العتق

بَعْضُ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا وَالزَّوْجُ لِمَرْأَتِهِ وَالْأَبُ لِابْنِهِ وَالْإِبْنُ لِأَبِيهِ وَالشَّهِيدُ لِكُلِّ شَيْءٍ نِكَاحٍ  
وَالْحَدُّ وَبِحَدِّهِ فِي قَدْرِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَاخِلٌ دَهُوْقُولُ أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا أَنَا فَقُولُ  
كَيْفَ شَهِدَ الشَّهِيدُ لِنَفْسِهِ فِي غَيْرِ شَيْءٍ كَهَيْمَانِ تَرْجَمِهِ بِمِثْمِ رُوحِهِ كَمَا كَمَا  
جَارِ أَوْ فِي مِثْلِ كَوَاكِبِ الْأَكْبَادِ وَبِحَدِّهِ لِيَدِ عَمْرٍاءِ كَوَاكِبِ الْأَكْبَادِ كَمَا كَمَا  
نَهْنِ وَأَوْ خَاوَنَدِ كَوَاكِبِ الْأَكْبَادِ لِيَدِ عَمْرٍاءِ كَوَاكِبِ الْأَكْبَادِ كَمَا كَمَا  
بِئْسَ كَوَاكِبِ الْأَكْبَادِ لِيَدِ عَمْرٍاءِ كَوَاكِبِ الْأَكْبَادِ كَمَا كَمَا  
إِمَامٌ مَحْمُودٌ كَمَا كَمَا سَيَكُونُ لِيَدِ عَمْرٍاءِ كَوَاكِبِ الْأَكْبَادِ كَمَا كَمَا  
كَيْفَ شَهِدَ الشَّهِيدُ لِنَفْسِهِ فِي غَيْرِ شَيْءٍ كَهَيْمَانِ تَرْجَمِهِ بِمِثْمِ رُوحِهِ كَمَا كَمَا  
حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْمَانُ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا  
وَالزَّوْجِ لِمَرْأَتِهِ وَلَا الْأَبُ لِابْنِهِ وَلَا الْإِبْنُ لِأَبِيهِ وَلَا الشَّهِيدُ لِنَفْسِهِ قَالَهُ أَمَامٌ  
تَرْجَمِهِ بِمِثْمِ رُوحِهِ كَمَا كَمَا سَيَكُونُ لِيَدِ عَمْرٍاءِ كَوَاكِبِ الْأَكْبَادِ كَمَا كَمَا  
أَوْ خَاوَنَدِ كَوَاكِبِ الْأَكْبَادِ لِيَدِ عَمْرٍاءِ كَوَاكِبِ الْأَكْبَادِ كَمَا كَمَا  
كَيْفَ شَهِدَ الشَّهِيدُ لِنَفْسِهِ فِي غَيْرِ شَيْءٍ كَهَيْمَانِ تَرْجَمِهِ بِمِثْمِ رُوحِهِ كَمَا كَمَا  
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي هَرِيرَةَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ كَتَبَ هِشَامُ إِلَى  
أَبِي هُرَيْرَةَ يَسْأَلُهُ عَنْ خَمْسٍ عَنْ شَهَادَةِ الصَّبِيِّانِ وَعَنْ جَدَّاتِ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ  
وَعَنْ دِيْنِهِ الْأَصَابِعِ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الدَّائِبَةِ وَالرَّجُلِ يُقَرِّبُكَ وَغَيْرِ الْمَوْتِ فَكَتَبَ  
إِلَيْهِ أَنَّ شَهَادَةَ الصَّبِيِّانِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ جَائِزَةٌ إِذَا اتَّفَقُوا وَجَدَّاتِ النِّسَاءِ  
وَالرِّجَالِ يَسْتَكُونُ فِي السِّنِّ وَالْمَوْحِظَةِ وَتَحْتَلِفَانِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ وَيَسْأَلُهُ أَصَابِعُ الْيَدَيْنِ  
وَالرِّجَالِ سِوَا رُفُوفِ عَيْنِ الدَّائِبَةِ رُبْعَ مَنَاقِبِهَا وَالرَّجُلُ يُقَرِّبُكَ وَغَيْرِ الْمَوْتِ أَنَا  
أَعَدُّ مِمَّا يَكُونُ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَكْلَهُ نَاخِلٌ إِلَّا فِي خَصَصَاتِهِ أَحَدٌ  
شَهَادَةُ الصَّبِيِّانِ عِنْدَ نَاخِلٍ أَيْتَقُوا أَوْ اخْتَلَفُوا لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ  
وَأَشْهَدُوا ذَوِي عَدْلٍ مِنْكُمْ وَأَسْتَشْهِدُوا أَسْهَدِينَ مِنْ جِهَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَاخِلٌ  
فَرَجُلٌ وَآمَرَانِ مِنْ تَرَضُّونَ مِنَ الشُّهَدَاءِ وَالصَّبِيِّانِ لِكَيْ يَوْصَفَ أَنَّ

يَكُونُوا عَدُوًّا وَلَا يَمْنَنَ رِضَا بِهِ مِنَ الشُّجْدَةِ وَالْخَصْلَةِ الْأُخْرَى جَرَاحَاتُ النَّسَاءِ  
عَلَى النِّصْفِ مِنْ جَرَاحَاتِ الرِّجَالِ فِي السِّنِّ وَالْمَوْصِغَةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
ترجمہ بشریح مردیت ہے کہ ہشام نے پانچ چیز تو بیچنے کے لیے ابن سیرہ کو لکھا ایک لڑکوں کی گواہی  
سے دو سکر عورتوں اور مردوں کے زخموں سے تیسرے اذگیوں کی دیت و چوتھے چار پائی کے  
آنکھ سے پانچویں اس مردی کہ موت کے وقت اپنے بیٹے کا اقرار کرے سو ابن سیرہ نے اس طرح  
لکھا کہ لڑکوں کی گواہی آپس میں ایک دو سکر پر درست ہے جبکہ متفق ہوں اور عورتوں اور  
مردوں کے زخم اور دانت اور موضعین برابر ہیں یعنی جو مرد کے دانت کی دیت ہے سو ہی دیت  
کے دانت کی دیت ہے اور انکو سو ای اور جنوں میں مختلف ہیں اور ہاتھ پاؤں کی اذگیوں  
کی دیت برابر ہے اور اگر کوئی چار پائے کی آنکھ پوڑ دیوے تو اسکے مول کی چوتھائی دینے  
آئی ہے اور جو مرد موت کے وقت اپنے بیٹے کا اقرار کرے اسکا اقرار صحیح ہے کہ وہ موت کے  
وقت زیادہ ترجیح کہتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسکی کو ہم لیتے ہیں مگر دو حکمون میں ایک یہ  
کہ لڑکوں کی گواہی ہمارے نزدیک باطل ہے خواہ متفق ہوں یا مختلف ہو سطر کہ خدا تعالیٰ  
اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ گواہ کر دو مرد معتبر اپنے میں ہے اور گواہ کر دو گواہ اپنے مردوں پر  
سے ہر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جنکو تم پسند کرتے ہو گواہوں میں سے سو  
لڑکے نہیں اون لوگوں میں سے کہ اونکی عادل کہا جاوے اور نہ اون لوگوں میں سے  
کہ انکو گواہوں سے پسند کیا جاوے اور دوسرا حکم یہ ہے کہ عورتوں کے زخموں کی آدمی دیت  
ہے مردوں کے زخموں سے دانت اور موضع وغیرہ میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ  
قَالَ لَعَبْرَتَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْمٍ قَالَ أَرَبَعَةٌ لَا يَجُوزُ فِيهَا  
شَهَادَةُ النَّسَاءِ الزَّكَاءُ وَالْقَذْفُ وَشَرْبُ الْخَمْرِ وَالشُّكْرُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخِلٌ  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابن سیرہ نے کہا کہ چار چیزیں ہیں جن  
میں عورتوں کی گواہی درست نہیں ہے زنا اور قذف اور شراب کا پینا اور شے کا ہونا امام  
محمد نے کہا کہ اسکی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ  
الْوَحْيَةِ بَيَانِ اَوْسْ جِيزِ كَا كَهْ جِيزِ هَمْ وَصِيَّتِ سَوْفِ وَصِيَّتِ اَوْسْ كَهْ هَمْ كَهْ كَوِي





ہم لیتے ہیں کہ توستہ پہلے وارثوں کا وصیت کو جائز کرنا کچھ چیز نہیں اور اگر کرنے کو بعد اسکو جائز کر دے  
اور وہ تہائی ہو یا تہائی سے زیادہ تو یہ جائز ہے اور نہیں جائز ان کو رجوع کرنا بھی اسکے اور یہی  
قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب الرَّجُلُ يُوصِي بِالْوَصَايَا أَوْ بِالْعَتِيقِ أَوْ كَوْنِي وَصِيَّتَيْنِ**  
کے یہ غلام آزاد کرنے کی وصیت کرے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**  
**عَنْ إِبرَاهِيمَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ فِي الْوَصِيَّةِ فَلَانٌ حُرٌّ أَعْطُوا فَلَانًا أَلْفَ دِرْهَمٍ**  
**مُدًّا بِالْعَتِيقِ إِذَا قَالَ أَعْتَقُوا فَلَانًا وَأَعْطُوا فَلَانًا كَذَا وَكَذَا فَلِإِلْحَصِّهِمْ إِذَا قَالَ أَعْطُوا**  
**فَلَانًا هَذَا الْعَبْدَ بَعَيْنِي وَأَعْطُوا فَلَانًا كَذَا وَكَذَا ابْدِئْ بِهَذَا الَّذِي بَعَيْنِي مِنَ الثَّلَاثِ**  
**قَالَ مُحَمَّدٌ رُبَّمَا خُذْتُ فِيهَا وَصَفَ مِنَ الْعَتِيقِ مَا إِذَا قَالَ أَعْطُوا فَلَانًا هَذَا الْعَبْدَ بَعَيْنِي**  
**وَأَعْطُوا فَلَانًا كَذَا وَكَذَا أَخْبَرَنَا فِي الثَّلَاثِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُمَا اللَّهُ وَهُوَ يَرَى أَنَّ**  
ابراہیم کہتا ہے کہ جب کسی شخص نے وصیت میں کہہ کر فلان غلام آزاد ہے اور فلاں کو ہزار درہم دو تو پہلے غلام  
آزاد کیا جاوے اور اگر کہے کہ فلاں کو آزاد کر دو اور فلاں کو ایسا ایسا مال تو پہلے مال دیا جاوے  
اور اگر کہے کہ فلاں کو یہ غلام دیدو اور فلاں کو ایسا ایسا مال تو تو پہلے تہائی میں سے غلام  
تو یا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور سچیز میں کہ بیان کی افاد کرنے سے پہلے  
پہلے غلام آزاد کیا جاوے پھر اس کے بعد اگر کچھ تہائی سے بچے تو دوسری وصیت جاری کے  
جاوے والا خیر اور اگر کہے کہ فلاں کو بے بیعت یہ غلام دیدو اور فلاں کو اتنا اتنا مال دو تو دونوں  
تہائی میں خاص ہوگی یعنی فقط تہائی میں سے دونوں کو حصہ دیا جاوے تہائی سے زیادہ دینا  
درست نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ**  
**عَنْ إِبرَاهِيمَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِعَبْدٍ بَعَيْنِي وَبَعْنِي الْآخِرَ ثَلَاثَ مَلَاهٍ قَالَ**  
**يُعْطَى هَذَا الْعَبْدُ وَيُعْطَى هَذَا مَا بَقِيَ إِنْ بَقِيَ شَيْءٌ وَإِنْ أَوْصَى لِهَذَا أَمَّا لِهَذَا فَرِهْمٌ**  
**وَلِهَذَا ثَلَاثَ مَلَاهٍ أَعْطَى هَذَا مِائَةً وَالْآخِرَ مَا بَقِيَ قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَّغْنَا**  
**كُلَّخُدِّ هَذَا وَلَكِنْ صَاحِبُ الْوَصِيَّةِ يَتَخَصَّصَانِ فِي الثَّلَاثِ بِوَصِيَّتَيْهِمَا وَلَا يَكُنُّ**  
**وَاحِدٌ مِنْهُمَا بِأَحَدٍ مِنَ الثَّلَاثِ مِنْ صَاحِبِهِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُمَا اللَّهُ اِبْرَاهِيمُ**  
مذہب ہر ایک مرد و کھمین کہ وصیت کرے وہ کسی مرد کے ساتھ معین غلام کے اور دوسرے کے لیے



الْمَوْتِ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ تَمَالَيْتُ سَعْيِي فِي قِيَمَتِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ  
 نَاخُنُ إِذَا كَانَ الدَّيْنُ مِنْ خِلِّ الْقِيَمَةِ أَوْ كُنْتُ لَهُ يَكُنْ لَهُ مَا  
 غَيْرُهُ فَإِنْ كَانَ الدَّيْنُ أَقَلَّ مِنَ الْقِيَمَةِ سَعَى فِي مُقَدَّارِ الدَّيْنِ مِنْ قِيَمَتِهِ  
 لِلْفَرَصَاءِ وَفِي ثَلَاثَةِ مَا بَقِيَ لِلْوَرَثَةِ وَكَانَ لَهُ الثَّلَاثُ وَصِيَّةٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ  
 سَمِعْتُ أَيْتَمَرَ أَوْسَ مَرَدَّكَ حَقِّ مِثْلٍ مَوْتِكَ وَقَدْ أَتَى غُلَامٌ أَدَاكَ سَمِعْتُ قَرْضَ مَوْتِكَ  
 ابْنِي قِيَمَتِ مِثْلٍ غُلَامٍ سَمِعْتُ كَسَى جَابِئِ إِمَامٍ مُحَمَّدٍ نَعَى كَمَا كَسَى سَمِعْتُ مِثْلٍ مِثْلٍ مِثْلٍ  
 قِيَمَتِ كَرَبْرَبٍ يَزِيدُهُ أَوْ سَمِعْتُ سَمِعْتُ كَسَى جَابِئِ إِمَامٍ مُحَمَّدٍ نَعَى كَمَا كَسَى سَمِعْتُ مِثْلٍ مِثْلٍ  
 كَسَى مَقْدَارِ أَوْسَ سَمِعْتُ كَسَى جَابِئِ إِمَامٍ مُحَمَّدٍ نَعَى كَمَا كَسَى سَمِعْتُ مِثْلٍ مِثْلٍ  
 وَارْتَوَى كَسَى جَابِئِ إِمَامٍ مُحَمَّدٍ نَعَى كَمَا كَسَى سَمِعْتُ مِثْلٍ مِثْلٍ  
 إِمَامُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ حَنِيفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ فِي الْكَلْبِ  
 مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُنُ يَبْدَأُ بِهِ قَبْلَ الدَّيْنِ وَالْوَصِيَّةِ وَهُوَ  
 قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ سَمِعْتُ كَسَى جَابِئِ إِمَامٍ مُحَمَّدٍ نَعَى كَمَا كَسَى سَمِعْتُ مِثْلٍ مِثْلٍ  
 نَعَى كَمَا كَسَى سَمِعْتُ مِثْلٍ مِثْلٍ مِثْلٍ مِثْلٍ مِثْلٍ مِثْلٍ مِثْلٍ مِثْلٍ  
 كَسَى جَابِئِ إِمَامٍ مُحَمَّدٍ نَعَى كَمَا كَسَى سَمِعْتُ مِثْلٍ مِثْلٍ  
 عَنْ حَسَنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ مَا أَوْحَى بِهِ الْمَلِكُ مِنْ وَصِيَّةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ أَوْصَافًا  
 أَوْ نَكَاحًا أَوْ كَفَّارَةً يَمِينٍ فَهُوَ مِنَ الثَّلَاثِ إِلَّا أَنْ تَشَاءَ الْوَرَثَةُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ  
 نَاخُنُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ وَكَذَلِكَ مَا أَوْحَى بِهِ مِنْ حَجَّةٍ فَرِيضَةٍ أَوْ زَكَاةٍ  
 أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ فَهُوَ مِنَ الثَّلَاثِ إِلَّا أَنْ يُجْزِيَ الْوَرَثَةُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ فَيَجُوزُ وَهُوَ  
 قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ سَمِعْتُ كَسَى جَابِئِ إِمَامٍ مُحَمَّدٍ نَعَى كَمَا كَسَى سَمِعْتُ مِثْلٍ مِثْلٍ  
 جَابِئِ إِمَامٍ مُحَمَّدٍ نَعَى كَمَا كَسَى سَمِعْتُ مِثْلٍ مِثْلٍ  
 جَابِئِ إِمَامٍ مُحَمَّدٍ نَعَى كَمَا كَسَى سَمِعْتُ مِثْلٍ مِثْلٍ  
 قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ سَمِعْتُ كَسَى جَابِئِ إِمَامٍ مُحَمَّدٍ نَعَى كَمَا كَسَى سَمِعْتُ مِثْلٍ مِثْلٍ





کامل اعتقاد والی کو کہ اس کا کوئی عضو ناقض نہ ہو **باب عَشْرٌ** المذکورہ ائمہ لو کہ مدبر اور ام ولد کے آزاد کرنے کا بیان **ف** مدبر اس غلام کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے غلام کو کہے کہ میرے مرنے کے بعد یہ آزاد ہے پس ایسے غلام کا بیچنا امام شافعی اور احمد کے نزدیک جائز ہے اور امام اعظم کے نزدیک مدبر و قسم کا ہوتا ہے ایک مدبر مطلق اور ایک مدبر مقید مدبر مطلق وہ غلام ہے کہ اس کا مالک اس کو کہے کہ میرے مرنے کے بعد یہ آزاد ہے اور مدبر مقید وہ غلام ہے کہ اس کا مالک کہے کہ اگر میں اس بیماری میں مر گیا تو یہ آزاد ہے پس مدبر مطلق کا بیچنا اور سہہ کرنا درست نہیں لیکن آزاد کرنا اس کا درست ہے اور جائز ہے خدمت کر دانی اس سے اور اگر نذر دینی ہو تو جائز ہے مالک کو صحبت کرنی اس سے اور نکاح کر دینا اس کا بغیر رضا کی اگرچہ مالک جائزہ وہ آزاد ہو جائی ہو مالک کو تنائی مال میں سے اور اگر نہ نکل سکی تنائی تو تنائی کے حساب آزاد ہو گا اور مدبر مقید کا بیچنا اور اگر وہ اسی بیماری میں مر جاوے تو وہ آزاد ہو جاتا ہے اور ام ولد اور لوطی کو کہتے ہیں کہ اپنے مالک کے بچہ جنے اس کا بیچنا اور سہہ کرنا بھی درست نہیں اور اس پر اجماع ہو چکا اور جو روایت کہ اس کے برخلاف آئی ہے وہ منسوخ ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي هَنِيمَةَ قَالَ فِي ذِكْرِ الْمَذْكُورَةِ الْمَوْلُودِ فِي حَالِ تَذْيِيلِهَا مَسْنُوكُهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُنُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ حَادِثٌ رَوَاهُ** کہ ابراہیم نے کہا کہ ام ولد کا بچہ جو اس کے مدبر ہونے کی حالت میں پیدا ہوا ہو جائے اس کے بیٹے وہ بھی مدبر ہے مالک کے مرنے کے بعد وہ بھی آزاد ہو جائے گا امام محمدؒ نے کہا کہ اس کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي هَنِيمَةَ قَالَ وَكَذَا أَمْرُ الْوَلَدِ مِنْ غَيْرِ سَيِّدٍ هَا إِذَا وَلَدَتْ وَهِيَ أَمْرٌ وَلَدٌ يَمْنُوكُهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُنُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ حَادِثٌ رَوَاهُ** کہ ابراہیم نے کہا کہ ام ولد کا بچہ جو اس کے مالک کے سوا کسی اور کسی کے نطفہ سے ہو جائے اس کو سہہ ہے یعنی اس کا بیچنا اور سہہ کرنا بھی درست نہیں جبکہ جنے اس کو اس حال میں کہ وہ ام ولد ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اس کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي هَنِيمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ لُطَايِبٍ أَنَّهُ كَانَ يَتَادَرِي عَلَى مَنِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّ بَيْعِ امْتِهَاتٍ الْأَوْلَادُ أَنَّهُ حَرَامٌ إِذَا وَلَدَتْ الْأُمُّ سَيِّدَةً**









سُبْحَانَكَ وَتَعَالَى اَعْلَمُ تَرْجَمہ حماد و روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حبیبہ کو میری وصیت میں اپنا  
 غلام کا آدھا حصہ آزاد کرے تو ہمیں آزاد ہوتا اور اس سے مگر جو آزاد ہو اپنے آدھا غلام آزاد ہو گا  
 اور آدھا غلام رہے گا اور سہی کر لیا جاوے غلام اور پیغمبر میں کہ نہیں آزاد ہوئی اور اس سے امام  
 محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور ایہ ہمارے نزدیک توحب غلام کی ایک خبر و آزاد  
 ہو جاوے خواہ تھوڑی ہو یا بہت تو تمام غلام آزاد ہو جاتا ہے اور نہ سہی کی جاوے اس کے  
 لیے کسی چیز میں **باب مَمْلُوكٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاتِبٌ أَحَدُهُمَا نَصِيبُهُ** اگر کسی  
 غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ایک اپنا حصہ کتاب کر دیوے تو اس کا کیا حکم ہے  
**عُحْمَدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي مَمْلُوكٍ**  
**بَيْنَ شَرِيكَيْنِ قَالَ لَا يَجُوزُ مَكَاتِبُهُ أَحَدُهُمَا إِلَّا بِإِذْنِ شَرِيكِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ**  
**نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجَمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا اور اس غلام کے حق**  
 میں کہ دو شریکوں کے درمیان ہو کہ ان میں جائز ہے مکاتبت ایک کی دونوں میں سے مگر ساتھ  
 اجازت شریک اپنے کے امام محمد نے کہا کہ اسی کی ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ  
**كَامُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ شَرِيكَيْنِ**  
**فِي كَاتِبٍ أَحَدُهُمَا نَصِيبُهُ قَالَ لَشَرِيكِهِ أَنْ يَرُدَّ الْمَكَاتِبَةَ إِنْ أَعْلَمَ وَإِذَا كَانَتْ**  
**الْمَمْلُوكُ بَيْنَ أَثْنَيْنِ قَادَرًا أَحَدُهُمَا أَنْ يَكَاتِبَهُ عَلَى نَصِيبِهِ قَالَ لَا يَجُوزُ**  
**مَكَاتِبُهُ عَلَى نَصِيبِهِ إِلَّا بِإِذْنِ صَاحِبِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ**  
**أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجَمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا اس غلام کے خیرین دو ہیں اگر درمیان شریک ہو اور ایک اپنے حصے کی مکاتبت کر دیوے**  
 ہے اس کو شریک کو پیچھا کرنا کہ تبت اس کی کا جب جائز غلام کو درمیان شریک ہو اور ایک اپنے حصے کی مکاتبت  
 کرنی چاہے تو نہیں جائز ہے اس کو مکاتبت حصے اپنے کی مگر ساتھ اجازت شریک اپنے  
 کے امام محمد نے کہا کہ اسی کی ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **كَاتِبٌ**  
**مَكَاتِبُهُ الْمَكَاتِبُ مَكَاتِبُ كَاتِبٍ كَاتِبُ كَاتِبٍ فَتُكَاتِبُ أَوْسُ غُلَامٍ كُتِبَتْ فِيهِ**  
 کہ اس کا مالک اس کو لکھ دیوے کہ جب تو اس قدر روپیہ ادا کریگا تو تو آزاد ہے **عُحْمَدٌ**  
**قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي الْمَكَاتِبِ**



کے وارثوں کو ملے گا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور بھی قواسم امام ابو حنیفہ کا ہے  
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى تَكَادَرْتُمْ  
 إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا قَالَ عَلِمْتُمْ أَنْ فِيهِمْ أَدَاكُمْ إِبْرَاهِيمُ رَوَيْتُمْ عَنْ أَبِيهِ اس آیت کی تفسیر  
 میں اس پر کتابت کرو اور اگر جانو تم انہیں بہتری کہا جانو تم کہ وہ اگر دین گئے ہیں اس آیت  
 میں خیر سے مراد ادا کرنا اور کا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
 قَالَ إِذَا كَاتَبَ الرَّجُلُ عَبْدَيْنِ لَهُ عَلَى الْغَنِّ دِرْهَمَ مَكَاتِبَةٍ وَاحِدَةً وَجَعَلَ جُزْأَهَا  
 وَاحِدَةً قَالَ إِنْ أَكْثَرَا فَمُسَاخَرَانِ وَإِنْ عَجَزَا فَمُسَاخَرٌ وَابْنُ الرَّبِّ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا يُعْتَقَانِ  
 حَتَّى يَكُونَا بِأَجْمَعٍ أَلَا فِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَتَبَهُ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ  
 حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنے دو غلاموں کو ہزار درہم پر کتاب کرے  
 ایک کتابت یعنی دونوں کو ہزار درہم پر کتابت کرے علیحدہ علیحدہ نہ کرے اور دونوں  
 کے ایک قسط ٹھیک روے ابراہیم نے کہا کہ اگر دونوں بدل کتابت او اگر میں تو دونوں آزاد ہو جائیں گے  
 اور اگر ادا کرنے سے عاجز ہوں تو بیچ غلامی میں بہرے جاؤں ابراہیم نے کہا کہ نہیں آزاد ہوں گے  
 وہ یہاں تک کہ سارا ہزار ادا کریں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور بھی قول ہے امام ابو حنیفہ  
 کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ قَوْلُ اللَّهِ  
 كَاتَبَ غُلَامَيْنِ عَلَى الْغَنِّ دِرْهَمَ ثَمَرَاتٍ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ إِنْ كَانَ قَالَ إِذَا أَكْثَرَا  
 أَلَا فِ قَانِمَا خَرَانِ وَالْأَقَانِمَا مُمْلُكَانِ ثَمَرَاتٍ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ يَأْخُذُ الْغَنِّ  
 بِالْأَلْفِ كُلِّهَا فَإِنْ كَاتَبَهُمَا عَلَى أَلْفٍ لَمْ يَشْرُطْ فَإِنَّهُ لَا يَأْخُذُ إِلَّا بِالْحَصَةِ  
 يَنْصِفُ الْأَوَّلُ يَنْصِفُ الْبَاقِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَتَبَهُ نَاخُذُ فِي مَنَعِ الْحَدِيثِ إِذَا  
 لَمْ يَشْرُطْ شَيْئًا فَثَمَرَاتٍ أَحَدُهُمَا فَثَمَرَاتُ الْكَاتِبِ عَلَى فَيْتِهِمَا فَبَطُلَ مِنَ الْكَاتِبَةِ  
 حِصَّةُ فَيْتِهِ الْمَلِيَّةِ وَوَجِبَتْ عَلَى الْحَقِّ الْأَخْرِ قِيمَتُهُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ  
 حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا ایک مرد کے حق میں کہ اس نے دو غلاموں کو ہزار درہم پر  
 کتابت کی ہر دونوں میں سے ایک مر گیا اگر اس نے اس سے یہ کہا تھا کہ اگر تم دونوں ہزار درہم  
 ادا کرو تو تم دونوں آزاد ہو اور نہیں تو تم دو غلام ہو ہر دونوں میں سے ایک مر گیا تو وہ اپنا سارا



نہیں وارث ہوتا قاتل کسی چیز کا مقتول سے خواہ قتل عمد ہو یا خطا نہ تھے اور نہ اس کے سوا اور مال سے  
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** مَاتَ وَلَمْ يَتْرِكْ وَارِثًا مُسْلِمًا اِذَا كُوِيَ مَرَجًا وَسِ  
 اور کوئی وارث نہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ هَمَّادٍ  
 عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ ثَنَا قَالَ الْمُسْلِمُ كُنْتُ بَعْضَهُمْ اَوْ لِي بَعْضُهُمْ لَا يَرِثُهُمْ  
 وَلَا يَرِثُوْنَ قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاخُدُ وَالْكَفَرُ مِلَّةٌ وَاحِدَةٌ يَتَوَارَثُونَ عَلَيْهَا وَاِنْ اَخْتَلَفَ  
 اَكْبَانُهُمْ يَرِثُ النَّصْرَانِيُّ وَالْيَهُودِيُّ وَالْمَجُوسِيُّ وَلَا يَرِثُهُمُ الْمُسْلِمَانِ وَلَا يَرِثُوْنَهُمْ  
 وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ لشکر میں آپس میں نہ باؤ  
 ترجمہ دار میں ایک دوسرے کے نہ ہم اور کفار وارث ہوتے ہیں اور نہ وہ ہمارے وارث ہوتے ہیں امام محمد  
 نے کہا کہ اس کی کوئی جگہ نہیں کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا  
 اور کفر سب ایک مذہب ہے وہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں اگرچہ مختلف ہوں دین ان کے  
 نصرانی یہودی کا وارث ہوتا ہے اور یہودی مجوسی کا اور نہ وہ مسلمان کے وارث ہوتے ہیں اور نہ  
 مسلمان ان کے وارث ہوتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اجماع ہر سب مسلمانوں کا اس پر  
 کہ کافر مسلمان کا وارث نہیں اور اسی طرح مسلمان بھی مجوسی کے نزدیک کافر کا وارث نہیں ہوتا اور  
 بعض صحابہ اور تابعین کہتے ہیں کہ وارث ہوتا ہے اور یہی حکم ہے مرتد کا لیکن امام ابو حنیفہ  
 کے نزدیک جو حالت اسلام میں کمایا ہو وہ اس کے وارثوں مسلمانوں کا اور جو حالت کفر میں کمایا  
 ہو وہ بیت المال سے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ هَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي النَّصْرَانِي  
 يَمُوتُ وَلَكِنَّ لَهُ وَاْرَثَ قَالَ مِيرَاثُهُ لِمَكْتَبِ الْمَالِ قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاخُدُ وَهُوَ قَوْلُ  
 ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے نصرانی کے حق میں کہ مر جاوے اور ہر کا کوئی وارث نہ ہو  
 کہا اس کی میراث بیت المال کا حق ہے امام محمد نے کہا کہ اس کی کوئی جگہ نہیں اور یہی قول ہے امام  
 ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ هَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْوَلَدِ الصَّغِيرِ  
 يَمُوتُ وَاحِدٌ اَوْ كَثَرٌ وَالْاَخْرُ مُسْلِمٌ اِنَّهُ يَرِثُهُ الْمُسْلِمُ اِنْهُمْ مَا كَانَ قَالَ  
**مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاخُدُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے چھوٹے لڑکے کے حق  
 میں کہ مر جاوے اور اس کے ماں باپ سے ایک کافر ہو اور ایک مسلمان کہ اس کا وارث مسلمان ہو گا جو

وہ دونوں میں سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؒ کا  
 اَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ جَمَاعَةٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْوَلَدِ يُكُونُ أَحَدَ وَالدَّيْنِ مُسْلِمًا وَالْآخَرَ  
 مُشْرِكًا قَالَ هُوَ لِلْمُسْلِمِ مِنْهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ هُوَ عَلَى دِينِ الْمُسْلِمِ مِنْهُمَا إِنَّمَا  
 كَانَ فَإِنْ كَانَ كَافِرًا جَمِيعًا أَحَدُهُمَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَالْوَكَدُ عَلَى دِينِ الَّذِي مِنْ  
 أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْهُمَا تَحِلُّ لَهُ مَتَا حَتَّى وَآكُلُ ذِي حَنِيئِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ مَرْحُومِهِ  
 سے روایت ہے اس لئے کہ حنفیوں کے پاس یہ ہے کہ ایک مسلمان ہو اور دوسرا مشرک کہا  
 وہ دونوں میں سے مسلمان کیسے ہوگا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ وہ دونوں میں سے مسلمان  
 کے دین پر ہے جو بنا انہیں سے ہو اور اگر دونوں کافر ہوں اور ان میں سے ایک اہل کتاب ہو تو جو دوسرے  
 کے دین پر ہوگا جو دونوں میں سے اہل کتاب ہو حلال ہوگا اور کفار کفر کرنا اس سے اور کفار حلال  
 کیے ہوئے جانور اس کا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؒ کا اَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ  
 قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا مَعْشَرَ  
 هَمْدَانَ إِنَّهُ يَمُوتُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ ذَكَرْتُكَ دَارِنًا فَلْيَنْعَ مَا لَهُ حَيْثُ أَحَبَّ قَالَ  
 مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا لَمْ يَكُنْ دَارِنًا فَإِنْ دَارِنًا فَدَارِنًا وَهِيَ بَيْلَاهُ كُلُّهُ حَارٌّ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي  
 حَنِيفَةَ مَرْحُومِهِ عامر بنی سوری کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ اے ہمدان کے گروہ  
 کوئی مرد تم میں سے مرے گا اور کوئی وارث نہیں چھوڑے گا تو چاہیے کہ اس کا جسم بکھا جائے  
 امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی وارث نہ چھوڑے اور اپنے سبب کی خیرات کرنے  
 کی وصیت کر جاوے تو جائز ہے اور یہی قول امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **بَابُ الرَّجُلِ يَمُوتُ**  
**وَيُتْرَكُ إِمْرَأَتُهُ فَيُخْتَلَفَانِ فِي الْمَتَاعِ** اگر کوئی مرد مر جاوے اور اپنی عورت چھوڑے اور دونوں  
 اسباب میں جگر میں تو اس کا کیا حکم ہے محمدؒ کا اَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ جَمَاعَةٍ عَنْ  
 إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَتَرَكَ إِمْرَأَتَهُ فَمَا كَانَ فِي الْبَيْتِ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ  
 فَهُوَ لِلنِّسَاءِ وَمَا كَانَ فِي الْبَيْتِ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ فَهُوَ لِلرِّجَالِ وَمَا كَانَ مِنْ مَتَاعٍ  
 يَكُونُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَهُوَ لَهُمَا لَا تَهَايَ الْبَقَايَةُ وَإِذَا مَاتَتِ الْمَرْأَةُ فَمَا كَانَ  
 فِي الْبَيْتِ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ فَهُوَ لِلرِّجَالِ وَمَا كَانَ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ





کہا کہ زفر نے اریبی مروی ہے ابوسعید خضریٰ سے اور بعض فقہا کہتے ہیں کہ اگر کاسب باب مردوں اور  
 عورتوں وغیرہ کا اون کے درمیان آدھوں آدھ تقسیم کیا جاوے اور بعض کہتے ہیں کہ اگر عورت کا ہے  
 سو جو اسباب کہ گھر میں ہو مرد اور عورت وغیرہ کے اسباب سے سو سب عورت کا ہے اور بعض فقہا کہتے  
 ہیں کہ جو اسباب ایسا ہو کہ اسکی مانند سے عورت کو چھوڑ دیا جاتا ہو تو وہ عورت کو دیا جاوے اور باقی  
 تمام اسباب کہ گھر میں ہو نہ وہ سب مرد کا ہے اگر مرد جاوے یا عورت کا **باب مِيرَاثُ الْمَوَاتِي**  
**اَزَادْشَدَه غُلَامُونِ كِي مِيرَاثِ كَابِيَانِ مُحَمَّدٌ قَالَ اخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَادِ بْنِ عَمْرٍو**  
**ابْنِ اَهْلِيْمٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ اخْتَصَمَا اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي**  
**مَوْكَلٍ لَصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَفَنَاتٍ فَقَالَ الزُّبَيْرُ اَتَيْتُ وَاَنَا اَرْتُهَا وَاَرْتُ مَوْلَاهَا**  
**وَقَالَ عَلِيٌّ اَتَيْتُ وَاَنَا اَعْقَلُ عَنْهَا فَجَعَلَ عُمَرُ الْمِيرَاثَ لِلزُّبَيْرِ وَجَعَلَ الْعَقْلَ عَلَيَّ**  
**بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَيُطْعَمُ اِنْ اخَذَ وَهُوَ قَوْلُ ابِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُمَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رُوَيْسٍ**  
 کہ علی اور زبیر دونوں حضرت عمرؓ پر پیش جب کرتے گئے بیچ باب غلام آزاد کردہ صفیہ بنت عبدالمطلب کے کہ  
 مر گیا ہوتا زبیر نے کہا کہ وہ مان میری ہے میں اسکا وارث ہوں گا اور اس کے غلاموں آزاد کردہ  
 کا بھی وارث ہوں گا اور حضرت علیؓ نے کہا کہ وہ پہنچی میری ہے اور میں اس کے دیت دیتا ہوں سو  
 حضرت عمرؓ نے میراث زبیر کے لیے گردانی اور دین حضرت علیؓ پر امام محمدؒ نے کہا کہ اسکی ہم لیتے ہیں  
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ اخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَادِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ اَهْلِيْمٍ**  
**قَالَ الْوَلَاءُ لِلْيَتَامَى الَّذِي كُرِدُوْنَ اِلَا نَاثٍ فَاِذَا اَلْحَجْرُ اَوْ ذَهَبُوا رَجَعَ الْوَلَاءُ اِلَى الْعُسْبَةِ**  
**قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَبْنَا خُذْ وَهُوَ قَوْلُ ابِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُمَا وَرُوَيْسٍ کہ اگر بچہ نہ ہو تو اس کے والدین کے**  
 آزادی کا واسطہ نہ کر بیٹوں کے ہے نہ عورتوں کے **ف** سو جب وراثت ہوں یا چلے جاوے تو ولا عصبوں  
 کی طرف پہنچاؤ لگا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **ف**  
 ولایت کہتے ہیں حق آزادی کو لینے جس نے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچھ چور کر گیا تو اسکا وارث  
 آزاد کرنے والا ہے اور اگر آزاد کرنا والا پہلے مر گیا ہو تو اسکا بیٹا اس غلام کے مال کا وارث  
 ہو گا اور آزاد کرنے والی کی بیٹی اسکی وارث نہیں ہوگی اسواسطہ کہ عصبہ مرد ہی ہوتے ہیں عورتیں  
 نہیں ہوتیں اگر بیٹہ ہوں تو ولا اصحاب فروض کی طرف پہنچاؤ گے **مُحَمَّدٌ قَالَ اخْبَرَنَا**

أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَعْمَدِيُّ قَالَ أَقْبَلَ بَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ فَاسْتَمَعَ  
 عَلَى يَدَيْ ابْنِ عَجْمٍ مَسْرُوقٍ وَكَوَلَاهُ فَمَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَأُتِلَقَ مَسْرُوقٌ فَسَأَلَ عِنْدَ اللَّهِ  
 بَنِي مَسْعُودٍ عَنْ سِيرَتِهِ فَأَمَرُوا بِأَكْثَلِهِمْ تَرْجُمَهُ مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ رَوَيْتُ أَنَّ أَمِيرًا مِنْ أَهْلِ دِمَشْقٍ  
 آيَا أَوْرَابِينَ عَمَّ مَسْرُوقٍ كَوَلَاهُ بِسَلَامٍ لِيَا أَوْرَابِينَ كَوَلَاهُ أَيْسَى وَلِي بَنِي أَبِي يَرْوَاهُ مَرُومًا أَوْرَابِينَ جَوْدًا مَسْرُوقٍ  
 جَلِيلًا أَوْرَابِينَ مَدِينَةَ سَعُودٍ أَوْرَابِينَ سِيرَتِ كَالْعَمَلِ بِوَجْهِ سَوِيحٍ كَمَا أَوْرَابِينَ سِيرَتِهِ كَمَا أَوْرَابِينَ سِيرَتِهِ  
 أَوْرَابِينَ سِيرَتِ كَالْعَمَلِ بِوَجْهِ سَوِيحٍ كَمَا أَوْرَابِينَ سِيرَتِهِ كَمَا أَوْرَابِينَ سِيرَتِهِ  
 قَالَ إِذَا كَوَلَاكَ الرَّجُلُ مِنَ أَهْلِ الدِّمَةِ فَعَلَيْكَ عَقْلُهُ وَلَكَ سِيرَتُهُ وَلَهُ أَنْ يَتَحَوَّلَ  
 يَوْمَ لَا يَتَمَلَّكُ عَقْلُ عَنَّا فَإِذَا عَقَلْتَ عَنَّا فَلَيْسَ لَكَ أَنْ يَتَحَوَّلَ يَوْمَ لَا يَتَمَلَّكُ  
 وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ جَوْدًا رَوَيْتُ أَنَّ أَمِيرًا مِنْ أَهْلِ دِمَشْقٍ  
 دُفِيَ تَرْجُمَهُ كَوَلَاهُ أَلِي سِيرَتِهِ أَوْرَابِينَ سِيرَتِهِ أَوْرَابِينَ سِيرَتِهِ أَوْرَابِينَ سِيرَتِهِ  
 أَوْرَابِينَ سِيرَتِهِ أَوْرَابِينَ سِيرَتِهِ أَوْرَابِينَ سِيرَتِهِ أَوْرَابِينَ سِيرَتِهِ  
 نَمِينِ جَوْدًا رَوَيْتُ أَنَّ أَمِيرًا مِنْ أَهْلِ دِمَشْقٍ دُفِيَ تَرْجُمَهُ كَوَلَاهُ أَلِي سِيرَتِهِ  
 أَمَامُ أَبُو حَنِيفَةَ كَابَابُ مِيرَاتِ الْمَلَائِكَةِ وَأَبْنُ الْمَلَائِكَةِ دَوْلَانِ كَرْنِ دَوْلَانِ  
 كِي سِيرَتِ أَوْرَابِينَ كَرْنِ دَوْلَانِ عَمْرَتِ كِي سِيرَتِ كَابَابُ مِيرَاتِ كَابَابُ مِيرَاتِ  
 عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ هَيْمٍ قَالَ إِذَا قَدَفَ الرَّجُلُ إِسْرَاقَهُ فَالْتَمَعَنَّ أَحَدُهُمَا تَوَارَا مَالَهُ  
 يَلْتَمَعَنَّ الْأُخْرَى قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ يَتَوَارَتَانِ مَالَهُ يَلْتَمَعَنَّ أَحَدُهُمَا تَوَارَا مَالَهُ  
 بَيْنَهُمَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ جَوْدًا رَوَيْتُ أَنَّ أَمِيرًا مِنْ أَهْلِ دِمَشْقٍ  
 كَوْرَهُ كَارِي كِي تَمَتَّ لَكَ وَدَوْلَانِ مِينَ أَلِي لَعَانِ كَرَسِ تَوَدَّ دَوْلَانِ مِينَ وَارْتِ مِينَ كَرَسِ  
 حَبِ تَمَكُ دَوْرَهُ لَعَانِ كَرَسِ أَمَامُ مُحَمَّدُ كَرَسِ أَلِي لَعَانِ كَرَسِ تَوَدَّ دَوْلَانِ مِينَ وَارْتِ مِينَ  
 كَرَسِ تَمَكُ تَمَكُ حَبِ تَمَكُ دَوْرَهُ لَعَانِ كَرَسِ أَمَامُ مُحَمَّدُ كَرَسِ أَلِي لَعَانِ كَرَسِ  
 أَمَامُ أَبُو حَنِيفَةَ كَابَابُ مِيرَاتِ الْمَلَائِكَةِ وَأَبْنُ الْمَلَائِكَةِ دَوْلَانِ كَرْنِ دَوْلَانِ  
 مِيرَاتِ بِنِ الْمَلَائِكَةِ إِذَا كَاتَبَتْ أَلَهُمْ وَلَدَهَا وَرَنَّتْهُ فَعَلَى الْمِيرَاتِ وَارْتِ الْمِيرَاتِ  
 فَكَلَهَا الْمِيرَاتِ كُلُّهُ فَإِنْ مَاتَتْ أُمُّهُ ثُمَّ مَاتَ بَعْدَ ذَلِكَ فَاجْعَلْ دَوْلَانِ كَرَسِ تَوَدَّ دَوْلَانِ مِينَ وَارْتِ مِينَ





اوسکی مان کا عصبہ ہے جسبانی مان چوڑ کر مرے تو سب بال اوسکو ملیگا امام محمد نے کہا کہ سب بال مان  
کو ملیگا جیکہ اوسکے سوا اور کوئی وارث نہ ہو اور ان کے عصبہ سے مراد وہ ہے جو کہ اوسکی دیت  
دی یعنی اوسکی مان کے عصبہ اوسکی دیت دینگا اور ایہ میراث سو وارث ہوگا ابن عباس نے کا وہ شخص کہ  
سب لوگوں سے اوسکو قریب ہو موافق قرابت کے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **کتاب العداۃ**  
عمرے کا بیان **ف** عمری اوسکو کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنا مکان کیسکو دی اس طرح سے  
کہ میں نے تجھ کو میرا مکان تیری عمر تک دے یا یہ جائز ہے اور جب تک نہ رہے یہ اس کے لئے نہیں سکتا  
رہا یہ کہ بعد اوسکے اسکے وارثوں کو پہنچتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور تفصیل اوسکی یہ ہے  
کہ یکساں تین طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ مالک کہے یہ کہ مکان تیرا ہے اور میں نے تجھ کو دیا جب تک کہ  
تو زندہ رہے اور جب تو مر گیا تو تیرے وارثوں اور اولاد کا ہوگا اور دوسرے پر علی کا اتفاق ہے  
کہ یہ یہ ہے اور مالک کی ملک سے وہ مکان نکل جاتا ہے اور جسکو دیا اوسکے ملک میں آجاتا ہے  
اور اسکو بعد اوسکو وارث مالک ہوتا ہے میں اور دوسری یہ کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہے تیرے بڑے  
عمر تک جہو کے نزدیک اوسکا حکم ہی پہلے کا سا ہے اور بعض کے نزدیک سکونے کے بعد اوسکو  
وارثوں کو نہیں پہنچتا ہے بلکہ اصل مالک کی طرف رجوع کر جاتا ہے اور تیسرے یہ کہ کہے کہ یہ مکان  
تیرے لیے ہے تیری مدت عمر تک اور اگر تو مرے تو میرے ملک اور میرے وارثوں کے ملک میں  
ہوگا صحیح یہ ہے کہ یہی پہلے کا حکم رکھتا ہے اور یہ شرط فاسدہ نزدیک حنفیہ کے اور امام احمد کے  
نزدیک اس طرح کا عمری فاسدہ ہے اور امام مالک کے نزدیک عمری سب وارثوں میں مالک کرنا  
منافع کا ہے نہ اصل چیز کا **مَحْمَدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ كَاهِنٍ**  
**قَالَ مَنْ أَعْرَضَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَلِعَقِبِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَلَا يَكُونُ مِنْ ثَلَاثٍ قَالَ مُحَمَّدٌ**  
**يَعْنِي وَلَا يَكُونُ مِنْ ثَلَاثٍ الْمَعْرَا الْأَوَّلِ** ترجمہ حماد روایت ہے کہ ابن کاهن نے کہا کہ جو شخص کہے  
کیا عمری تو وہ دوسرا اوسکے ہے اور اسکے جینے تک اور اسکو وارثوں اوسکے کے ہی بعد اوسکے  
اور نہ ہوگا ثلث اول عمری کرنے والی کی سے یعنی اوسکی تنہا سے شمار نہ ہوگا **مَحْمَدٌ قَالَ**  
**أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ دَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**  
**عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَسَمْتُ الْوَلَدَ فِي الْمَدِينَةِ فَصَدَّقَ النَّبِيُّ**

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم الْمُنْبِیُّ فَقَالَ اِنَّهَا النَّاسُ اَحَبُّوْا عَلَیْکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَا تَنْهَکُمْ کُفُوْہَا  
 فَانْتَهَ مِنْ اَعْمَارِ شَیْئًا وَفَحَیَاتِہٖ فَعُوْا لِلَّذِیْ اُعْمَرَ بِعَدَمِ مَوْتِہٖ قَالَ مُحَمَّدٌ دِیَارَہٗ تَاخُذُ  
 وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِیْفَةَ تَرْجُمَہٗ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ رَوَیْتِیْہٖ کہ عمری کرنا دینے میں عام ہو اسو حضرت  
 صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہر پر چڑھے اور فرمایا کہ اسے لوگو روک رکھو اپنے مال پاس اپنے اور نہ خراب  
 کرو اور ان کو پس تحقیق نشان یہ ہے کہ جو شخص عمری دیا گیا کوئی چیز زندگی اپنی میں تو دم چیز اور سبکی  
 ہوئی جسکو عمری دیا گیا بعد مرے اس کے کے یعنی مرنے کے بعد اوسی کے دار ثون کو ملیگی امام  
 محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا ابُو حَنِیْفَةَ  
 قَالَ حَدَّثَنَا حَبِیْبُ بْنُ اَبُو تَالِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ کُنْتُ عِنْدَہٗ قَاعِہٖ اِذَا  
 حَیَاتُہٗ اَعْمَارِیْ فَمَا لَہٗ عَنِ الْعُمَرِیِّ فَاخَذَہٗ اِنَّہَا مِیْرَاتُہٗ لِلَّذِیْ ہُوَ فِیْہِ دِیَارَہٗ تَرْجُمَہٗ  
 حَبِیْبٌ رَوَیْتِہٗ کہ میں عبد اللہ بن عمر پاس بیٹھا تھا کہ ناگاہ اس کے پاس ایک گنوار آیا اور اس  
 عمری کا حکم پوچھا سو خبر دی اسکو عبد اللہ نے کہ وہ میراث ہے اسکی جسے اللہ تعالیٰ نے جسکو عمری  
 ملا اس کے وارث اسکو ملائے ہ گے **بَابُ مِیْرَاتِ الْحَمِیْلِ وَالْوَلَدِ الَّذِیْ یَلِیْہِ خَیْرٌ**  
**رَجُلَانِ اَوْثَامَی لِرُکَّہٗ کِی میراث کا بیان اور اوس لڑکو کی میراث کا بیان جسکا دو آدمی دعو**  
**کرین مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا ابُو حَنِیْفَةَ عَنْ الْحِجَالِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ قَالَ**  
**کَتَبَ عُمَرُ بْنُ النَّظَّارِ اَنْ لَا یُوْرَثَ الْحَمِیْلُ اِلَّا اَنْ تُقِیْمَ سِتَہٗ وَیَہٗ تَاخُذُ قَالَ مُحَمَّدٌ**  
**وَالْحَمِیْلُ اِمْرَاٌ شَتْنِیْ مَعَهَا صَبِیُّ تَحْمِلُہٗ فَمَقْوَلٌ ہُوَ اِنِّیْ فَلَا یَکُوْنُ اَبُوہَا یَقُوْلُہٗ**  
**اِلَّا بِسِتَہٗ وَتُقْبَلُ عَلَیْہِ اِلَّا دَرْتِہَا شَہَادَہٗ اِمْرَاٌ حُرَّةٌ مُّسْلِمَہٗ وَہُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِیْفَةَ تَرْجُمَہٗ**  
 شعی سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ نہ وارث کیا جاویں اور نہ یا موال کا مگر یہ کہ عورت گواہ قائم  
 کرے اور اسکو ہم لیتے ہیں امام محمد نے کہا کہ حمیل ایک عورت کے قیدی پکڑی آوے اور نہ  
 اور کا ایک لڑکا جسکو وہ اور نہ اسے ہوئے ہو سو وہ عورت کے یہ میراث ہے سو وہ اسکا بیٹا نہ  
 ہو گا مگر ساتھ گواہ کے اور قبول کی جاوے اسکی ولادت بر گواہی ایک عورت آزاد مسلمان کی  
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا ابُو حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادِ  
 عَنْ اَبِیْ رَافِعِیْمٍ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ تَحْمِلِیْنِ یَلِیْ عِمَّیَانَ الْوَلَدُ اَنَّہٗ اَبُوہُمَا یَرِثُہُمَا وَیَرِثَانِہٖ وَہُوَ

الْبَاقِي بِرَفْعِهَا مِنْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُدُ دَهُو قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ حَادِثٌ  
 اور بیت ہو کہ ابیہم نے دو مردوں کو حتمین کہا جو ایک ٹرکے کا دھڑی کر رہے تھے وہ اون کا بیٹا ہے اور  
 وہ اون دو لوگوں کا وارث ہوگا اور وہ اس کے وارث ہوں گے اور وہ واسطی اس کے ہے جو دوسری سے  
 باقی رہی اور وہ اس کا وارث ہوگا ان میں سے امام محمد نے کہا کہ اس کی کوئی بیٹی نہیں اور یہی قول  
 ہے امام ابو حنیفہ کا باب مَنْ أَحَقُّ بِالْوَلَدِ وَمَنْ يَجْزِي عَنْهُ الشُّفْعَةُ كَرْنِ زِيَادَةَ حَقْدَارِ  
 ہے ساتھ ہیچے کے اور کرن جبر کیا جاوے کہانے پر ہے میں مُحَمَّدٌ قَالَ أَحَبُّمَا أَبُو حَنِيفَةَ  
 عَزَّ وَجَلَّ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمَةَ قَالَ الْوَلَدُ لَا يَتَرَكُ حَتَّى يَتَّخِذَ قَالَ ابْنُ أَبِي هَيْمَةَ إِذَا اسْتَفْتِيَ  
 الْقَضِي عَنْ أُمِّ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ فَلَا بَاطِلَ أَحَقُّ بِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُدُ  
 أَمَّا الذَّكَرُ فَحَقُّ أَحَقُّ بِهِ حَقُّ بَاكِلٍ وَحَدَّاهُ وَيَتَرَبَّ وَحَدَّاهُ وَيَتَلَبَّسُ وَحَدَّاهُ ثُمَّ  
 أَبُوهُ أَحَقُّ بِهِ وَأَمَّا الْجَارِيَةُ فَأُمُّهَا أَحَقُّ بِهَا أَحَقُّ بِمُحْيِضِ ثُمَّ أَبُوهَا أَحَقُّ بِهَا وَأَخِيَارُ  
 فِي ذَلِكَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا فَإِنْ تَزَوَّجَتْ الْأُمُّ فَلَا أَحَقَّ لَهَا فِي الْوَلَدِ وَالْجَدَّةُ أُمُّ الْأُمِّ  
 تَقُومُ مَقَامَ أُمِّهَا فَإِنْ كَانَ لِلْجَدَّةِ زَوْجٌ فَكَانَ هُوَ الْجَدُّ لَمْ يَخْدِمِ الْوَلَدُ لِمَكَانِ زَوْجِهَا  
 فَإِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ غَيْرُ الْجَدِّ فَلَا أَحَقَّ لَهَا فِي الْوَلَدِ وَالْجَدَّةُ أُمُّ الْأُمِّ أَحَقُّ بِهَا  
 إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا زَوْجٌ وَهُوَ الْجَدُّ لَمْ يَخْدِمِ أَيْضًا الْوَلَدُ لِمَكَانِ زَوْجِهَا وَإِنْ كَانَ زَوْجُهَا  
 غَيْرَ الْجَدِّ فَلَا أَحَقَّ لَهَا فِي الْوَلَدِ وَهَذَا أَكْلُهُ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ حَادِثٌ اور بیت ہو کہ ابیہم  
 نے کہا کہ ٹرکے کا مان کا ہے بیٹا کہ بے پردہ ہو اپنی مان سے کہانے پینے میں سو اس کا باب اس کا  
 زیادہ حقدار ہے امام محمد نے کہا کہ اس کی کوئی بیٹی نہیں اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے  
 بیٹا کہ اکیلا تھا اور اکیلا بیٹا اور اکیلا بیٹا اس کا بیٹا باوجود حقدار کے ساتھ کہ اور اس کی بیٹی ان زیادہ حقدار ہے بیٹا کہ  
 باب اس کا زیادہ حقدار ہے اور نہیں جنتیہ اس میں اس کے کسی کے اور دوسریں سے اور اگر ان نکاح  
 کرے تو اس کو بیچے کا حق نہیں اور نہ ان کی مان کی مان قائم مقام ہے مان کے سو اگر ان کی کا خاوند  
 ہو اور وہ نہ تھا تو نہ محرم ہوگی بیچے سے واسطی سب خاوند بیچے کے اور اگر ہو اس کا خاوند سو اسے  
 ماننے کے یعنی نا حقیقی مر گیا ہر دو کے خاوند سے نکاح کیا تو اس کو بیچے کا حق نہیں اور دادی  
 باب کی مان اس کی زیادہ حقدار ہے اگر اس کا خاوند نہ ہو اور اگر اس کا خاوند ہو اور وہ دادا ہو تو

اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے







قَالَ لَا يَجُزِّي الْمَكَاتِبُ وَلَا أُمُّ الْوَلَدِ دَلَالَةُ الْمَدْبُورِ فِي شَيْءٍ مِّنَ الْكُفَّارَاتِ وَيُجْزِي الصَّبِيَّ  
 وَالْكَافِرَ فِي الظَّهَارِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَكْلَهُ نَاخُنًا إِلَّا فِي حَصَلَةٍ وَاحِدَةٍ الْمَكَاتِبُ إِذَا  
 لَمْ يُوَدَّ شَيْئًا مِّنْ مَّكَاتِبٍ حَتَّى يُعْقِبَهُ مَوْلَاهُ عَنْ كُفَّارَتِهِ أَجْزَاهُ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي  
 حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ جَمَادٍ سَ وَرَأَيْتُ أَنَّ ابْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ وَأَمْرٌ  
 أَمْرٌ لَدَاكَ أَوْرَثَكَ مَدْرَكَ كَأَنَّهُ يَمِينُ كُفَّارُونَ سَ وَأَمْرٌ كَانِي سَ وَأَمْرٌ كَانِي سَ وَأَمْرٌ كَانِي سَ  
 كَ كُفَّارَ سَ مِّنْ أَمَامِ مُحَمَّدٍ لَمَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ وَبِهِمْ لَيْتَمُ مِّنْ لِّمَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ وَبِهِمْ لَيْتَمُ مِّنْ لِّمَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ  
 مِّنْ كُفَّارَ سَ وَكُفَّارَ سَ وَكُفَّارَ سَ وَكُفَّارَ سَ وَكُفَّارَ سَ وَكُفَّارَ سَ وَكُفَّارَ سَ وَكُفَّارَ سَ  
 هَ أَمَامِ ابْنِ حَنِيفَةَ كَ بِأَوَّلِ الْإِسْتِثْنَاءِ فِي الْإِسْتِثْنَاءِ مِّنْ أَمَامِ ابْنِ حَنِيفَةَ كَ بِأَوَّلِ الْإِسْتِثْنَاءِ فِي الْإِسْتِثْنَاءِ  
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ  
 قَالَ مَنَ حَلَفَ عَلَى بَيْعَيْنِ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَدْ اسْتَشْنَى تَرْجُمُهُ عَمَّا رَوَى عَنْ أَبِيهِ  
 بِنِ مَوْلَاهُ كَمَا كُنَّا فِي سَفَرٍ وَبِهِمْ لَيْتَمُ مِّنْ لِّمَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ وَبِهِمْ لَيْتَمُ مِّنْ لِّمَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ  
 مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَنَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَنَ حَلَفَ عَلَى بَيْعَيْنِ  
 فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَدْ حَرَجَ مِّنْ بَيْعَيْنِ تَرْجُمُهُ جَمَادٍ سَ وَرَأَيْتُ أَنَّ ابْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ  
 كُفَّارَ سَ وَكُفَّارَ سَ وَكُفَّارَ سَ وَكُفَّارَ سَ وَكُفَّارَ سَ وَكُفَّارَ سَ وَكُفَّارَ سَ وَكُفَّارَ سَ  
 حَمِيدٌ اللَّهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَمِيلٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ مَنَ حَلَفَ عَلَى بَيْعَيْنِ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
 فَلَا مَخْشَةَ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَكْلَهُ نَاخُنًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ فِي الْإِسْتِثْنَاءِ  
 كَلَامُهُ إِذَا كَانَ قَوْلُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَوْصُولًا بِكَلَامٍ قَبْلَ كَلَامِهِ أَوْ كَلَامِهِ كَلَامُهُ تَرْجُمُهُ سَعِيدٌ  
 بِنِ جَمِيلٍ سَ وَرَأَيْتُ أَنَّ ابْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ وَبِهِمْ لَيْتَمُ مِّنْ لِّمَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ  
 حَسَنَةُ مِّنْ لِّمَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ وَبِهِمْ لَيْتَمُ مِّنْ لِّمَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ وَبِهِمْ لَيْتَمُ مِّنْ لِّمَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ  
 كُفَّارَ سَ وَكُفَّارَ سَ وَكُفَّارَ سَ وَكُفَّارَ سَ وَكُفَّارَ سَ وَكُفَّارَ سَ وَكُفَّارَ سَ وَكُفَّارَ سَ  
 سَمُونَ مِّنْ جَمَاعَةِ ابْنِ حَنِيفَةَ كَ بِأَوَّلِ الْإِسْتِثْنَاءِ فِي الْإِسْتِثْنَاءِ مِّنْ أَمَامِ ابْنِ حَنِيفَةَ كَ بِأَوَّلِ الْإِسْتِثْنَاءِ فِي الْإِسْتِثْنَاءِ  
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَنَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَدْ اسْتَشْنَى تَرْجُمُهُ عَمَّا رَوَى عَنْ أَبِيهِ  
 فَلَا شَيْءَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَكْلَهُ نَاخُنًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ وَذَلِكَ يُجْزِيهِ إِنْ كُنَّا فِي سَفَرٍ

ترجمہ حماد روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر انشاء اللہ قسم کے متصل ہو تو کوئی چیز نہیں یعنی وہ قسم نہیں  
ہوئی امام محمد نے کہا کہ اس کی کوئی قسم نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اس کا انشاء اللہ کہتے  
کا فی ہے اگرچہ اپنی آواز اس کے ساتھ بلند نہ کرے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ**  
**حَمَّادٍ عَنْ أَبِي هَنِيئٍ إِذَا حَزَّكَ شَعْلَتُهُ بِالْأَسْتِثْنَاءِ فَقَدْ اسْتَنْتَى قَالَ مُحَمَّدٌ وَيُطْعَمُ**  
**تَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ** ترجمہ حماد روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جیسا کہ ابویہ نے انشاء اللہ  
کے ساتھ ملا دے تو اس نے انشاء اللہ کہا امام محمد نے کہا کہ اس کی کوئی قسم نہیں اور یہی قول ہے  
امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي هَنِيئٍ فِي رَجُلٍ**  
**قَالَ لِفَرَسَانِهِ أَنْتَ حَالِقُ الْإِنْسَاءِ اللَّهُ قَالَ لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ قَالَ**  
**مُحَمَّدٌ وَيُطْعَمُ** اگرچہ انشاء اللہ کہتا ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ إِذَا كَانَ اسْتِثْنَاءُ مَوْصُولٍ يَمِينُهُ قَلَامُهُ أَوْ آخِرُهُ وَهُوَ قَوْلُ**  
**أَبِي حَنِيفَةَ** ترجمہ ابراہیم کے روایت ہے ایک مرد کے حقین کہ اپنی عورت کے کہا کہ تو طلاق ہے  
ہے انشاء اللہ ابراہیم نے کہا کہ یہ کچھ چیز نہیں اور اس پر طلاق نہیں پڑتی امام محمد نے کہا  
کہ اس کی کوئی قسم نہیں جب کہ انشاء اللہ قسم کے متصل ہو اس سے پہلے ہو یا پیچھے اور یہی قول ہے  
امام ابو حنیفہ کا **ف** اور سیح انشاء اللہ متصل کہنا مانع ہوتا ہے منعقد ہونے تمام عقود  
کے اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ کا اور اکثر علماء کا اور حد متصل کی یہ ہے کہ اور کلام میں  
مشغول نہ ہو جب تک کہ بعد اور کلام میں مشغول ہو تو متصل نہ ہوا یہ منفصل ہے **بَابُ**  
**النَّذْرِ فِي الْمُعْصِيَةِ** گناہ کی نذر دینے کا بیان **ف** نذر اس کو کہتے ہیں کہ وہ جب کرے اپنے  
نفس پر اس چیز کو کہ نہیں دیر جب بعض علماء نے کہا ہے کہ اجماع ہے سب علمائوں کا اور سب  
کہ صحیح ہے ماننا نذر کا اور وہ جب سے پورا کرنا اس کا اگر ہنذر طاعت اور اگر نذر گناہ ہو تو منعقد  
نہیں ہوتی نزدیک جمہور علماء کے لیکن امام اعظم کے نزدیک لازم آتا ہے عین کارہ قسم کا  
اور خدا کے سوا اور کسی کی نذر ماننی درست نہیں نہ کسی نبی کی نہ ولی نہ فرشتے کی نہ اور کسی کی  
جیسے بحر الرائق میں لکھا ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ**  
**بْنُ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**أَنَّهُ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مُعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ يَمِينٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ تَاخُذُ وَ**

هُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ عُمَرَانُ بْنُ حَصِينٍ رَوَاهُ ابْنُ حَصِينٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رِوَايَةٍ  
 نَسَبِيٍّ جَائِزٍ يُوَدُّ أَنْ يَنْذُرَ كَاغْنًا وَمِنْ أَوَّلِ اسْمِ الْكُفَّارَةِ قَسَمٌ كَالْكَفَّارَةِ هِيَ يَنْعِي أَوْ نَزْدَانِي كَمَا أَرَادَ  
 يَكَامُ يُوْتَمِينُ سَلَامًا نَزْدَانِيًّا يُوْتَمِينُ كَمَا يَأْمَنُ بِأَبِيهِ كَلَامٌ نَزْدَانِيٌّ كَلَامٌ نَزْدَانِيٌّ كَلَامٌ نَزْدَانِيٌّ  
 أَوْ لَزْمٌ آتَا هُتَمِينَ الْكُفَّارَةَ قَسَمٌ كَالْكَفَّارَةِ هِيَ يَنْعِي أَوْ نَزْدَانِيٌّ كَمَا أَرَادَ  
 أَوْ هِيَ قَوْلُ هُوَ إِمَامُ ابْنِ حَنِيفَةَ كَالْمُحَمَّدِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا بْنَ  
 يَقُولُ لَأَنْدَرُ فِي مَعْصِيَةٍ مَزْحَكَةٍ عَلَى يَمِينَيْنِ مَعْصِيَةٍ فَلْيَرْجِعْ وَلَا كُفَّارَةَ عَلَيْهِ قَالَ  
 مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا أَوْ لَيْسَ نَأْخُذُ بِالْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَمِنْ ذَلِكَ أَنْ يَخْلِفَ الرَّجُلُ  
 أَنْ لَا يَكْفُلَهُ أَمَّا هُوَ أَوْ أَنَّ لَا يَكْفُلُهُ وَلَا يَصْدُقُ وَخَوَافُ ذَلِكَ مِنْ أَنْ يَكْفُلَهُ الْبَرُّ فَلْيَكْفُلْ  
 الَّذِي خَلَفَ أَنْ لَا يَكْفُلَ وَلَيْسَ كَقَوْلِ يَمِينَةٍ أَلَا تَرَى أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى جَعَلَ  
 الظَّهَارَ مِنْكُمْ أَمِنْ أَقْوَلٍ وَزُفْرًا وَجَعَلَ فِيهِ الْكُفَّارَةَ كَذَلِكَ هَهُنَا وَهَهُنَا كُلُّهُ قَوْلُ  
 ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَوَاهُ ابْنُ حَصِينٍ رَوَاهُ ابْنُ حَصِينٍ رَوَاهُ ابْنُ حَصِينٍ  
 كَعَبْوَةٍ كُنْهٍ كِي جَبْرِ قَسَمٌ كَمَا وَصَفَ تَوَجَّاهُ بِهِيَ كَبَرِ حَاوِيٍّ أَوْ أَوْ سَبْرَ الْكُفَّارَةِ نَسَبِيٍّ إِمَامُ مُحَمَّدٍ  
 نَسَبِيٍّ كَمَا أَوْ سَبْرَ نَسَبِيٍّ لَيْسَ لَيْسَ بِهِيَ قَسَمٌ كَالْكَفَّارَةِ هِيَ يَنْعِي أَوْ نَزْدَانِيٌّ كَمَا أَرَادَ  
 قَسَمٌ كَالْكَفَّارَةِ هِيَ يَنْعِي أَوْ نَزْدَانِيٌّ كَمَا أَرَادَ قَسَمٌ كَالْكَفَّارَةِ هِيَ يَنْعِي أَوْ نَزْدَانِيٌّ  
 جَعَلَ كَرُونَ كَا وَنَزْدَانِيٌّ كَرُونَ كَا وَنَزْدَانِيٌّ كَرُونَ كَا وَنَزْدَانِيٌّ كَرُونَ كَا  
 كِي قَسَمٌ كَمَا وَصَفَ تَوَجَّاهُ بِهِيَ كَبَرِ حَاوِيٍّ أَوْ أَوْ سَبْرَ الْكُفَّارَةِ نَسَبِيٍّ إِمَامُ مُحَمَّدٍ  
 أَوْ سَبْرَ الْكُفَّارَةِ نَسَبِيٍّ إِمَامُ مُحَمَّدٍ أَوْ سَبْرَ الْكُفَّارَةِ نَسَبِيٍّ إِمَامُ مُحَمَّدٍ  
 هُوَ أَوْ سَبْرَ الْكُفَّارَةِ نَسَبِيٍّ إِمَامُ مُحَمَّدٍ أَوْ سَبْرَ الْكُفَّارَةِ نَسَبِيٍّ إِمَامُ مُحَمَّدٍ  
 مَا لَكَ فِي السَّكَاكِينِ الْكُفَّارَةِ نَسَبِيٍّ إِمَامُ مُحَمَّدٍ أَوْ سَبْرَ الْكُفَّارَةِ نَسَبِيٍّ إِمَامُ مُحَمَّدٍ  
 مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ  
 مِنْ قَوْلٍ أَقْصَاهُ فِيهِ بِالْخِيَارِ آتَى ذَلِكَ شَاءَ مَعْلُومٍ فِي الْكُفَّارَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ  
 وَبِهِ نَأْخُذُ وَمِنْ ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فِي كُفَّارَةِ الْيَمِينِ اْلْأَعْمَامُ عَشْرَةٌ مَسْكَدَيْنِ مِنْ  
 أَوْسَطِ مَا نَطْعَمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كَسُوهُمْ أَوْ خَدَّرُوا رِقَبَتَهُ قَائِلًا هَذِهِ الْكُفَّارَاتُ

کفر یا مینہ اجزاء ذلک ولا یجزئہ الصوم مادام یجوز بعض هذه الکفارات لان  
 الله تعالى يقول فمن لم یجد قویام ثلاثا او ایام ولا یجیزه فی الصوم کما خیره  
 فی خیره وهکذا اقول بحیثیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جس جگہ قرآن میں  
 کفار میں آؤ گا لفظ آیا ہے تو اس کے صاحب اختیار جو بنا کفار چاہے دیکھو امام محمد نے  
 کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اسی قبیل سے خدا کا قسم کے کفار میں فرمانا کہ کلمہ مانوس تھا جو  
 کو بیچ کا کلمہ ناجو دیو تو مانگے کہ وہ لون کو یا دن کو کپڑا دینا یا گردن آزاد کرنی سو ان کفاروں میں  
 سے جو بنا کفارہ اپنی قسم سے دی او سکو کافی ہوگا اور نہیں کافی او سکو روزہ رکھنا جب تک  
 کہ ان کفاروں میں سے کسی کی طاعت رکھتا ہو سہو سطر کہ خدا تعالیٰ فرماتا کہ جو نہ پاوے تو روزہ  
 تین دن کا ہے اور جیسے کہ او سکو ان کفاروں میں اختیار دیا اور ویسے روزہ میں نہ تھا نہیں  
 دیا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار انہ  
 قال اذا جعل الرجل ماله فلیساکین صدقة فلینظر ما یسحقه ویسحق عیاله فلیمسک  
 ویصدق بالفضل فاذا انشترک فلیشترک ما امسک قال محمد بن یحییٰ کلمہ  
 کالحکم وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنا مال  
 مسکینوں میں خیرات کر دیوے تو چاہیے کہ نظر کرے اچیز کو کہ اس میں اسکا اور اسکا مال بچوں  
 کا گزارہ ہو پس چاہیے کہ ہقد مال برد کرے اور جو زیادہ ہو او سکو خیرات کرے ہر جب مسیر ہو  
 تو ہقد مال روکا تا سقد خیرات کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے  
 امام ابو حنیفہ کا باب من جعل علی نفسه المشی جو کوئی اپنی جان پر پیادہ چلنا و جب  
 کرے پینے نذر مانے کہ پیادہ پا جانے کہے کو چلون گا او سکا کیا حکم ہے محمد قال کثرنا  
 ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم انہ قال فین جعل علی نفسه المشی فمشی بعمنا  
 فذکب بعمنا قال یوسف فیمشی ما ذکب قال محمد ولکننا نأخذ بحد او لکننا نأخذ  
 یقول علی بن ابی طالب اذا رکت اهدی هدیاً او شاة یجزئہ یتبعها ویصدق  
 بها ولا یأکل منها شیئاً ویعمر عمره او حجة ولا تنفی عنک حجة ذلک وهو قول ابی  
 حنیفہ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی اپنی جان پر پیادہ چلنا و جب

یعنی نذر مانے پہر کچھ سافٹ پیادہ چلے اور کچھ سوار ہو کر تو بھر آؤ سدا و حیدر سوار ہو کر چلے ہو تو بھر  
 پیادہ چلے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے و لیکن ہم حضرت علی کے قول کو لیتے ہیں کہ حربی اگر ہو  
 تو قربانی نیچے یا کبری کافی ہے اسکو ذبح کر کے خیرات کرے اور اس سے آپ کچھ نہ کہا و اور عمرہ و  
 کرے یا حج یعنی جسکی نیت ہو سوا داکرے اسکو سوا داکرے اور سپر اور کوئی چیز جو جب نہیں اور یہی قول  
 ہے امام ابو حنیفہ کا **باب من جعل علی نفسه یحذر ان یقتلہ او یحذر نفسه** اگر کوئی اپنے  
 بیٹے یا اپنی جان کی قربانی کرنے کی نذر لے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفہ  
 عن حکماء عن ابراہیم قال جعل علیہ ان یحذر ان یقتلہ ان علیہ مائة ناقة یحرم  
 قال محمد و لکنا انما یحذر ان یقتلہ ان یحذر ان یقتلہ ان یحذر ان یقتلہ ان یحذر ان یقتلہ  
 ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کو حتمی کہ اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کی نذر مانے کہا کہ جب  
 اتی ہے اسکو سپر او نثی کہ ذبح کرے اسکو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے لیکن ہم ابن عباس  
 اور سروق کو قول کو لیتے ہیں اور وہ یہ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثننا  
 سعید بن حماد عن محمد بن المنشی قال ان رجل قال انی جعلت انی  
 یحذر ان یقتلہ ان یحذر ان یقتلہ ان یحذر ان یقتلہ ان یحذر ان یقتلہ ان یحذر ان یقتلہ  
 السنی قال ما انا انما یحذر ان یقتلہ ان یحذر ان یقتلہ ان یحذر ان یقتلہ ان یحذر ان یقتلہ  
 نفس مؤمنہ تعجلت الی الجنة وان كانت کافرة عجلت الی النار و قد ذکرنا انما  
 یحذر ان یقتلہ ان یحذر ان یقتلہ ان یحذر ان یقتلہ ان یحذر ان یقتلہ ان یحذر ان یقتلہ  
 مسروق قال محمد فیہ انما یحذر ان یقتلہ ان یحذر ان یقتلہ ان یحذر ان یقتلہ ان یحذر ان یقتلہ  
 ہے کہ ایک مرد ابن عباس کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کی نذر مانی ہے  
 اور سروق بن جابر مسجد میں بیٹھے تھے سوا بن عباس نے اسکو کہا کہ اس شیخ کے پاس جاؤ  
 اس سے پوچھ پچا اور شیخ سے محمد کو ساتھ لے چلے کہ وہ کہے سو وہ مرد سروق کے پاس آیا اور  
 اس سے پوچھا سو سروق نے کہا کہ اگر مسلمان جان ہے اور تو نے اسکو قتل کیا تو اس نے  
 بہشت کی طرف جلدی کی اور اگر جان کافر ہے تو تو نے اسکو دوزخ میں جلدی کی یا ایک ذبح  
 کر کہ وہ مجھ کو کافی ہے سو وہ ابن عباس کے پاس آیا اور جو کچھ اس نے کہا تھا اس سے بیان کیا سو

بن عباسؓ نے کہا کہ جو شخص جو مسروق نے حکم کیا سو وہ میں کرتا ہوں امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لینے  
 ہیں کہ جو چیزیں اوہ میں نہ سمجھ کرنا ایک نبی یا بکری کا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا ایک حدیث  
 میں آیا ہے کہ اگر تو مسلمان ہے تو تو نے مسلمان جان کو قتل کیا ہے اپنے تئیں قتل کرنا بہر حال  
 میں گناہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ متن کی حدیث کے الفاظ غلط ہیں محمدؒ قال احبنا  
 ابوحنیفہؒ قال حدثنا یساک بن حکم عن محمد بن المنکدر عن ابن عباسؓ عن  
 الرجل یجعل علیہ ابن لہج نصیبہ قال کتبنا اوشاة قال محمدؒ ویدہ کاخذ محمدؒ  
 ابن عباسؓ سے روایت ہوا ایک مرد کو حق میں کہ اپنے پیارے کے قتل کرنے کی نذر مانے کہا وہ نبی یا بکری  
 قتل کرے یا ف من حکمت ہو مظلوم اگر کوئی قسم کھاوے اور وہ ظلم ہو تو وہ کس  
 طرح قسم کھاوے محمدؒ قال احبنا ابوحنیفہؒ عن یساک بن حکم عن ابن عباسؓ قال اذا  
 استخلف الرجل وهو مظلوم فالیمن علی مائتین وعلی مائتین وادکان ظالمین  
 فالیمن علی مائتین من استخلفه قال محمدؒ ویدہ کاخذ الیمین فیہا لیکہ ویمین  
 ویدہ علی ذلک وهو قول ابوحنیفہؒ ترجمہ جاوید ہے کہ اگر ہم نے کہا کہ جب قسم کچھ  
 کسی مرد سے اور وہ مظلوم ہو تو قسم اوچھیر پر ہے کہ نیت کی اوس نے اور تو یہ کیا اوس نے جب قسم  
 کھا تو اولا ظالم ہو تو قسم کا اعتیاد قسم لیتے واسے کی نیت پر ہے امام محمدؒ نے کہا کہ  
 اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قسم اسکے اور خدا کے درمیان اس پر ہو کہ اگر خدا کی قسم کھاوے تو سہو کرے  
 کہ اسی نیت پر اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا ف یعنی قسم کے سچ ہونے میں نیت معتبر اوس شخص  
 کی ہے کہ قسم دے کہ سیکو اور ارادہ کرے اور اس میں قسم کھا نیوالے کی نیت کا اعتبار نہیں جیسے  
 سٹار زید کا رو پیہ پر پاتا تھا اور عمر منکر ہے اور زید کے پاس گواہ نہیں نہ ہونے کو تو قسم دی اس نے  
 قسم کھائی کہ تیرا رو پیہ میرے پاس موجود نہیں پس زید کی تیرا مراد تھی کہ تو قسم کھا کہ تیرے ذمہ میرا  
 رو پیہ نہیں مرد نے اس قسم کھانے میں یہ مراد رکھی کہ بالفصل تیرا رو پیہ میرے پاس نہیں کہ اسکو  
 تو یہ اور تاویل کہتے ہیں اس میں نیت نزدیک حتمیہ نہ مرد کی لیکن اگر قسم کھا نیوالا مظلوم ہو  
 تو یہ وقت قسم کھانے کی نیت کا البتہ اعتبار ہے محمدؒ قال احبنا ابوحنیفہؒ  
 عن حماد عن ابن اہیم قال الیمین مائتان یمین تکفرو یمین فیہا الاستغفار  
 فالیمین الی کل یقول والله لا تفعلن واسئ فیہا الاستغفار



قَالَ لِي يَقُولَ وَاللَّهِ لَقَدْ فَعَلْتُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَخَذْتُ دَهْوُ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ  
 ترجمہ حاد و روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ قسم دو قسم ہے ایک میں کفارہ آتا ہے اور ایک میں مستغفار  
 سو جس قسم میں کفارہ آتا ہے وہ یہ ہے کہ مرد کے قسم ہے کہ البتہ میں کروں گا اور جس میں مستغفار ہے  
 وہ یہ ہے کہ کہے قسم ہے اللہ کی البتہ میں کیا امام محمد نے کہا کہ اس کی قسم لیتے ہیں اور یہی قول  
 ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَرِيمٍ عَنْ  
 عَائِشَةَ عَمَّا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هُوَ كُلُّ شَيْءٍ يَصِلُ بِهِ الرَّجُلُ إِلَى كَلَامِهِ لَا  
 يُرِيدُ يَمِينًا وَلَا شَيْئًا وَلَا إِلَهَ وَلَا شَيْئًا وَلَا يَحْلِفُ عَلَيْهِ قَلْبُهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَخَذْتُ  
 وَمِنْ اللَّغْوِ أَيْضًا الرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلَى الشَّيْءِ بِرَأْيِهِ أَنَّهُ عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ فَيَكُونُ عَلَى  
 غَيْرِ ذَلِكَ فَهَذَا الْكَلَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے  
 کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قسم لغو وہ ہے کہ آدمی اس کو اپنی  
 کلام کے ساتھ ملا دو اور قسم کا ارادہ نہ ہو جیسے کہے قسم ہے اللہ کی میں یہ کام نہیں کیا اور قسم ہے اللہ  
 کی میں یہ کام کیا اور جیسے دیکھ کر مذہب کے یعنی دل میں قصد نہ ہو یعنی عرب کی عادت ہے کہ اکثر اوقات  
 آپس میں کلام کر کے وقت یہ لفظ بولتے ہیں اور اس کے کہنے میں ارادہ قسم کا نہیں ہوتا بلکہ  
 بقصد تاکید کلام کے اور کئی زبان بکا پڑتا ہے پس اس سے قسم منع نہیں ہوتی امام محمد نے کہا کہ  
 اسی کو قسم لیتے ہیں اور لغو کے قبیل سے ہے یہی کہ مرد قسم کماؤسے کسی چیز پر گمان کرے کہ وہ حق  
 ہے اور واقع میں ایسا نہ ہو سو یہ بھی لغو قسم ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا امام شافعی کے نزدیک  
 قسم لغو وہ ہے کہ بلا قصد صادر ہو **بَابُ الْجَوَادِ وَالشَّرْطِ فِي الْبَيْعِ** تجارت اور بیع میں شرط  
 کرنے کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ  
 عَنْ عُنَابِ بْنِ أَصْبَغٍ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَهُ أَنْطَلِقْ إِلَى أَهْلِ اللَّهِ  
 يَقْنِي أَهْلَ مَكَّةَ فَأَنْهَهُمْ عَنْ أَنْ يَبْعُوا مَالَهُمْ يَقْنِيُوا عَنْ رَيْحٍ مَالَهُمْ يَقْنِيُوا  
 عَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ عَنْ سَكْفٍ بَيْعٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَخَذْتُ وَأَمَّا قَوْلُ سَكْفٍ  
 وَبَيْعٌ فَالْجَوَالِبُ يَقُولُ لِلرَّجُلِ أَيْبِعْ عَبْدِي هَذَا أَيْبِعْ أَوْ كَذَا أَعْلَمُ أَنَّ تَفْسِيرَ هَذَا كَذَا  
 كَذَا وَيَقُولُ تَفْسِيرُ هَذَا عَلَى الْأَنْبَاءِ فَلَا يَبْعِي هَذَا أَوْ قَوْلُهُ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ فَالْجَوَالِبُ



**محمد** قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار بن ابراہیم فی الرجل یشترى التجارۃ  
 ویشترط علیہ ان لا یبیع فاکرمہ وقال لیس فیہ ترواجہا ولا یملک یمکن  
 تصنع بہا ما تصنع یمکن قال محمد ویہد اکلہ کاخذ کل شرط اشترط  
 فی البیع لیس من البیع فیہ منفعة للبائع او للبشرى او للبشرى کہ قال یبیع فیہ فاسد  
 وما کان من شرط لا منفعة فیہ لو احدث منہم قال یبیع فیہ جائز و الشرط فیہ باطل  
 وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک شخص کے حق میں کہ ایک لونڈی خریدی اور  
 اوپر شرط کی جاوے کہ اس کو بیچ نہیں اور کہا کہ نہ وہ عورت اس جس سے تو نکاح کرے اور نہ وہ لونڈی  
 ہے کہ کرے تو ساتھ اس کے جو اپنی لونڈی سے کرتا ہے یعنی نہ وہ منکوحہ ہے اور نہ لونڈی امام محمد  
 نے کہا کہ اس کو ہم لیتے ہیں کہ جو شرط کہ بیچ میں کی جاوے اور بیچ میں سے نہ ہو اور اوپر بیچ سے باہم یا بشری  
 یا بیع کا نفع جیسے کہ بیچنے والا ایک مہینہ تک گھر میں رہنے کی شرط کرے یا خریدار شرط کرے کہ باہم  
 اس کی طرح کی پر شک سی دے یا یہ شرط کرے کہ غلام کو خریدار آزاد کرے تو وہ بیع فاسد ہے  
 یعنی اسلئے کہ پہلی صورت میں بائع کا نفع کا ہے اور دوسری میں خریدار کا اور تیسری میں بیچ کا  
 اور اگر ایسی شرط ہو کہ اس میں کسی کا نفع نہ ہو تو وہ بیع درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد  
 قال اخبرنا ابو حنیفہ قال سمعت عطاء بن ابی ریحان عن ابی ریحان وسئل عن من احدث فاکرمہ  
 کما قال محمد ویہد اکلہ وهو قول ابو حنیفہ لا یاس بیع الشباع کلہا اذا کالہ  
 لها قیمة ترجمہ ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ منہ عطائے سنا کہ وہ بیع کے سول سے پوچھے گئے کہا میں  
 ورنہ میں امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا کہ سب مزدور جاہل و  
 کا بیچا درست ہے جبکہ اون کی قیمت پڑتی ہو **باب** من باع غلاما مملوا او عبدا اولہ  
 ما انکر کوئی کچھ کا وراثت چونکہ کیا ہوا بیچے یا غلام بیچے اور اس کو پاس مال ہو تو اس کا حکم  
 ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفہ عن ابی الرکب عن جابر بن عبد اللہ انہ قال  
 عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من باع غلاما مؤبرا وعبدا لہ مال  
 فمترکہ و المال للبائع الا ان یشرط المشرى قال محمد ویہ کاخذ اذا حکم الشر  
 فی التخل او کان فی الارض ودرج ثابت فباعها صاحبها فالتمر وکذا لزم للبائع الا ان



اگر خریدار نے اس سے صحبت نہ کی اور اس کے نزدیک اُس میں کوئی عیب پیدا ہوا اور اس نے اُس میں  
 اور عیب پایا جسکو بیچنے والے اسکو لیے چسپا یا تا تو وہ اسکو پس نہیں سکتا لیکن پہلے عیب کے  
 کے موافق اس سے قیمت پر لپیڑ مگر یہ کہ بیچنے والے چاہے کہ اسکو لپیڑے ساتھ اس عیب کے خریدار  
 کے پاس پیدا ہوا اور نہ عیب کی دیت ہو اور نہ صحبت کے بدلہ مہر اگر چاہے تو نوڈی کو لپیڑے اور اسکی  
 سب قیمت پر لپیڑے اور یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**  
**عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ مَرَّ بَاعَ جَارِيَةً حَبْلًا ثُمَّ ادَّخَلَ الْوَلَدَ الْمُشْتَرِيَّ وَ**  
**الْبَائِعُ جَمِيعًا فَهُوَ لِلْمُشْتَرِيِّ فَإِنْ ادَّعَاهُ الْبَائِعُ وَتَفَاهُ الْمُشْتَرِي فَهُوَ وَلَدُهُ وَإِنْ**  
**تَفَاهُ جَمِيعًا فَهُوَ عِنْدَ الْمُشْتَرِي وَإِنْ شَكَاهُ فِيهِ فَهُوَ بَيْنَهُمَا يَرْتَهُمَا وَيُرِيَانِهِ قَالَ**  
**مُحَمَّدٌ ذَلِكَ نَحْنُ لِحَدِّ يَهْدَاؤُنَا لِقَوْلِ إِنْ جَاءَتْ يَدُ عِنْدَ الْمُشْتَرِي لَأَقْلَبُ بَيْنَهُمَا**  
**أَشْهُرًا فَادَّعَاهُ جَمِيعًا مَعًا فَهُوَ ابْنُ الْبَائِعِ وَيَتَقَضَّى الْبَيْعُ فِيهِ وَفِي آوَاهُ وَإِنْ**  
**جَاءَتْ يَدُ لَأَكْفُرُ مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مَنْ وَقَعَ الْفُرَاكُ فَهُوَ ابْنُ الْمُشْتَرِي وَلَا يَهْوَى**  
**الْبَائِعُ فِيهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَإِنْ شَكَاهُ فِيهِ أَوْ تَحَدَّاهُ فَهُوَ عِنْدَ الْمُشْتَرِي وَ**  
**هَذَا أَكْثَرُ قَوْلِ ابْنِ حَنِيفَةَ** ترجمہ حماد روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو کوئی حاملہ نوڈی  
 بیچے پھر بائع اور مشتری دونوں بچے کا دعویٰ کریں تو بچہ خریدار کا ہوگا اور اگر بائع اور اسکا دعویٰ  
 کرے اور مشتری انکار کرے تو وہ بائع کا بیٹا ہوگا اور اگر دونوں اس سے انکار کریں تو وہ مشتری  
 کا غلام ہوگا اور اگر دونوں اذہین شک کریں تو وہ دونوں کے درمیان مشترک ہوگا امام محمد  
 نے کہا کہ ہم اسکو نہیں لیتے لیکن ہم کہتے ہیں کہ اگر نوڈی خریدار کے پاس چھ مہینے سے کم رہ  
 بچہ تھے اور دونوں اسکا دعویٰ کریں تو وہ بائع کا بیٹا ہوگا اور اسکی اور اسکی مان کی بیوی ٹوٹ  
 جاوے گی اور اگر چھ مہینے سے زیادہ رہیں بچہ جسے اسکا دعویٰ کہ خرید واقع ہوئی تو وہ خریدار کا بیٹا ہے  
 اور اس میں بائع کا کسی حال میں کچھ دعویٰ نہیں اور اگر دونوں اس میں شک کریں یا دونوں  
 انکار کریں تو وہ خریدار کا بیٹا ہوگا اور یہ قول ابو حنیفہ کا ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا**  
**أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا وَطِئَ الْمَوْلَا كَهَذَا ثَلَاثَةَ نَفْسٍ فِي طَهْرٍ فَاحِلٌ**  
**فَادَّعَوْهُ جَمِيعًا فَهُوَ لِلْأَخِيرِ وَإِنْ تَفَاهُ جَمِيعًا فَهُوَ عِنْدَ الْآخِرِ إِنْ قَالَوَا لَا نَدْرِي**

وَرَفَعَهُمْ جَمِيعًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَكُنَّا نَأْخُذُ بِهَذَا وَكُنْتُمْ أَنْتُمْ إِنْ دَعَوْهُ جَمِيعًا مَعًا  
 نَابَكُمْ جَاءَتْ بِهِ مِنْ مَلِكِ الْآخِرِ فَإِنْ كَانَتْ جَاءَتْ بِهِ لَا كَثَرَتْ مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ  
 أَفْهَوِ ابْنِ الْمُشْتَرَى الْآخِرِ إِنْ كَانَتْ جَاءَتْ بِهِ لَا قَلَّ مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مِنْ مَعَهَا الْأَوَّلُ  
 فَهُوَ ابْنُ الْأَوَّلِ وَإِنْ نَفَّوهُ جَمِيعًا أَوْ شَاكُوا فِيهِ فَهُوَ عِنْدَ الْآخِرِ وَلَا يَلْزَمُ النَّسَبَ لِمَنْ لَكَ  
 حَقٌّ يَأْتِي الْبَقِيَّةَ وَهَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ وَرَوَيْتُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ ابْنَ  
 أَدَى ابْنَ لُؤْدَى وَابْنَ طَرِيقَ بْنَ جَعْفَرٍ ابْنَ أَدَى ابْنَ لُؤْدَى ابْنَ طَرِيقَ بْنَ جَعْفَرٍ ابْنَ أَدَى  
 سَبَّ الْكَارِ كَرِينِ لَوْ بَعْلُكَ غُلَامٌ هُوَ أَوْ ابْنُ كَرِينِ كَرِينِ جَاءَتْ تَوْفَهُ سَبَّ الْكَارِ كَرِينِ  
 أَوْ رُوِيَ عَنْ سَبَّ الْكَارِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ  
 سَبَّ الْكَارِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ  
 هُوَ أَوْ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ  
 جَعْفَرٍ ابْنَ طَرِيقَ بْنَ جَعْفَرٍ ابْنَ أَدَى ابْنَ لُؤْدَى ابْنَ طَرِيقَ بْنَ جَعْفَرٍ  
 نَسَبُ كَرِينِ تَوْفَهُ بَعْلُكَ غُلَامٌ هُوَ أَوْ ابْنُ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ  
 سَبَّ الْكَارِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ كَرِينِ  
 اسْكَ خَاوند اور بیٹے کو درمیان جدائی کر دیا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ  
 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ أَقْبَلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَرْفُقُ قَيْنَ الْيَمَنِ فَأَحْتَا جِإِلِي  
 نَفَقَةٍ يَنْفِقُ عَلَيْهِمْ قَبَاعُ غُلَامَيْنِ الرَّفِيقِ كَانَ مَعَهُ امْرَأَةٌ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَصَدَّقَ الرَّفِيقُ فَيَصِفُ بِالْأَمِّ قَالَ مَا لِي أَرَى هَذِهِ وَالْحَقُّ قَالَ  
 احْتَجْنَا إِلَى نَفَقَةٍ فَبَعَثْنَا ابْنَاهَا فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَ فَعَزَّزَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ  
 نَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ مَرْتَبَتَيْنِ الْوَالِدَةُ وَالْوَالِدُ وَإِذَا كَانَ صَغِيرًا وَكَذَلِكَ الْأَخْوَانُ وَ  
 كُلُّ ذِي حِمٍّ مُحَرَّمٌ إِذَا كَانَ صَغِيرًا أَوْ كَانَ لَحْدًا صَغِيرًا وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُفَرَّقَ  
 بَيْنَهُمَا فِي الْبَيْعِ قَامَا إِذَا كَانُوا كِبَارًا كَلَّمَهُمْ فَلَا بَأْسَ بِالْفُرْقَةِ بَيْنَهُمْ وَهَذَا  
 كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ وَرَوَيْتُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ ابْنَ  
 أَدَى ابْنَ لُؤْدَى ابْنَ طَرِيقَ بْنَ جَعْفَرٍ ابْنَ أَدَى ابْنَ لُؤْدَى ابْنَ طَرِيقَ بْنَ جَعْفَرٍ

تھے سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو اس نے غلاموں کا حال دریافت کیا اور ایک لڑکی کو  
فرمایا کیا ہے مجھ کو کہ میں اس کو بیقرار دیکھتا ہوں زید سے کہا کہ تم خرچ کے محتاج ہوئے تھے سو منہ اوڑھ کر  
بیٹھا بیچو والا سو حکم کیا اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر لینے کا اناہم چھوڑ دیا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں  
مکروہ کہتے ہیں ہم یہ کہ حد ہالی کی جاوے در میان مان یا با پ اور بچہ کے جبکہ چوہا ہو اور سیدھا بہاؤ  
اور ہر تہیدار کا حد اگر ناسیہ مکروہ ہے جبکہ دو نو چوہے ہوں یا دونوں میں سے ایک چھوٹا ہو نہیں لائے  
ہے تفریق کرنی در میان اندونو کہ بیچ میں اور ایہ عیب رب شیعہ ہوں تو اون کو حد اگر کے بیچے میں  
کچھ ڈر نہیں اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَّادِ**  
**عَنْ ابْنِ كَاهِنٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْمَلَكِ كَوْنَهُ يَسَاحُ لَهَا زَوْجٌ قَالَ بَيْعُهَا حَلَالٌ قَالِ**  
**مُحَمَّدٌ وَاسْتَأْنَاكَ خُذْ بِهَا هِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنْ بَيْعَتْ قَالَ بَلَعْنَا ذَلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ**  
**وَعَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي شَالِبٍ**  
**وَالْأَكْبَسُ أَنَّ مُعْتَرِفَ بَيْعِهَا فِي الْبَيْعِ وَهِيَ امْرَأَتُهُ عَلَى حَالِهَا هُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَضِيَ**  
ابن سعد روایت ہے اس لڑکی کو حق میں کہ بیچی جاوے اور اس کا خاوند موجود ہو کہا کہ اس کا بیچنا ہر  
کی طلاق ہے امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے بلکہ وہ اس کی عورت ہے اگر چہ بیچو یا نہ سے کہا بیچو  
ہو کہ روایت حضرت عمر اور علی اور عبد الرحمن بن عوف اور حنیفہ سے لیکن انکو حد سے حد کر کے بیچنا  
درست ہے اور وہ حال میں اس کی حد سے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ الشَّكْلِ فِيهَا**  
**يَكُنْ وَثْنٌ كَيْلٌ** اور وزن چیز میں بیع سلم کو نیک بیان نہ بیع سلم اس میں کہ کہتے ہیں کہ لعل  
سول روپیہ یا شرفی دے اور بیع پینے ایک سنس پیرائے کہ اتنی مدت میں لون کا ایک مہینے میں یا دو  
مہینے میں مثلاً ایک شخص کو سو روپیہ دے اور اس سے تھیرا لے کہ وہ مہینے میں سو روپیہ لے یا سو روپیہ لے  
سے لڑکا اس کو عربی میں بیع سلم کہتے ہیں اور ہندی میں بیع ہے اور بیع سلم اکثر چیزوں میں درست ہے بلکہ  
قول اور باب مدت مقرر ہوگی اسو اور سب طعن اسکی سولہ میں اور تفصیل انکی فقہ میں مذکور ہے **مُحَمَّدٌ**  
**قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَّادِ عَنْ ابْنِ كَاهِنٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اسْلِمُ مَا يَكُنْ فِيهَا يَوْمُزْنَ وَسَيَوْمُزْنَ**  
**فِيهَا يَكُنْ وَلَا يَكُنْ مَا يَكُنْ فِيهَا يَكُنْ وَلَا مَا يَوْمُزْنَ فِيهَا يَوْمُزْنَ وَإِذَا اخْتَلَفَ الْقَوَاعِنُ**  
**فِي مَا لَا يَوْمُزْنَ فَلَا بَأْسَ بِأَيِّنَيْنِ يَوْمُزْنَ وَلَا بَأْسَ بِمَا يَوْمُزْنَ وَلَا بَأْسَ بِمَا يَوْمُزْنَ وَلَا بَأْسَ**







اور پہنچی اسکو یہ خبر کہ یہ مال عبد اللہ کا ہے سو وہ اسکو پاس آیا اور اس سے مسئلہ چاہی اور عبد اللہ نے کہا کہ کیا  
 زید نے یہ کام کیا ہے اور اس نے کہا ہاں سو کسی کو اسکی طرف بھیج کر بلایا اور اس سے پوچھا سو عبد اللہ نے اس کو  
 کہا کہ جو تو نے لیا سو میرے اور اپنا اصل مال اور اس سے لے اور بیع سلم کر جاوے مال کو کسی چیز میں جو یا  
 سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ نہیں جائز ہے بیع سلم کرنی کسی حیوان میں اور یہی قول ہے  
 امام ابو حنیفہ کا **باب** الْكَفِيلُ وَالرَّهْنُ فِي الْمُسْلِمِ بَيْعِ سَلَمٍ مِنْ ضَامِنٍ أَوْ رَكْبَةٍ كَبَيَانٍ  
**مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِالرَّهْنِ  
 وَالْكَفِيلِ فِي السَّلَامِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُمَا اللَّهُ رُوِيَ  
 عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ  
 ضَمِيضًا كَأَنَّكَ تَأْخُذُ بِهِ أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ فِي الْفُلُوسِ يَأْخُذُ  
 الْكَفِيلَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُمَا اللَّهُ  
 رُوِيَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ  
 أَوْ يَبِي قَوْلُ إِمَامِ حَنِيفَةَ كَأَنَّكَ تَأْخُذُ بِهِ أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ فِي الْفُلُوسِ يَأْخُذُ  
 كَأَنَّكَ تَأْخُذُ بِهِ أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ فِي الْفُلُوسِ يَأْخُذُ  
 عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ  
 مَالَهُ فِي مَا بَقِيَ قَالَ هَذَا الْمَعْرُوفُ الْحَسَنُ الْحَسَنُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ  
 قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُمَا اللَّهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بَاعَ أَوْ يَبِي قَوْلُ إِمَامِ حَنِيفَةَ كَأَنَّكَ تَأْخُذُ بِهِ أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ فِي الْفُلُوسِ يَأْخُذُ  
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا اسْلَمَ فِي النَّيَابِ ثُمَّ كَانَ مَعْرُوفًا  
 عَرَضَهُ وَرَفَعْتَهُ فَهُوَ آتٍ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا اسْلَمَ الْفُلُوسُ  
 وَالْعَرَضُ وَالْوَقْعَةُ وَالْجَدُّ وَالْكَجَلُ وَنَقَدَ الْفُلُوسُ قَبْلَ أَنْ يَفْرَقَ فَهُوَ جَائِزٌ رَحِمَهُمَا اللَّهُ  
 رُوِيَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ  
 أَوْ يَبِي قَوْلُ إِمَامِ حَنِيفَةَ كَأَنَّكَ تَأْخُذُ بِهِ أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ فِي الْفُلُوسِ يَأْخُذُ

جس اور مدت معین ہو اور مول نقد دیکر پہلے جدا ہوئے مجلس عقد سے توجائز ہے محمد قال  
 أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي هَيْمٍ فِي الرَّجُلِ فِي الثَّيَابِ فِي الثَّيَابِ قَالَ إِذَا  
 اخْتَلَفْتَ أَنْوَاعَ قَالَا يَا سَ بِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَكَلُكَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ  
 ابرہیم سے روایت ہے اور شخص کہ جن میں کہ کپڑے کی طرح سے بیچ سلم کرے کہ جہاں اس کی تین غنیمت ہو  
 توجائز ہے امام محمد نے کہا کہ اس کی بیعت میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ التَّحْنُوتِ عَلَى**  
 سُومِ أَخِيهِ لِإِنِّهِ سَلَّمَ بَهَا سَلَامَ مَنْ يَبْتَاعُ أَوْ يَشْتَرِي أَلَيْسَ بِرَاضِي سَوَكُنْهُ هُوَ  
 اور دوسرا آدمی اس سے اور زیادہ بول لگا کر اوس کا معاملہ بگاڑے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**  
**عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**قَالَ لَا يَسْتَأْمِرُ الرَّجُلُ عَلَى سُومِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خَيْبَتِهِ وَلَا تَأْجُسُوا وَلَا تَبَايَعُوا بِالْقَدْرِ**  
**الْحَجَّ مِنْ أَسْجَادٍ أَوْ قُلُوبٍ أَوْ جَدِّهِ وَلَا تَرْفُجُ الْمَرْءُ عَلَى عَمَلَتِهَا وَلَا عَلَى خَالَاتِهَا وَلَا**  
**تَسْتَلْ حَلَاقَ أَخِيهَا يَكْفَى مَا فِي مُخَفِّهَا فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ رَافِقُهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَكَلُكَ**  
**وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ وَأَمَّا قَوْلُهُ وَلَا تَأْجُسُوا فَالْرَجُلُ يَبْتَاعُ النَّشْءَ قَبْلَ أَنْ يَرَى الرَّجُلَ لِأَنَّهُ**  
**فِي الثَّمَنِ وَهُوَ لَا يُرِيدُ أَنْ يَشْتَرِيَ لِيَبْتَاعَ بِذَلِكَ غَيْرَهُ وَكَثَرَتْ فِي عَالِي سَوْمِهِ فَهَذَا هُوَ**  
**الْحَجْسُ فَلَا يَنْبَغِي دَأْمًا قَوْلُهُ لَا تَبَايَعُوا بِالْقَدْرِ فَهَذَا كَانَ يَبْتَاعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ**  
**كَيْفَ لَمْ يَكُنْ إِذَا أَكْفَيْتَ الْحَجْرَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ فَهَذَا أَكْرَدَهُ فَلَا يَنْبَغِي دَأْمًا يَبْتَاعُ فِيهِ**  
 فاسید ترجمہ ابی سید ظری اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بول  
 چپکاوے آدمی اور نہ بیچ بہاوی سلمان اپنے اور نہ بیچے پیغام نکاح کا اور پیغام نکاح اپنے کے اور  
 نہ بخش کر دینے اگر ایک شخص کچھ خریدتا ہو اور دوسرا اگر اوس جنس کی تعریف کرے یا زیادہ بول لگا دے  
 اور لینا منظور نہ ہو بلکہ منظور ہی ہو کہ لینے والا دیکھا دیکھی زیادہ عزت کرے تو یہ درست نہیں اور نہ  
 بیچ کر واپس میں ساتھ ڈالنے پتھر کے لینے بائع مشتری کو کہے کہ میرے اسباب میں سے جس چیز پر مشتری  
 لکری پڑے وہ چیز بیٹے تیرے ہاتھ پہنچی یہ درست نہیں اور جو کوئی فرد دیکر پڑے تو اوس کی اجرت  
 اسکو بتلا دے کہ مثلاً روزمرہ دوائے دزدگا اور نہ نکاح کیجاوے عورت اپنی بیوی پر اور نہ اپنی  
 خانہ پر اور نہ چاہے مطلق سو کن اپنی کی تاکہ اوٹا دے وہ چیز کہ اوس کے پالہ میں ہے لینے اسکو لیے





گو اختیار ہے جبکہ دیکھ سکے اگر چاہے تو سہوڑے اور چاہے تو بھڑے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا  
**باب ثانی** الذہب فی الفضة تكون فی الشیر والکھن سونا اور چاندی کہ سہوڑے اور چاندی میں ہو  
 اسکے خریدنے کا بیان محمد بن محمد قال أخبرنا أبو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابن کثیر قال إذا  
 كان الخاتم فضة وفيه فضة فاشتره بما شئت إن شئت تكليلًا وإن شئت كشيئًا  
 وكنّا نأخذ بطنك أو لا نأخذ البیع حتى نبع كما أن الثمن أكثر من الفضة التي في الخاتم  
 فيكون فضل الثمن بالفضة وهو قول أبو حنیفہ ترجمہ حماد سے روایت کہ اگر ہیم نے کہا  
 کہ حسب انگوٹھی چاندی کی ہو اور ہیم نے گدیہ ہو تو تو اسکو بطرح خریدے درست ہے خواہ تھوڑے سولے سے  
 خواہ بہت سے اور ہم سکونیں لیتے نہیں جائز کہتے ہم یہاں تک کہ معلوم کیا جاوے کہ سول چاندی  
 سے زیادہ ہے جو کہ انگوٹھی میں ہے پس زیادہ سول گدیہ کا بدلہ ہو جاوے گا اور یہی قول ہے امام ابو  
 حنیفہ کا محمد بن محمد قال أخبرنا أبو حنیفہ قال حدثنا الوليد بن سريج عن أنس بن مالك  
 قال بعث العباس بن عبد المطلب فضة خسرور فبقيت أحمكت صنعته فأمر الرسول أن  
 يبيعه فرجع الرسول فقال أين إذا دخل ورثته قال عمر بن الخطاب الفضل ربيعًا  
 وفيه نأخذ وهو قول أبو حنیفہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ خسرورانی چاندی کا ایک  
 رتن عمر بن عباس بھیجا جسکی سفست مضبوط کی گئی تھی سو حضرت عمر نے ایچی کہ اس کے بیچنے کا حکم  
 کیا سو ایچی پر آیا اور کہا کہ محکو اس کے تول سے زیادہ قیمت ملتی ہے عمر نے کہا کہ زیادہ قیمت نہ ملے  
 کہ زیادتی بیاج ہے اور اسکی ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب ثانی** الذہب  
 الثقال بالخنازير والردیو ملکہ درہم ہون بہاری درہم ہون کو خریدنا اور بیاج کا بیان محمد بن محمد قال  
 أخبرنا أبو حنیفہ قال حدثنا مروان بن محمد عن ابن عمر قال قلت لہ اننا  
 نقتل الارض بها الورق الثقال الكاسدة ومعنا درن خفاف نأفقه انبیع  
 درقنا بور قحیم قال لا ونکن بیع ورقك بالدنانیر واشترودار قحیم بالدنانیر ولا یباع  
 صلیحک بشیر حتی تستوفی منه فان صعد فوق البیت فاصد معه وإن دتب  
 فذب معه ویدہ نأخذ وهو قول أبو حنیفہ ترجمہ ابی ملیح سے روایت کہ مینے ابن عمر سے  
 کہا کہ مقرر ہم ایک زمین آتے ہیں جس میں چاندی بہاری کسوتی ہے اور ہمارے ساتھ چاندی ہلکی







وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ جَمَادِ سَوْدِیُّہُ کہ ابراہیم کہما کہ نہیں ثابت ہو شفوعہ مگر  
 زمین میں یا گھر میں اور سیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا  
 أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كُرَيْبٍ عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِجٍ قَالَ  
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَخٌ لِمَنِ بَيْتُهُ قَالَ  
 مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ رَافِعُ بْنُ خَدِجٍ رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
 ابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
 وَلِیکن تو اسکا زیادہ حقدار ہے اسو طو کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ  
 ہمسایہ زیادہ حق دار ہے کہ سب سے دیکھتے ہیں اپنے کے لینے جب کوئی مکان بیکے تو ہمسایہ کے ہوتے  
 ابھی آدمی اور اسکو مول نہیں سکتا امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ سیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو  
 حنیفہ علیہ الرحمۃ کا بِأَبِی الْمَضَارِبِ بِمَنْزِلَةِ الْمُتَعَارِفِ بِمَالِ الْبَيْتِ وَمِنْهَا الطَّيِّبَةُ مَا  
 حصہ پر مضارب کرنا اور تیسیم کے مال سے مضارب کرنا اور اسکی کمائی کو اپنے کمائی سے ملا نافع  
 مضارب یہ کہ ایک شخص اپنا مال سوداگری کے لیے کسی کو دی اور وہ محنت کرے اور آپس میں نفع  
 شیر الین آدم ہوں آدم یا کم و بیش مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
 إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَخٌ لِمَنِ بَيْتُهُ  
 قَالَ لَأَخْبِرَنَّ فِي هَذَا أَرَأَيْتَ لَوْ لَمْ يَرْتَبِ دِرْهَمًا مَا كَانَ لَهُ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ  
 حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ ابراہیم سے روایت ہے ایک رو کے تھیں کہ کسی کو سوداگری کے لیے مال و تنائی نفع  
 سے یا آدم ہوں آدم سے اور زیادتی دس درہم کی لینے شرط کر لی کہ معین جس سے علاوہ دس درہم  
 اور لون گا کہا امین بہتری نہیں بلکہ تیرا کہ اگر ایک درہم ہی نفع نہ ہو تو اسکو کیا ملے گا اور  
 سیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ  
 عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَزَائِشَةَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ لَوْنِي مَالٌ يَتِيمٌ لَخَلَّيْتُ لَهَا مَاءً  
 بِطَعْنِي شَرًّا لَوْ شَرَّيْتُ وَلَمْ أَجْزَلْهُ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
 ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ ابراہیم سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر میں یتیم کے مال کے

محمد بن ابی حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ اگر میں یتیم کے مال کے

والی ہوں تو البتہ ملاؤں میں کھانا اور سکا ساتھ کھانے اپنے کے اور پانی اور سکا ساتھ پانے اپنے کے  
..... اور نہ گردانوں میں اور سکو بجا و گندگی کے امام محمد رحمہ نے کہا  
کہ اس کی کوئی چیز نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا امام محمد رحمہ نے کہا کہ تیمم کے مال میں دھبی ہے  
چاہے سو کرے اگر اس کو امانت رکھنا چاہے تو امانت رکھے اور اگر اسے سوداگری کرنی ... چاہے  
تو سوداگری کرے اور اگر کسی کو مضاربہ کا طور سے دینا چاہے تو وہ اس کی کوئی چیز نہیں اور یہی  
قول ہے امام ابو حنیفہ کا **حکم** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ  
فَقِيرًا فَلْيَكْسَلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَ قَرْنًا تَرْجُمُهُ اِبْرَاهِيمُ رَوَيْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ كَمَا  
اس آیت کی تفسیر میں جو مال ہو جائے کہ تجارت سے تیمم کے مال سے اور جو کوئی محتاج ہو تو کما و موافق  
و مستور کے کما و او سے فرض ہے **حکم** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنِ الصَّبَّاحِ  
عَنْ نَجْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا يَأْكُلُ الْوَحْيِيُّ مَالِ الْيَتِيمِ شَيْئًا قَرْنًا  
وَلَا غَيْرَهُ وَبِهِ كَالْحَدِّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ عَنْ  
کہ کما وصیت دار تیمم کے مال سے کوئی چیز نہ کماوے نہ بطور قرض کے اور نہ کسی اور طرح سے اور  
اس کی کوئی چیز نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **حکم** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا الْكِتْبِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ  
رَكْوَةٌ وَبِهِ كَالْحَدِّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ عَنْ  
نہیں اور اس کی کوئی چیز نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** مَنْ كَانَ غَنِيًّا  
مَالِ مُضَارَبَةٍ أَوْ وَدِيعَةٍ أَوْ كَسْبٍ بِلَا مَانَةٍ كَالْمَالِ الْمَوْتَرِ كَمَا كَرِهَ **حکم**  
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ رَافِعٍ فِي الْمُضَارَبَةِ وَالْوَدِيعَةِ إِذَا كَانَتْ  
عِنْدَ الرَّجُلِ فَمَاتَ وَهَلِيهِ يَنْكَرُ قَالَ يَكُونُ جَمِيعًا أَسْوَأَ الْفُرْجَاءِ إِذَا الْمَوْتَرُ  
يَا عِيَانَهُمَا الْوَدِيعَةُ وَالْمُضَارَبَةُ وَبِهِ كَالْحَدِّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ  
ابراہیم سے روایت ہے مضاربہ اور امانت کو حق میں جبکہ ہو پاس کسی مرد کے اور مرد جاوے اور  
مرد اس پر قرض یا امانت کما کہ نسبت بہر منخواہ برائے ہیں جبکہ ہو پاس امانت اور مضاربہ کو ذات نہ

نہ بچانی جاوی اور سیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ الْمَنَاعَةِ بِالْمَثَلِ**  
 الزُّبْعِ تَمَّای یا چوتھائی پڑا رحمت کر نیکا بیان **ف** مزارعت یہ کہ کسی کو زمین دے کہ اس میں  
 میں ہووے اور جو اس میں پیدا ہووے آپس میں بانٹ لیں گے آدھوں آدھ یا کم و بیش اور مزارعت  
 امام ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہیں اور صاحبین اور تینوں اماموں کے نزدیک درست ہے  
**مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ أَنَّهُ سَأَلَ طَاوُسًا وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ**  
**عَنِ الزُّبْعِ بِالْمَثَلِ أَوِ الزُّبْعِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَكَرِهَهُ**  
**فَقَالَ إِنَّا كَادَ سَأَلُهُ أَرَضَ زُرْعَةً فَتَيْنِ أَجَلَ لِقَائِهِ قَالَ ذَلِكَ مُحْتَمَلٌ كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَأْخُذُ**  
**بِقَوْلِ إِبْرَاهِيمَ وَنَحْنُ نَأْخُذُ بِقَوْلِ سَالِمٍ وَطَاوُسٍ لَا تَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا تَرَحُّمًا**  
 روایت ہے کہ اس نے طاووس اور سالم سے تَمَّای یا چوتھائی پڑا رحمت کا حکم پوچھا اور انہوں نے کہا کہ ہکا  
 کچھ در نہیں سوچنے ابراہیم سے یہ بات ذکر کی سو اس نے اسکو مکروہ رکھا اور ابراہیم نے کہا کہ طاووس  
 کی زمین ہے اور اس میں مزارعت کرتا ہے پس سیدہ طراوس نے اس کے جواز کا حکم کیا امام محمد  
 نے کہا کہ ابو حنیفہ ابراہیم کے قول کو لیتے تھے اور ہم سالم اور طاووس کے قول کو لیتے ہیں ہم اس کا  
 کچھ در نہیں کہتے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَوْدِيُّ عَنْ وَاصِلِ بْنِ أَثَرٍ**  
**عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمَّا قَرَأَ آيَةُ نَفَرٍ عَلَى عَصَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ**  
**وَأَحَدٌ مِنْ عِنْدِي الْبَدْرُ وَقَالَ الْآخَرُ مِنْ عِنْدِي الْعَمَلُ وَقَالَ الْآخَرُ مِنْ عِنْدِي**  
**الْقَدْرُ وَقَالَ الْآخَرُ مِنْ عِنْدِي الْأَرْضُ قَالَ فَالْعَمَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**صَاحِبُ الْأَرْضِ وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْفَيْدَانِ أَحَدًا مَتًى فَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْعَمَلِ دِيْنَهُمَا**  
**أَكْلَ يَوْمٍ وَالْحَنْزَلُ زُرْعَةُ كَلَهُ بِصَاحِبِ الْبَدْرِ تَرَحُّمًا** یہ کہ ہکا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے وقت طاراؤسی شریک ہو اگئے کہ ہکا کہ تخم میں دن کا اور دوسرے نے کہ ہکا کہ محنت میں کرونگا  
 اور تیسرے نے ہکا کہ بل میں دن کا اور چوتھے نے ہکا کہ میں زمین دوں گا پس لغویا حضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے صاحب زمین کو یعنی اسکا حصہ مل گیا اور گردانی واسطے میل دے کے مزدور کا  
 مقرر اور گردانا واسطے صاحب بل کے ایک مہر دے ہر دن کے اور کیتی تخم دے کے حواگی  
**بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الزُّبَادَةِ عَلَى مَنْ أَجَرَ شَيْئًا يَكُونُ مِنَ الشُّجَاعَةِ أَلَا كَرُوحِي**

شخص ایک چیز کسی کو اجرت پر لے کر سیکرہ و زیادہ اجرت پر تو اس کا حکم ہے محمدؐ  
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ جَرُّ الْأَرْضِ تَحْرِيدًا وَلَا جَرُّهَا بِالْكَفَرَةِ  
 اسْتِجَارَهَا قَالَ لَا خَيْرَ فِي الْفَضْلِ إِلَّا أَنْ يُجَدِّثَ فِيهَا شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَ  
 هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے زمین کے کسی سے زمین اجرت پر لے  
 بہرہ دوس سے زیادہ اجرت کو ساتھ کسی کو دیدے کہہ کہ ہمیں بہتری زمین مگر یہ کہ ہمیں کوئی چیز نہیں بھاری کر  
 امام محمدؐ نے کہا کہ اس کی رو سے زمین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قَالَ أَخْبَرَنَا  
 أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ جَرُّ الْأَرْضِ تَحْرِيدًا وَلَا جَرُّهَا بِالْكَفَرَةِ  
 عَنْ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ تَرَ جَارًا لَطِيفًا فَاجْتَبَاهُ فَقَالَ لِمَ هَذَا فَقَالَ لِي يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ اسْتِجَارَةٌ قَالَ لَا اسْتِجَارَةَ لَشَيْءٍ مِنْهُ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 ایک باغ پر گزرتے ہوئے باغ آپ کو خوش لگا سو فرمایا کہ یہ باغ کس کا ہے رافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا  
 حضرت صلعم میرے ہیں اوسکو اجرت پر لیا ہے جناب سو گھڑا صلعم اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوس سے  
 کرے چیز اجرت پر نہ کرے محمدؐ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَزَاةٍ  
 عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ نَفَخَ  
 حَرَمَ مَلَكَةٍ فَخَرَّكَ رُبْعَ رُبْعًا وَأَكَلَ ثَمَرَهَا وَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ أُجُورِ بَيْتِ مَلَكَةٍ  
 شَيْئًا فَلَمْ يَأْكُلْ نَارًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ بَلْ كَرِهَ أَنْ يُتَبَاعَ  
 الْأَرْضُ وَلَا يُكْرَهُ بَيْعُ الْبَيْتِ وَاللَّهُ أَهْلُهُمْ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا کہ خدا تمہارے لئے مکہ حرام کیا سو حرام ہے اوس کے گروں کا بیچنا اور ان کے مول کا کھانا اور فرمایا  
 کہ جو کوئی مکہ کے گروں کی اجرت لے گا وہ تو سوا اس کے نہیں کر وہ آگ کہتا ہے امام محمدؐ نے کہا  
 کہ اس کی رو سے زمین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا کہ زمین کا بیچنا مکروہ ہے اور عمارت کا بیچنا مکروہ  
 نہیں بَابُ الْعَبْدِ يَأْذُنُ لَهُ سَيِّدُهُ فِي التَّجَارَةِ أَنَّهُ مَنَامٌ أَلَّا يَكُنِيَ بَعْدَ غَلَامٍ كُفْرًا  
 کے لیے اجازت دے تو غلام مٹا ہے محمدؐ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْعَبْدِ يَأْذُنُ لَهُ سَيِّدُهُ فِي التَّجَارَةِ فَصَارَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَعْتَقَهُ مَا حَبِيبُهُ  
 أَنْ يَحْكِيَهُ قِيمَتَهُ فَإِنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ بَعْدَ قِيمَتِهِ مِنَ الدِّينِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ فَضَّلَ طَلَبَ

الْعُمَاءُ الْعَبْدُ يَمَّا كَانَ عَلَيْهِ مِنْ قَضَلٍ فَإِنْ بَاعَهُ السَّيِّدُ عَنْهُمْ الْعُمَاءُ ثَمَّتْ لَهُ  
 فَإِنْ أُخْتِزَ الْعَبْدُ يَوْمَئِذٍ الدَّهْرُ أَخَذَهُ الْعُمَاءُ يَمَّا كَانَ فَصَلَّ عَلَيْهِ مِنَ الدِّينِ بَعْدَ  
 تَمَتُّهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ تَلَخُنْ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ إِذَا أَحَارَ الْعُمَاءُ الْمَبِيعَ فَإِنْ لَمْ  
 يُجِزْهُ كَانَ لَهُمْ أَنْ يَتَّقُوهُ حَتَّى يَبِيعَ الْعَبْدُ لَهُمْ فِي بَيْعِهِمْ إِلَّا أَنْ يَتَّقِيَهُمْ الْمَبِيعُ  
 أَوْ الْمُسْتَفْرِغُ ذِي بَيْعِهِمْ فَجَوَّزَ الْبَيْعَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ ابْنُ سَيْمٍ رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّ  
 كَسَى غُلَامًا كَوْنًا مَالِكًا سَوْدًا أَرَى كَيْ لِيهِ أَجَازَتُ دِيٍّ أَوْ غُلَامٍ بِقَرْضٍ مِنْ هَوَاوَسٍ أَوْ اسْكَا مَالِكًا اسْكُو  
 أَزَادَ كَرِيهَةً تَوْلَا زَمَّ غُلَامٍ بِتَقْرِيبِ سَائِبِي لِيَنْفَعَهُ نَاكَ قَرْضٍ حَوَاهُ كَوْدِي جَابِئَةٍ أَوْ اسْكَا رِيَادَةً هَوَاوَسٍ  
 كَوْنِي جَابِئَةٍ بَعْدَ قَبُولِ اسْكَا كَيْ أَوْ اسْكَا قَرْضٍ سَيِّئَةٍ أَوْ سَهْرًا تَوَلَّابٍ كَرِينٍ قَرْضًا غُلَامٍ سَيِّئَةٍ وَهَاجِرَةٍ كَوْنِي  
 هَوَاوَسٍ سَيِّئَةٍ أَوْ اسْكَا مَالِكًا اسْكُو كَرِيهَةً أَوْ تَوَلَّابٍ لَكَ يَابِئَةٍ أَوْ سَهْرًا سَوْدًا اسْكُو قَرْضًا هَوَاوَسٍ  
 كَيْ أَوْ اسْكَا كَرِيهَةً أَزَادَ كَوْنًا جَابِئَةٍ أَوْ سَهْرًا قَرْضًا غُلَامٍ سَيِّئَةٍ أَوْ سَهْرًا سَوْدًا اسْكُو قَرْضًا هَوَاوَسٍ  
 أَوْ سَهْرًا قَرْضٍ سَيِّئَةٍ أَوْ سَهْرًا سَوْدًا اسْكُو قَرْضًا هَوَاوَسٍ أَوْ سَهْرًا قَرْضٍ سَيِّئَةٍ أَوْ سَهْرًا سَوْدًا اسْكُو  
 جَابِئَةٍ كَرِينٍ قَرْضًا غُلَامٍ سَيِّئَةٍ أَوْ سَهْرًا سَوْدًا اسْكُو قَرْضًا هَوَاوَسٍ أَوْ سَهْرًا قَرْضٍ سَيِّئَةٍ أَوْ سَهْرًا  
 غُلَامٍ سَيِّئَةٍ كَرِينٍ كَرِيهَةٍ أَوْ اسْكَا رِيَادَةً هَوَاوَسٍ كَوْنِي جَابِئَةٍ بَعْدَ قَبُولِ اسْكَا كَيْ أَوْ اسْكَا قَرْضٍ  
 ابْنِ حَنِيفَةَ عَلَيْهِ الرِّحْمَةُ وَالْغُفْرَانُ **بَابُ حَتَمَانَ الْأَخِيرِ الْمَشْتَرِكِ مَرْوَرٍ مُشْتَرِكٍ فِي صُنَاتٍ كَلْبَانٍ**  
**مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عُرَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ شَرِيحًا لَمْ يَتَّخِذْ**  
**أَجِيرًا قَطُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ لَا يَتَّخِذُ الْأَخِيرُ**  
**الْمُسْتَفْرِغَ إِلَّا مَا جَبَّتْ يَدُهُ تَرْجِمُهُ حَوَاوَسٍ رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ سَيْمٍ لَمْ يَنْهِنِ ضَامِنٌ كَيْ مَرْوَرٍ كَوْنِي**  
 امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابن حنیفہ علیہ الرحمۃ کا کہ نہیں ضامن ہوتا مَرْوَرٍ مُشْتَرِكٍ مگر  
 مَوْصُورٍ کے ہاتھ اسکا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ لُبَيْدٍ أَوْ بَشِيرٍ مَوْلَى**  
**مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ**  
**لَا يَتَّخِذُ الْقَصَّارَ وَلَا الصَّائِغَ وَلَا الْحَائِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ**  
 ابی جعفر سے روایت ہے کہ تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بولی کو اور نہ سنار کو اور نہ جولا ہے  
 کہ امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا **بَابُ الْوَفِينِ**

وَالْعَارِيَّةُ وَالْوَدِيعَةُ مِنَ الْحَيَوَانِ وَغَيْرِهِ حَيَوَانٌ مُغَيَّرٌ كَسَبَابِ عَارِيَّتِ الْأَمَانَةِ كَالْحَيَوَانِ  
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ الْعَارِيَّةُ مِنَ الْحَيَوَانِ وَالْمَتَاعِ  
 مَا كُنْ يَخَالَفُ الْمُسْتَعِيرَ الْغَيْرَ الَّذِي قَالَ فَسُرِقَ الْمَتَاعُ أَوْ اخْذَهُ أَوْ نَفَقَتِ الدَّائِمَةُ فَلْيَكْفِرْ  
 حَكِيمٌ فَهَكَذَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمَةُ حَمَّادٍ وَرَأَيْتُ كَمَا إِبْرَاهِيمُ  
 كَمَا حَيَوَانٌ أَوْ مَتَاعٌ كِي عَارِيَّتِ بْنِ جَبْرِ كَمَا نَحْنُ خَلْفَتُ كَرِي سَتِيرِ طَرَفِ غَيْرِ أَوْ جَبْرِ كَمَا كَمَا سَمِعْتُ  
 سَمِعْتُ سَمِعْتُ قَوْلَ كِي خَلْفَتُ كَرِي أَوْ سَابِ جَبْرِ كَمَا كَرِي أَوْ سَابِ جَبْرِ كَمَا كَرِي أَوْ سَابِ جَبْرِ  
 تَوَابِعُ بَدَلِ نَسَبِ إِمَامِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الرِّحْمَةُ نَعْنِي كَمَا كَرِي قَوْلُ بِي إِمَامِ أَبُو حَنِيفَةَ عَلَيْهِ الرِّحْمَةُ كَمَا مُحَمَّدٌ قَالَ  
 أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَمَا يَكُونُ يَفْضَلُ الْعَارِيَّةُ قَالَ مُحَمَّدٌ  
 وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمَةُ حَمَّادٍ وَرَأَيْتُ كَمَا إِبْرَاهِيمُ عَارِيَّتِ بْنِ جَبْرِ  
 تَبِي إِمَامِ مُحَمَّدٍ نَعْنِي كَمَا كَرِي سَمِعْتُ لِي بِنِ إِبْرَاهِيمِ قَوْلُ بِي إِمَامِ أَبُو حَنِيفَةَ كَمَا مُحَمَّدٌ قَالَ  
 أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا كَانَ الرَّهْنُ كَيْسُوكَ أَكْثَرُ مِمَّا فِيهِمْ  
 فِي الْفَضْلِ مُؤْتَمِنٌ فَإِذَا كَانَ الرَّهْنُ أَكْثَرُ مِمَّا رَهْنٌ فِيهِ ذَهَبٌ مِنْ حَقِّهِ بِقَدْرِ  
 الرَّهْنِ وَكَانَ مَا بَقِيَ عَلَى صَاحِبِ الرَّهْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
 تَرْجِمَةُ حَمَّادٍ وَرَأَيْتُ كَمَا إِبْرَاهِيمُ نَعْنِي كَمَا كَرِي سَمِعْتُ لِي بِنِ إِبْرَاهِيمِ قَوْلُ بِي إِمَامِ أَبُو حَنِيفَةَ  
 تَوَابِعُ بَدَلِ نَسَبِ إِمَامِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الرِّحْمَةُ نَعْنِي كَمَا كَرِي قَوْلُ بِي إِمَامِ أَبُو حَنِيفَةَ عَلَيْهِ الرِّحْمَةُ  
 بقدر رهن کے اور جو باقی ہو تو قرض ہو گا رهن پر امام محمد نے کہا کہ سیکویم لیتے ہیں اور یہی  
 قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْبَرِ عَنْ سُوَيْدٍ  
 قَالَ أَفْشَرُ نَجَارِجُلٍ وَأَفْأَعُنْدَهُ فَقَالَ دَفَعْتُ إِلَى هَذَا ثَوْبًا لَا صَبِيحَةَ فَاحْتَرَقَ بَيْتِي  
 فَاحْتَرَقَ ثَوْبِي فِي بَيْتِي قَالَ أَدْنَعُ إِلَيْكَ ثَوْبِي قَالَ أَدْنَعُ إِلَيْكَ ثَوْبِي وَقَدْ احْتَرَقَ  
 بَيْتِي قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ احْتَرَقَ بَيْتِي كُنْتُ تَدْعُ لِحَبْرِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ  
 لَا يَطْمِئِنُّ مَا احْتَرَقَ فِي بَيْتِهِ لَئِنْ كَانَ هَذَا لَكَيْسٌ مِنْ جَنَابَةِ يَدِهِ تَرْجِمَةُ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْبَرِ  
 روایت ہو کہ ایک مرد فریج پائس آیا اور میں اس کے پاس بیٹھا تھا سو اس نے کہا کہ اس شخص نے مجھ کو  
 رنگینے کے لیے کپڑا دیا تھا سو میرا گھر جل گیا اور میرے گھر میں اس کا کپڑا بھی جل گیا اور اس نے کہا کہ اس کا

کہڑا دوسکویہے اوسنے کہا کہ میں اوسکا کپڑا اوسکو پہن دوں اور حالانکہ میرا کہ چل گیا شریع نے کہا کہ  
 بدلنا چاہیے تو اگر اُسکا کہ چل جاتا تو کیا تو اپنی اجرت چھوڑ دیتا امام محمدؑ نے کہا کہ نہیں ضامن ہوگا اس  
 چیز کا کہ اوسکے گھر میں چلی اوسواسطے کہ وہ اوسکے ہاتھ کا قصور نہیں کہ اوسپر تاوان آوے **باب**  
 میں اٹھ دَعْوٰی حق علی رجل اگر کوئی کسی مرد پر سجاد دعوی کرے تو اسکا کیا حکم ہے **محمدؑ**  
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هَرَبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ  
 عَلَى الْمُدَّعَا عَلَيْهِ وَكَانَ يَرُدُّ الْمِثْلَيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
 ترجمہ حاد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ گواہ کا لانا مدعی پر ہے اور اگر مدعی با پس گواہ نہ ہوں  
 تو مدعا علیہ پر قسم آتی ہے اور وہ قسم رد کرتے ہے امام محمدؑ نے کہا کہ اسکی قسم لیتے ہیں اور یہی قول ہے  
 امام ابو حنیفہ کا **باب** مَنْ أَخَذَتْ فِي غَيْرِ فَنَائِهِ فَمَوْضَائِهِمْ اَلْكَوِي اِنْبِطَاحِ  
 غیر میں کوئی چیز پیدا کرے تو وہ ضامن ہے **محمدؑ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ  
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هَرَبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ اَلْكَوِي اِنْبِطَاحِ  
 اِلَى الطَّرِيقِ قَالَ يَهْوُونَ كُلُّ نَوْحٍ اِذَا اَصَابَ هَذَا الَّذِي ذَكَرْتُ لَانَّهُ اَخَذَتْ كَيْفَا  
 فَيَمْلَأُ يَمْلَأُ وَلَا يَمْلَأُ سَمَاءَهُ فَقَدْ ظَنِمَ مَا اَصَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ  
 قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنی دو بار میں ہنر گردانی اور  
 اسکے ساتھ حملہ کر ڈھانکے یا پانچھانے کو راہ کی طرف نکالے کہا ہر چیز کا ضامن ہوگا جبکہ پہونچی  
 اوسکو کہ سینے ذکر کیا ہو اسطرح کہ اوس نے اپنے غیر ملک میں ایک چیز پیدا کی اور نہیں مالک ہے وہا  
 اوسکے کا سو ضامن ہوگا اوس چیز کا کہ پہونچی اوسکو امام محمدؑ نے کہا کہ اسکی قسم لیتے ہیں اور یہی  
 ہے قول امام ابو حنیفہ کا **باب** اَلَا تُحِبُّونَ دَاخِلَ قُرْبَانِي اَوْرَزَكَ خُصِي كَرْنِ كَابَا  
**ف** جو جانور کہ کہا یا جاتا ہو اوسکا خضی کرنا درست ہے جو بڑی عمر میں اور بڑی عمر میں درست نہیں  
**محمدؑ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هَرَبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ  
 اَهْلُ الْاَصَارِ مَخْلُوكُ الْحَاجِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ  
 حاد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قربانی واجب ہے ہنر والوں پر سوا حاصیوں کے کا لون پتہ قربانی  
 دہشت میں امام محمدؑ نے کہا کہ اسکی قسم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَلَّمَنِي ثَلَاثَةٌ أَكْبَامٍ  
 يُكْرَمُ التَّحَرُّ وَيُؤْمَانُ بَعْدَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُدُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ جَمَادِ  
 سَ رُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ نَسَبُهُ كَمَا أَنَّ قُرْبَانِي ثَلَاثِينَ دِينَارًا كَرَنِي وَرَبِّي قُرْبَانِي دِينَارًا وَدُونَ اسْمِ  
 سَ بَحِيحِي لَيْسَ كَرَنِي وَرَبِّي إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ  
 كَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْكَلُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
 سَاطِطٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَخَّرَ بِكَلْبَتَيْنِ أَمْلَأَ كَيْدَهُمَا  
 عَنْ نَفْسِهِ وَالْأُخْرَى عَنْ قَالِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ رَحِمَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ  
 سَاطِطٍ رُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو دُونَ كَلْبَتَيْنِ أَمْلَأَ كَيْدَهُمَا  
 وَبِحَجِّ كَرَنِي وَرَبِّي إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ  
 مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ كَامِلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَبَّاشٍ  
 أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ سِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ نَعْمَ لَا حَيَّةَ الْجَنَّةِ الشَّيْطَانُ مِنَ الْعَالَمِينَ  
 قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُدُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رُوِيَ عَنْ  
 كَمَا أَنَّ قُرْبَانِي ثَلَاثِينَ دِينَارًا كَرَنِي وَرَبِّي قُرْبَانِي دِينَارًا وَدُونَ اسْمِ  
 سَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ  
 مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ الْأَعْمَرِيُّ عَنْ  
 رَجُلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الْبَقَرَةُ مُجْزِي عَنْ سَبْعَةِ يَطْعَمُونَ بِهَا  
 قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُدُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ جَمَادِ سَ رُوِيَ عَنْ  
 كَمَا أَنَّ قُرْبَانِي ثَلَاثِينَ دِينَارًا كَرَنِي وَرَبِّي قُرْبَانِي دِينَارًا وَدُونَ اسْمِ  
 سَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ  
 مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ جَمَادِ سَ رُوِيَ عَنْ  
 عَنْ إِبْرَاهِيمَ يَمِينِي الرَّجُلُ يُطْعِمُ أَهْلِيَّكَ وَلَا يَأْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ كَبَّاسُ بْنُ قَالِ  
 مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُدُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رُوِيَ عَنْ  
 ابْنِي قُرْبَانِي دِينَارًا وَدُونَ اسْمِ كَرَنِي وَرَبِّي إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ  
 كَمَا أَنَّ قُرْبَانِي ثَلَاثِينَ دِينَارًا كَرَنِي وَرَبِّي قُرْبَانِي دِينَارًا وَدُونَ اسْمِ  
 سَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ  
 عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ يَمِينِي الرَّجُلُ يُطْعِمُ أَهْلِيَّكَ وَلَا يَأْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ يَعْرِضُ لَهَا عَوْرَاقًا





کا حسی کرنا درست ہے جبکہ اس کی بہتری مقصود ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول  
 ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي هَنِيمٍ أَنَّهُ كَانَ  
 يَكُونُ أَرَبًا كَرَأْسِهِمُ الْإِسْلَامَ مَعَ أَسْمِ اللَّهِ عَلَى نِيَّتِهِ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ تَقْبَلُ مِنْ فُلَانٍ  
 قَالَ مُحَمَّدٌ زَيْدٌ نَاخُنٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ عَنْ رُوَيْتٍ وَكَتَبَهُ وَهُوَ مَكْرُوهٌ  
 رَكِبَتْهُ ذِكْرُ نَامِ أَدَمِي كَاسَاتِهِ نَامِ أَدَمِ غُزُلٍ كَيْ قَرَابَانِي بِرَبِّهِ كَبَلَةٍ شُرُوعَ سَاتِهِ نَامِ أَدَمِ كَيْ قَبُولِ  
 فَلَمَّا نَزَلَ كَيْطُوفُ أَدَمِ مُحَمَّدٌ نَامِ أَدَمِ كَيْ قَبُولِ أَدَمِ أَدَمِ أَدَمِ أَدَمِ أَدَمِ أَدَمِ أَدَمِ أَدَمِ أَدَمِ  
 الدَّيَّانِي وَجِيءَ كَيْ جَانِزُونَ كَابِيَانِ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ  
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ فِي قَلْبِ كُلِّ سَلَمٍ أَسْمُ الشَّيْطَانِ وَفِي  
 أَوَّلِهِ كَيْسَمٌ قَالَ مُحَمَّدٌ زَيْدٌ نَاخُنٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ إِذَا تَرَكَ الشَّيْطَانُ نَاسِيًا رَحِمَهُ  
 جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رُوَيْتٍ وَكَتَبَهُ وَهُوَ مَكْرُوهٌ  
 ٹپ ہے یا زٹپ ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا جبکہ  
 ہوں کہ رسم اسے چھوڑے محمدؐ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي هَنِيمٍ عَنْ  
 رَجُلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ ذَكَوَةُ كُلِّ مُسْلِمٍ حَلَّتْهُ يَعْنِي بَيْنَكَ أَنْ الرَّحْلَ يَذِبُ  
 وَبَيْنَ أَنْ يَكُنِيَ أَتَى لَا بَأْسَ بِأَكْلِ نِيَّتِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ زَيْدٌ نَاخُنٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي  
 حَنِيفَةَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ عَنْ رُوَيْتٍ وَكَتَبَهُ وَهُوَ مَكْرُوهٌ  
 ہے یعنی اگر کوئی شخص جانور فرج کرے اور رسم اسے کہنی ہو لجاوے تو حلال ہے کہنا ناذیج کیے چھو  
 اسکے کا امام محمدؐ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا  
 مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ الْقَسِيمِ عَنْ عَامِرِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ أَصَابَ رَجُلٌ  
 مِنْ نَبِيٍّ سَلَمَةً أَرَبًا بِأَحَدٍ فَلَمْ يَحْدِثْ سَلَمَتَنَا فَذَكَوَتْ بِمَرْقَةٍ فَسَالَ الثَّيْبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَامْرَأَتُهُ يَا كَيْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ زَيْدٌ نَاخُنٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ  
 عائشہ نے کہا کہ نبی سلمہ کے ایک مرد نے احد میں خرگوش پکڑا اور اس نے فرج کے لیے چھری نہ پائی  
 سوا اسکو تیر تیر سے حلال کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکا حکم پوچھا سو حکم کیا اسکو حضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ کہانے اس کے کہ امام محمدؐ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی

قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا محمدؐ قال أخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد بن  
 ابراہیم عن عمار بن لہیع قال اذبح بكل شیء افری الا ذباحہ وانفسا لکم ما خللا السن والظفر  
 والعظم فانها مديونة قال محمدؐ ونبیہ کاخذ وهو قول ابو حنیفۃ ترجمہ اس میں ہے  
 روایت ہے کہ عمار نے کہا کہ جائز ہے حلال کرنا ساری چیز کے کہ رگین کاٹے اور خون بہا دے سو دھت  
 اور ناخن اور ہڈی کے کہ وہ چھریاں میں جھینون کی امام محمدؐ نے کہا کہ اس کو ہم لیتے ہیں اور یہی  
 قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمدؐ قال أخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا عبد  
 الملک بن ابی بکر عن شافع بن عمر بن عمر بن رضی اللہ عنہما قال اتی کعب بن مالک رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فسأله عن داحیۃ لہ کانت فی غنمہ  
 فتخوفت علی ساقہ الموت فذبحها عمروہ قالہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کعب  
 قال محمدؐ ونبیہ کاخذ وهو قول ابو حنیفۃ ترجمہ اس میں ہے کہ کعب بن مالک  
 رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپؐ اپنی ایک اونٹنی کا حکم پوچھا کہ اس کی بکریاں  
 میں تھی سو اس کی ایک بکری پر زیکا خوف کیا یعنی مرنے لگی اور اس کو پیر سے ذبح کیا سو حکم کیا اس کو  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کہا اس کے کہ امام محمدؐ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول  
 ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال أخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا سعید بن مسروق  
 عن عمار بن رفاعۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان نبیاً من رسل الصدقۃ  
 نذ فطکون فکما اعیایہم ان یاخذوہ وماہ رجل یسقیم فاصاب مقتلہ فقتلہ  
 فسأل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن اکملہ فقال ان لها وادی کا وادی  
 الوحش فلیذا احسنتم منها شیئاً من هذا فاصنعوا یہ کما صنعتم یہذا انکم  
 کلوہ قال محمدؐ ونبیہ کاخذ وهو قول ابو حنیفۃ ترجمہ اس میں ہے کہ رفاعہ بن مسروق  
 کہ زکوۃ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بہا کا سو لوگوں نے اس کو بکڑنا چاہا سو جیاد سکر بکڑنے نے  
 انکو تمکا یا تو ایک شخص اس کو تیرا اور اس کو قتل کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی کہانی کا حکم پوچھا  
 سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واسطے اون اونٹوں کے یعنی در بیان ان کے بہا گئے والے اونٹوں  
 کہ یہ اس میں ناند بہا گئے والوں کی جنگلی جانوروں میں سے سو جب تم اسے ایسے کوئی بات دیکھو یعنی

نفرت تو کرو ساتھ اس کے جیسے کہ کیا تم نے ساتھ اس کے پہر کہا تو اس کو امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم لیتے  
ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ**  
**مُسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رُفَاعَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ بَعْضَ أَتْرَدَى فِي مَسِيرِ الْيَدِ**  
**فَالَمْ يُقَدِّرْ عَلَى مَخْرَجِهِ فَوُجَّعَ لِيَكْلِينَ مِنْ قِيلٍ خَاصَرَتْهُ حَقِي مَاتَ فَلَاخَذَ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ**  
**عَسْتَبْرَأُ يَدَ رَهْمَانٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ ابْنُ عَرَسَةَ**  
ہے کہ ایک اونٹ مدینہ کے ایک کوٹین میں گرا سونہ قدرت پائی گئی اس کے بچہ کرنے پر اس کو اس کو کہہ کی  
طرف سے چہری چوٹی گئی یہاں تک کہ مر گیا سو اب ابن عمر نے اس کا دسواں حصہ دو درہم ہون سے لیا امام  
محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اس کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ**  
**أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَّاءَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ فِي الْبَعْضِ يَتَرَدَّى فِي نَبِيٍّ قَالَ إِذَا لَمْ يُقَدِّرْ**  
**عَلَى مَخْرَجِهِ فَحَبِطَتْ مَا وَجَّهَتْ فَهُوَ مَسْنُونٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ**  
ترجمہ ابراہیم سرور ہے اونٹ کو حقیقین کہ کوٹین میں گرے کہ اس کو جب اس کو بچہ کی قدرت نہ ہو  
تو جس جگہ کہ نوا اس کو چھوڑے پس ہی ہے جگہ بچہ کرنے اس کو کی امام محمد نے کہا کہ اس کو  
ہم لیتے ہیں **بَابُ ذِكْوَةِ الْجَنِينِ وَالْحَقِيقَةِ** پٹ کے بچے کے ذبح کرنے اور عقیقہ کا  
بیان **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَّاءَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ لَا تَكُونُ ذِكْوَةُ**  
**نَفْسٍ ذِكْوَةً تَهْتَبُ أَنْ الْجَنِينَ إِذَا أُمِيتَ أُمُّهُ لَمْ يَزَلْ كُلَّ حَتَّى يَدْرَكَ كَانَتْ**  
**قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاخُذُ بِهَذَا إِذْ ذِكْوَةُ أُمِّهِ إِذَا تَخَلَّفَ كَذَلِكَ**  
**أَبُو حَنِيفَةَ يَقُولُ ابْنُ أَبِي هَيْمٍ هَذَا تَرْجِمُهُ حَمَادُ عَنْ رُوَيْتِ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ نَعْنِي مَا ذَكَرْنَا مِنْ**  
کرنا ایک جان کا ذبح کرنا دو جانوں کا یعنی حبان ذبح کیا ہو تو اس کو پٹ کا بچہ نہ کہا جاوے  
یہاں تک کہ اس کو طلال کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے بلکہ بچے کا ذبح کرنا اس کی مان کا  
ذبح کرنا ہے جبکہ نام ہو پہلی ایش اس کی یعنی اگر کوئی مثل بکری طلال کرے اور اس کے پٹ ہو  
مرا بچہ نہ کہ نوا اس کا نام دے اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران ابراہیم کے قول کے ساتھ قائل  
ہیں **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَّاءَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ كَانَتْ الْعَقِيقَةُ**  
**فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ رَفِضَتْ تَرْجِمُهُ حَمَادُ عَنْ رُوَيْتِ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ نَعْنِي مَا ذَكَرْنَا مِنْ**

عقیدہ بیچ زمانے جاہلیت کے سوچ بلام آیا تو وہ چھوڑا گیا یعنی وہ جب رہا اسوہ طہ کا اسکا جواز باقی ہے محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفۃ قال حدثنا رجل عن محمد بن الحنفیۃ أن العقیقۃ كانت فی الجاہلیۃ فلما جاء الإسلام رخصت قال محمد بن الحنفیۃ ۱؎ وہو قول أبو حنیفۃ ترجمہ محمد بن حنیفہ سے روایت ہے کہ عقیدہ جاہلیت میں تھا سوچ بلام آیا تو وہ چھوڑا گیا امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسکی ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ما یکہ من الثبات والکرم وغیرہ ترجمہ مبری سے کیا چیز مکرہ ہے اور خون وغیرہ کا بیان محمدؐ قال أخبرنا عبد الرحمن بن عمار عن الأوزاعی عن واصل بن الجحیل عن مجاہد قال کره رسول الله صلى الله عليه وسلم من الثیاب سبعة المراءۃ والمثانة والغدة والحیاة والکرو والاشکین والکرم وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم یحیی من الثیاب مقدما ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ مکرہ رکھو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مبری سے ستا چیز ایک تہ دوسری ستانہ تیسری غدہ چوتھی حیا پانچوین ذکر چھوین دونوں خضیے ساتوین خون اور تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے مبری سے اگلی طرف اسکی **باب** ما اکل فی اللہ والنجس جبکہ اور دریا کا کونسا جانور کھانا درست ہے محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال خیر فی شئ مما یكون فی الماء الا السمک قال محمد بن الحنفیۃ ۲؎ وہو قول أبو حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ پانی کی کسی چیز میں تہری نہیں مگر مچھلی میں امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال کل ما جرد عنه الماء وما قذف به ولا تأکل ما طفا قال محمد بن الحنفیۃ ۳؎ وہو قول أبو حنیفۃ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ کھاؤ وہ مچھلی کہ کھل گیا اور اسے پانی پینے خشک ہو گیا یا سرک گیا اور وہ مچھلی کہ دریائے کنارے پر پینکدی اور نہ کھاؤ وہ مچھلی کہ مکر پانی کے اوپر آجادی امام محمد نے کہا کہ اسکی ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال کل السمک کله الا العنابی ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ تو کھائے مچھلی مگر جو مکر پانی کے اوپر آجادی محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم















ترجمہ حماد سے روایت کیا کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے ساتھ میں نبیؐ کعبہ اور شک انور کے  
جبکہ دونوں کو ملا کر بگودے اس طرح کہ سوای اسکے نہیں کہ مکروہ رکھا گیا ملا کر بگودا اونکا واسطے  
تنگی سانس کے پہلے زمانے میں جیسے کہ مکروہ رکھا گیا گہی اور کوشش اور یا چرب خدا تعالیٰ نے مسلمانوں  
پر رخصی کی تو دونوں کو اکٹھا بگودا درست امام محمدؐ نے کہا کہ اس کی کوئی جگہ نہیں اور یہی قول ہے  
امام ابو حنیفہ کا **باب التَّيْسُ الشَّدِيدُ** گارہی بنیہ کا بیان **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو**  
**حَنِيفَةَ عَنْ حَمَادٍ قَالَ كُنْتُ أَنْتَفِئُ النَّبِيَّ فَقَدْ خَلْتُ عَلَى ابْنِ هَيْمٍ وَهُوَ يَطْمُوعُ**  
**مَعَهُ فَأَوْقَى قَدْ حَامَزَ نَبِيَّيْنِ فَلَمَّا رَأَى ابْنُكَ عَنْهُ قَالَ حَلَنْتَنِي عَاقِبَةً عَنْ عَبْدِ اللَّهِ**  
**مَسْعُودٍ رَفَعَنِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ رُبَّمَا طَعَمَ عَيْنَهُ لُحْمًا نَبِيًّا لَهُ تَبَيَّنَتْ سِيرَتُهُ**  
**أَمْ وَلَكِنْ عَبْدُ اللَّهِ فَشَرِبَ وَسَقَانِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ** ترجمہ حماد  
روایت ہے کہ میں بچہ کعبہ سے بچتا تھا سو میں ابراہیمؑ پاس گیا اور وہ کہنا کہ تانا سو میں نے اس  
کے ساتھ کہنا کہ یا ہر بنیہ کا ایک پایہ لایا گیا سو جب اس نے اس سے میری دیر دیکھی تو کہا کہ حد  
بیان کی مجھے علقہ نے عبد اللہ بن مسعودؓ کہ اس نے اکثر اوقات اس کے پاس کہنا کہ یا ہر بنیہ  
نے اپنا بنیہ منگایا کہ سیرین اسکی ام ولد اس کے لیے بگوتی تھی سو یا اور مجھ کو بلایا امام محمدؐ نے  
کہا کہ یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هُرَيْرٌ**  
**بْنُ زَوْرٍ عَنِ النَّخَعِيِّ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ**  
**مَسْعُودٍ رَفَعَنِي اللَّهُ عَنْهُ كَانَ النَّبِيُّ لَهُ فَنِيَّةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ لَمْ يَخُذْ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ**  
**حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى** ترجمہ ضحاک سے روایت ہے کہ ابو عبیدہ چلا سو اس کو عبد اللہ کی سہ  
ثلثا دیکھائی جس میں ان کے لیے بنیہ بگوریا جاتا تھا امام محمدؐ نے کہا کہ اس کی کوئی جگہ نہیں اور یہی  
قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو**  
**إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ بَنِي الْحَطَّابِ رَضِيَ قَالَ إِنَّ لِلْمُسْلِمِينَ**  
**جُزْءًا مِنَ الطَّعَامِ مِثْلَ لَيْلٍ عَمْرٍاءَ لَا يَنْقُصُ لِحُومِ هَذِهِ الْأَيْلِ فِي**  
**بَطُونِهَا إِلَّا التَّيْسُ الشَّدِيدُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ** ترجمہ عمر بن سہول  
روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہر مسلمان کے لیے اس میں دسٹے طعام انکو

کے اور ان میں پرانی عمر کی آل کے میں اور تحقیق نشان یہ ہے کہ نہیں قطع کرتا گوشت ان اوٹوں کا  
انکے بیٹوں میں مگر نبیہ جبکہ گارہا مہ اور جوش ہارے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا  
**مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
**أَتَى عَمْرًا قَدْ سَكَرَ فَطَلَبَ لَهُ عُنْدَ رَأْفَتِهَا أَعْيَاهُ ذَهَابُ عَقْلِ قَالَا لَحْسَبُ**  
**فَإِذَا خَمًا فَاجْلِدُوهُ وَدَعَا بِعَصَاكَ فَطَلَبَتْ فِي إِذَا دَوْنَهُ فَذَاتُهَا فَإِذَا تَبَيَّنَ شَدِيدٌ**  
**مُسْتَبِيعٌ قَدْ عَلِمَ بِذَلِكَ سَرُّهُ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحِبُّ الشَّرَابَ النَّبِيُّ رَضِيَ اللَّهُ**  
**وَسَقَى جَلَسَاؤُهُ ثُمَّ قَالَ هَذَا الْكُسْرُوهُ بِالْمَاءِ إِذَا غَلَبَكُمُ شَيْطَانُهُ قَالَ مُحَمَّدٌ**  
**هَذَا أَقُولُ أَبُو حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ اِبْرَاهِيمُ** سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ پائے ایک گنوار لایا گیا اس حال  
میں کہ مست تھا سواؤس کے اس کے غدر چاہا سو جبکہ تمسکایا اس کو عقل کے دور ہونے نے تو کہا کہ آ  
کو قید رکھو سو جب تندرست ہو تو اس کو کوڑے مارو اور جو شربت اس کے رہن میں بچا ہوا تھا اس کو  
تمسکایا اور چکھا پس نگاہ وہ بینہ گارہا تھا منع کیا گیا سو پانی تمسکایا اور اس کو توڑا اور یہ حضرت  
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوست رکھتا گارہے شربت کو سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ شربت پیا اور  
اپنے پاس بیٹھنے والوں کو بلا باہر کہا کہ جب اس کا شیطان تم پر غالب ہو بیٹھ گارہا ہو کہ جو بہن  
مارے تو اس کو پانی سے توڑ ڈالو امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا  
**بَابُ تَبَيُّنِ الْبَطِيخِ وَالْعَصِيْبِ** نبیہ اور عصیرہ کے ہونے کا بیان **مُحَمَّدٌ**  
**قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا طَبَخَ الْعَصِيْبُ فَذَهَبَ ثُلَاثُهُ**  
**وَبَقِيَ ثُلَاثُهُ مَبْلٌ أَوْ يَغْلِي ثَلَاثًا يَوْمًا قَالَ مُحَمَّدٌ دَبَّ مَخْذُكُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ**  
**تَرْجِمَهُ حَمَّادٌ** سے روایت ہے کہ ابرہیم نے کہا کہ جب انگور کا پھوڑ پکایا جاوے سو اس کی دو تہائی  
ختم ہو جاوے اور ایک تہائی باقی رہے پہلے اس کے کہ جوش ہارے تو اس کا کچھ ڈرنین امام  
محمد نے کہا کہ اس کے ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** مشہور قول میں امام محمد  
کے نزدیک شربت حرام ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ**  
**أَنَّهُ كَانَ كَيَشْرِبُ الطَّلَاةَ قَدْ ذَهَبَ ثُلَاثُهُ وَبَقِيَ ثُلَاثُهُ لَهْ يَنْتَبِهُنَّ فَيَتَرَكْنَ**  
**حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ سَخِرْبُهُ وَكَمْ يَبْذُلُكَ يَأْسًا قَالَ مُحَمَّدٌ رَحَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ**

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ طلا پیتے تھے جبکی دو تہائی خشک ہو جاتی تھی اور ایک تہائی پوری  
 رہتی اور کیا جاتا تھا اور اسکے لیے اوس سے نمید پس چوڑ دیتا تھا اور سکو بیات تک کرب کاڑھا ہو جاتا  
 تو اسکو پیتا اور اسکا کچر نہ دیکھتا تھا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ اخْبَرَنَا ابُو**  
**حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابُو لَيْدٍ عَنْ سُرَيْجٍ عَنْ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ ابْنِ مَالٍ رَضِيَ**  
**اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَثُرَ بِطَلَا عَلَى الصَّوْفِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا**  
**وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَرَبَّ مِنَ الطَّلَا إِلَّا مَا ذَهَبَ ثُلَاثًا وَيَبْقَى ثُلَاثُهُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ**  
**حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى** ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ تھوہہ پیتے طلا کو ادھ پر پینے  
 جو آگ براد ہا خشک ہو جاتا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے اور نہیں لائق ہے اسکو پینا طلا  
 کا مگر جبکی دو تہائی خشک ہو جاوے اور ایک تہائی باقی رہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ  
 اللہ علیہ کا **بَابُ الشُّكْرِ وَالْحَسْبِ سَكَرَ** اور شراب کا بیان **فَسَكَرَ** اسکو کہتے ہیں کہ  
 شربت خرماتر کا کاڑھا ہو جاوے اور جہاگ لگاؤ **مُحَمَّدٌ قَالَ اخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ رَجَعِ**  
**عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ إِذَا رَجُلٌ يَدُ صُغْرٍ فَسَاكَ**  
**عَنِ الشُّكْرِ فَتَعَاهُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ قَبِيحٌ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ**  
**ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ أَوَّلَاكُمْ وَلَدٌ فَا عَلَى الْفِطْرَةِ فَلَا تَدَاؤُهُمْ**  
**بِالْخَمْرِ لَا تَعُدُّوهُمْ بِعَارٍ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلِ الرِّحْسَ سَقَاءً إِنَّمَا أَمْنُهُمْ عَلَى مَنْ سَقَاهُمْ**  
**قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ** ترجمہ ابراہیم سے  
 روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمہاری اولاد کو سلام کے طریق پر پیدا ہوتی ہے  
 پس نہ دو کرو انکی ساتھ شرب کر اور نہ غذا دو اور نہ کو ساتھ اس کے آس پاس کے خدا سے پاک ہے  
 حرام میں شفا نہیں رکھی سوا اسکے نہیں گناہ اسکا مگر اوپر جو انکو پلاتے ہیں امام محمد نے  
 کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **فَ** جو چیز دست کر

یا نشہ لادوہ شراب اور حرام ہے خواہ انکور سے بنی یا کھجور سے خواہ سننے سے یا شہدی یا گیسوں یا چوبی  
یا بجا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے ناری اور سیندھی یا کوئی کس اس پر جیسے بنگ وغیرہ وغیرہ  
اور بہت اسکا حسب عام ہے اور یہی سب سب ناموں کا اور امام اعظم کے نزدیک حرام شراب ہی جو  
شیرہ انکور سے بنے اور جو شہد کو کاڑھی ہو کر جھاگ لادو اس کے سوائے اور چیزیں بدون نشہ کے اور نیکے  
نزدیک حرام نہیں لیکن فتویٰ امام محمد کے قول یہ ہے کہ ہر قسم کی شراب حرام ہے انکور سے ہو یا کھجور  
وغیرہ سے **باب الشرب فی الاذیعیۃ والظروف والنجس والسنون اور ثلثیا وغیرہ**  
بہنے کا بیان **محمد** قال أخبرنا أبو حنیفۃ قال حدثنا علقمۃ بن مرثد عن ابن عمر عن  
عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال کنت تھیبکم عن  
زیارۃ القبور فزودوها ولا تقولوا ہجرا فقد اذن محمد فی زیارۃ قبور اصحابہ وھم  
لھوم الاصابۃ ان تمسکوا فو قتلوا یا م قاصد کوا ما لہا انکم وکرو وانا انما  
تھیبکم لیوسع موسعکم علی فہنیرکم وعن النبی فی الذبک والحنک  
المرثۃ قائم ربوا فی سبیل طرب فان الظرف لا یجلی شیئا ولا یجتمہ ولا اکثر بوا  
المسک قال محمد بن سبہ کاخذ دھوقول ابو حنیفۃ ترجمہ ربکہ روا بہ کہ حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو منع کیا کرتا قبروں کی زیارت سے سو اب تم انکی زیارت کیا کرو اور  
نہ تجھڑو اور ان کو کھجور پس تحقیق اجازت دی گئی محمد کو واسطے زیارت کرنے قبران اپنی کے اور  
منع کیا تھا یعنی تم کو تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے سے سو اب کو چنک تمہارا  
جی چاہے اور جمع رکھ دینے تو تم کو صرف اس واسطے منع کیا تا تاکہ فراخی کرے مالدار محتاج پر اور منع  
کیا تا ہر گز نہ کہ جو ہر اسے کہ سب کرنے سے کہ وہ میں اور نہ ہر باسن میں اور مال والی روغنی باسن  
میں سو اب سب تینوں میں ہر اس واسطے کہ باسن کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور کسی کو حرام کرتا ہے  
اور نہ ہر شے مال چیز کو امام محمد کے کہ اسکی ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ  
کا **محمد** قال أخبرنا أبو حنیفۃ قال حدثنا ایسی بن ثابت عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
انہ قال کنت تھیبکم عن  
المرثۃ قائم ربوا فی سبیل طرب فان الظرف لا یجلی شیئا ولا یجتمہ ولا اکثر بوا  
المسک قال محمد بن سبہ کاخذ دھوقول ابو حنیفۃ ترجمہ ربکہ روا بہ کہ حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو منع کیا کرتا قبروں کی زیارت سے سو اب تم انکی زیارت کیا کرو اور  
نہ تجھڑو اور ان کو کھجور پس تحقیق اجازت دی گئی محمد کو واسطے زیارت کرنے قبران اپنی کے اور  
منع کیا تھا یعنی تم کو تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے سے سو اب کو چنک تمہارا  
جی چاہے اور جمع رکھ دینے تو تم کو صرف اس واسطے منع کیا تا تاکہ فراخی کرے مالدار محتاج پر اور منع  
کیا تا ہر گز نہ کہ جو ہر اسے کہ سب کرنے سے کہ وہ میں اور نہ ہر باسن میں اور مال والی روغنی باسن  
میں سو اب سب تینوں میں ہر اس واسطے کہ باسن کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور کسی کو حرام کرتا ہے  
اور نہ ہر شے مال چیز کو امام محمد کے کہ اسکی ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ  
کا **محمد** قال أخبرنا أبو حنیفۃ قال حدثنا ایسی بن ثابت عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
انہ قال کنت تھیبکم عن





فِيهِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَانَا أَنْ نَأْكُلَ زُفْرَةَ الذَّهَبِ  
وَالْفِضَّةِ دَأْبَ النَّسَبِ فِيهِمَا وَلَا تَلْبَسَ الْحَرِيرَ وَالذِّيَابِجَ فَإِنَّهُمَا لِلشَّرِّ كُنْ فِي الدُّنْيَا فَيُفْعَمَا  
لَنَا وَالْآخِرَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ دِيْبُهُ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ مَرْجُومٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى  
سے روایت ہے کہ میں خدیفہ کے ساتھ مدائن میں ایک سینہ دار پر اترنا سو وہ ہمارے پاس کہا لا یا سو مہنے  
کہا یا یہ خدیفہ نے بائی لنگا یا سو وہ چاندی کے برتن میں اس کے پاس بائی لا یا سو خدیفہ نے برتن بکڑاوا  
اور کمرے پر بار سو مہناک کیا سبکو اس چیز نے کہی ساتھ اس کو پس کہا کیا تم جانتے ہو کہ میں یہ کام  
کو اسطے کیا مہنے کہنا میں خدیفہ نے کہا کہ میں پچھلے سال میں ہی ایک بار اوپر اترتا سو مہنے  
اس کو خبر دی کہ منع فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہا میں ہم بیچ برتنوں سو مہنے اور چاندی  
کے اور یہ کہ بیوین ہم اول میں اور نہ پہنچے ہم رشیم کو اور نہ دیا کو اس واسطے کہ وہ واسطے سرکاری کے  
میں بنامین اور وہ ہمارے لیے میں آخرت میں امام محمد نے کہا کہ اس کی ہم لیتے ہیں اور یہی قول  
ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** اللَّيَالِي مِنَ الْحَدِيدِ وَالشُّصْرَةِ وَالْحَرِيرِ رَشِيمٍ وَرَشِيمَتُهُ وَرَشِيمَتُهُ  
بِسْمِ كَابِيَانِ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَ جَيْشًا فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَلَمَّا قَبِلُوا أَتَاهُمْ  
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتَاهُمْ قَدْ دَخَلُوا خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَقْبِلُهُمْ فَلَمَّا بَلَغَهُمْ خَرَجَ عَلَيْهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالنَّاسِ إِلَيْهِمْ لَيْسَ مَا تَعَهُمْ مِنَ الْحَرِيرِ وَالذِّيَابِجِ فَلَمَّا رَأَوْهُمْ عَمَرَ  
غَضِبَ وَأَعْرَضَ عَنْهُمْ ثُمَّ قَالَ الْقَوَائِيَابُ أَهْلُ النَّارِ فَلَمَّا رَأَوْا غَضِبَ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ الْقَوَاهِ ثُمَّ أَتَوْا يَعْنِدَ رُؤْنٍ فَقَالُوا إِنَّا لَنَسْتَأْهِمُ لِرَبِّكَ فِي اللَّهِ الَّذِي أَفْتَدَا  
عَلَيْنَا قَالَ فَسَرَى ذَلِكَ عَنْ عَمَرَ مَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْعَامِلِ الْأَصْبَحِ وَالْإِصْبَاحِ  
وَالثَّلَاثَةِ وَالْأَسْبَحِ قَالَ مُحَمَّدٌ دِيْبُهُ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ مَرْجُومٍ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ رُوِيَ  
ہے کہ حضرت عمر نے ایک لشکر بھیجا سو خدا کے انکو فتح دی اور بہت غنیمتیں آئے لکین سوجب وہ پہرے  
اور عمر کو خبر پہونچی کہ وہ نزدیک آ پہونچ میں تو لوگوں کے ساتھ اونکے پیٹوای کو نکلے سوجب پہونچی  
انکو لکنا عمر کا ساتھ لوگوں کے طرف اونکے توجہ انکے ساتھ رشیم اور دیا تہا سو اونوں نے ہنسنا سو  
جب عمر نے انکو دیکھا تو غصے ہوئے اور ان کے منہ پیرا پہر کہما کہ پیکر و کپڑے دو بیوین کے سوجب

اوسونے عمر کا حصہ دیکھا تو انکو پہنیکا پر غلہ پائے ہوئے کے ٹپے اور عرض کی کہ ہنسنے تو انکو اسو  
 پہنا تا تا کہ وہ دین ہم شجر کو غنیمت سمجھ کر جو دلہانے تکو ہاتھ لگائے سو حضرت عمر سے غصہ دور ہوا ہم  
 اجازت دی رشیم کی نشان میں یہ ہے ایک اونگلی اور دو اونگلی اور تین اونگلی اور چار اونگلی کے امام  
 محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ  
 یحییٰ بن عمار عن ابراہیم قال قال عبد اللہ بن مسعود یقوی اللہ عنہ القوا  
 الشہر تکی فی اللباس ان یتواضع احدکم حتی یتلبس الصوف او یختر قال  
 محمدؐ وریہ ناخذن وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ ابراہیم روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے  
 کہا کہ بچہ پڑھتے ہیں جو لباس میں لینے دو طرح کے کپڑے کے باعث مشہور ہو رہا ہے کہ تو تواضع کر  
 ایک تیار ایسا تک کہ پہنے اونکا کپڑا یا خیر امام محمدؐ نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام  
 ابو حنیفہ کا کہ خیر ایک کپڑے کا نام ہے کہ بنا جاتا تھا صوف و رشیم سے اور وہ مباح ہے اور صوف  
 اور رشیم اسکو پہنا ہے اور جو خیر تمام رشیم کا ہوتا ہے وہ مطلقاً حرام ہے محمدؐ قال اخبرنا  
 ابو حنیفہ عن سلیمان بن ابی العلاء قال سأل جعیل بن جعیل وانا جالس  
 عنده عن الحسن بن علی بن سعید قال قال حنیفہ بن الیمان غلبت فکسی بقیہ  
 وبنائہ فقص الحزیر فکلتا قایم امریہ فانزع عن الذکور وتول عن الاناث قال  
 محمدؐ وریہ ناخذن وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ سلیمان روایت ہے کہ جعیل بن سعید نے جہر  
 سے رشیم کے پہنے کا حکم پوچھا اور میں اس کے پاس بیٹھا تھا سو سعید نے کہا کہ حدیث کو چون غائب  
 ہوا سو اس کے بیٹوں اور بیٹیوں نے رشیم کرتے پہنے سو جب حدیث آئی تو حکم کیا اس کے اتارنے  
 کا سو دونوں کہنیا گیا اور عورتوں پر چڑھا گیا امام محمدؐ نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول  
 ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا الثقیف  
 بن ابراہیم البصری ان عثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف وایاھم  
 قال ابن مالک وعمران بن حصین وحسینا وشریحنا کانوا یلبسون الخ قال  
 محمدؐ وریہ ناخذن وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ یثیم روایت ہے کہ حضرت عثمان اور  
 عبد الرحمن اور ابو ہریرہ اور انس بن مالک اور عمران اور حصین ان حصین اور شریح تو پہنتے خیر کو امام محمدؐ





ابو حنیفہ عن علقمہ بن مرثد عن ابن بربک عن ابيہ رضى الله عنه عن النبی  
صلی الله علیہ وسلم قال کان اذا بعت حیثا قال اعرف الیوم الله وفي سبیل الله  
فقاتلوا من کفر بالله لا تغلوا ولا تغدوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولهم اذا احاصرت  
حصنا او مدینة فادعوهم الی الاسلام فان اسلموا فاحبروهم انهم من  
المسلمین لهم مالهم وعلیهم ما علیهم وادعوهم الی التحوّل الی الاسلام  
فان ابوا فاحبروهم انهم ذمیة وان ادبوا ان یعطوا الجزیة فانیدوا الیهم  
ثم قاتلوهم وان ارادوا کما ان تذلّوهم علی حکم الله فلا تذلّوهم فاکملوا لکم  
ما احکم الله فیهم ولکن انزلوهم علی حکمکم ثم احکموا فیهم واذا ارادوا  
منکم ان تعطوهم ذمیة الله فلا تعطوهم ولکن اعطوهم ذمیةکم وکم اباکم  
فانکم ان تحضروا الذمیة حذیر من ان تحضروا ذمیة الله فجل قال محمد ویه  
ناخذ وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ بریدہ روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب  
لشکر کو کمین روانہ کرتے تو اون کو فرماتے کہ اسم اللہ رخصہ کی راہ میں اور مارو جو خدا کو نہ مانے اور  
غنیمت کے مال میں جو بری نہیں سمجھو اور قول نہ توڑو اور کسی کا نامک کان نہ کاٹیو اور لڑکے کو ماریو  
اور جب تم کسی قلعہ والوں یا شہر والوں کو گمیر تو بلاؤ اور کو طرف اسلام کے کہ مسلمان ہووین  
اگر وہ مسلمان ہووین تو خبردار کہ انکو مقررہ سے مسلمانوں میں سے میں انکو ملیگا جو مسلمانوں کو  
ملتا ہے یعنی ثواب اور غنیمت اور ان پر واجب ہوگا جو مسلمانوں پر واجب ہوتا ہے پہر اون سے  
رجوہست کر کہ اپنا وطن چھوڑ کر دارالاسلام میں آہیں اور اگر وہ لوگ ایمان لاکر وطن  
چھوڑنا قبول نہ کریں تو اون سے خبر کر دے کہ وہ جنگی مسلمانوں کی طرح ہونگے اور اگر وہ  
مسلمان ہونے سے انکار کریں تو اون سے جزیرہ مانگ سداگر وہ جزیرہ دینا قبول کریں تو خبر کر دو  
انکو کہ وہ ذمی لوگ ہیں یعنی خدا اور رسول کی پناہ میں آہیں اور اگر خبر یہ دینے سے انکار کریں  
تو انکا عہد انکی طرف پہنچد وہ پہر اون کو لڑو اور اگر وہ تم سے حل میں کہتے انکو خدا کے حکم پر  
اتار دینے اون سے خدا کا عہد کرو تو انکو خدا کے حکم پر اتار دینا سولے سے کہ تم نہیں جانتے کہ  
کیا ہے حکم اللہ کا بیچ سقدے اونکے کے کہ پہنچے صلہ کرنی خدا کی مرضی کے موافق ہے یا نہیں

وَالْمُسْلِمِينَ قَاتِلُوا أَكُفْرًا كَبِيرًا فَانظُرْ إِلَى الْعَرْشِ عِزِّكَ فَإِن كَانَ مِنَ الْمُقَكَّمِينَ

لیکن اتار دے تم انکو اپنے حکم پر اور اپنی مرضی پر پہرہ کر دو بیچہ اور انکے اور اگر دے تم سے چاہیں کہ تم انکے  
 خدا کا اور اسکے رسول کا عہد کرو تو ان سے یہ عہد نہ کرو لیکن انکو اپنا اور اپنے باپ وادوں کا قول  
 اقرار دواسر اسطے کہ اگر تم سے اپنی عہد شکنی ہو جاوے تو خدا کی عہد شکنی سے گناہ میں بہتر ہے  
 امام محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لینے میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا**  
**أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَسَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا قَاتَلْتَ قَوْمًا فَادْعُهُمْ إِذَا لَمْ يَكْفُفْهُمْ**  
**الدَّعْوَةُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخِذٌ فَإِنْ كَانَتْ بِلَفْظِهِمُ الدَّعْوَةُ فَإِنْ شِئْتَ فَادْعُهُمْ**  
**إِنْ شِئْتَ فَلَا تَدْعُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُمَا رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ ابْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ**  
**رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَلَ قَوْمًا فَادْعَهُمْ إِذَا لَمْ يَكْفُفْهُمْ**  
 تو کسی قوم سے لڑے تو انکی اسلام کیطرت بلا جبکہ ان کو اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو امام محمد  
 نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں سوا اگر انکو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو تو یہ انکو خواہ دعوت کر یا نہ کر لینے  
 ان کو دعوت کرنا ضرور نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **بَابُ الْغَنِيمَةِ وَ**  
**النَّفْلِ بِالْغَنِيمَةِ** اور زیادہ دینے کا بیان **فَغَنِيمَتِ** اس مال کو کہتے ہیں کہ حاصل ہو کفار سے  
 ساتھ لڑائی اور جنگ کے اور جو مال کہ بغیر لڑائی کے حاصل ہو اسکو فتنے کہتے ہیں اور نفل کہتے  
 ہیں زیادہ حصہ دینے کو سوا حصہ عام شکر کے لینے درست ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**  
**قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ الثَّوَالِ بْنِ أَبِي حَصَّةٍ قَالَ بَشَّاهُ عُمَرَ فِي حَبِيشَ**  
**إِلَى مَضَرَ فَاَصْبُؤْ غَنَائِمَهُمْ فَتَقَسَّمْ لِيْلَافِيسَ سَهْمَيْنِ وَلِلزَّاجِلِ سَهْمًا فَفَضَى بِذَلِكَ**  
**عُمَرَ نَصِيًّا اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا اقْوَلُ أَبُو حَنِيفَةَ وَلَكِنَّا نَاْخِذٌ بِهَذَا**  
**لِكُنَّا نَرَى لِيْلَافِيسَ ثَلَاثَةَ أَشْهُمٍ سَهْمًا لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِهَرَسَةَ رَحِمَهُمَا مِنْ دَرَجَةِ**  
 ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکو ایک لشکر میں مصر کیطرت بھیجا سوا ان کو غنیمت اتار  
 لے لی سو تقسیم کے اس نے واسطے سوار کے دو حصے اور واسطے پیادے کے ایک حصہ سورا ضعی ہوا  
 ساتھ اس کے عمر رضی اللہ عنہ امام محمد نے کہا کہ یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور ہم اسکو نہیں لیتے  
 ولیکن ہماری اسے یہ ہے کہ سوار کو تین حصے دیے جاوین ایک حصہ اسکا اور دو حصے اس کے  
 کہوٹے کے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَسَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّكَ كَانَتْ**  
**لِيَسْحَبُ النَّفْلَ لِيُفْزِعَ بِذَلِكَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى عَدُوِّهِمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاْخِذٌ**







وَأَهْلًا وَآلًا بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ ترجمہ علی بن اقر سے روایت ہے کہ تھے مگر کنا دیتے لوگوں کو مدینے میں  
 اور وہ اپنے گھروں سے ہر حال میں کہ آپ کو ہاتھ میں لٹا بیٹھی تھی سو مگر ایک مرد بزرگ سے کہ اپنے بائیں ہاتھ  
 سے کنا تاتا مگر تھے کہا کہ اسے بیکہ اصرار کے اپنے ہاتھ سے کنا دے گا اس نے کہا اسے بیکہ اصرار کے  
 وہ ہاتھ مشغول ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلے گئے بہرہ و سرگردن اس سیر گذر سے اور وہ بائیں ہاتھ سے  
 کنا تاتا سو عمر نے اس سے کہا کہ اسے عبد اللہ دے اپنے ہاتھ سے کنا دے گا اس نے کہا کہ اسے عبد اللہ  
 وہ مشغول ہے اس طرح میں باریہ واقع ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اس کو کن چیز سے مشغول  
 کر کہ اس نے کہا کہ خاک سوتے کنے کن کاٹا گیا تھا سو جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس بیٹھ کر  
 رونے لگے اور کہنے لگے کہ تجھ کو وہ صوف کون کرتا ہے اور تیرا سر اور کپڑے کون دھوتا ہے کون ایسا  
 ایسا کرتا ہے سو اس کے لیے ایک غلام منگایا اور اس کے لیے سواری اور طعام کا حکم کیا اور جو اس کو  
 سواری اور جو اس کے لائق ثناء تاک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے اپنی آوازیں  
 بلند کیں اس حال میں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کرتے تھے اس سبب کہ وہ کسی اونٹوں  
 زمی اس کے ساتھ اس مرد کے اور کوشش اس کی ساتھ مسلمانوں کے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا  
 أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ الْعَسَبُ بْنُ الْخَطَّابِ خِيفَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ طَعَنَ فَقَالَ رَجُلٌ اللَّهُ فَوَاللَّهِ مَا فِي  
 الْأَرْضِ أَحَدٌ كُنْتُ أَكْفَى اللَّهُ يَحْيَى فَقَالَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ تَرْجُمَةُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَوَيْتَ  
 کہ حضرت علی عمر پاس آئے جبکہ انکو نیزہ مارا گیا سو کہا کہ تجھ کو خدا رحمت کرے سو قسم ہے خدا کی نہیں  
 زمین میں کوئی کہ لون بن اللہ کو ساتھ حکم سے اس کے کے محبوب تر و زیادہ سیر محبوب ہے یعنی  
 تیرا حکم نہ مجھ کو سب سے زیادہ محبوب تر ہے تَابِ الصِّدِّيقِ وَالْكَذِّبِ الْغَيْبِ وَالْبَهْمَانِ  
 سج اور جہوت اور غیبت اور بہتان کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
 مَعْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنْتُ مِنْكُمْ  
 اس کُنْتُ إِلَّا كَذِبَةً وَاحِدَةً قِيلَ وَمَا هِيَ يَا أبا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ أَرْجِلُ لِرَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِرَجُلٍ مِنَ الطَّائِفِ بِرَجُلٍ لَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ مَنْ كَانَ يَرْجِلُ  
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ أُمِّ عَبْدِ فَاتَانِي فَقَالَ نِي آتِي





اور اگر مالدار ہو اور بیٹے کو مال میں سے کوئی چیز لے لے کر دے تو وہ اس پر قرض ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا  
**محمّد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ لَيْسَ لِلْكَافِرِ مِنْ مَالِ  
 ابْنِهِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَحْتَاجُ إِلَيْهِ مِنْ طَعَامٍ أَوْ شَرَابٍ أَوْ كَسُوَةٍ قَالَ فَحَدَّثَنَا فِيهِ  
 نَافِعٌ وَهُوَ يَقُولُ إِنِّي حَنِيفَةٌ مَرَّ مَرَّةً حَمَّادٌ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ  
 کوئی چیز اپنے بیٹے کے مال میں سے لے کر دے کہ اس پر قرض ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا **باب من دنا**  
 عَلَى خَيْرٍ كَيْفَ فَفَعَلَ كَمَا كَرِهَى بَنِي إِسْرَافِيلَ وَكَرِهَى وَهَذَا مَذْهَبُ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ  
 أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مُرْقَدٍ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُسْتَحْسِنُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَا عَمِلْتُ بِشَيْءٍ مِمَّا أَحْبَبْتُ عَلَيْهِ إِلَّا نَكَلْتُ سَأَلَكَ عَلَى فَمِنْ فَبَيَّانُ الْأَنْفَالِ أَنْفَالُكَ فَلَا نَكَلُ  
 فِي مَقْبَرَةٍ بَنِي إِسْرَافِيلَ فَمِنْ فَبَيَّانُ الْأَنْفَالِ أَنْفَالُكَ فَلَا نَكَلُ فِي مَقْبَرَةٍ بَنِي إِسْرَافِيلَ  
 فَوَجَدَ فِيهَا بَعْضَ أَصْحَابِ كُنْ فَفَعَلَ كَمَا كَرِهَى بَنِي إِسْرَافِيلَ وَكَرِهَى وَهَذَا مَذْهَبُ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ  
 اللَّهُ الْكَلْبُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَنْ كَرِهَى بَنِي إِسْرَافِيلَ وَكَرِهَى وَهَذَا مَذْهَبُ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ  
 مَا نَطَقَ فَمَنْ مَلَكَ تُحْجَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْدِ تَحْدِثِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُكَ  
 فَإِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَمَا عَمِلَ مَرَّ مَرَّةً حَمَّادٌ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ  
 کہ آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے میں تجھ کو سوار کر دوں لیکن  
 میں تجھ کو ایک جوان انسان کی طرف اہ بلانا ہوں جا کہ مقرر تو اس کو نبی فلان کے مقبرے میں پاؤں گا  
 کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیرا کرتا ہے پس تحقیق اس کے پاس ایک اونٹ ہے کہ وہ تجھ کو اوپر سوار کرے گا  
 سو وہ مرد چلا یہاں تک کہ بنے فلان کے مقبرے میں آیا سو اس کو اوس میں پایا اس حال میں کہ وہ اپنے ساتھیوں  
 کے ساتھ تیرا انداز ہی کرتا تھا سو اس نے اس کے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری مانگنے کو  
 آیا تھا سو میں نے آپ کے پاس کوئی چیز نہ پائی سو اس نے اس کو اس حال سے خبر کی سو اس نے کہا تم ہے اس  
 اس راہ کی کہ اس کے سو کوئی لائق عبادت کے نہیں کہ البتہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے فرمایا

تھا سو اس کے پاس سے دو بار گئی پہر چلا اور اس کے اوٹ پر سواری کیا پہر وہ اوٹ پر حضرت کے پاس آیا  
 اور حضرت نے وہ بات بیان کی سو حضرت صلعم نے اس کو فرمایا کہ جا پس تحقیق دلالت کرنیوالا نکلی پرمانند  
 کرنوالے اس کے ہے **باب** الولیۃ ولیمہ کا بیان **محمّد** قال أخبرنا ابو حنیفہ  
 عن الہیثم قال لما تزوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم أم سلمة رضي الله تعالى عنها  
 أوکمه علیها سونیا وکمرأوقال ان نسلت سبعت کن وسبعت لصواحياتک قال  
**محمّد** یعنی یقیم عندہا سبعا وعیند صواحياتہا سبعا قال **محمّد** وریہ ماخذ  
 وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ یہ تم سے ورت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ سے نکاح  
 کیا تو ولیمہ کیا اور سپرتو اور کچھ سے اور فرمایا کہ اگر تو چاہے تو تیرے پاس سات دن ہوں اور سات  
 دن تیرے صاحبوں کے پاس ہوں امام محمد نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ اس کے کلمات دن ٹھہرن اور  
 اس کے صاحبوں کے پاس ہی سات دن ٹھہرن اور یہی ہے قول ہمارا اور امام ابو حنیفہ کا **باب**  
 التہنید بعد کا بیان یعنی دنیا میں تھوڑی چیز پر کفایت کرنی **محمّد** قال أخبرنا ابو  
 حنیفہ قال حدثننا حماد عن ابراہیم قال ما تتبع ال **محمّد** صلی اللہ علیہ وسلم  
 وسلم ثلثة ایام متابعۃ من خبز البر حتی فارق **محمّد** صلی اللہ علیہ وسلم  
 الدنیا وما زالت الدنیا علیہم عشرة کدرة حتی فیض **محمّد** صلی اللہ علیہ وسلم  
 والہ وسلم فلما فیض الدنیا علیہم متبا ترجمہ چاروں روپے کہ ابراہیم نے  
 کہا کہ نہیں پٹ بہر کیا یا آل محمد نے تین دن پہلے درپے گھوٹ کی روٹی سے یہاں تک کہ اپنے دنیا  
 چھوڑی اور مدینہ رہی دنیا اور پترنگ اور سیاہ یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا  
 سو جب حضرت کا انتقال ہوا تو متوجہ ہوئی اپنی دنیا پر کہ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مال  
 کی بہت کثرت ہوئی اور صاحب مالدار ہو گئے **باب** الدعوة دعوت کا بیان **محمّد**  
 قال أخبرنا ابو حنیفہ قال حدثننا **محمّد** بن قیس ان ابا العوجاء العشار  
 کان حیدفا لمسرونی فکان یدعوه فیا کل من طعامہ وکثرت من شرابیہ  
 ولا یسأله قال **محمّد** وریہ ماخذ ولا یسأله یدلک ما یعرف خبیثا بعینہ  
 وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ ابا عوجا عشرینے والا مسروق

کا دوست تھا سو وہ اسکی رحمت کیا کرتا سو سرق اسکا کھانا کھاتے تھے اور اسکا پانی پیتے تھے اور  
 اسکی پوجتے نہ تھے کہ یہ وجہ طہال سے ہے یا حرام سے امام محمد نے کہا کہ اسکی پوجتے ہیں کہ اسکا کچھ  
 در زمین جنگ کہ ہو ہر حرام کو نہ بچانے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا**  
**أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي هَرِيمٍ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى الرَّجُلِ فَعَلْ مِنْ طَعَامِهِ وَاشْرَبْ**  
**مِنْ شَرِبِهِ وَلَا تَسْأَلْهُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ مَا كَلَّكَ يَسْتَرِبُ شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ**  
**أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ حَمَادُ عَنْ رُوَيْحَةَ** کہ اگر آپ نے کہا کہ جب تو کسی مرد پاس جاوے تو اسکا کھانا کھا  
 اور اسکا پانی پی اور اسکی حال نہ پوچھ امام محمد نے کہا کہ اسکی پوجتے ہیں جب تک  
 کسی چیز کو نہ بچانے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ سَمِعَ**  
**عَمْرًا عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي هَرِيمٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِذَا دَخَلْتَ بَيْتَ امْرِئٍ مِنْكُمْ فَعَلْ مِنْ طَعَامِهِ وَ**  
**اشْرَبْ مِنْ شَرِبِهِ وَلَا تَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ مَا كَلَّكَ يَسْتَرِبُ شَيْئًا**  
**وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ** ترجمہ حَمَادُ رَوَى **عَنْ رُوَيْحَةَ** کہ اگر آپ نے کہا کہ کھا جاتا کہ جب تو کسی  
 مسلمان کے گھر میں جاوے تو اسکا کھانا کھا اور اسکا پانی پی اور کسی چیز سے نہ پوچھ امام محمد  
 نے کہا کہ اسکی پوجتے ہیں جب تک کسی چیز کو نہ بچانے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ کا  
**مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَعِ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا**  
**فَدَعَاهُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُتْنَا مَعَهُ فَلَمَّا وَضَعَ الطَّعَامُ تَنَادَلْنَا وَتَنَاوَلْنَا**  
**مَعَهُ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَضْعَةً فَلَا كَمَّ فِي يَدِهِ طَوِيلًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ**  
**يَأْكُلَهَا نَأْكُلُهَا مِنْ يَدِهِ وَامْسَكَ عَنِ الطَّعَامِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ مُحَمَّدٍ هَذَا**  
**مِنْ أَيْنَ هُوَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَاءَ كَانَتْ لِمَا حَبِ لَنَا فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَنَا شَيْءٌ فَتَشَرَّبْنَا**  
**مِنْهَا بَعْضُهَا فَفَضَعْنَا هَذَا حَقٌّ حَقٌّ مَاجِيهَا فَنُعْطِيهِ مِنْهَا فَا مَرُّهُ**  
**النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ يَرْفَعُ الطَّعَامَ دَانَ يُطْعِمُهُ الْأُسْرَ قَالَ مُحَمَّدٌ**  
**وَبِهِ نَأْخُذُ لَوْ كَانَ الْكَلْبُ عَلَى حَالِهِ الْأَوَّلِ مَا أَمْرِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**أَنْ يُطْعِمَهُ الْأُسْرَى وَلَكِنَّهُ رَأَى قَدْ حَجَّ مِنْ مِلْكِ الْأَوَّلِ وَكَرِهَ أَكْلَهُ لِأَنَّهُ عِنْدَنَا**



[illegible]





وَاِذَا كَانَ اَقْلُ مِنْ ذَلِكَ اُخْبِرْهُ كَمَا عَلَي قَدْرِ الشَّيْءِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ اسکا ترجمہ یہی ہے  
 جواب دے گا کہ اگر اس سے کم ہو تو اجرت نہیں لے جاوے اور اسکی موافق مسافت کو اور یہی قول ہے  
 امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا فتویٰ ہے اگر کسی کا غلام ہواگ جاوے اور کوئی آدمی اسکو کپڑا دے جسے تین  
 دن کی مسافت ہو تو اسکی اجرت چالیس درہم ہیں اور اگر اس سے کم ہو تو اسی حد تک اجرت دینا چاہیے  
**باب من آتتہ لقطۃ فہو جربی ہو فی چیز یا دوسے وہ اسکو مشورہ کرے جسے اسکا مال**  
 اخبرنا ابو حنیفۃ قال اخبرنا ابو ایوب عن ابي عن علي بن ابي طالب قال قال في اللقطۃ یمنہا کھلا  
 فان حلت صایحہا فلا تصدق فیہا او بائعہا و تصدق فی ثمنہا غیر ان صاحبہا یا الخیار  
 ان فلتا ذمتہ وان فلتا ترکہ کہ قال محمد بن یحییٰ ناخذ وهو قول ابو حنیفۃ روح  
 ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص فرمایا پڑی ہوئی چیز کے حق میں کہ مشورہ کرے اسکو ایک برس  
 پہلے اگر اسکا مال اس سے قراوہ اسکو دے دے ورنہ اسکو خیرات کر دی جائے اسے اور یہی کیفیت خیرات کر دی  
 لیکن اس کے لئے کہ اس کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس سے بدلہ لے لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے امام محمد  
 نے کہا کہ یہی کوہم یقینہ میں اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا محمد بن یحییٰ قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد بن  
 زید انہم قال فی اللقطۃ تصدق فیہا احب الی من اکلہا فان کنت تحتکما کا کلت قال  
 ابی یوسف قال محمد بن یحییٰ ناخذ وهو قول ابو حنیفۃ ترجمہ چاروں حدیثوں سے کہ اگر ہم نے کہا پڑی ہوئی  
 چیز کے حق میں کہ صدقہ کرے اور اسکو چھ برس میرے نزدیک اور اس کے کہانے سے پس اگر تو بخیر  
 سو کہ تو تو کچھ درہمیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم یقینہ میں اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا **باب** لو تمم المصلۃ  
 فی الشجرۃ اشد الشجرۃ من الوجع والخلل بدن کوڑھ اور اسے بال میں خیر کے بال ملانے اور سونہ  
 سے بال لینے اور حلا لگانے والو کا بیان محمد بن یحییٰ قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد بن زید انہم  
 قال اشد الوجع والصلۃ والخلل والخلل کہ والوا شمة والستونۃ قال محمد بن یحییٰ  
 اما الوانہ کہ قال فی فصل فی شجرہا فہذا امرہ محمد ناو لا باس بہ لہا کان صونا  
 فاما الخلل والخلل کہ قال الرجل یخلو امداۃ ثلثا فیسأل رجلا ان یدفعہا لہا  
 کہ فہذا لا یجب فیہا لیسأل ولا یسئل ان یفعل لہا والوا شمة الی ثلثہم الکفین والرجل

[illegible]

اسی ایدہ کو امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم یقیناً بین اور سی قول ہے ابو حنیفہ کا محمد بن قاسم  
اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم انا کان یکرہ ان یوسم الداہیۃ فی وجعھا  
ایضا رب الحجۃ قال محمد بن قاسم ناخذ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ پر  
تھے وہ یہ کہ فرار دیا جاوے چاہا اپنے بھائی سے یعنی اس کے منہ کو مارا جاوے امام محمد نے کہا کہ اس  
کو ہم یقیناً بین محمد بن قاسم قال اخبرنا ابو حنیفہ عن ابراہیم عن ابن عمر انا کان  
یقیناً علی الخبیثۃ ثم یفرض ما تحت القبۃ قال محمد بن قاسم ناخذ وهو قول ابن  
حنیفہ ترجمہ یقیناً سے روایت ہے کہ نبی ابن عمر رضی اللہ عنہما قبضہ کرتے ابنو داہی پر یعنی ہنگام  
سٹی میں لیتے ہیں کہ اتنے وہ چیز کہ زیادہ ہوتی سٹی سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم یقیناً بین اور  
یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا باب الخضاب بالحناء والکحلۃ مندی اور  
دسے خضاب کرنا یقیناً محمد بن قاسم قال اخبرنا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ عن ابن  
عبد اللہ قال اتشنا ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمفان من شمس رسولہ  
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فخصوبۃ یا حناء ترجمہ عثمان بن عبد اللہ سے روایت ہے  
کہ لای ہمارے پاس ام سلمہ بی بی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جوڑی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
بال مبارک رنگا ہوا مندی سے محمد بن قاسم قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد  
قال سالت ابراہیم عن الخضاب بالکحلۃ قال نعم الخبیثۃ وکرہیدہ لک ما قال محمد  
وقام ناخذ وهو قول ابن حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ حماد روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے وہم کے خضاب کا  
حکم پوچھا اور اس نے کہا کہ پاک و خوشبو اور اس کا کچھ ڈرنہ دیکھا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم یقیناً بین  
اور سی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمد بن قاسم قال اخبرنا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ  
قال حدثننا ابو حنیفہ عن ابن یزید عن ابی الاسود الدؤلی عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ  
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال احسن ما ھین شہیدہ الشعث الخنا واکتہ ترجمہ  
ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین اس چیز ہے کہ تفر کر و  
تم ساتمہ اسکے بال مندی اور تم سے پینے مندی اور دسے کو ملا کر اس کے خضاب کر کے محمد بن قاسم  
قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثننا محمد بن قیس قال ابی ہریرۃ عن الحسن بن علی رضا

۹  
ع  
حکام بن  
مندی اور  
دسے خضاب  
ملا کر کے  
غلام حیدر  
عنوتہ



ابراہیم کو دیکھا کہ بعد اوسکے کتابین کہتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم اپنے بین ادیبی قول ہے  
 امام ابو حنیفہ کا **باب الذی یقول علی المسلمین إذا سلموا** اگر عہد وال کا فرمان کر  
 سلام کہے تو اوسکو سلام کا جواب پورے محمدؐ قال أخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا اللیث  
 عن ابن مسعود یقوی اللہ عنہ انہ صحب حبلاً من اہل الذمۃ فلما اراد ان یفارقہ  
 قال السلام علیک قال وعلیک السلام قال محمدؐ نکرہ ان یتکلم المسلمون المسلمین  
 بالسلام ولا یأتوا بالسلام علیہ وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک آدمی رو  
 کی صحبت کی سوچا اس سے جدا ہونیکا ارادہ کیا تو کہا کہ السلام علیک ابن مسعود نے کہا وہ علیک  
 السلام امام محمدؐ نے کہا کہ مکروہ ہے یہ کہ ابتدا کرے سلمان کا ذکر و سلام کے اور اسکو سلام کا جواب  
 دینے کا کچھ ذر نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا **باب لیکلہ القدر شب قدر**  
 بیان محمدؐ قال أخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا عاصم بن ابی النجود عن ذر بن  
 حبیش عن ابی اسحاق کہی حنی اللہ عنہ قال لیکلہ القدر لیکلہ سبع وعشرون ذلک  
 ان اللیلۃ تسبیح صبیحۃ ذلک الیوم لیس لہا شعاع کا تھا طلعت ترقد فی ترجمہ فر  
 بن حبیش سے روایت ہے کہ ابی بن کہی نے کہا کہ شب قدر کی رات ستائیسویں رات ہو اور مقرر سوچ  
 چڑھتا ہے اوسدن کی صبح کو اسطرح سے کہ اوسکو کچھ روشنی نہیں ہوتی جیسے کہ وہ طشت ہو کہ سوتا  
**باب من عمل عملاً اکتسب اللہ رزاقہ وارحموا الضعیفین المساکین والصغیری** جو  
 نیک عمل کرے تو خدا اوسکو اپنی چادر پہنا دیگا اور رحم کر دو وضعیفون پر یعنی عورت اور لڑکے پر محمدؐ  
 قال أخبرنا ابو حنیفہ رحمہ عن حماد بن ابراہیم قال اسیر واما شہدہ واعلموا  
 ما شہدتمہ ما من عبد لیس شیعنا الا اللہ اللہ تعالیٰ رزاقہ ترجمہ حماد سے روایت ہے  
 کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز چاہو پوسیدہ کرو اور جو چاہو ظاہر کرو اور زمین کوئی بندہ کہ کوئی دہانکو  
 مکر کہ خدا تمہارے اوسکو اپنی چادر پہنا دیگا محمدؐ قال أخبرنا ابو حنیفہ رحمہ اللہ  
 حدثنا شیعنا کنا یرفعہ الی اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال ارحموا الضعیفین المساکین  
 والصغیری ترجمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کر دو وضعیفون پر عورت اور لڑکے پر عبادت  
 الامارۃ ومن استن سنیۃ حسنۃ عمل بہا من بعدہ سرداری کا بیان محمدؐ

قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد بن عمار عن إبراهيم قال قلنا يوجر فيهم ما ليس بعد  
موتهم ولديك غولك بعد موتهم فهو يوجر في دعائه ورجل يحكم على رجل به ويعمل به  
الناس فهو يوجر على ما عمل به أو يحكم ويوجر ترك أو فعل صدقة ترجمه حماد روایت  
ہے کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے جن میں مردے کو مرنے کے بعد ثواب دیا جاتا ہے ایک تو لڑکا  
ہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے لیے دعا کرے پس وہ ثواب دیا جاتا ہے اس کی دعا میں اور دوسرا  
وہ مرد ہے کہ علم سکھا دی اور اس کے ساتھ عمل کیا جاوے اور لوگوں کو سکھاوے پس وہ ثواب دیا  
جاتا ہے سپر کہ عمل کرے ساتھ اسکے یا سکھا دی اور قیل وہ مرد ہے کہ زمین خیرات کر جاوے  
محمّد قال أخبرنا أبو حنيفة عن ابن عباس عن الحسن البصري عن النبي  
صلى الله عليه وآله وسلم أنه قال يا أبا ذر إن الأمانة أمانة وهي يوم القيمة خير  
وندا أمانة إكتمان هذا بحقيقة أمانة الذي عليه فيها وإن كذالك يا أبا ذر  
ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت علی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے ابو ذر مقرر سرداری امانت  
ہے اور وہ قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی ہے مگر جو کہ لے اسکو ساتھ حق اس کے لیے ہر ادا  
کرے جو اس میں اس پر آتا ہو اور یہ کہو کہ ان سے ہو سکتا ہے اسے ابو ذر یعنی اس کا حق ادائین  
کر سکتا محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد بن عمار عن إبراهيم قال قلنا يوجر فيهم ما ليس بعد  
موتهم ولديك غولك بعد موتهم فهو يوجر في دعائه ورجل يحكم على رجل به ويعمل به  
الناس فهو يوجر على ما عمل به أو يحكم ويوجر ترك أو فعل صدقة ترجمه حماد روایت  
ہے کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے جن میں مردے کو مرنے کے بعد ثواب دیا جاتا ہے ایک تو لڑکا  
ہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے لیے دعا کرے پس وہ ثواب دیا جاتا ہے اس کی دعا میں اور دوسرا  
وہ مرد ہے کہ علم سکھا دی اور اس کے ساتھ عمل کیا جاوے اور لوگوں کو سکھاوے پس وہ ثواب دیا  
جاتا ہے سپر کہ عمل کرے ساتھ اسکے یا سکھا دی اور قیل وہ مرد ہے کہ زمین خیرات کر جاوے

الحمد لله كتاب فيضistar في شرح كتاب الآثار تصنيف امام محمد  
بن حسن شيباني ثم شاگرد رشید امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ عبد اللہ الصمد عبد العزیز  
محمد عبد الرشید علی محمد تاجر کتب کثیرہ بازار لاہور کے اہتمام سے  
مطبع گلزار محمدی لاہور میں نہایت صحت اور عمدگی سے شائع ہوا  
زبور طبع سے مزین ہو کر مطبوع طبایع خاص و عام ہوسا اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں  
کو اس سے فائدہ پہنچائے اور اس پر عمل کرنیکی توفیق عطا فرماوے آمین

# فہرست ابواب کتاب باریک بینی سے

صفحہ	مطالعہ کتاب	صفحہ	مطالعہ کتاب	صفحہ	مطالعہ کتاب
۱	بیان میں وضو کے	۲۴	سے بیٹے چٹا ہوا اور اس کو خواب میں	۲۷	یونہی کی گیسٹری اور وہ مسجد میں
۵	بیان میں گھوڑے چھ گدے بل	۲۸	اذان دینے کا بیان	۲۸	سے جوق کا بیان
۶	کے چھوٹے پانی سے وضو کرنا درست ہے	۲۹	نہار کے وقتوں کا بیان	۳۰	اگر نماز اذان کے اپنے گھر میں نماز پڑھو
۹	اسعد و غیر سے کیا بیان	۳۰	جمعہ اور دو روز عیدوں کے دن نماز	۳۱	اگر نماز کا حکم سمجھو
۱۱	انگ کی پکی چیز سے نہ کر کے کا بیان	۳۱	نماز کا شروع کرنا یا نہ کرنا	۳۲	نماز میں گھبراہٹ اور وضو توڑ کر
۱۲	پوسے اور تھ سے وضو کر کے کا بیان	۳۲	اور پکڑی پر سجدہ کرنا	۳۳	نماز کے پھر پھینکا اور نہ کرنا
۱۳	کر کے دیکھانے سے وضو کیا	۳۳	نماز میں نرا کر پکار کر پڑھنے کا بیان	۳۴	اگر نماز میں تری پاؤں لگا کر
۱۴	جو چیز کسی چیز سے ناپاک نہیں	۳۴	التحیات پڑھنے کا بیان	۳۵	نماز میں تھکر کا بیان اور وہ چیز
۱۵	ہوتی وہ پانی ہے اور ٹی اور مہینی	۳۵	السمیاء کو پکار کر پڑھنے کا بیان	۳۶	نماز میں سنا اور نہ وضو توڑ کر
۱۶	بار وغیرہ	۳۶	انام کو چھپے قرآن پڑھنا اور نہ تلاوت	۳۷	جو کچھ کسی کی نماز کا بیان
۱۷	بوسے کو زخم یا چھپ ہو ہر	۳۷	کر کے کا بیان	۳۸	نماز میں پڑھنے کا بیان
۱۸	وضو کر کے کا حکم ہے	۳۸	صفین پر برکتے اور پانی صاف کا بیان	۳۹	اگر نماز میں شکی میں کوئی کو سلام
۱۹	بایہم کا بیان	۳۹	اوس مرد کا بیان کہ راستہ سے قوم	۴۰	کر کر نماز کا جواب دیا جائے
۲۰	پار یا یون وغیرہ کے پیشاب کا	۴۰	اکی بار و مردوں کی	۴۱	نماز کے شریف کرنے کا بیان
۲۱	کا بیان	۴۱	جو فرض نماز پڑھ چکے تو پھر پڑھنا	۴۲	سفر کی نماز کا بیان
۲۲	استسجہ کا بیان	۴۲	نفل نماز کا بیان	۴۳	خوش کی نماز کا بیان
۲۳	وضو کے بعد موند پوچھنے اور	۴۳	مغرب میں نماز پڑھنے کا بیان	۴۴	اگر نماز میں گھبراہٹ ہو تو نماز کا بیان
۲۴	ایہوں کاٹنے کا بیان	۴۴	امام کا سلام پھر نماز اور بیٹھا	۴۵	جو بیٹھ کر نماز پڑھو
۲۵	سواک کرنے کا بیان	۴۵	جماعت کی فضیلت اور محراب کی	۴۶	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۲۶	عورت کے وضو اور اور مہینی پسو	۴۶	دوسرے نماز کا بیان	۴۷	اگر نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۲۷	نماز کا بیان	۴۷	اگر نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۴۸	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۲۸	نماز کا بیان	۴۸	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۴۹	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۲۹	نماز کا بیان	۴۹	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۵۰	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۳۰	نماز کا بیان	۵۰	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۵۱	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۳۱	نماز کا بیان	۵۱	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۵۲	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۳۲	نماز کا بیان	۵۲	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۵۳	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۳۳	نماز کا بیان	۵۳	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۵۴	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۳۴	نماز کا بیان	۵۴	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۵۵	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۳۵	نماز کا بیان	۵۵	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۵۶	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۳۶	نماز کا بیان	۵۶	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۵۷	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۳۷	نماز کا بیان	۵۷	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۵۸	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۳۸	نماز کا بیان	۵۸	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۵۹	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۳۹	نماز کا بیان	۵۹	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۶۰	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۴۰	نماز کا بیان	۶۰	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۶۱	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۴۱	نماز کا بیان	۶۱	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۶۲	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۴۲	نماز کا بیان	۶۲	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۶۳	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۴۳	نماز کا بیان	۶۳	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۶۴	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۴۴	نماز کا بیان	۶۴	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۶۵	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۴۵	نماز کا بیان	۶۵	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۶۶	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۴۶	نماز کا بیان	۶۶	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۶۷	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۴۷	نماز کا بیان	۶۷	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۶۸	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۴۸	نماز کا بیان	۶۸	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۶۹	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۴۹	نماز کا بیان	۶۹	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۷۰	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۵۰	نماز کا بیان	۷۰	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۷۱	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۵۱	نماز کا بیان	۷۱	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۷۲	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۵۲	نماز کا بیان	۷۲	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۷۳	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۵۳	نماز کا بیان	۷۳	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۷۴	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۵۴	نماز کا بیان	۷۴	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۷۵	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۵۵	نماز کا بیان	۷۵	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۷۶	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۵۶	نماز کا بیان	۷۶	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۷۷	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۵۷	نماز کا بیان	۷۷	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۷۸	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۵۸	نماز کا بیان	۷۸	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۷۹	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۵۹	نماز کا بیان	۷۹	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۸۰	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۶۰	نماز کا بیان	۸۰	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۸۱	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۶۱	نماز کا بیان	۸۱	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۸۲	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۶۲	نماز کا بیان	۸۲	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۸۳	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۶۳	نماز کا بیان	۸۳	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۸۴	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۶۴	نماز کا بیان	۸۴	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۸۵	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۶۵	نماز کا بیان	۸۵	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۸۶	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۶۶	نماز کا بیان	۸۶	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۸۷	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۶۷	نماز کا بیان	۸۷	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۸۸	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۶۸	نماز کا بیان	۸۸	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۸۹	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۶۹	نماز کا بیان	۸۹	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۹۰	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۷۰	نماز کا بیان	۹۰	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۹۱	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۷۱	نماز کا بیان	۹۱	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۹۲	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۷۲	نماز کا بیان	۹۲	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۹۳	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۷۳	نماز کا بیان	۹۳	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۹۴	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۷۴	نماز کا بیان	۹۴	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۹۵	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۷۵	نماز کا بیان	۹۵	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۹۶	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۷۶	نماز کا بیان	۹۶	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۹۷	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۷۷	نماز کا بیان	۹۷	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۹۸	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۷۸	نماز کا بیان	۹۸	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۹۹	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر
۷۹	نماز کا بیان	۹۹	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر	۱۰۰	نماز میں گھبراہٹ اور نہ وضو توڑ کر







صفحہ	مطالعہ کتاب	مطالعہ کتاب	صفحہ
۲۵۹	۲۸۲	۲۹۶	۲۵۹
۲۶۰	۲۸۳	۲۹۷	۲۶۰
۲۶۱	۲۸۴	۲۹۸	۲۶۱
۲۶۲	۲۸۵	۲۹۹	۲۶۲
۲۶۳	۲۸۶	۳۰۰	۲۶۳
۲۶۴	۲۸۷	۳۰۱	۲۶۴
۲۶۵	۲۸۸	۳۰۲	۲۶۵
۲۶۶	۲۸۹	۳۰۳	۲۶۶
۲۶۷	۲۹۰	۳۰۴	۲۶۷
۲۶۸	۲۹۱	۳۰۵	۲۶۸
۲۶۹	۲۹۲	۳۰۶	۲۶۹
۲۷۰	۲۹۳	۳۰۷	۲۷۰
۲۷۱	۲۹۴	۳۰۸	۲۷۱
۲۷۲	۲۹۵	۳۰۹	۲۷۲
۲۷۳	۲۹۶	۳۱۰	۲۷۳
۲۷۴	۲۹۷	۳۱۱	۲۷۴
۲۷۵	۲۹۸	۳۱۲	۲۷۵
۲۷۶	۲۹۹	۳۱۳	۲۷۶
۲۷۷	۳۰۰	۳۱۴	۲۷۷
۲۷۸	۳۰۱	۳۱۵	۲۷۸
۲۷۹	۳۰۲	۳۱۶	۲۷۹
۲۸۰	۳۰۳	۳۱۷	۲۸۰
۲۸۱	۳۰۴	۳۱۸	۲۸۱
۲۸۲	۳۰۵	۳۱۹	۲۸۲
۲۸۳	۳۰۶	۳۲۰	۲۸۳
۲۸۴	۳۰۷	۳۲۱	۲۸۴
۲۸۵	۳۰۸	۳۲۲	۲۸۵
۲۸۶	۳۰۹	۳۲۳	۲۸۶
۲۸۷	۳۱۰	۳۲۴	۲۸۷
۲۸۸	۳۱۱	۳۲۵	۲۸۸
۲۸۹	۳۱۲	۳۲۶	۲۸۹
۲۹۰	۳۱۳	۳۲۷	۲۹۰
۲۹۱	۳۱۴	۳۲۸	۲۹۱
۲۹۲	۳۱۵	۳۲۹	۲۹۲
۲۹۳	۳۱۶	۳۳۰	۲۹۳
۲۹۴	۳۱۷	۳۳۱	۲۹۴
۲۹۵	۳۱۸	۳۳۲	۲۹۵
۲۹۶	۳۱۹	۳۳۳	۲۹۶
۲۹۷	۳۲۰	۳۳۴	۲۹۷
۲۹۸	۳۲۱	۳۳۵	۲۹۸
۲۹۹	۳۲۲	۳۳۶	۲۹۹
۳۰۰	۳۲۳	۳۳۷	۳۰۰
۳۰۱	۳۲۴	۳۳۸	۳۰۱
۳۰۲	۳۲۵	۳۳۹	۳۰۲
۳۰۳	۳۲۶	۳۴۰	۳۰۳
۳۰۴	۳۲۷	۳۴۱	۳۰۴
۳۰۵	۳۲۸	۳۴۲	۳۰۵
۳۰۶	۳۲۹	۳۴۳	۳۰۶
۳۰۷	۳۳۰	۳۴۴	۳۰۷
۳۰۸	۳۳۱	۳۴۵	۳۰۸
۳۰۹	۳۳۲	۳۴۶	۳۰۹
۳۱۰	۳۳۳	۳۴۷	۳۱۰
۳۱۱	۳۳۴	۳۴۸	۳۱۱
۳۱۲	۳۳۵	۳۴۹	۳۱۲
۳۱۳	۳۳۶	۳۵۰	۳۱۳
۳۱۴	۳۳۷	۳۵۱	۳۱۴
۳۱۵	۳۳۸	۳۵۲	۳۱۵
۳۱۶	۳۳۹	۳۵۳	۳۱۶
۳۱۷	۳۴۰	۳۵۴	۳۱۷
۳۱۸	۳۴۱	۳۵۵	۳۱۸
۳۱۹	۳۴۲	۳۵۶	۳۱۹
۳۲۰	۳۴۳	۳۵۷	۳۲۰
۳۲۱	۳۴۴	۳۵۸	۳۲۱
۳۲۲	۳۴۵	۳۵۹	۳۲۲
۳۲۳	۳۴۶	۳۶۰	۳۲۳
۳۲۴	۳۴۷	۳۶۱	۳۲۴
۳۲۵	۳۴۸	۳۶۲	۳۲۵
۳۲۶	۳۴۹	۳۶۳	۳۲۶
۳۲۷	۳۵۰	۳۶۴	۳۲۷
۳۲۸	۳۵۱	۳۶۵	۳۲۸
۳۲۹	۳۵۲	۳۶۶	۳۲۹
۳۳۰	۳۵۳	۳۶۷	۳۳۰
۳۳۱	۳۵۴	۳۶۸	۳۳۱
۳۳۲	۳۵۵	۳۶۹	۳۳۲
۳۳۳	۳۵۶	۳۷۰	۳۳۳
۳۳۴	۳۵۷	۳۷۱	۳۳۴
۳۳۵	۳۵۸	۳۷۲	۳۳۵
۳۳۶	۳۵۹	۳۷۳	۳۳۶
۳۳۷	۳۶۰	۳۷۴	۳۳۷
۳۳۸	۳۶۱	۳۷۵	۳۳۸
۳۳۹	۳۶۲	۳۷۶	۳۳۹
۳۴۰	۳۶۳	۳۷۷	۳۴۰
۳۴۱	۳۶۴	۳۷۸	۳۴۱
۳۴۲	۳۶۵	۳۷۹	۳۴۲
۳۴۳	۳۶۶	۳۸۰	۳۴۳
۳۴۴	۳۶۷	۳۸۱	۳۴۴
۳۴۵	۳۶۸	۳۸۲	۳۴۵
۳۴۶	۳۶۹	۳۸۳	۳۴۶
۳۴۷	۳۷۰	۳۸۴	۳۴۷
۳۴۸	۳۷۱	۳۸۵	۳۴۸
۳۴۹	۳۷۲	۳۸۶	۳۴۹
۳۵۰	۳۷۳	۳۸۷	۳۵۰
۳۵۱	۳۷۴	۳۸۸	۳۵۱
۳۵۲	۳۷۵	۳۸۹	۳۵۲
۳۵۳	۳۷۶	۳۹۰	۳۵۳
۳۵۴	۳۷۷	۳۹۱	۳۵۴
۳۵۵	۳۷۸	۳۹۲	۳۵۵
۳۵۶	۳۷۹	۳۹۳	۳۵۶
۳۵۷	۳۸۰	۳۹۴	۳۵۷
۳۵۸	۳۸۱	۳۹۵	۳۵۸
۳۵۹	۳۸۲	۳۹۶	۳۵۹
۳۶۰	۳۸۳	۳۹۷	۳۶۰
۳۶۱	۳۸۴	۳۹۸	۳۶۱
۳۶۲	۳۸۵	۳۹۹	۳۶۲
۳۶۳	۳۸۶	۴۰۰	۳۶۳
۳۶۴	۳۸۷	۴۰۱	۳۶۴
۳۶۵	۳۸۸	۴۰۲	۳۶۵
۳۶۶	۳۸۹	۴۰۳	۳۶۶
۳۶۷	۳۹۰	۴۰۴	۳۶۷
۳۶۸	۳۹۱	۴۰۵	۳۶۸
۳۶۹	۳۹۲	۴۰۶	۳۶۹
۳۷۰	۳۹۳	۴۰۷	۳۷۰
۳۷۱	۳۹۴	۴۰۸	۳۷۱
۳۷۲	۳۹۵	۴۰۹	۳۷۲
۳۷۳	۳۹۶	۴۱۰	۳۷۳
۳۷۴	۳۹۷	۴۱۱	۳۷۴
۳۷۵	۳۹۸	۴۱۲	۳۷۵
۳۷۶	۳۹۹	۴۱۳	۳۷۶
۳۷۷	۴۰۰	۴۱۴	۳۷۷
۳۷۸	۴۰۱	۴۱۵	۳۷۸
۳۷۹	۴۰۲	۴۱۶	۳۷۹
۳۸۰	۴۰۳	۴۱۷	۳۸۰
۳۸۱	۴۰۴	۴۱۸	۳۸۱
۳۸۲	۴۰۵	۴۱۹	۳۸۲
۳۸۳	۴۰۶	۴۲۰	۳۸۳
۳۸۴	۴۰۷	۴۲۱	۳۸۴
۳۸۵	۴۰۸	۴۲۲	۳۸۵
۳۸۶	۴۰۹	۴۲۳	۳۸۶
۳۸۷	۴۱۰	۴۲۴	۳۸۷
۳۸۸	۴۱۱	۴۲۵	۳۸۸
۳۸۹	۴۱۲	۴۲۶	۳۸۹
۳۹۰	۴۱۳	۴۲۷	۳۹۰
۳۹۱	۴۱۴	۴۲۸	۳۹۱
۳۹۲	۴۱۵	۴۲۹	۳۹۲
۳۹۳	۴۱۶	۴۳۰	۳۹۳
۳۹۴	۴۱۷	۴۳۱	۳۹۴
۳۹۵	۴۱۸	۴۳۲	۳۹۵
۳۹۶	۴۱۹	۴۳۳	۳۹۶
۳۹۷	۴۲۰	۴۳۴	۳۹۷
۳۹۸	۴۲۱	۴۳۵	۳۹۸
۳۹۹	۴۲۲	۴۳۶	۳۹۹
۴۰۰	۴۲۳	۴۳۷	۴۰۰

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۳۱۶	خدا کے راہ میں لڑنے کا بیان	۳۱۶	دعوت کا بیان -	۳۱۶	دود اور گائے کا دودہ پینے اور دواغذ پینے کا بیان -
۳۱۷	اور یہ کہ جبکو دعوت اسلام نہ پہنچی ہو اور سکود دعوت کرے -	۳۱۷	تحصیل داروں کی بیویوں کا بیان	۳۱۷	علم کے لکھنے کا بیان -
۳۱۸	مال غنیمت اور زیادہ دینے کا بیان -	۳۱۸	غری اور غنی کر نیک بیان	۳۱۸	دے کے سلام کے جواب دینے کا بیان -
۳۱۹	مہتاب کی فضیلتوں کا بیان -	۳۱۹	نظر سے منتر پڑھنے اور دشمن کا بیان -	۳۱۹	شب قدر کا بیان -
۳۲۰	سیر اور جہت اور غیبت اور -	۳۲۰	پڑی ہوئی چیز کے پانے اور اوس کے محل خرچ کا بیان -	۳۲۰	نیک عمل کرنے والے کو خدا اپنی جادہ پہنا دے گا - عورت اور لڑکے پر حرم کرنے کا بیان -
۳۲۱	برادری ناظر داری سے سلوک کرے -	۳۲۱	بھاگنے والے کی اجرت کا بیان -	۳۲۱	سرداری کا بیان -
۳۲۲	اپنی اولاد کے مال سے کیا چیز حلال ہے -	۳۲۲	پڑی ہوئی چیز کے پانے اور سکود کرے -	۳۲۲	
۳۲۳	جو کسی پر دالت کرے وہ ناسند کرنے والی نیکی کے ہے -	۳۲۳	بدن گوشت اور اپنے مالونین دوسرے مال لانے اور سوتہ کے مال اور حلالہ نکالنے والی کا بیان -	۳۲۳	تص
۳۲۴	مہیمہ کا بیان -	۳۲۴	مندی اور وسوسہ مضاب کرنے کا بیان -	۳۲۴	تقام شد فہرست
۳۲۵	رہہ کا بیان			۳۲۵	انارامام محمد شینہ

## غلط نامہ کتاب الانارامام محمد شینہ رحمہ اللہ

صفحہ	غلط	صفحہ	صحیح	صفحہ	غلط	صفحہ	صحیح	صفحہ	غلط	صفحہ	صحیح
۱۰	بین	۹	قد صبت	۱۸	قد صبت	۱۹	قد صبت	۱۰	بین	۹	قد صبت
۵	گوارا فواکہ	۹	لین	۱۹	لین	۱۹	لین	۵	گوارا فواکہ	۹	لین
۱۱	ذرا حقیقہ	۱۰	۲	۱۹	۲	۱۹	۲	۱۱	ذرا حقیقہ	۱۰	۲
۶	اخبیر	۱۰	مع ابن	۱۹	مع ابن	۱۹	مع ابن	۶	اخبیر	۱۰	مع ابن
۲۳	مفتی	۱۰	بیکل	۲۰	بیکل	۲۰	بیکل	۲۳	مفتی	۱۰	بیکل
۱۲	ابن	۱۱	کہا	۲۱	کہا	۲۱	کہا	۱۲	ابن	۱۱	کہا
۴	لکھا	۱۲	ہم	۲۳	ہم	۲۳	ہم	۴	لکھا	۱۲	ہم
۹	کے	۱۳	اوس سے	۲۴	اوس سے	۲۴	اوس سے	۹	کے	۱۳	اوس سے
۱۵	ثلاثہ	۱۳	پیارا ہے	۲۷	پیارا ہے	۲۷	پیارا ہے	۱۵	ثلاثہ	۱۳	پیارا ہے
۴	وضو	۱۵	ثانیۃ	۲۸	ثانیۃ	۲۸	ثانیۃ	۴	وضو	۱۵	ثانیۃ
۵	ایک	۱۵	یقض	۲۹	یقض	۲۹	یقض	۵	ایک	۱۵	یقض
۱۵	ماثر کے	۱۵	دونو	۳۶	دونو	۳۶	دونو	۱۵	ماثر کے	۱۵	دونو
۱۸	اپنے حور کے	۱۸	ولا شینہ	۳۷	ولا شینہ	۳۷	ولا شینہ	۱۸	اپنے حور کے	۱۸	ولا شینہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]





۲۹۶ م ۱۹۵۳

This book was taken from the Library on the date last stamped. A fine of 1 anna will be charged for each day the book is kept over time.

27 NOV 37

27 DEC 37

27 FEB 38

10 APR 54

10 JUN 59

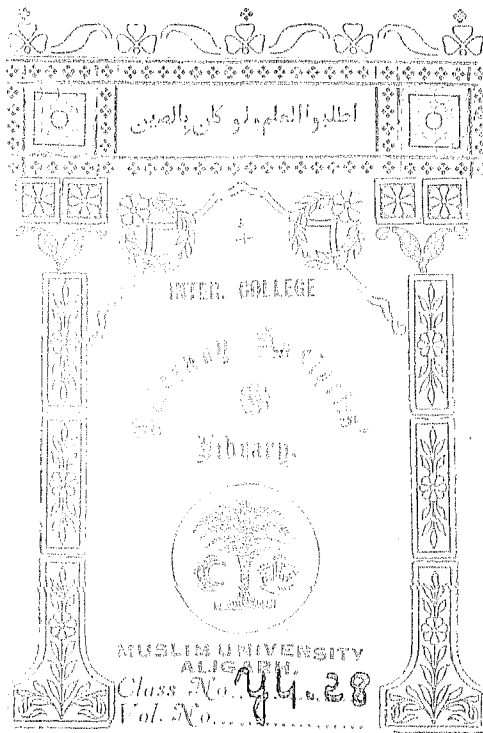
10 JUN 59

10 JUN 59

10 JUN 59

10 JUN 59

URDU STACKS



URDU STACKS  
 ۲۹۶  
 م ۱۹ ف ۱  
 ۱۱۹۱  
 ۴۱۷۴

URDU STACKS  
 ۲۹۶  
 م ۱۹ ف ۱  
 ۱۱۹۱  
 ۴۱۷۴

Date	No.	Date
۱۱۹۱	۲۹۶	
۴۱۷۴		

Extract from the RULES of the LYTTON LIBRARY, MUSLIM UNIVERSITY, ALIGARH.

- The under mentioned shall be eligible to take books the Library:—
- Members of the Court.
  - Staff, including the Librarian.
  - Students, on the rolls of the University.
  - Other persons, whether connected with the University or not, who have obtained special permission of the Vice-Chancellor on deposit of Rs. 25.
2. The maximum number of books that may be borrowed at any one time is—
- |             |                        |
|-------------|------------------------|
| [in Rule 2] | { A & B ... 15 volumes |
|             | { C ... 14 days        |
|             | { D ... 14 days        |
4. Books may be retained for one month [in Rule 2] (A & B) for one month (C & D) for one month.
5. Books lost or injured or defaced in any way by any other borrowers must either be replaced or the price paid for. In case a book belongs to a set or series and a single volume is not procurable the whole set or series must be replaced.